انسائیکلوپیڈیا تاریخِ عالم

جلدِ اوّل

تاریخِ اسلام

ناشرین

شیخ غلام علی اینڈ سنز، پرنٹرز و پبلشرز، لاہور

بہ اشتراک

مکتبۂ فرینکلن، لاہور — نیویارک

Marfat.com

Marfat.com

فہرست ابواب

			صفحہ
۱- چند معروضات			ا
۲- مقدمہ			۵
۳- پہلا باب	اسلام کا ابتدائی دور		۱
۴- دوسرا باب	اموی خلافت	(۶۶۱ء - ۷۵۰ء)	۹
۵- تیسرا باب	ہسپانیہ میں اسلامی حکومت	(۷۱۱ء-۱۰۳۰ء)	۱۷
۶- چوتھا باب	عباسی خلافت	(۷۵۰ء - ۱۱۰۰ء)	۲۳
۷- پانچواں باب	اسلامی ہسپانیہ		۳۵
۸- چھٹا باب	سلجوقی ترک		۴۰
۹- ساتواں باب	صلیبی جنگوں کا آغاز		۴۵
۱۰- آٹھواں باب	بغداد اور مصر		۵۲
۱۱- نواں باب	سلطنت عثمانیہ	(۱۳۰۰ء - ۱۴۸۱ء)	۵۷
۱۲- دسواں باب	افریقہ عہد وسطیٰ میں		۷۰
۱۳- گیارھواں باب	ایران	(۱۳۴۹ء - ۱۴۹۷ء)	۷۶
۱۴- بارھواں باب	ہندوستان	(۹۷۷ء - ۱۶۰۹ء)	۷۹
۱۵- تیرھواں باب	سلطنت عثمانیہ	(۱۴۸۱ء - ۱۶۰۶ء)	۹۲
۱۶- چودھواں باب	سلطنت عثمانیہ	(۱۶۰۶ء - ۱۷۹۳ء)	۱۰۷
۱۷- پندرھواں باب	افریقہ	(۱۵۱۷ء - ۱۸۰۰ء)	۱۱۶
۱۸- سولھواں باب	ایران	(۱۵۰۰ء - ۱۷۹۴ء)	۱۱۹
۱۹- سترھواں باب	ہندوستان	(۱۴۹۸ء - ۱۷۹۸ء)	۱۲۹
۲۰- اٹھارھواں باب	سلطنت عثمانیہ	(۱۷۹۳ء - ۱۸۳۹ء)	۱۳۷
۲۱- انیسواں باب	سلطنت عثمانیہ	(۱۸۳۹ء - ۱۸۶۱ء)	۱۶۲
۲۲- بیسواں باب	سلطنت عثمانیہ	(۱۸۶۱ء - ۱۹۰۸ء)	۱۷۷
۲۳- اکیسواں باب	سلطنت عثمانیہ	(۱۹۰۸ء - ۱۹۱۴ء)	۱۸۳
۲۴- بائیسواں باب	مصر و سودان	(۱۸۰۵ء - ۱۸۸۲ء)	۱۹۳
۲۵- تئیسواں باب	مصر و سودان	(۱۸۸۲ء - ۱۹۱۴ء)	۲۰۳
۲۶- چوبیسواں باب	شمالی و مغربی افریقہ		۲۱۳

Marfat.com

۲۷- پچیسواں باب ایران (۱۷۹۴ء - ۱۹۲۵ء) - ۲۲۴
۲۸- چھبیسواں باب افغانستان (۱۷۴۷ء - ۱۹۴۰ء) - ۲۳۵
۲۹- ستائیسواں باب سلطنت عثمانیہ (۱۹۱۴ء - ۱۹۱۸ء) - ۲۴۸
۳۰- اٹھائیسواں باب مصر و سودان (۱۹۱۴ء - ۱۹۳۸ء) - ۲۵۵
۳۱- انتیسواں باب جمہوریہ ترکیہ (۱۹۱۸ء - ۱۹۳۹ء) - ۲۶۴
۳۲- تیسواں باب شام، فلسطین اور شرق اردن - ۲۸۲
۳۳- اکتیسواں باب دولت سعودیہ، یمن اور عراق - ۳۰۴
۳۴- بتیسواں باب ایران (۱۹۱۴ء - ۱۹۵۰ء) - ۳۱۳
۳۵- تینتیسواں باب جمہوریہ انڈونیشیا - ۳۲۵
۳۶- چونتیسواں باب مشرقی افریقہ - ۳۳۰
۳۶- پینتیسواں باب ہندوستان و پاکستان (۱) - ۳۳۵
۳۸- چھتیسواں باب ہندوستان و پاکستان (۲) - ۳۴۷
۳۹- سینتیسواں باب انجمن اقوام متحدہ - ۳۵۹
۴۰- باقی اہم واقعات - ۳۶۶
(۱) مصر - ۳۶۶
(۲) ایران - ۳۸۰
(۳) عراق - ۳۹۱
(۴) دولت سعودیہ عربیہ - ۳۹۵
(۵) افغانستان - ۳۹۸
(۶) پاکستان - ۴۰۰
(۷) کشمیر - ۴۱۱
(۸) شرق اردن - ۴۲۵
(۹) سودان - ۴۱۹
(۱۰) جمہوریہ ترکیہ - ۴۲۳
(۱۱) شام و لبنان - ۴۲۵
(۱۲) انڈونیشیا - ۴۲۷
۴۱- اشاریہ اشخاص - ۴۲۹
۴۲- اشاریہ مقامات - ۴۴۵

Marfat.com

چند معروضات

لینگر کی دلچسپ اور مفید کتاب ''اینسائیکلو پیڈیا آو ورلڈ ہسٹری'' کی طرف ابتداءً ہمارے دوست ڈاکٹر محمد باقر نے ہمیں متوجہ کیا تھا ۔ اصل کتاب میں سے صرف اسلامی حصے کا انتخاب اور اردو ترجمہ شائع کرنے کا مشورہ بھی ڈاکٹر صاحب ہی نے دیا بلکہ خود انھوں نے ایک بڑے حصے کا انتخاب بھی کر ڈالا اور اس باب میں کچھ اور مشورے بھی دیئے جن کے لئے ہم ممنون ہیں ۔

لیکن اس منصوبے کو تکمیل تک پہنچانا کوئی آسان کام نہ تھا ۔ ایک مدت تک تو ہمیں ترجمے کے لئے کوئی ایسا ہمہ دان ، ہمہ رس اور صاحب ہمت شخص ہی نہ مل سکا جو دونوں زبانوں سے اچھی طرح واقف بھی ہوتا اور جس کی نظر تاریخی تحقیق و تدقیق سے بھی کما حقہ' بہرہ ور ہوتی ۔

آخر ہمیں اپنے دوست مولانا غلام رسول مہر کو تکلیف دینی پڑی اور یہ بڑی خوش قسمتی تھی کہ مولانا یہ خدمت انجام دینے پر آمادہ ہو گئے ۔

یہ مہر صاحب ہی کی توجہ کا نتیجہ ہے کہ بصیرت افروز حاشیوں اور توضیحوں کے طفیل اردو ترجمہ اصل کتاب سے بھی زیادہ جامع اور مستند نظر آتا ہے ۔

لیکن مولانا غلام رسول مہر کی کاوشوں کے باوجود ہماری یہ کوشش ہرگز بارور نہ ہوسکتی اگر حسن اتفاق سے اس کتاب کی

Marfat.com

طباعت و اشاعت کے لئے ہمیں شیخ غلام علی اینڈ سنز کے قدیم اور مشہور اشاعتی ادارے کے مالک و مختار شیخ نیاز احمد صاحب کا تعاون حاصل نہ ہو جاتا۔

اسے شیخ صاحب کے حسنِ ذوق کا نتیجہ سمجھئے کہ

''اینسائیکلوپیڈیا تاریخ اسلام'' اس صحت اور عمدگی سے چھپ سکی جس کی مثال اردو مطبوعات کی تاریخ میں بہت کم مل سکتی ہے۔ بلا شبہ شیخ صاحب نے بے دریغ روپیہ خرچ کیا ہے، جب کہیں یہ کتاب اس حسن و خوبی سے طبع ہو سکی ہے۔

غلام علی اینڈ سنز لاہور کے قدیم ترین تاجران کتب میں سے ہیں۔ تعلیمی اور دینی کتابوں کی طباعت و اشاعت ابتداء سے ان کا مشغلہ رہا ہے اور یہ ادارہ بہ فضل خدا اب تک یوماً فیوماً رو بہ ترقی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آئندہ اس ادارے کی خالص علمی و تعلیمی خدمات عہد ماسبق کے مقابلے میں بھی کہیں زیادہ اہمیت اختیار کر لیں گی اور اب یہ پاکستانی مطبوعات کی تاریخ میں جدید اور درخشندہ تر روایات قائم کرے گا۔

اس وقت آپ کے ہاتھوں میں لینگر کی کتاب کے صرف اسلامی حصے کا ترجمہ ہے، مگر ہم بہ مسرت اعلان کرتے ہیں کہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کے باہمت اور علم دوست کار پردازوں نے بقیہ پوری کتاب چھاپنے کا بھی فیصلہ کر لیا ہے۔ چنانچہ ایسی ہی دو اور جلدیں عالمی تاریخ کے متعلق زیر ترتیب و ترجمہ ہیں اور اس کام کا ذمہ بھی مولانا غلام رسول مہر لے چکے ہیں۔

ہمیں ملک کے اہل علم حضرات کے علاوہ مدرسوں اور کالجوں نیز دوسرے علمی و صحافتی اداروں اور کتب خانوں سے

Marfat.com

بھی توقع ہے کہ وہ غلام علی اینڈ سنز کی اس ہمت کی داد اس کتاب کی وسیع طور پر قدر افزائی سے دیں گے ۔

آخر میں ہم تمام بہی خواہان اردو کی طرف سے مولانا غلام رسول مہر اور شیخ نیاز احمد کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے اردو کتب کے ذخیرے میں یہ عمدہ اضافہ کیا ۔

۲۶ - اپریل ۱۹۵۸ء

حامد علی خاں
ناظم مکتبۂ فرینکلن

Marfat.com

Marfat.com

مقدمہ

ہمارے زمانے میں سائنس کی ترقیات نے وہ تمام رکاوٹیں قریباً ختم کر دی ہیں جو بُعد مکانی کے باعث ممالک عالم کے درمیان گہرا ربط و تعلق پیدا ہونے میں حائل تھیں۔ دنیا اپنی وسعت و پہنائی کے باوجود اس طرح سمٹ آئی ہے کہ اب زیادہ سے زیادہ دُور افتادہ ملکوں کے لیے بھی دیوار بہ دیوار ہمسایوں کا سا میل جول پیدا کر لینا مشکل نہیں رہا۔ ہمارے زمانے میں دو خوفناک عالمگیر جنگیں پیش آ چکی ہیں۔ ان میں مختلف قوموں اور ملکوں پر تباہی اور بربادی کی جو مصیبتیں نازل ہوئیں، ان کی تفصیل پیش کرنا مشکل ہے۔

پہلے ہر بڑی طاقت کی آرزو تھی کہ دنیا کے زیادہ سے زیادہ علاقوں میں اپنا تسلط قائم کر لے اور یہی آرزو زد و کشت کا سب سے بڑا سبب بنی رہی۔ مذکورہ بالا جنگوں نے استیلا و استعمار کے عزائم ہی مضمحل کر ڈالے ہیں۔ اب اکثر قومیں اس بات کے لئے مضطرب ہیں کہ آپس میں اتحاد، خیر خواہی اور ہمدردی کے رشتے استوار ہو جائیں۔ وہ اسباب ناپید ہو رہے ہیں، جن کی گود میں جابر اور مطلق العنان شخصیتیں پرورش پاتی تھیں اور ان کے ایک ایک اشارے سے روئے زمین پر آگ اور خون کے سیل بہ نکلتے تھے۔ اب مصیبت زدہ انسانیت ایک گھرانے کی شکل اختیار کر رہی ہے۔ آپس کے اتحاد، قیام امن اور ایک دوسرے کی امداد کو انجمن اقوام متحدہ کی وجہ سے بہت تقویت پہنچی ہے۔

Marfat.com

علامہ اقبال نے پہلی عالمگیر جنگ سے تھوڑی دیر بعد کہا تھا :

عام حریت کا جو دیکھا تھا خواب اسلام نے
اے مسلماں! آج تو اُس خواب کی تعبیر دیکھ

یہ اس وقت کی بات ہے جب کسی کو وہم و گمان بھی نہ تھا کہ جو قوتیں پہلی عالمگیر جنگ کے بعد بروئے کار آ گئی تھیں ، وہ اپنی طبعی رفتار سے کس منزل پر پہنچیں گی ، لیکن آج عام حریت اور عالمگیر امن کے خواب کی تعبیر عملی شکل میں سب کے سامنے آ رہی ہے ۔ اکثر قوموں کو یہ اندازہ بھی ہو چکا ہے کہ انسانیت کے لئے حقیقی فلاح و بہبود کا راستہ اس کے سوا کوئی نہیں ۔

ان حالات میں ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ ملکوں کی سرگذشتوں سے آگاہی کے وسائل عام کر دئے جائیں تاکہ سب کو اندازہ ہو جائے کہ مختلف قومیں آہستہ آہستہ کیوں کر ایک دوسری سے قریب تر آ رہی ہیں ۔ یہ بھی اسی عظیم الشان خدمت میں امداد کا ایک وسیلہ ہے ، جو انجمن اقوام متحدہ انجام دے رہی ہے ۔

زمانے کے مذاق سے قطع نظر کرتے ہوئے بڑے بڑے عالموں اور اونچے درجے کے تاریخ دانوں کے لئے بھی ممکن نہیں کہ وہ تمام ملکوں کے تاریخی حالات پر یکساں عبور حاصل کر لیں ، لہٰذا اہل علم نے مدت سے یہ طریقہ اختیار کر لیا ہے کہ تاریخی احوال و وقائع کے ایسے مرقعے تیار کر دئیے جائیں جو جامع بھی ہوں اور مختصر بھی ۔ نہ ان میں کوئی ضروری واقعہ نظر انداز کیا جائے ، نہ اختصار کا رشتہ ہاتھ سے چھوڑا جائے اور کتاب محدود ضخامت سے بڑھنے نہ پائے ، ورنہ عام خواندہ اصحاب اس سے فائدہ نہ اُٹھا سکیں گے ۔ ایسی کتابوں سے عام پڑھے لکھے لوگ اتنی معلومات

Marfat.com

حاصل کر سکتے ہیں جتنی ان کے لیے ضروری ہوتی ہیں ۔ خواص ایسی کتابوں سے اپنے علمی مشاغل میں حوالہ و سند کا کام لے سکتے ہیں نیز جس واقعے کی تفصیل درکار ہو اس کے متعلق مفصل تاریخوں کی طرف رجوع کر سکتے ہیں ۔

اُردو زبان میں اب تک ایسی کوئی جامع کتاب موجود نہ تھی ۔ مناسب معلوم ہؤا کہ اس ضروری علمی کام کا آغاز تاریخ اسلامی سے کیا جائے، جس کے ساتھ ہمارے ہم وطنوں کو طبعاً گہری دلچسپی ہے ۔ پھر آہستہ آہستہ اس دائرے کو وسعت دی جائے ۔

یہ مسئلہ بہ ذات خود غور و توجہ کا محتاج تھا کہ ایسی اسلامی تاریخ کے لئے کس ماخذ پر انحصار کیا جائے جس میں ضروری اور اہم واقعات اختصار سے مرتب کر دئے گئے ہوں ۔ دیکھ بھال کے بعد تاریخ عالم کا وہ انسائیکلوپیڈیا (قاموس) موزوں نظر آیا جو مسٹر ولیم ایل ۔ لینگر 1 (کولج پروفیسر آو ہسٹری ، ہارورڈ یونیورسٹی ، امریکہ) کے زیر اہتمام تیار ہؤا اور اس کی ترتیب میں تاریخ کے پندرہ ممتاز اساتذہ شریک تھے ۔ یہ انسائیکلوپیڈیا ضمیموں کو شامل کرتے ہوئے کوئی ساڑھے بارہ سو صفحات پر مشتمل ہے ۔ اسی سے تاریخ اسلام کے حصے الگ کرکے انہیں مناسب ترتیب و تبویب کے ساتھ اردو کا لباس پہنا دینے کا فیصلہ ہؤا ۔

اس انسائیکلوپیڈیا نے بھی مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے موجودہ شکل اختیار کی ۔ خود مؤلف قاموس فرماتے ہیں کہ کوئی ستر سال پیشتر جرمنی کے ایک فاضل مؤرخ نے تاریخی وقائع کا ایک گلدستہ طلباء کے لئے تیار کیا تھا لیکن اس میں زیادہ اعتنا جرمنی اور وسطی یورپ کی تاریخ سے کیا گیا تھا ۔ ۱۸۸۳ء میں اس جرمن

۱- William L. Langer

نسخے کا ترجمہ انگریزی زبان میں ہؤا تو مترجم نے فرانس ، برطانیہ اور امریکہ کے متعلق ان اہم واقعات کا اضافہ کر دیا جنہیں جرمن مصنف نظر انداز کر گیا تھا ۔ اس طرح کتاب کی افادی حیثیت بہت بڑھ گئی ۔ پھر اس پر بار بار نظر ثانی ہوتی رہی ۔ ہر نئی طباعت کے وقت تک کے تمام ضروری واقعات اس میں شامل کر دئے جاتے تھے ۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد اصل کتاب پر نظر ثانی کا کام مسٹر لینگر کے حوالے کیا گیا ۔ انہوں نے اپنے رفیقوں کے مشورے سے بیشتر حصے از سرِ نو لکھوائے اور کتاب کو ہر لحاظ سے تاریخی معلومات کا ایک قابل قدر خزینہ بنا دیا ۔ جیسا کہ عرض کیا جا چکا ھے ، پیش نظر کتاب اسی انسائیکلوپیڈیا کے اُن ابواب کا ترجمہ ھے جو اسلامی تاریخ سے متعلق تھے ۔

اس مرقع کے متعلق چند باتیں عرض کر دینا ضروری ھیں :

(۱) اس انسائیکلوپیڈیا پر انحصار کی وجہ یہ ھے کہ بہ طور خود اسلامی تاریخ کے مختصر وقائع کی ترتیب بہت دقّت طلب تھی ۔

(۲) ان وقائع سے اسلامی ملکوں کی سرگزشت کا سرسری خاکہ سامنے آ جاتا ھے اور اکثر خواندہ اصحاب کے لئے اتنی ھی معلومات کافی ھیں ، جتنی اس میں آ گئی ھیں ۔

(۳) اس مرقع کی زیادہ قیمتی معلومات اُس دور سے تعلق رکھتی ھیں جب اسلامی ملکوں میں یورپی قوموں کی مداخلت شروع ھوئی ۔

Marfat.com

(۴) بعض واقعات کے متعلق نقطۂ نگاہ یقیناً صحیح نہیں لیکن پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ واقعات مرتب کرنے والوں نے انہی تاریخی کتابوں پر انحصار کیا جو اسلامی تاریخ کے متعلق مستشرقین لکھ چکے تھے - زیادہ تحقیق و کاوش کے لئے ان کے پاس غالباً وسائل موجود نہ تھے -

(۵) بعض مقامات پر حالات کا اختصار بہت ھی حیرت انگیز تھا - مثلاً ھندوستان کے مشہور شہنشاہ، جہانگیر کا عہد حکومت بائیس سال پر پھیلا ھؤا ہے اور اس عہد کے صرف تین واقعات بیان کئے گئے ، نورجہاں سے شادی ، ولیم ھاکنز اور ٹامس رو کی آمد اور طاعون کا شیوع -

(۶) واقعات کی اھمیت کے اندازے میں بھی بعض مقامات پر لغزشیں ھوئیں - مثلاً اھم واقعات نظر انداز کر دئے گئے اور معمولی واقعات لے لئے گئے - میرے نزدیک یہ لغزشیں غیر ارادی ھیں - مختلف تاریخی سوانح کی اھمیت کا جیسا اندازہ اھل ملک یا اھل قوم کر سکتے ھیں ، اجنبی لوگ نہیں کر سکتے ، خواہ وہ تاریخ کے کتنے ھی بڑے فاضل ھوں - ان کوتاھیوں کے باوجود جو معلومات یکجا ھو گئیں وہ واقعی قابل قدر ھیں - ان میں اضافوں کی یقیناً گنجائش ہے لیکن موجودہ حالت میں بھی ان کی افادی حیثیت کسی تشریح کی محتاج نہیں

مترجم نے ترجمے کے علاوہ جو امور پیش نظر رکھے ان کی کیفیت بھی واضح کر دینی چاھئیے -

(۱) اسلامی تاریخ کے مختلف حصوں کی وہ ترتیب بہ وجوہ معقول تبدیل کر دی ، جو انسائیکلوپیڈیا مرتب کرنے

Marfat.com

والوں کے پیش نظر تھی - وہ لوگ دنیا کی تاریخ مرتب کر رہے تھے اور اسلامی تاریخ کے بعض واقعات انہوں نے دوسرے ملکوں کی تاریخ کے ضمن میں پیش کر دئیے تھے - مترجم نے ان سب کو الگ کر کے ایسے طریق پر مرتب کیا کہ اردو خواں حضرات کو معلومات سے فائدہ اٹھانے میں زیادہ سے زیادہ سہولت رہے - یہ کام ترتیب میں جزوی تبدیلی کے بغیر انجام دینا ممکن نہ تھا -

(۲) انسائیکلوپیڈیا میں ھسپانیہ کو پہلے رکھا گیا تھا لہٰذا مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ھسپانیہ کی تاریخ پہلے بیان کر دی گئی اور خود عرب کو بعد میں رکھا، جہاں اسلام کا چشمہ ابلا - میرے نزدیک خالص اسلامی تاریخ کے نقطۂ نگاہ سے طبعی ترتیب یہ تھی کہ ظہور اسلام کو پہلے لایا جاتا اور اس سے دنیا کی مختلف سر زمینوں میں جو انقلابات بپا ہوئے ان کا ذکر بعد میں کیا جاتا -

(۳) بعض مقامات پر وقائع کی موزونیت کے پیش نظر بھی انسائیکلوپیڈیا کی ترتیب میں جزوی رد و بدل کر دیا -

(۴) جہاں جہاں ضرورت محسوس کی، اہم واقعات بڑھا دئے - کہیں کہیں طریق خطاب اور اسلوب بیان میں بھی ترمیم کر دی تا کہ واقعہ ٹھیک واضح ہو جائے نیز طریق خطاب وہ رہے جو ہمارے ہاں رواج پا چکا ہے اور وہ اہل مغرب کے طریق خطاب سے ایک حد تک مختلف ہے -

Marfat.com

(۵) مترجم کے علم کے مطابق جہاں جہاں وقائع نگاروں سے لغزشیں سر زد ہوئی تھیں ، تصحیح کے لئے مختصر حواشی لکھ دئیے گئے ہیں تا کہ ہمارے خوانندگان کرام کو واقعے کی حقیقی حیثیت کے متعلق غلط فہمی نہ رہے ۔

(۶) ایسے بہت سے مقامات کا ذکر کتاب میں آیا ہے جن کے انگریزی نام کچھ ہیں ، اسلامی اور عربی نام بالکل دوسرے ہیں ۔ مترجم نے ترجمے میں اسلامی نام استعمال کئے ہیں لیکن حاشیے میں انگریزی نام بھی لکھ دئیے ہیں ۔ اس طرح خوانندگان کرام کو تاریخی وقائع کے ساتھ ساتھ انگریزی اسمائے اماکن کے اسلامی مترادفات سے بھی آگاھی ہوتی رہے گی ۔

(۷) جہاں انگریزی اسمائے رجال و اماکن اردو میں لکھے ہیں ، وہاں حاشیے میں انگریزی نام بھی درج کر دیے ہیں تاکہ ان کے تلفظ کے متعلق غلطی کا کوئی امکان باقی نہ رہے ۔

(۸) ترجمے میں صرف ان حصوں کو سامنے نہیں رکھا گیا جو انسائیکلوپیڈیا میں اسلامی تاریخ کے زیر عنوان درج تھے ، بلکہ جن وقائع کا ذکر کسی یورپی ملک کی تاریخ میں آ چکا تھا انہیں بھی جا بجا بڑھا دیا تا کہ ہر بیان مکمل ہو اور کسی واقعے کے متعلقات نظر انداز نہ ہونے پائیں ۔

(۹) قریباً تمام اسلامی ملکوں کے حالات میں دوسری جنگ عظیم کا دور بالکل نظر انداز کر دیا گیا تھا ، مترجم نے اس دور کے ضروری وقائع بڑھا دئیے ۔

Marfat.com

(۱۰) ہماری تاریخ کا ایک نہایت اہم واقعہ ہندوستان کی تقسیم اور پاکستان کی تاسیس سے تعلق رکھتا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا میں اس کا پس منظر اور نظریۂ پاکستان کا ارتقاء بالکل بیان نہ ہؤا تھا۔ مترجم نے اختصار سے اس کے تمام پہلو واضح کر دئے ہیں۔ یقیناً یہ واقعہ قدرے تفصیل کا محتاج تھا، جس کی وجہ سے دنیا کی عظیم تریں اسلامی دولت وجود میں آئی۔

(۱۱) اس تاریخ کے آخر میں انجمن اقوام متحدہ کی سر گزشت اس لیے شامل کر دی کہ وہ دور حاضر کی ایک اہم عالمی انجمن ہے جس کے ساتھ تمام قومیں وابستہ ہیں۔ وہی انجمن کمزور ملکوں کی حفاظت اور پس ماندہ طبقوں کی فلاح و بہود کے لئے سر گرمی سے کام کر رہی ہے۔

(۱۲) کتاب میں حکمران خاندانوں کے شجرے اور اسلامی ملکوں کے نقشے دے دیے گئے ہیں تا کہ یہ مرقع ہر لحاظ سے جامع اور مکمل ہو جائے۔

یہ مترجم کے کام کا عام خاکہ ہے۔ اس نے اپنی طرف سے صحت کے اہتمام میں کوئی کوشش اٹھا نہیں رکھی۔ اگر نادانستہ کہیں لغزش سر زد ہو گئی ہو تو خوانندگان کرام سے التجا ہے کہ وہ ازراہ نوازش مترجم کو مطلع فرمائیں۔

کتاب کے متعلق مترجم صرف یہ عرض کرنے کی اجازت چاهتا ہے کہ ابتدائے کار میں اسے اس کی اہمیت کا پورا اندازہ نہ تھا۔ جب یہ مکمل ہو گئی تو محسوس ہؤا کہ اردو زبان میں معلومات کا ایسا جامع ذخیرہ اس ضخامت کی کتاب میں شاید ہی

Marfat.com

مل سکے ، خصوصاً شرق ادنیٰ اور شرق اوسط کے متعلق انیسویں اور بیسویں صدی کی سر گزشت کا جو مرقع اس کتاب میں آ گیا ہے وہ مختلف ممالک کی مفصل تاریخوں میں بھی شاید ہی دستیاب ہو۔ اس لحاظ سے یہ کتاب عوام ہی کے لیے نہیں بلکہ اہل علم اور اخبار نویس حضرات کے لیے بھی بہت مفید ہو گی ۔ محض مطالعہ نہیں بلکہ حوالے اور استناد کے لیے بھی ایسی کتابیں آج کل ناگزیر سمجھی جاتی ہیں ۔

اسلامی تاریخ کے انسائیکلوپیڈیا کا ایک اہم ڈھانچا تیار ہو گیا ہے ۔ اب اس میں احوال و وقائع اور ابواب کا اضافہ کر لینا بہت سہل اور آسان ہے ۔ نیز کوشش کی جائے تو ڈھانچے کے ساتھ پہلے ایشیا ، پھر یورپ ، امریکہ اور افریقہ کے ممالک کے حالات شامل کر کے اسے تاریخ عالم کا ایک بیش بہا مرقع بنایا جا سکتا ہے ۔

لاہور

۵- اپریل ۱۹۵۸ء

مہر

Marfat.com

Marfat.com

پہلا باب

اسلام کا ابتدائی دور

اسلام سے پیشتر

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر عرب میں سامی قبیلے آباد تھے ۔ ان میں سے صحرائی علاقوں کے باشندے خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتے تھے اور عموماً ریوڑ پالتے تھے ۔ انہیں ''بدوی'' کہا جاتا تھا ۔ بحیرۂ احمر کے ساتھ ساتھ ساحلی وادیوں (حجاز و یمن) کے لوگ بڑی حد تک حضری تھے اور تجارت و زراعت ان کا شغل تھا ۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ معتدبہ تجارتی اور ثقافتی نشو و ارتقا کے مرکز مانے جاتے تھے اور اس نشو و ارتقا میں یونانی و یہودی اثرات خاصے نمایاں تھے ۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۵۷۰ء۔ ۶۳۲ء

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ، عبداللہ کے فرزند تھے ، جن کا تعلق مکہ معظمہ کے ہاشمی قبیلے سے تھا ۔ آنحضرت صلعم والد کی وفات کے بعد پیدا ہوئے ۔ چھ سال کے تھے کہ والدہ بھی فوت ہو گئیں ۔ دادا عبدالمطلب اور چچا ابوطالب نے آنحضرت صلعم کی تربیت کی ۔ جوان ہو کر آپ نے تجارت کا پیشہ اختیار کر لیا اور حضرت خدیجہؓ کے پاس ملازم ہو گئے جو ایک دولت مند بیوہ

۱۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی صحیح تاریخ ولادت بہ حساب سنہ عیسوی ۲۲۔ اپریل ۵۷۱ء ہے نہ کہ ۵۷۰ء جیسا کہ مصنف نے لکھا ہے ۔

Marfat.com

تھیں۔ پچیس برس کی عمر میں حضرت خدیجہ رض ھی سے نکاح کر لیا ۔ آپ کی طبیعت ذکر و فکر کی طرف بہت مائل تھی - ۶۱۲ء میں آپ کو نبوت ملی ۔ آپ کی دعوت و تبلیغ کے خاص اجزا یہ تھے : توحید ، یوم حساب ، زکوٰۃ ، نماز ، خدا کے حکموں کی فرمانبرداری (اسلام) - تھوڑے سے آدمی آپ پر ایمان لائے۔ اھل مکہ کی اکثریت نے آپ کی دعوت قبول نہ کی اور ظلم و جور شروع کر دیا - ۲ جولائی ۶۲۲ء کو آپ اپنے پیرووں کے همراہ مدینہ منورہ ھجرت کر گئے - ھجرت کی روایتی تاریخ ۱۰ جولائی ۶۲۲ء قرار دی گئی ھے، جو صحیح نہیں ۱۔ یہیں سے اسلامی سن کا آغاز ھوتا ھے۔

مدنی زندگی آنحضرت صلعم نے مدینہ منورہ میں اسلامی حکومت کی بنیاد استوار کی ۔ مکہ معظمہ کے مہاجرین اور مدینہ منورہ نیز آس پاس کے قبیلوں (اوس و خزرج) کو متحد کر کے ایک قوم کی تشکیل فرما دی ۔ اس تنظیم کی بنیاد یہ تھی کہ خدا کے احکام جس شکل میں آپ پر وحی ھوتے ھیں ، ان کی پیروی کی جائے ۔ نیز قبیلوں کے مشترک ضابطوں کو مانا جائے ۲ ۔ ساتھ ساتھ اھل مکہ کے خلاف لڑائیاں بھی شروع ھو گئیں ۳ ۔

ے ۱- صحیح یہ ھے کہ آپ ۱۳ ستمبر ۶۲۲ء کو مکہ معظمہ سے روانہ ھوئے اور ۲۰ ستمبر ۶۲۲ء کو قبا پہنچے ، جو مدینہ منورہ کی ایک بستی ھے ۔

۲- مصنف کا مطلب یہ ھے کہ تنظیم کی اصل بنیاد تو احکام الٰہی تھے ، لیکن قبیلوں کے جو ضابطے احکام الٰہی کے خلاف نہ تھے ، ان کی بھی پیروی کی جاتی تھی ۔

۳- لڑائیاں شروع کرنے کے ذمہ دار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا مسلمان نہ تھے بلکہ ان کا آغاز اھل مکہ نے کیا تھا ۔ مسلمانوں نے صرف دفاع میں ھتھیار اٹھائے۔

Marfat.com

غزوات ۶۲۴ء-۶۳۰ء

مسلمانوں نے اہل مکہ کو بدر کے مقام پر شکست دی (۶۲۴ء) لیکن وہ خود احد کی لڑائی میں شکست کھا گئے ۱ (۶۲۵ء) - ۶۲۷ء میں اہل مکہ نے مدینہ منورہ کا محاصرہ کر لیا مگر وہ پس پا ہوئے - ۶۲۸ء میں حدیبیہ کے مقام پر باہم صلح ہو گئی - آنحضرت صلعم اور آپ کے پیرووں کو زیارت حرم پاک کی اجازت مل گئی ۲ - جب اہل مکہ کے حلیفوں نے عہد نامہ صلح توڑ دیا تو جنگ دوبارہ شروع ہو گئی - آنحضرت صلعم نے ۶۳۰ء میں مکہ فتح کر لیا - ۶۳۲ء میں آپ اس جہان فانی سے عالم بقا کو تشریف لے گئے - اس وقت تک بہت سے عرب قبیلے حلقہ بگوش اسلام بن چکے تھے -

بنیادی عقائد و اعمال

اسلام کے بنیادی عقیدے چھ ہیں : اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان ، اس کے فرشتوں پر ایمان، انبیأ پر ایمان ، جن میں سے آنحضرت صلعم خاتم النبیین تھے ، آسمانی کتابوں پر ایمان ، جن میں سے آخری کتاب قرآن مجید ہے ، یوم حشر پر ایمان ، قضا و قدر پر ایمان -

چھ بنیادی فرائض ، جنہیں ارکان کہا جاتا ہے ذیل میں درج ہیں : کلمۂ توحید کا اقرار ، توحید و رسالت کی تصدیق ، دن میں

۱- جنگ احد میں مسلمانوں کا نقصان بہت ہوا لیکن یہ صحیح نہیں کہ انہوں نے شکست کھائی بلکہ اہل مکہ میدان چھوڑ کر چلے گئے اور مسلمانوں نے ایک منزل تک ان کا تعاقب کیا -

۲- صلح حدیبیہ کی اصل اہمیت یہ ہے کہ اہل مکہ تبلیغ اسلام میں مزاحمت سے دست بردار ہو گئے - اس مزاحمت ہی نے لڑائیوں کی شکل اختیار کی تھی - عمرہ ادا کرنے کا فیصلہ صلح کا صرف ایک پہلو تھا -

Marfat.com

پانچ نمازیں ، ماہ رمضان کے روزے ، کعبے کا حج ، جہاد ۱ -

خلافتِ راشدہ ۶۳۲ء - ۶۶۱ء

خلافت راشدہ کا دور پہلے چار خلیفوں کے عہد حکومت پر مشتمل ہے - ان میں سے اولین خلیفہ حضرت ابوبکر رض ہیں - (۶۳۲ء - ۶۳۴ء) ان کا لقب خلیفۃالرسولص تھا - انہیں پرجوش تحسین کے نعروں سے منتخب کیا گیا - ان کے عہد میں نبوت کے جھوٹے دعوے داروں ، طلحہ اور مسیلمہ نے شکست کھائی اور سرکش قبیلوں کی بغاوت فرو کر دی گئی -

عرب سے باہر مقبوضات میں توسیع کا آغاز ہؤا جس کا سلسلہ ۶۳۲ء سے ۶۳۸ء تک جاری رہا - عراق ، ایران کا محکوم تھا - اس پر پہلا حملہ حضرت خالد رض بن ولید نے کیا۲ (۶۳۳ء) - قدیم لخمی سلطنت کے مرکز حیرہ اور ابلہ مسلمانوں نے فتح کر لیے اور ان سے تاوان وصول کیا گیا - بڑی پیش قدمی علاقہ شام میں ہوئی - ہرقل ، قیصر روم کے بھائی تھیوڈور نے اجنا دین (جنا بتین) کے مقام پر شکست کھائی - جو غزہ اور یروشلم کے درمیان واقع ہے (۶۳۴ء) - حضرت ابوبکر رض نے وفات سے پیشتر حضرت عمر رض کو جانشین نامزد کیا - انہیں نے سب سے پہلے امیرالمؤمنین کا لقب اختیار کیا -

---

۱- مصنف نے زکوٰۃ کو چھوڑ دیا ، جس کا درجہ نماز کے بعد ہے اور توحید و رسالت کے اقرار و تصدیق کو دو چیزیں بنا دیا -

۲- لڑائیوں کا آغاز مسلمانوں نے نہ کیا بلکہ پہلے سے سرحدوں پر کشمکشیں جاری تھیں- عرب قبیلے مسلمان ہوئے تو یہ کشمکشیں تیز ہو گئیں- ایرانیوں اور رومیوں نے بزور انہیں دبانا چاہا - اس طرح لڑائیاں شروع ہو گئیں -

Marfat.com

فتح شام حضرت خالد رض نے ۶۳۵ء میں دمشق کے قریب مرج الصفر کے مقام پر رومیوں کو شکست دی جن کا سپہ سالار بانس تھا - دمشق اور حمص پر قبضہ کر لیا گیا لیکن بھاری فوج کے دباؤ کے ماتحت انہیں جلد چھوڑنا پڑا - رومیوں کو ۶۳۶ء میں بمقام یرموک فیصلہ کن شکست دی گئی جو بحیرۂ طبریہ کے جنوب میں واقع ہے - دمشق اور حمص پر دوبارہ قبضہ ، شمالی شام کی تسخیر ، حلب اور انطاکیہ پر قبضہ ، یروشلم کی حوالگی (۶۳۸ء) - قیساریہ پر قبضہ (۶۴۰ء) - ساحلی علاقہ پر تصرف - مقبوضات خلافت کی شمالی سرحد جبل لکام۱ قرار پائی -

عراق کی تسخیر (۶۳۹ء - ۶۴۱ء) -

فتح ایران واقعۂ جسر۲ میں تباہی خیز شکست کے بعد مسلمانوں نے ایران پر دوبارہ حملے شروع کر دئیے - ایرانیوں نے مہران کی سرکردگی میں بویب کے مقام پر اسلامی سردار مثنّیٰ سے شکست کھائی (۶۳۵ء) - اسلامی سپہ سالار حضرت سعد رض بن ابی وقاص نے ایرانی وزیر اعظم رستم کو قادسیہ کے میدان میں ہزیمت دی (۶۳۷ء) - مدائن۳ پر قبضہ (۶۳۷ء) - مدائن سے پچاس میل بجانب شمال جلولا میں ایرانیوں کو دوبارہ شکست (۶۳۷ء) - وسطی ایران

۱- Amanus Mountain کا عربی نام -

۲- جسر پل کو کہتے ھیں - واقعۂ جسر کو انگریزی میں Battle of the Bridge کہا جاتا ہے -

۳- اس مقام کا یونانی نام ٹیسی فون تھا - یہ بغداد سے تھوڑے فاصلے پر جنوبی سمت میں دریائے دجلہ کے کنارے واقع تھا - چونکہ یہاں یکے بعد دیگرے کئی شہر آباد ہوئے تھے اس لیے عربوں نے اسے مدائن (مدینہ کی جمع بمعنی شہر) کہنا شروع کیا -

Marfat.com

میں پیش قدمی اوراس پر قبضہ (۶۳۸ء - ۶۵۰ء) - جنگ نہاوند میں ایرانیوں کو آخری شکست (۶۴۱ء) -

فتح مصر حضرت عمرو رض ابن العاص کے ماتحت عربوں کی یورش مصر پر (۶۳۹ء) فرما۱ کی تسخیر ، عین شمس۲ میں رومیوں کو شکست (۶۴۰ء) - قیصر ہرقل کی وفات (۶۴۱ء) ، بابلیون۳ پر قبضہ (۶۴۲ء) - اسکندریہ کے اسقف اعظم سائرس۴ نے حوالگی مصر کا انتظام کر لیا (۶۴۲ء) - شرطیں یہ قرار پائیں کہ تمام باشندوں کی جانیں اور املاک محفوظ رہیں گے اور انہیں پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی نیز وہ خراج ادا کیا کریں - حضرت عمر رض کی شہادت (۶۴۴ء) -

حضرت عثمان رض ۶۴۴ء - ۶۵۶ء حضرت عمررض نے جن اصحاب کو جانشین کے انتخاب کا ذمہ دار ٹھہرایا تھا ، انہوں نے حضرت عثمان رض کو خلیفہ منتخب کیا ، جو

۱- اس مقام کا یونانی نام Pelusium تھا - عربوں میں یہ فرما یا تل الفرما کے نام سے مشہور ہؤا - یہ پورٹ سعید کے مشرق میں بحیرۂ روم کے کنارے واقع تھا - مولانا شبلی مرحوم نے "الفاروق" میں لکھا ہے کہ یہاں جالینوس کی زیارت گاہ تھی - اب اس مقام کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہی -

۲- پرانا نام Heliopolis تھا - یعنی "شہر شمس" - عرب اسے عین شمس کہنے لگے - اب قاہرہ کی بہترین عمارتیں اور بنگلے اسی حصے میں ہیں -

۳- Babylon - غالباً عراق کے مشہور شہر بابل سے ممتاز رکھنے کے لیے اسے بابلیون کہنے لگے - یہ بھی آج کل شہر قاہرہ میں شامل ہے -

۴- اسلامی تاریخوں میں اسے مقوقس لکھا گیا ہے - یہ مصر کا حاکم اور قیصر روم کا باجگزار تھا -

Marfat.com

اموی خاندان میں سے تھے - آپ نے قرآن مجید کی قرائتوں کا اختلاف مٹانے کی غرض سے حضرت ابوبکر رض کے مرتب کرائے ہوئے نسخے کی نقلیں تمام مرکزوں میں بھجوا دیں اور حکم دے دیا کہ آیندہ اسی کے مطابق قرآن لکھے جائیں ۱ -

برقہ اور پنٹا پولس۲ پر قبضہ (۶۴۲ء - ۶۴۳ء) - رومی بیڑے کی آمد پر اسکندریہ میں بغاوت ، مسلمانوں نے حملہ کر کے اسے دوبارہ فتح کر لیا (۶۴۵ء) - عبداللہ بن سعد حاکم مصر نے عربی بیڑا تعمیر کرایا - جزیرہ قبرس۳ (۶۴۹ء) اور اروادس۴ (۶۵۰ء) کی تسخیر - قسطنطنیہ (استنبول) کے خلاف مہم کا انتظام - ایشیائے کوچک کے جنوبی ساحل پر ذات الصواری میں رومی بیڑے کی تباہی (۶۵۵ء) - حضرت عثمان رض کے خلاف خویش پروری کا الزام - مصر اور عراق کی فوجوں میں بے چینی۵ - مدینہ منورہ میں

۱- مصنف نے لکھا ہے کہ حضرت عثمان رض نے حضرت زید رض بن ثابت انصاری سے قرآن مجید مرتب کرایا - یہ صحیح نہیں - مکمل قرآن مجید کی کتابت حضرت زید رض کے زیر اہتمام حضرت ابوبکر رض کے عہد میں مکمل ہو چکی تھی - حضرت عثمان رض کے عہد میں صرف اختلاف قرأت کو ختم کر کے ایک قرأت کا انتظام کیا گیا تھا اور اس کام میں حضرت زید رض کے علاوہ تین اور اصحاب شریک تھے -

۲- Pentapolis لفظی معنی ''پانچ شہر''- لیبیا (طرابلس الغرب) کے مغربی حصے سائرانیکا کے شمالی حلقے کا پرانا نام - جس میں پانچ بڑے شہر تھے -

۳- Cyprus -　　　۴- Arudus -

۵- یہ نہ سمجھا جائے کہ بے چینی عام تھی - یہ صرف ایک گروہ تک محدود تھی - وہ لوگ بظاہر حج کے ارادے سے روانہ ہوئے اور مدینہ منورہ پہنچ کر عثمان رض کو شہید کر دیا -

Marfat.com

حضرت عثمان رض کی شہادت ۔

حضرت علیؓ ۶۵۶ء ۔ ۶۶۱ء

حضرت عثمان رض کے بعد حضرت علی رض خلیفہ بنے جو رسول اللہ صلعم کے عمزاد بھائی اور داماد تھے ۔ آپ کے خلاف حضرت عثمان رض کے قصاص کی بنا پر ہنگامہ بپا ہؤا ۔ مسلمانوں میں یہ پہلی خانہ جنگی کا آغاز تھا ۔ رسول اللہ صلعم کے ممتاز صحابیوں ، حضرت طلحہ رض اور حضرت زبیر رض ، نیز آپ کی محبوب اہلیہ حضرت عائشہ رض ۔ عراق پہنچ کر بصرہ پر قبضہ کر لیا ، حضرت علی رض نے بصرہ کے قریب جنگ جمل میں انہیں شکست دی ۔

شام کے اموی حاکم حضرت معاویہ رض نے قریبی رشتہ دار ہونے کی بنأ پر حضرت عثمان رض کے قصاص کا مطالبہ کیا اور مرکز خلافت کا حکم ماننے سے انکار کر دیا ۔ صفین میں غیر فیصلہ کن لڑائی (۶۵۷ء) ۔ حکموں کے ذریعے سے تصفیہ نزاع پر اتفاق اور لڑائی بند ۔ اذرح۱ میں حکموں کے فیصلے کا اعلان (۶۵۸ء) ۔ حضرت علی رض نے فیصلہ مسترد کر دیا ۔ آپ کے پیرووں میں سے ایک گروہ نے ، جو خارجی کہلائے ، آپ سے علیحدگی اختیار کرلی اور مخالفت شروع کر دی ۔ ان پر نہروان میں کاری ضرب لگائی گئی ۔ حضرت عمرو رض ابن العاص فاتح مصر نے حضرت معاویہ رض کا طرفدار بن کر مصر پر قبضہ کر لیا (۶۵۸ء) ۔ ایک خارجی کے ہاتھ سے حضرت علی رض کی شہادت ۔

۱۔ Adhroh ۔ یہ مقام اطراف شام میں ہے ۔

Marfat.com

دوسرا باب

اموی خلافت

۶۶۱ء - ۷۵۰ء

حضرت معاویہؓ

بانی دولتِ امویہ

۶۶۱ء - ۶۸۰ء

حضرت علی رض کے فرزند اکبر حضرت حسن رض کی خلافت کا اعلان ہؤا لیکن حضرت معاویہ نے عراق میں پیش قدمی کی تو حضرت حسن رض خلافت سے دست بردار ہوگئے۱ - حضرت معاویہ رض کی خلافت کا اعلان ۶۶۰ء میں بہ مقام یروشلم ہو چکا تھا - آپ نے دمشق کو مرکز حکومت بنایا - قسطنطنیہ (استنبول) کے خلاف مہم بھیجی گئی - سقوطری۲ پر قبضہ اور

۱- دست برداری کا اصل سبب امیر معاویہ رض کی پیش قدمی نہ تھی بلکہ حضرت حسن رض خانہ جنگی کو ختم کرنا چاہتے تھے ، جس نے دنیائے اسلام کو دو گروہوں میں بانٹ دیا تھا اور بہت سے لوگ اصل مقاصد کو بھول کر اور ہی اغراض کو لے بیٹھے تھے - اس خانہ جنگی کو ختم کرنا حضرت حسن رض کا نہایت عظیم الشان کارنامہ ہے -

۲- اس مقام کا پرانا نام Chalcedon (کلشیدون) تھا - آج کل اسے سقوطری کہتے ہیں - ایشیا کی جانب سے اسے قسطنطنیہ (استنبول) کا ملحقہ علاقہ سمجھنا چاہیے -

Marfat.com

قسطنطنیہ کا محاصرہ (۶۶۹ء) - افریقیہ۱ پر یورش - عقبہ بن نافع نے ۶۷۰ء میں قیروان کی بنیاد رکھی اور اس طرح افریقیہ پر اپنا قبضہ مستحکم کر لیا - مشرق میں حضرت معاویہ رض کے نامور نائب زیاد بن ابیہ کے زیر اہتمام مہلب نے سندھ اور دریائے سندھ کی وادی زیریں کو روند ڈالا - مشرقی افغانستان پر حملہ اور کابل پر قبضہ (۶۶۴ء) - دریائے جیحون کو عبور کر کے بخارا کی تسخیر (۶۷۴ء) - سمر قند پر قبضہ (۶۷۶ء) اور سیحون کی طرف مسلمانوں کی پیش قدمی -

اسلامی بیڑے نے ۶۷۳ء سے ۶۷۸ء تک قسطنطنیہ کے تمام ناکے بند رکھے ، لیکن اسلامی حملہ کامیاب نہ ہو سکا - ۶۷۸ء میں تیس سال کے لیے صلح - حضرت معاویہ رض کی وفات - انہوں نے ۶۷۶ء میں یزید کی ولی عہدی کا اعلان کر دیا تھا -

یزید اوّل
۶۸۰ء - ۶۸۳ء

اہل کوفہ نے حضرت علی رض کے دوسرے فرزند حضرت امام حسین رض کو عراق بلایا کہ وہ عنان خلافت سنبھال لیں - حضرت امام مکہ معظمہ سے عراق پہنچے تو اہل کوفہ نے بے وفائی کی ، امام کا ساتھ چھوڑ دیا اور وہ کربلا کی لڑائی میں شہید ہوگئے (۶۸۰ء) - شیعہ ہر سال ماہ محرم میں حضرت امام کا یوم شہادت مناتے ہیں -

---

۱- اسلامی دور کے آغاز میں افریقیہ شمالی افریقہ کے اس حصے کا نام تھا جو مصر کی مغربی سرحد سے الجزائر کی مشرقی سرحد تک تھا یعنی موجودہ لیبیا اور ٹیونس کا علاقہ - فتح مصر کے بعد مسلمانوں نے مغربی جانب پیش قدمی شروع کی تو پہلے افریقیہ ھی کو فتح کیا ، پھر وہ الجزائر و مراکش پر بڑھے جسے مغرب اقصیٰ یا المغرب کہا جاتا تھا -

Marfat.com

اہل مکہ اور اہل مدینہ حضرت عبداللہ ابن زبیر رض کی خلافت کے حامی بن گئے ۔ اہل مدینہ نے شہر کے قریب جنگ حرّہ میں شکست کھائی ۔ مکہ معظمہ کا محاصرہ کر لیا گیا ۔ یزید کی وفات ۔ یزید کا بیٹا معاویہ ثانی جانشین ہؤا لیکن وہ چند مہینے بعد فوت ہوگیا ۔ حضرت ابن زبیر رض کی خلافت عرب ، عراق اور مصر کے علاوہ شام کے قبیلہ قیس نے قبول کرلی ۔ امویوں نے قبیلہ کلب کی امداد سے حضرت معاویہ رض اول کے چچیرے بھائی مروان بن الحکم کو خلیفہ تجویز کیا ۔ قبیلہ قیس نے دمشق کے شمال میں مرج راھط کے مقام پر سخت شکست کھائی اور ان کے بہت سے آدمی مارے گئے (۶۸۴ء) ۔ اس وقت سے شمالی اور جنوبی عربوں میں وہ تباہ کن جھگڑا شروع ہؤا ، جسے امویوں کی عربی سلطنت کے زوال کا سب سے بڑا سبب مانا جاتا ہے ۔

بنو مروان ۶۸۴ء تا ۷۵۰ء

مروان اول کی خلافت کا اعلان شام میں ہؤا ۔ حضرت ابن زبیر رض سے مصر واپس لے لیا گیا ۔ مروان کی وفات اور اس کے بیٹے عبدالملک کی جانشینی (۶۸۵ء - ۷۰۵ء) عبدالملک ہی اسلامی سلطنت کے لیے عربی نظم و نسق کا ڈھانچا تیار کرنے کا ذمہ دار ہے ۔ جبل لکام کے ماردین نے رومیوں کی انگیخت پر اسلامی سلطنت میں چھاپے مارنے شروع کیے ۔ عبدالملک کی حکومت کے ابتدائی سال اسی قضیے میں بسر ہوئے ۔ اس کے مد مقابل ابن زبیر رض کو کوفہ ، بصرہ ، عرب اور ایران میں شیعوں اور خارجیوں کی بغاوتوں سے سابقہ پڑا رہا ۔

شیعہ اور خارجی

شیعہ ، خاندان نبوت یعنی حضرت علی رض اور رسول اللہ صلعم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رض کی اولاد کے حامی تھے ۔ آگے چل کر ان میں امامت کا عقیدہ پیدا

Marfat.com

ہؤا ، جس کا مطلب یہ تھا کہ امام ھی دنیا میں خدا کا نائب و خلیفہ ھے اور اسی کو دینی و دنیوی معاملات میں اختیارات کا مرجع تسلیم کرنا چاھیے ۔

خارجیوں کا عقیدہ یہ تھا کہ ہر ایک صالح مسلمان کو امت خلیفہ منتخب کر سکتی ھے ۔ اعمال ایمان کا لاینفک جزو ھیں اور جو لوگ گناہ کبیرہ کے مرتکب ھوں انہیں موسن نہیں مانا جا سکتا ۔ یہ دونو فرقے امویوں اور عباسیوں کے جانی دشمن تھے ۔

عبدالملک کی فتوحات عبداللہ رض ابن زبیر رض کے بھائی مصعب ' حاکم عراق کو عبدالملک نے دریائے دجلہ کے کنارے شکست دی (۶۹۰ء) ۔ مدینہ منورہ کو عبدالملک کے جرنیل حجاج نے فتح کر لیا (۶۹۱ء) ' جسے بعد میں عراق کا حاکم بنایا گیا ۔ مکہ معظمہ کا محاصرہ اور تسخیر (۶۹۲ء) ، ابن زبیر رض کی شہادت ' عبدالملک سلطنت کا مسلمہ مالک بن گیا ۔

مہلب نے خارجیوں (ارزقیوں) کو عراق و ایران میں پامال کر ڈالا (۶۹۳ء - ۶۹۸ء) مشرق میں ابن الاشعث کے زیر سرکردگی بغاوت اور اس کی خلافت کا اعلان ۔ حجاج نے یہ بغاوت فرو کی (۶۹۹ء) ۔ کابل پر دوبارہ قبضہ ۔

مغرب اقصیٰ افریقیہ میں عقبہ بن نافع ، جو اب اولیاء میں شمار ھوتا ھے ، ترکتاز کرتا ہؤا طنجہ۱ تک پہنچ گیا ، لیکن مراجعت کے وقت شہادت پائی (۶۸۳ء) ، قرطاجنہ۲ پر مستقل قبضہ (۶۹۸ء) ۔ عربوں نے حسان بن نعمان کی سرکردگی میں بربروں سے شکست کھائی لیکن ۷۰۳ء میں ان سے صلح ھو گئی اور وہ عربوں کے حلیف بن گئے ۔ عبدالملک کی وفات ، اس کے بیٹے ولید کی جانشینی ۔

---

۱ - Tangier - ۲ - Carthage -

Marfat.com

ولید
۷۰۵ء - ۷۱۵ء

ولید ہی نے دمشق کی مسجد جامع بنوائی - قتیبہ کے ماتحت ماوراءالنہر۱ کی تسخیر (۷۰۵ء - ۷۱۵ء) ، بخارا (۷۰۹ء) ، سمرقند (۷۱۲ء) ، فرغانہ (۷۱۴ء) - بیان کیا جاتا ہے کہ قتیبہ نے چین پر حملہ کیا اور وہ کاشغر پہنچ گیا (۷۱۳ء کے لگ بھگ) - محمد بن قاسم (۷۰۸ء - ۷۱۵ء) کے ہاتھوں سندھ نیز پنجاب کے ایک حصے کی تسخیر - سلیشیا (۷۱۰ء - ۷۱۱ء) اور غلاطیا (۷۱۴ء) پر حملے - قسطنطنیہ پر زبردست بری اور بحری یورش کی عظیم‌الشان تیاریاں - مغربی بربروں کی تسخیر ، موسی بن نصیر (۷۰۸ء - ۷۱۱ء) نے افریقیہ میں امن قائم کیا - ہسپانیہ کی فتح (۷۱۱ء - ۷۱۵ء) جس کے حالات جداگانہ باب میں بیان ہوں گے -

سلیمان
۷۱۵ء - ۷۱۷ء

ولید کی وفات پر اس کا بھائی سلیمان جانشین ہؤا - یزید بن مہلب کے ہاتھوں جرجان۲ اور طبرستان کی تسخیر (۷۱۶ء) - خلیفہ سلیمان کے بھائی مسلمہ نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کر لیا (۷۱۷ء - ۷۱۸ء) - حر بن عبدالرحمن الثقفی نے جبل البرانس۳ سے گزر کر جنوبی فرانس پر حملہ کیا -

---

۱- Transoxiana یعنی دریائے جیحوں کے پار کا علاقہ جسے عرب ماوراءالنہر کہتے تھے - غالب نے لکھا ہے ع
شیعی کیوں کر ہو ماوراءالنہری
ماوراءالنہر کے لفظی معنی ہیں ، دریا پار کا علاقہ - دریا سے یہاں جیحوں مراد ہے -

۲- Jurjan - پرانے زمانے میں اسے Hyrcania کہتے تھے -

۳- Pyrenees جو ہسپانیہ اور فرانس کے درمیان حد فاصل ہے - اس کے مختلف حصوں کے کئی نام تھے مثلاً جبل البرتات ، جبل الفاصل ، جبل الحاجز -

Marfat.com

عمر بن عبدالعزیز ۷۱۷ء - ۷۲۰ء

سلیمان کے بعد اس کے چچیرے بھائی حضرت عمر بن عبدالعزیز جانشین ہوئے۔ انہوں نے مالیات کی از سر نو تنظیم کی ۔ مفتوحین میں سے جو لوگ حلقہ بگوش اسلام بن چکے تھے انہیں محاصل میں عربوں کے برابر رکھا گیا ۔ جنوبی فرانس کے شہر اربونہ۱ کو السمح بن مالک الخولانی نے فتح کر لیا ۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بعد عبدالملک کا تیسرا بیٹا منصب خلافت پر فائز ہؤا ۔

یزید ثانی ۷۲۰ء - ۷۲۴ء

طلوشہ۲ کے سامنے ڈیوک یودو۳ کے مقابلے پر سمح کی شکست اور شہادت (۷۲۱ء) ۔ عراق میں یزید بن مہلب کی بغاوت ۔ مسلمہ نے اسے دریائے فرات کے کنارے شکست دی ۔ بنوکلب اور بنوقیس میں خانہ جنگی کا آغاز ، خصوصاً خراسان اور ماوراءالنہر میں جہاں عباسیوں (حضرت رسول اکرم کے عم محترم حضرت عباس رض کی اولاد) کی خلافت کے لیے دعوت و تبلیغ شروع ہوئی ۔ یزید کا جانشین اس کا بھائی ھشام بنا ۔

ہشام ۷۲۴ء - ۷۴۳ء

خزروں کی شکست اور جارجیا کی تسخیر (۷۲۷ء - ۷۳۳ء) ۔ عبدالرحمن الغافقی ، حاکم ھسپانیہ نے جنوبی فرانس پر حملہ کیا ۔ اسے چارلس مارٹل نے پوئیترز۴ (تورز) کے مقام پر شکست دی ۔

۱- Narboune ۔ جنوبی فرانس کا مشہور شہر ۔ بعض لوگ اسے نربونہ بھی کہتے تھے ۔

۲- Toulouse ۔

۳- Duke Eudo ۔

۴- Poitiers (Tours) ۔

خوارج کی بغاوت عراق میں (۷۳۷ء)۔ اہل سغد۱ اور عربوں کی بغاوت خراسان میں ۔ ماوراءالنہر کے ترکمان بھی ان کے ساتھ ہوگئے ۔ خالد بن عبداللہ القسری حاکم خراسان نے اسے فرو کیا ۔

حضرت امام حسین رض شہید کربلا کے پوتے اور حضرت علی رض (امام زین العابدین رض) کے فرزند حضرت زید رض کے زیر قیادت شیعوں نے عراق میں علم آزادی بلند کیا ۔ حضرت زید رض کی شکست اور شہادت (۷۴۰ء) ۔

ولید ثانی اور یزید ثالث
۷۴۳ء ۔ ۷۴۴ء

ہشام کے بعد اس کا بھتیجا ولید ثانی خلیفہ بنا ۔ شمالی افریقہ میں خارجیوں اور بربریوں کی سرکشی ، جسے نائب السلطنت نے فرو کیا ۔ ولید ثانی یمنیوں کی بغاوت میں مارا گیا ، جن کا رئیس و قائد اس کا چچیرا بھائی یزید تھا ۔ وہی یزید ثالث کے لقب سے خلیفہ بنا لیکن چند ماہ بعد فوت ہوگیا تو مروان ثانی تخت خلافت پر بیٹھا ۔ یہ امیہ خاندان کا آخری حکمران تھا ۔

مروان ثانی
۷۴۴ء ۔ ۷۵۰ء

یہ مروان اول کا پوتا تھا ۔ حمص (شام) اور فلسطین میں بغاوتیں ۔ عراق (۷۴۵ء) نیز عرب (۷۴۶ء - ۷۴۸ء) میں خوارج کی سرکشی ۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر باغیوں کا قبضہ ۔ حضرت علی رض کے بھائی حضرت جعفر رض کے پوتے حضرت عبداللہ رض کے ماتحت شیعوں کی بغاوت عراق اور ایران میں ۔ خارجی اور عباسی بھی ان کے ساتھ شامل ہوگئے (۷۴۵ء - ۷۴۷ء) ۔ ابو مسلم نے خراسان میں

۱- سغد یا سغدیانہ دریائے جیحوں اور دریائے سیحوں کے اس درمیانی علاقے کا نام تھا جسے دریائے سغد یا دریائے زرافشاں نیز بعض دوسرے دریا سیراب کرتے تھے ۔ اصلاً یہ نام صرف سمرقند کے حوالی کے لیے استعمال ہوتا تھا ۔

Marfat.com

عباسیوں کا سیاہ پرچم بلند کیا (۷۴۷ء) - مروان کی طرف سے نصر خراسان کا گورنر تھا - اس نے نیشا پور اور جرجان میں ابو مسلم کے سپہ سالار سے شکستیں کھائیں - پھر اموی فوجوں نے نہاوند اور کربلا کے معرکوں میں زک اٹھائی - آخر خود مروان نے جنگ زاب میں شکست فاش کھائی اور بوصیر کی طرف بھاگا - مصر جا رہا تھا کہ ۷۵۰ء میں مارا گیا - خاندان امیہ کے افراد کا قتل، بہت تھوڑے بچے - انہیں میں خلیفہ ہشام کا پوتا، عبدالرحمن ابن معاویہ بھی تھا جس نے قرطبہ (ہسپانیہ) پہنچ کر نئی امیہ سلطنت کی بنیاد رکھی (۷۵۵ء) -

Marfat.com

تیسرا باب

ہسپانیہ میں اسلامی حکومت

۷۱۱ء - ۱۰۳۱ء

دورِ فتوحات
۷۱۱ء - ۷۱۵ء

۷۱۱ء میں عربوں اور بربروں کا ایک مخلوط لشکر ، طارق کی سرکردگی میں ، جو خود بربر تھا ، افریقہ سے ہسپانیہ[1] پہنچا - جس مقام پر یہ لشکر اترا تھا ، اس کا نام جبل الطارق (جبرالٹر) پڑ گیا - مغربی گاتھوں کے آخری بادشاہ راڈرک نے وادی لطہ (وادی برباط) کی جنگ میں شکست

---

۱ - یہاں یہ بتا دینا چاہئیے کہ عرب ہسپانیہ کو عام طور پر اندلس کہتے تھے - یہ دراصل ہسپانیہ کے جنوبی حصے کا نام تھا جس پر کچھ مدت تک ''وندال،، قوم قابض رہی اور انھوں نے مقبوضہ علاقے کا نام ''وندالیسیہ،، Vandalicia رکھ دیا - اسی کو عربوں نے ''اندلس،، کہنا شروع کیا - میں نے ترجمے میں موجودہ نام یعنی ہسپانیہ قائم رکھا ہے -

Marfat.com

فاش کھائی۱ اور اس کی سلطنت کا قصر دھڑام سے زمیں بوس ہو گیا ۔ مسلمانوں نے قرطبہ۲ اور ھسپانیہ کے دارالحکومت طلیطلہ۳ پر قبضہ کر لیا ۔ طارق کے بعد ۷۱۲ء میں اس کا آقا موسیٰ بن نصیر بھی ھسپانیہ پہنچ گیا اور اس نے مدینہ شذونہ۴ ، اشبیلیہ۵ ، ماردہ۶ اور سرقسطہ۷ فتح کر لئے ۔ بہت جلد مسلمان جبل البرانس۸ کے دامن میں پہنچ گئے اور بچے کھچے عیسائی شمال اور مغرب کے پہاڑوں

---

۱ - یہ بیان خاص تصریحات کا محتاج ہے ۔ فاضل مصنف نے پیچیدگیوں کا کوئی اندازہ نہیں کیا ۔ ھسپانیہ کے جنوبی و غربی گوشے میں دو دریا بہتے ہیں ۔ دونوں الگ الگ ہیں اور ان کے درمیان خاصا فاصلہ ہے ۔ ایک وادی لطہ یا وادی لکہ (Gauda-lete) ہے جو خلیج قادس (Cadiz) میں گرتا ہے ، دوسرا وادی برباط یا وادی بکہ (Rio Barbat) ہے جو طرف الاغر (Trafalgar) کے قریب شامل بحر ہوتا ہے ۔ اس کے راستے میں ایک جھیل بھی آتی ہے ، جسے عرب البحیرہ کہتے تھے اور ھسپانوی نام لاجنڈا (La Janda) ہے ۔ مصنف نے یہاں وادی لطہ اور وادی برباط کو ایک دریا قرار دیا ۔ صفحہ ۱۸۷ پر لکھا ہے کہ جنگ وادی بکہ کے کنارے ہوئی تھی جو وادی برباط کے قریب ہے حالانکہ وادی برباط اور وادی بکہ ایک دریا کے دو نام ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس دریا کے کنارے دو بڑے شہر آباد ہیں ۔ ایک برباط اور دوسرا بکہ ، جسے ھسپانوی (Vejer) کہتے ہیں ۔ لہذا دریا کے دو نام پڑ گئے ۔ اب یہ امر پایۂ تحقیق کو پہنچ چکا ہے کہ طارق اور راڈرک میں فیصلہ کن جنگ البحیرہ یعنی جھیل لاجنڈا کے قریب وادی برباط یا وادی بکہ کے کنارے ہوئی تھی ۔ گاتھوں کو عرب قوط کہتے تھے اور راڈرک کو رزریق یا لزریق ۔

۲ - Cordova -
۳ - Toledo -
۴ - Medina Sidonia -
۵ - Seville -
۶ - Merida -
۷ - Saragossa -
۸ - Pyrenees -

Marfat.com

میں چلے گئے۱ - پھر مسلمان فرانس میں داخل ہو گئے - چارلس مارٹل اور فرینکوں۲ نے انہیں جنگ تورز۳ میں فیصلہ کن شکست دی - ۷۵۹ء تک وہ فرانس سے بالکل خارج ہو چکے تھے -

قرطبہ کے اموی ۷۵۶ء - ۱۰۳۱ء

امیر عبدالرحمن (۷۵۶ء - ۷۸۸ء) دمشق کے اموی خلیفہ ہشام کا پوتا تھا - اسی نے ہسپانیہ میں اسلامی سلطنت کی بنیاد ڈالی - عیسائیوں کے ساتھ جزیہ ادا کرنے پر رواداری کا برتاؤ کیا گیا - یہودیوں سے بہت عمدہ سلوک ہؤا - البتہ عرب امراء نے عبدالرحمن کی سخت مخالفت کی - باہر سے پیپن اور شارلمین ان کو امداد دے رہے تھے -

شارلمین کا حملہ ۷۷۷ء

شارلمین نے حملہ کیا لیکن سرقسطہ کے جوانمردانہ دفاع نے اسے ناکام بنا دیا - اس کی فوج کا عقبی حصہ رون کس والس۴ میں کاملاً تباہ کر ڈالا گیا (۷۷۸ء) - فرینکوں کے ساتھ لڑائیاں اس صدی کے آخر تک جاری رہیں - انجام کار شارلمین نے شمالی ہسپانیہ کو دریائے ابرہ۵ تک فتح کر لیا - (برشلونہ۶ کی تسخیر ۸۱۱ء) -

---

۱ - اس سے عام عیسائی آبادی مراد نہیں بلکہ اسلحہ بند لشکری مراد ہیں -

۲ - یہ وہی لفظ ہے جس نے فارسی اور اردو میں فرنگی کا لباس پہنا اور یہ تمام اہل یورپ کے لئے استعمال ہوتا رہا -

۳ - Tours -

۴ - Roncesvalles - اس درے کا پرانا نام (Puertode Caesar) تھا - عرب اسے ''برت شاذر'' کہتے تھے -

۵ - Ebro -

۶ - Barcelona -

Marfat.com

ہشام اور حکم ۷۸۸ء۔۸۲۲ء

عبدالرحمٰن کے بعد اس کا بیٹا ہشام امیر بنا ۔ اس کے عہد میں ہسپانیہ کے اندر فقہ مالکی جاری ہوئی ۔ ۷۹۶ء میں اس کا بیٹا حکم تخت امارت پر بیٹھا ۔ طلیطلہ (۸۱۴ء) اور قرطبہ (۸۰۵ء اور ۸۱۷ء) میں بغاوتیں ۔ قرطبہ کے باغیوں کو ہسپانیہ سے نکال دیا گیا ۔ وہ پہلے اسکندریہ پہنچے اور وہاں سے جزیرہ کریٹ چلے گئے ، جسے انہوں نے دوبارہ فتح کر لیا۱ ۔

عبدالرحمٰن ثانی

حکم کے بیٹے عبدالرحمٰن ثانی کے عہد حکومت میں الفانسو دوم والئ لیونش۲ نے ارغون۳ پر حملہ کیا ، لیکن شکست کھائی اور اس کی سلطنت تباہ ہو گئی ۔ فرینکوں کو بھی قیطلونیہ۴ سے نکال دیا گیا ۔ نارمنس سب سے پہلے اسی دور میں سواحل پر نمودار ہوئے ۔ طلیطلہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کی بغاوت فرو کر دی گئی (۸۳۷ء) ، لیکن مسیحیت کے مذہبی جنونیوں کی سرگرمیاں جاری رہیں ، خصوصاً قرطبہ میں ۔

---

۱ ۔ اسلامی تاریخ کے ان معجزوں کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں کہ مسلمان ایک جگہ سے خارج ہوئے تو دوسری جگہ پہنچ کر انہوں نے ثانوی درجہ اپنے لئے گوارا نہ کیا اور نیا ملک فتح کر لیا ۔ گویا وہ بدترین مصائب کو بھی بہترین نتائج کی کلید بنا لیتے تھے ۔

۲ ۔ Leon (لی اون) ۔

۳ ۔ Aragon (ایراگون) ۔

۴ ۔ Catalonia (کیٹالونیا) ۔

Marfat.com

قرطبہ میں مسیحی سرکشوں کی سرکوبی ،

محمد اوّل ۸۵۲ء۔۸۸۶ء لیونش ، جلیقیہ۱ اور نبرہ۲ کی مسیحی ریاستوں کے خلاف وسیع پیمانے پر فوجی کارروائیاں ۔ بنبلونہ۳ پر قبضہ ، (۸۶۱ء) محمد اول کے بعد منذر نے دو سال حکمرانی کی (۸۸۶ء - ۸۸۸ء)، پھر منذر کا بھائی عبداللہ چوبیس سال برسر حکومت رہا (۸۸۸ء - ۹۱۲ء) -

عبدالرحمٰن ثالث ۹۱۲ء۔۹۶۱ء یہ امویان اندلس میں سب سے بڑھ کر قابل اور خاص خداداد صلاحیتوں کا مالک تھا -۹۲۹ء میں اس نے خلیفہ اور امیرالمومنین کے القاب اختیار کئے، اس طرح بغداد کے عباسی خلفاء کے مقابلے میں اپنی مذهبی برتری بحال کی ۔ اس کے عہد حکومت کی امتیازی خصوصیتیں یہ هیں : ملک میں امن کی بحالی ، نظام حکومت کی تکمیل (مرکزیت) ، بحری سرگرمیاں ، زراعت کا فروغ و توسیع ، صنعت و حرفت کی ترقی - قرطبہ (آبادی پانچ لاکھ) یورپ کا سب سے بڑا علمی مرکز بن گیا - وهاں کاغذ کی تجارت بہت وسیع پیمانے پر پہنچ گئی - بڑے بڑے کتب خانے اور ممتاز ترین درسگاهیں قائم هو گئیں ۔ (طب ، ریاضیات ، فلسفہ و حکمت ، شعر و ادب ، موسیقی) یونانی اور لاطینی زبان کی کتابوں کے بہ کثرت ترجمے کئے گئے -

مسلمانوں کے درمیان بلند ترین مقام ابن رشد۴ نے حاصل کیا ، (تقریباً ۱۱۲۶ء - ۱۱۹۸ء) جو بہت بڑا فلسفی ، طبیب اور افلاطون و

---

۱ - Galicia (گلیشیہ) -
۲ - Navarre (نوارا) -
۳ - Pampeluna (پمپی لونا) نوارا کا دارالحکومت -
۴ - یورپی اسے Averroes کہتے تھے -

Marfat.com

ارسطو کا شارح تھا - مسیحی متکلمین کا استاذالاساتذہ بھی وہی تھا[۱] -

اس زمانے تک پرانا طبقۂ امراء تقریباً ناپید ہو گیا اور اس کی جگہ دولت مند متوسط طبقے اور جاگیردارانہ سپہ گری نے لے لی - مسیحی اور یہودی وسیع رواداوانہ حسن سلوک سے بہرہ اندوز رہے -

لڑائیاں

عبدالرحمٰن نے لیونش اور نبرہ کے خلاف جنگیں بھی جاری رکھیں ، جو اس کے عہد حکومت کے بڑے حصے پر پھیلی ہوئی تھیں - ۹۵۵ء میں لیونش کے حاکم اردون ثالث[۲] کے ساتھ معاہدہ صلح ہؤا - اس کے مطابق لیونش اور نبرہ کی آزادی تسلیم کر لی گئی - اور اسلامی سرحد دریائے ابرہ پر آ گئی - ساتھ ہی لیونش اور نبرہ نے خلیفہ کی سیادت تسلیم کر لی اور خراج ادا کرنے لگے - ۹۵۷ء میں اردون کے بھائی شنشو[۳] نے یہ صلح توڑ دی، لیکن شکست کھائی اور رعایا نے اسے سلطنت سے خارج کر دیا - ۹۵۹ء میں خلیفہ نے اسے بحال کیا -

حکم ثانی ۹۶۱ء - ۹۷۶ء

قشتلہ[۴] ، لیونش اور نبرہ کے خلاف لڑائیاں جاری رہیں ، یہاں تک کہ ان کے حاکم صلح پر مجبور ہو گئے - (۹۶۱ء - ۹۷۰ء) ساتھ ساتھ مراکش میں فاطمیوں کے خلاف جنگ - ۹۷۳ء میں فاطمی مراکش سے نکالے گئے اور یہ ملک امویوں کے قبضے میں آ گیا -

---

۱ - مصنف نے یہ حقیقت نظر انداز کردی کہ ابن رشد بہت بڑا فقیہ بھی تھا - اس کی کتاب بدایۃ المجتہد بہت بلند پایہ مانی جاتی ہے -

۲ - Ordono III -   ۳ - Sancho -

۴ - Castile (کیسٹیل) -

58940

Marfat.com

ہشام ثانی
۹۷۶ء تا ۱۰۰۹ء

اس کے عہد میں امیہ خاندان کا زوال شروع ہو گیا۔ تمام اختیارات حکومت محمد بن ابی عامر نے سبنھال لیے اور حاجب المنصور۱ کا لقب اختیار کیا۔ اسے فوج اور نظم و نسق دونوں کی اصلاحات میں امتیازی درجہ حاصل ہے۔ لیونش، نبرہ، قیطلونیہ، ماری ٹانیا۲ کے خلاف کامیاب مہمیں، مذہبی اور نسلی اختلافات کو عارضی طور پر روکا جو انجام کار اموی خلافت کی تباہی کا سبب بنے۔

۱۰۰۲ء میں المنصور کی وفات پر اس کا بیٹا عبدالملک المظفر مختار سلطنت بنا۔ اس نے بارھا مسیحیوں کو شکستیں دیں۔ پھر اس کے بھائی عبدالرحمٰن نے کاروبار حکومت سنبھالا۔ وہ شنشول۳ کے لقب سے مشہور ہے۔ شنشول نے ہشام ثانی کو مجبور کر کے اپنی ولی عہدی کا پروانہ حاصل کر لیا۔ شاہی خاندان کے ایک فرد محمد کی سرکردگی میں قرطبہ کے اندر بغاوت۔ ہشام ثانی، محمد کے حق میں دست برداری پر مجبور ہو گیا۔ شنشول کا قتل۔ اس اثنا میں بربروں نے سلیمان کو خلافت کے لئے نامزد کیا۔ خانہ جنگی کا آغاز۔ ہسپانیہ تقریباً بیس چھوٹی چھوٹی حکومتوں میں بٹ گیا (ملوک الطوائف) اور مسیحیوں کے لئے اسے دوبارہ مسخر کر لینا سہل ہو گیا۔ ہشام ثالث ہسپانیہ کا آخری اموی خلیفہ تھا۔ ۱۰۲۷ء سے ۱۰۳۰ء تک حکمران رہا۔

۱۔ The Victorious Chamberlain -

۲۔ Mauretania مغربی افریقہ میں فرانسیسی مقبوضات کے ایک ساحلی علاقے کا نام ہے۔ مراد یہ کہ المنصور نے ہسپانیہ کے علاوہ مغربی افریقہ میں بھی مہمیں جاری رکھیں۔

۳۔ Sanchol -

Marfat.com

چوتھا باب

عبّاسی خلافت

۷۵۰ء - ۱۱۰۰ء

ابوالعباس السفاح
۷۵۰ء - ۷۵۴ء

ابوالعباس جو السفاح کے لقب سے مشہور ہے عباسی خاندان کا پہلا خلیفہ تھا - امویوں نے شام اور عراق میں بغاوت کی - رومیوں نے شمالی صوبوں پر حملے کئے - السفاح کا بھائی جانشین ہؤا -

عباسی خلافت اگرچہ ۷۵۰ء سے ۱۲۵۸ء تک قائم رہی - لیکن ھسپانیہ اور مراکش نے اسے کبھی تسلیم نہ کیا، البتہ صوبہ افریقیہ ۱

---

۱ - مصنف نے یہاں افریقہ لکھا ہے ، حالانکہ افریقہ پورے براعظم کا نام ہے - شمالی افریقہ کا جو علاقہ مراکش اور مصر کے درمیان ہے ، اسے پرانے زمانے میں افریقیہ کہتے تھے ، جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے - مصنف کا مقصود یہ ہے کہ ابتدا میں تو ھسپانیہ اور مراکش کی طرح یہ صوبہ بھی عباسیوں کے قبضے میں نہ آیا تھا ، البتہ تھوڑی دیر کے لئے ان کی حکومت کا سکہ وہاں جاری ہؤا - پھر وہاں خود مختار حکومت قائم ہو گئی اور عباسیوں کا اقتدار مشرقی صوبوں کے علاوہ صرف مصر تک محدود رہا -

Marfat.com

کے اندر ۷۶۱ء میں عباسیوں کا اقتدار الجزائر تک قائم کردیا گیا ، لیکن یہ تھوڑی دیر کے بعد ختم ہو گیا ۔

المنصور ۷۵۴ء۔۷۷۵ء

یہی دوسرا خلیفہ عباسی خلافت کا اصل بانی سمجھا جاتا ہے۔ منصور کے چچا عبداللہ حاکم شام نے بغاوت کی جسے ابو مسلم نے فرو کردیا ۔ ۷۵۴ء میں ابو مسلم کو منصور کے حکم سے قتل کر دیا گیا ۔ ابو مسلم کے حامیوں نے خراسان میں بغاوت کی آگ بھڑکائی (۷۵۵ء) ۔ رومیوں کا ایک حملہ شدید خونریزی کے بعد پسپا کر دیا گیا ۔ کپاڈوشیا ۱ پر دوبارہ قبضہ ۔ ملطیہ ۲ ، المصیصہ ۳ اور دوسرے شہروں کی از سر نو تعمیر اور رومیوں کی یورشوں کے مقابلے کی غرض سے استحکامات کا بندوبست (۷۵۸ء) ۔ طبرستان کا الحاق (۷۵۹ء) ۔ عراق میں شیعوں کی بغاوت ، مدینہ منورہ سید محمد اور سید ابراھیم آل حسن کے قبضے میں ۴ (۷۶۲ء) ۔ بغداد کی تاسیس (۷۶۲ء) ۔ گرجستان (جارجیا) پر قبیلہ خزر کا حملہ ناکام بنا دیا گیا ۔ خراسان اور سیستان میں استاذسیس کی بغاوت (۷۶۷ء) ۔ برامکہ کا عروج اور حصول وزارت (۷۵۲ء - ۸۰۳ء)۔ منصور کا بیٹا جانشین بنا ۔

---

۱ - Cappadocia -

۲ - Malitia -

۳ - Mopsuestia -

۴ - سید محمد النفس الزکیہ کے لقب سے مشہور ھیں ۔ سید ابراھیم ان کے چھوٹے بھائی تھے ۔ صحیح یہ ہے ، کہ مدینہ منورہ میں علم جہاد صرف حضرت النفس الزکیہ نے بلند کیا تھا اور وھیں شہادت پائی ۔ سید ابراھیم اس وقت کوفہ میں تھے اور انہوں نے وھاں سے منصور کے خلاف فوج کشی کی ، لیکن اتفاقیہ ایک تیر لگنے سے وہ بھی شہید ھو گئے ۔

Marfat.com

المہدی اور ہادی
۷۷۵ء - ۷۸۵ء

مہدی کے عہد حکومت کو مندرجہ ذیل کارناموں کی وجہ سے خاص امتیاز حاصل ہے :

۱ - سلطنت کے وسائل حمل و نقل کی اصلاح -
۲ - اہم مرکزوں میں قلعہ بندیاں -
۳ - شہروں اور درسگاہوں کی تاسیس -
۴ - علوم و فنون کی حوصلہ افزائی -

خراسان میں نبوت کے جھوٹے مدعی مقنع۱ کی بغاوت (۷۷۵ء - ۷۷۸ء) - یہ اپنا چہرہ چھپائے رکھتا تھا - خراسان ، مغربی ایران اور عراق میں زنادقہ کا ظہور - ان میں سے بعض اشتراکیت کے قائل تھے اور بعض انارکی کے خواہاں تھے - رومیوں کی شکست - قسطنطنیہ کے خلاف مسلمانوں کی پیش قدمی - قیصرہ آئرین صلح کی درخواست پر مجبور ہو گئی (۷۸۳ء - ۷۸۵ء) -

مہدی کے بعد اس کا بڑا بیٹا ہادی مسند نشین ہؤا اور اس نے ایک ہی سال میں وفات پائی -

ہارون الرشید
۷۸۵ء - ۸۰۹ء

یہ وہی خلیفہ ہے جس نے الف لیلہ کی کہانیوں میں نمایاں شہرت حاصل کی - کابل و سنہار کا الحاق (۷۸۷ء) - آرمینا پر خزر قبیلے کا حملہ (۷۹۹ء) - برامکہ کا زوال (۸۰۳ء) - خوارج کی بغاوت -

رومیوں سے لڑائیاں - نقفور۲ کی شکست ہرقلیہ۳ یا درالیہ۴ میں

---

۱ - مقنع نبوت کا نہیں خدائی کا مدعی تھا -
۲ - Nicephorus قیصر قسطنطنیہ ، جسے عرب نقفور کہتے تھے -
۳ - Heraclia ، عربی نام ہرقلیہ - ترک اسے ارکلیہ کہتے ہیں -
۴ - Dorylacum -

Marfat.com

(۷۹۸ء) - اس کے بعد جو معاہدہ صلح ہؤا اُسے نقفور نے توڑا - ایشیائے کوچک پر مسلمانوں کی یورش ، جس کی قیادت خود خلیفہ نے کی - طوانہ۱ پر قبضہ - انقرہ۲ پر پیش قدمی - اس اثنا میں اسلامی بیڑے نے قبرص (۸۰۵ء) اور روڈز (۸۰۷ء) میں تباہی پھیلائی - قونیہ۳ ، افی‌سوس۴ ، ذوالقلاع۵ ، اندرسوس ، نیقیہ۶ کی تسخیر - بحیرہ اسود کی بندرگاہ ہرقلیہ کو حملہ کر کے فتح کرلیا - نقفور نے ۸۰۸ء میں پھر اسلامی علاقے پر یورش کی ، لیکن خراسان کے ہنگاموں نے ہارون کو مشرق کی طرف آنے پر مجبور کر دیا - وہیں اس نے وفات پائی - ہارون کے عہد میں حنفی فقہ نے منظم شکل اختیار کر لی -

الامین
۸۰۹ء-۸۱۳ء

ہارون کا بیٹا امین مسند نشین ہؤا ، لیکن اس کے بھائی مامون نے امین کی خلافت منظور نہ کی اور ایران میں مامون کی خلافت کا اعلان ہؤا - مامون کے سپہ‌سالار طاہر نے بغداد کا محاصرہ کر لیا (۸۱۳ء) - امین نے بعض شرائط پر اپنے آپ کو حوالے کر دیا - اس کا قتل -

مامون اعظم
۸۱۳ء-۸۳۳ء

مامون کا عہد حکومت خلافت عباسی کا سب سے زیادہ شاندار دور ہے - علوم و فنون کی فراخدلانہ سرپرستی - دو رصدگاہیں تعمیر ہوئیں ، ایک بغداد

---

۱ - Tayana -

۲ - پرانا نام Ancyra ، بیچ میں اسے انگوریہ یا انگورہ کہتے رہے - آج کل اس کا نام انقرہ ہے ، جو جمہوریہ ترکیہ کا دارالحکومت ہے -

۳ - Iconium مولانا روم رح یہیں قیام فرما ہوئے تھے اور اسی مقام پر ان کا مقبرہ ہے -

۴ - Ephesus -

۵ - Sidiropolis -

۶ - Nicaea عرب اسے نیقیہ کہتے تھے - ترکوں نے اسے یزنیق یا ازنیق کہنا شروع کر دیا -

Marfat.com

کے قریب ، دوسری دمشق کے پاس - بغداد کی رصدگاہ کے ساتھ دارالعلوم کا انتظام اور اس کے لئے اعلیٰ درجے کے کتب خانے کا بندوبست - ادب ، سائنس اور فلسفے کی کتابوں کا ترجمہ یونانی، سریانی، فارسی اور سنسکرت سے عربی میں - مذہب میں روادارانہ مسلک کی پیروی - اعتزال حکومت کا مسلمہ مشرب بن گیا - امویوں کے دور آخر کے قدریوں کی طرح معتزلہ کا بھی عقیدہ تھا کہ انسان اپنے افعال کا مختار ہے اور انسانوں کے لئے خدائی احکام عین حکمت و انصاف پر مبنی ہوتے ہیں - ان دونوں نظریوں کو بعد کے راسخ العقیدہ اشاعرہ نے مسترد کر دیا تھا -

دارالحکومت کی تبدیلی

چونکہ عرب ، عراق اور دوآبہ دجلہ و فرات[۱] میں بغاوتیں شروع ہو گئی تھیں - اس لئے مامون نے دارالحکومت مرو (ترکستان) کی بجائے بغداد میں منتقل کر لیا - نازک صورت حال کے مقابلے کے لئے اس نے حضرت امام علی الرضا کی ولیعہدی کا اعلان کر دیا (۸۱۷ء)، حضرت امام موصوف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے -

---

۱ - Mesopotamia یعنی دجلہ و فرات کا درمیانی علاقہ - پرانے زمانے میں عراق کے دو حصے مانے جاتے تھے ، ایک عراق عجم ، دوسرا عراق عرب - عراق عجم میں مغربی ایران اور دجلہ کا مشرق کا حصہ شامل تھا ، باقی حصہ عراق عرب کہلاتا تھا - مصنف نے پہلے حصے کو عراق قرار دیا اور دوسرے حصے کو میسوپوٹیمیا یعنی دوآبہ دجلہ و فرات سے تعبیر کیا - ہمارے زمانے میں یہ تقسیم باقی نہیں رہی - صرف عراق و ایران کے نام باقی رہ گئے ہیں -

Marfat.com

کریٹ اور سسلی کی تسخیر

جن عربوں کو ھسپانیہ سے امویوں نے نکالا تھا انھوں نے مصر پہنچ کر وھاں سے جزیرہ کریٹ پر حملہ کیا اور اسے فتح کر لیا - (۸۲۵ء) شمالی افریقہ سے اغالبہ نے سسلی۱ پر یورش کی (۸۲۷ء) - پلرمو۲ پر قبضہ (۸۳۱ء) - صرف سرقوسہ۳ اور طبرمین۴ رومیوں کے زیر اثر رہ گئے -

آخری دور

بابک مجوسی نے اپنے مرکز واقع آذر بائیجان سے اٹھ کر خلافت کے شمالی صوبوں میں دھشت پھیلائی (۸۱۶ء - ۸۳۳ء) یہ شخص خرمی فرقے کا قائد تھا ، جو کمیونسٹ مسلک کا پیرو تھا - رومیوں نے بابک کی حمایت میں جتنے حملے کئے مامون نے بذات خود انہیں ناکام بنایا (۸۲۹ء - ۸۳۳ء) - مامون کی وفات - اس کے عہد حکومت میں خراسان کے طاھری عملاً آزاد و خود مختار ہو گئے (۸۲۰ء - ۸۷۲ء) -

معتصم ۸۳۳ء - ۸۴۲ء

مامون کے بعد اُس کا بھائی معتصم جانشین ھؤا - دارالحکومت کی تبدیلی بغداد سے سامرہ میں (۸۳۶ء) - مستقل فوجی جیوش کا قیام جو ترکی غلاموں اور تنخواہ دار سپاھیوں پر مشتمل تھے - بعد کے خلفاء انہیں کے ھاتھ میں کٹھ پتلی بنے رہے -

دجلہ کی وادیٔ زیریں میں گروہ زطھ۵ کی بغاوت (۸۳۴ء) - بابک کو افشین نے شکست دے کر موت کے گھاٹ اتار دیا (۸۳۷ء - ۸۳۸ء) - دریائے الس۶ پر بہ مقام انزن رومیوں کی شکست اور انقرہ

۱- عرب اسے صقلیہ کہتے تھے -
۲- عربی تاریخوں کا بلرم دارالحکومت سسلی -
۳- Syracuse -
۴- Taormine -
۵- جاٹ -
۶- Halys -

Marfat.com

کی تباہی ۔ حکمران رومی خاندان کے اصل وطن عموریہ۱ پر قبضہ (۸۳۸ء) ۔ قسطنطنیہ کے محاصرے کی تیاریاں ۔ عربوں کا بحری بیڑا ایک طوفان میں تباہ ہو گیا ۔ معتصم کی وفات (۸۴۲ء) ۔

واثق
۸۴۲ء۔۸۴۷ء

معتصم کے بعد اس کا بیٹا واثق مسند خلافت پر بیٹھا ۔ اس نے عربوں اور ایرانیوں کے بجائے ترکوں کا اقتدار بڑھانے کی وہ پالیسی جاری رکھی جو معتصم نے شروع کی تھی ۔ رومی اور مسلمان اسیران جنگ کا مبادلہ ۔ واثق کے عہد حکومت سے خلافت کے زوال کا آغاز ہوتا ہے ۔

متوکل
۸۴۷ء۔۸۶۱ء

واثق کا بھائی متوکل جانشین ہوا ۔ اس نے مسنون اسلامی عقائد کے اجرا کی کوشش کی ۔ معتزلی عقائد سے دست برداری اور معتزلی علماء کی تعذیب ۔ شیعوں ، یہودیوں اور مسیحیوں پر سختیاں ۔ حضرت امام حسین رض کے مقبرے کو ڈھا کر زمین کے برابر کر دیا گیا ۔ رومیوں نے مصر میں دمیاط۲ پر قبضہ کر لیا ۔ اور سیلشیا میں تاخت و تاراج ۔ متوکل کو اس کی ترک محافظ فوج نے قتل کر دیا ۔

منتصر، مستعین معتز اور مہتدی
۸۶۱ء۔۸۷۰ء

متوکل کا بیٹا منتصر صرف چھ ماہ حکمران رہا ۔ پھر ترکمان سرداروں نے اسے معزول کر کے معتصم کے ایک پوتے مستعین کو خلیفہ بنایا (۸۶۲ء - ۸۶۶ء) ۔ وہ سامرہ سے بھاگ کر بغداد پہنچا تاکہ ترکوں کے حلقۂ اقتدار سے نکل جائے لیکن ترکوں نے اسے خلافت سے دست برداری پر مجبور کر دیا ۔ بعد ازاں وہ اپنے جانشین خلیفہ معتز (۸۶۶ء - ۸۶۹ء) کے ایک قاصد

۱- Amorium -

۲- Damietta -

Marfat.com

کے ہاتھ سے مارا گیا۔ معتز کے زمانے میں مصر نے احمد بن طولون ، بانیٔ خاندان طولونیہ کے ماتحت خود مختاری حاصل کر لی ۔ خلیفہ کو سرکش فوجوں نے موت کے گھاٹ آتار دیا اور واثق کا بیٹا مہتدی[1] جانشین ہؤا ۔ اسے بھی ترکوں نے دو سال میں دست برداری پر مجبور کر دیا ۔

معتمد علی اللہ ۸۷۰ء ۔ ۸۹۲ء

متوکل کے بیٹے معتمد نے تخت خلافت پر بیٹھتے ہی دربار کو سامرہ سے بغداد منتقل کر لیا ۔ اس کے عہد میں اور بعد کی دو حکومتوں میں ترکوں کے اقتدار کی کامیاب روک تھام ۔

کلدانیہ۲ میں صاحب الزنج کی بغاوت (۸۶۹ء - ۸۸۳ء) پندرہ سال تک یہ علاقہ تاخت و تاراج کا مرکز بنا رہا ۔ آخر خلیفہ کے بھائی موفق نے یہ بغاوت فرو کی ۔ شام پر رومیوں کی یورش ۔ طرسوس۳ کے طولونی گورنر نے انہیں شکست دی ۔

مشرقی صوبوں میں خود مختار حکومتیں

معتمد کے عہد میں مشرقی صوبے مرکز خلافت کے ہاتھ سے نکل گئے ۔ صفّاری خاندان کے بانی یعقوب بن لیث نے سیستان میں قدم جما لئے ، طاہریوں کو خراسان سے نکالا اور خود اس علاقے کا حاکم بن گیا جسے ہم عہد حاضر میں ایران کہتے ہیں ۔ صفاری حکومت ۸۷۰ء سے ۹۰۳ء تک قائم رہی ۔ اس کا چراغ ماوراءالنہر کے سامانیوں نے گل کیا جو ماوراءالنہر میں طاہریوں کے جانشین ہوئے تھے (۸۷۲ء) اور جنہوں نے صفاریوں کا تختہ آلٹ دینے

۱- مصنف نے اس خلیفہ کا نام مقتدی (Muqtadi) لکھا ہے جو غلط ہے ۔ صحیح نام مہتدی (Muhtadi) ہے ۔

۲- Chaldaea ۔ ۳- Tarsus ۔

Marfat.com

کے بعد حدود ہند سے بغداد تک اور صحرائے وسط ایشیا سے خلیج فارس تک حکمرانی کا سکہ چلایا ۔ سامانیوں کی فرمانروائی کا شیرازہ ماوراءالنہر کے ایلک خانیوں نے درہم برہم کیا (۹۹۹ء) ۔ بخارا ان کا مرکز حکومت تھا اور وہ ماوراءالنہر ، کاشغر اور مشرقی تاتار پر حکمران رہے (۹۳۲ء - ۱۱۶۵ء) ۔ سامانیوں کے عہد حکومت میں بخارا اسلام کا علمی مرکز رہا ۔

معتضد اور مکتفی
۸۹۲ء تا ۹۰۸ء

معتمد علی اللہ کے بعد اس کا بھتیجا معتضد باللہ خلیفہ بنا ۔ اس کے عہد میں مصر دوبارہ خلافت کے ماتحت آ گیا ۔ معتضد نے قانون میراث کی اصلاح کی ۔ اس کے جانشین مکتفی باللہ (۹۰۲ء - ۹۰۸ء) نے مصر کو براہ راست قبضے میں لے لیا ۔ رومیوں کی شکست اور ادالیہ۱ پر یورش ۔

قرامطہ کی بغاوت (۸۹۱ء - ۹۰۶ء) ۔ ان کمیونسٹ باغیوں نے عرب ، شام اور عراق کو پامال کر ڈالا ۔ مکہ معظمہ پر قبضہ کیا اور حجر اسود کو اکھاڑ کر لے گئے ۔

زیاری اور آل بویہ

مکتفی کے بعد مقتدر باللہ (۹۰۸ء - ۹۳۲ء) کے عہد میں شمالی افریقہ پر عبیداللہ المہدی فاطمی کا قبضہ ، اس نے زیادۃ اللہ کو مصر سے نکالا جو اغلبی خاندان کا آخری حکمران تھا ۔ طبرستان ، جرجان ، اصفہان اور ہمدان میں زیاریوں کی خودمختار حکومت (۹۲۸ء - ۱۰۲۴ء) ۔

زیاریوں کی سرپرستی میں آل بویہ کا عروج (۹۳۲ء - ۱۰۵۵ء) خاندان بویہ کے تین بھائیوں عمادالدولہ ، رکن الدولہ اور معزالدولہ نے ایران و عراق کو فتح کر کے آپس میں تقسیم کر لیا ۔ خلیفہ

۱- Adalia -

Marfat.com

مستکفی باللہ نے معزالدولہ کو امیرالامرا کا منصب عطا کیا (۹۴۵ء) ۔ خلفاء امیرالامرا کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن کر رہ گئے خاندان بویہ کے حکمرانوں میں کشمکش ۔ ان کے مقبوضہ علاقے یکے بعد دیگرے غزنویوں ، کردستان کے کاکویہ حکمرانوں اور سلجوقیوں کے قبضے میں چلے گئے ۔

غزنوی سلاطین
۹۶۲ء۔ ۱۱۸۶ء

غزنوی خاندان کا بانی سبک تگین تھا جو الپ تگین کا ترکی غلام تھا ۔ خود الپ تگین سامانیوں کا غلام تھا وہ پہلے خراسان میں سامانی افواج کا سپہ سالار اعظم مقرر ہؤا ۔ پھر اس نے کوہستان سلیمان میں غزنی۱ نام ایک چھوٹی سی ریاست میں خود مختاری حاصل کر لی ۔ سبک تگین نے راجپوتوں۲ کو شکست دی اور سامانیوں نے اسے خراسان کی حکومت دے دی (۹۹۴ء) ۔ اس کا جانشین محمود (بت شکن) تاریخ ایشیائے وسط کی ایک نہایت عظیم‌الشان شخصیت ہے ۔ خراسان کا مالک (۱۰۰۰ء) ۔ ہندوستان پر متعدد حملے ۔ اس کا دربار مشہور علماء و شعراء کا مرجع تھا ۔ مثلاً بیرونی ، فردوسی ۔ غزنویوں کی حکومت کا تختہ سلجوقیوں نے الٹا ۔

۹۲۹ء۔ ۱۰۹۶ء

اس دوران میں شام و عراق کے اندر چار عرب خاندانوں اور ایک کرد خاندان نے حکومت کی ۔

۱- اس کا صحیح نام غزنہ ہے (نون مکسور) یا غزنین ۔ لیکن اب عام طور پر غزنی ہی بولا جاتا ہے ۔ مصنف نے اسے غزنہ (بہ فتح نون) لکھا تھا ، اس لئے مترجم کو تصریح کی ضرورت پڑی ۔

۲- یہ غلط ہے کہ سبک تگین نے راجپوتوں کو شکست دی ۔ اس کا مقابلہ دو مرتبہ راجپال سے ہؤا جو راجپوت نہ تھا ۔ اسے عام طور پر برہمن شاہی کہا جاتا ہے ۔

Marfat.com

موصل اور حلب۱ کے حمدانی (۹۲۹ء - ۱۰۰۳ء) - اس خاندان کا سب سے مشہور حکمران سیف الدولہ تھا جس نے مصر کے اخشیدیوں سے حلب فتح کیا (۹۴۴ء) اور رومیوں کے خلاف کامیابی سے رزم آرا رہا - اس کا دربار دسویں صدی میں اسلام کا سب سے شاندار علمی مرکز تھا - مشہور عربی شاعر متبنی اسی کے دربار کی زیب و زینت تھا - اس خاندان کا بانی عربوں کے قبیلۂ تغلب میں سے تھا - اس کے مقبوضات فاطمیوں اور خاندان بویہ نے سنبھال لئے -

حلب کے مرداسی (۱۰۲۳ء - ۱۰۷۹ء) عربوں کے قبیلہ بنو کلاب میں سے تھے - یہ فاطمیوں اور خاندان بویہ سے مسلسل جنگیں کرتے رہے - ان کا اقتدار موصل کے عقیلی حکمرانوں (۹۹۶ء - ۱۰۹۶ء) نے ختم کیا جو بنو کعب میں سے تھے - یہ حمدانیان موصل کے جانشین تھے - مسلم بن قریش کے ماتحت ان کے حدود حکومت بغداد سے حلب تک پھیل گئے تھے - ان کے مقبوضات انجام کار سلجوقیوں کی سلطنت میں ضم ہو گئے -

دیاربکر کی مروانی حکومت (۹۹۰ء - ۱۰۹۶ء) کا بانی ابوالعلی ابن مروان کرد تھا - جو آمد ، میافریقین۲ اور حلب پر حکمران تھا - یہ حکومت بھی سلجوقی اقتدار کے سیل کی نذر ہوئی - حلہ کے مزیدی (۱۰۱۲ء - ۱۰۵۰ء) بنواسد میں سے تھے - اس خاندان کا چوتھا حکمران سیف الدولہ صدقا تاریخ عرب کا بہت بڑا ہیرو ہے - یہ دولت انجام کار زنگیوں کے قبضے میں چلی گئی -

---

۱- Aleppo -

۲- Mayyafariqin - مصنف نے یہ نام یوں لکھا ہے Mayyarfariqun - میری معلومات کے مطابق یہ صحیح نہیں -

Marfat.com

پانچواں باب

اسلامی ہسپانیہ

سنہ ۱۰۳۷ء - سنہ ۱۴۹۲ء

ملوک الطوائف
سنہ ۱۰۳۷ء - سنہ ۱۰۸۶ء

اموی خلافت کے کھنڈروں پر جن چھوٹی چھوٹی حکومتوں کی بنیاد پڑی ، انہیں ملوک الطوائف کہتے ھیں -

مثلاً

۱- مالقه۱ (۱۰۱۶ء سے) اور جزیرۃالخضرا۲ (۱۰۳۹ سے) کے بنو حمود -

۲- اشبیلیه۳ کے بنو عباد (۱۰۳۱ء سے)

۳- غرناطه۴ کے بنو زیر (۱۰۱۲ء سے)

۴- قرطبه۵ کے بنو جہوز (۱۰۳۱ء سے)

۵- طلیطله۶ کے بنو ذوالنون (۱۰۳۵ء سے)

۱- Malaga -

۲- Algeciras (الجیسیراس) جو بظاهر الجزیره کا بگاڑ ہے - مقام کا پورا نام جزیرۃالخضرا تھا -

۳- Sevilla -

۴- Granada خاندان حکومت کا نام Zayrids ہے -

۵- Cordova خاندان حکومت کا نام Jahuwarids -

۶- Toledo -

Marfat.com

۶- بلنشیه۱ کے بنو عامر (۱۰۲۱ء سے)
۷- سرقسطه۲ کے بنو نجیب اور بنو هود (۱۰۱۹ء اور ۱۰۳۱ء سے)

ان سب میں امتیازی حیثیت بنو عباد کو حاصل تھی - زیادہ تر حکومتوں پر انھیں نے قبضه کر لیا تھا - وهی تھے جنھوں نے الفانسو۳ ششم والی قشتله۴ کے مقابلے کے لئے مرابطیوں کو افریقه سے بلایا -

مرابطین

مرابطیوں کا خاندان حکومت نسلاً بربری تھا اور اس کی عظمت کا بانی عبداللہ بن تاشفین ۱۰۵۶ء۔ ۱۱۴۷ء تھا ، جسے سب لوگ ایک بہت بڑا ولی اللہ مانتے تھے - مرابطیوں نے پہلے مراکش کو فتح کیا ، پھر الجزائر کے ایک حصے پر قبضه جمایا - بعد ازاں بنو عباد کی دعوت پر مسیحیوں کے مقابلے کے لئے هسپانیه پہنچ گئے - انهوں نے زلاقه۵ کے

۱- Valencia -　　۲- Saragossa -
۳- عرب الفانسو کو ادفونش لکھتے ھیں -　　۴- Castile -
۵- جنگ زلاقه متعدد وجوه سے بے حد اهم هے - اول اس میں مسیحیوں کو نہایت فیصله کن شکست هوئی - دوم اس ایک جنگ نے نه صرف اسلامی حکومت کے گرتے هوئے قصر کو سهارا دے دیا بلکه ملوک الطوائف بھی مٹ گئے - سوم الفانسو نے یوسف بن تاشفین کو بڑا طعن آمیزخط لکھا تھا - یوسف نے جواب میں صرف تین لفظ لکھے ، جن کا مطلب یه تھا که جو کچھ پیش آنے والا هے تو اسے اپنی آنکھوں سے دیکھے گا - چهارم مسیحیوں نے جنگ سے پیشتر درخواست کی تھی که جمعه مسلمانوں کے لئے مقدس دن هے اور اتوار عیسائیوں کے لئے ، لهذا جمعه اور اتوار کو لڑائی نه کی جائے - یوسف نے یه درخواست مان لی - جب مسلمان نماز جمعه میں مصروف هوئے عیسائیوں نے اچانک حمله کیا - بایں همه شکست فاش کھائی -

Marfat.com

مقام پر ۱۰۸۶ء میں الفانسو والی قشتلہ کو خوفناک شکست دی۔ اس کے بعد طلیطلہ اور سرقسطہ کے سوا پورے اسلامی ھسپانیہ کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔

موحدین ۱۱۳۰ء۔۱۲۶۹ء

خاندان موحدین کا سنگ بنیاد بربروں کے مشہور بزرگ محمد بن تومرت نے رکھا۱۔ اس کے خلیفہ عبدالمومن نے مرابطیوں کی فوج ۱۱۴۴ء میں تباہ کر دی، بعد ازاں مراکش کو مسخر کر لیا (۱۱۱۶ء)۔

موحدین نے اسلامی ھسپانیہ پر حملہ کیا اور اسے فتح کر لیا (۱۱۴۵ء - ۱۱۵۰ء)۔ پھر الجزائر کی تسخیر (۱۱۵۲ء)۔ ٹیونس کی تسخیر (۱۱۵۸ء)۔ آخر ھسپانیہ کے مسیحی بادشاھوں نے موحدین کو تلسہ۲ کے میدان میں فیصلہ کن شکست دی (۱۶ - جولائی ۱۲۱۲ء)۔ اس جنگ کے بعد ھسپانیہ کے مختلف حصوں میں چھوٹی

۱۔ مصنف نے اسے بربر 'نبی' لکھا ہے، جو صحیح نہیں، وہ محض ایک مصلح تھا، جس نے مسلمانوں میں دین کا احیاء کیا۔ محمد بن تومرت کے پیرو توحید پر بہت زور دیتے تھے جو اسلام کی بنیاد و اساس ہے۔ اس وجہ سے لوگ انہیں 'موحدین' کہنے لگے۔

۲۔ اس مقام کا ھسپانوی نام Las Navas de Tolosa ہے۔ بعض جغرافیہ نگاروں نے اسے تلسہ لکھا ہے اور بعض نے طلسہ۔ غرناطہ کے شمال اور قرطبہ کے مشرق میں ھسپانیہ کا ایک صوبہ جیان (Jaen) ہے۔ اس کی سرحد پر تلسہ یا طلسہ واقع ہے۔ یہ بھی بتا دوں کہ اہل ھسپانیہ اور اہل یورپ اسے جنگ تلسہ قرار دیتے ہیں۔ عرب مؤرخوں نے اسے 'جنگ عقاب' لکھا ہے اس لئے کہ لڑائی میں مسلمانوں کا عقابی علم چھن گیا تھا۔

Marfat.com

چھوٹی اسلامی حکومتیں باقی رہ گئیں ، جن میں سے غرناطہ کے بنو نصر (۱۲۳۲ء - ۱۴۹۲ء) نے مسیحیوں کا سخت مقابلہ کیا ، یہاں تک کہ مسیحی حکومتوں کے اتحاد سے بنو نصر کی شکست کا بندوبست ہو گیا ۔

سلاطین غرناطہ

غرناطہ کے بنو نصر میں سے پہلا بادشاہ محمد الغالب باللہ الاحمر تھا جو ۱۲۳۲ء میں تخت نشین ہؤا اور اس کے جانشین دو سو ساٹھ سال حکمران رہے ۔ اس زمانے میں غرناطہ نے علم و فضل اور جاہ و حشمت میں وہی درجہ حاصل کر لیا جو ایک زمانے میں قرطبہ کو حاصل تھا ۔ غرناطہ کا مشہور قصر الحمرا اسی خاندان نے تعمیر کیا تھا ۔ جو اب تک باقی ہے اور اپنے بانیوں کی عظمت و شوکت کا مرقع دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے ۔

ھسپانیہ کی مسیحی ریاستیں مسلمانوں کے خلاف متحد ہو گئی تھیں ۔ اسلامی حکومتوں میں کوئی اتحاد نہ تھا اور وہ ایک ایک کر کے مسیحیوں کے تصرف میں چلی گئیں ۔

بنو نصر کا آخری بڑا بادشاہ سلطان علی ابوالحسن تھا ۔ اس نے اپنے بھائی عبداللہ الزغل کو مطمئن کرنے کی غرض سے مالقہ کی حکومت دے دی ۔ اس طرح غرناطہ کی قوت دو حصوں میں بٹ گئی ۔ پھر علی ابوالحسن نے ایک مسیحی کنیز ازابلا سے نکاح کر لیا جس کا اسلامی نام زھرہ رکھا گیا ۔

سلطان کی ھم خاندان بیگم عائشہ کو اندیشہ پیدا ہو گیا ، کہ اب شاید اس کا بیٹا ابو عبداللہ محمد تاج و تخت سے محروم ہو جائے ۔ عائشہ اور محمد نے ھم خاندان امرا کو ساتھ ملا کر ایسی حالت پیدا کر دی کہ سلطان کو اپنے بیٹے کے حق میں

Marfat.com

دست بردار ہونا پڑا ۔ اور وہ اپنے بھائی عبداللہ الزغل کے پاس مالقہ چلا گیا ۔

ادھر مسیحی قوت فرڈی ننڈ شاہ قشتلہ اور ازابلا ملکہ ارغون کے ماتحت متحد ہو چکی تھی ۔ ابو عبداللہ محمد کو مقابلے کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو مالقہ سے والد کو بلایا ۔ سلطان علی ابوالحسن اور عبداللہ الزغل دونوں غرناطہ پہنچے ۔ مسیحیوں کے مقابلے کا جتنا بندوبست جلدی میں ہو سکتا تھا کیا اور دونوں میدان جنگ میں شہید ہوئے ۔ ابو عبداللہ محمد نے جنوری ۱۴۹۲ء میں غرناطہ صلح کے ذریعے سے فرڈی ننڈ اور ازابلا کے حوالے کر دیا ۔ یوں سات سو اکاسی سال کے بعد ہسپانیہ میں اسلامی حکومت ختم ہوئی ۔ قمری حساب سے یہ مدت آٹھ سو چھ سال بنتی ہے (۹۲ھ تا ۸۹۸ھ) ۔

چھٹا باب

سلجوقی ترک

ظہور و عروج

سلجوقی ترک غزوں کی ایک شاخ تھے - ۱۰۳۷ء میں انہوں نے دو بھائیوں طغرل بیگ اور چغر بیگ کی سرکردگی میں خراسان پر حملہ کیا - اور غزنویوں کو شکست دی - پھر بلخ، جرجان، طبرستان اور خوارزم فتح کر لئے - ۱۰۵۶ء میں طغرل بیگ بغداد میں داخل ہؤا جہاں اسے ''سلطان المشرق والمغرب'' کا خطاب دیا گیا - رومیوں کے صوبوں کپاڈوشیا اور فریجیا۱ پر یورش -

الپ ارسلان
۱۰۶۳ء - ۱۰۷۳ء

طغرل کا وارث اس کا لائق بھتیجا الپ ارسلان ہؤا - اس نے جارجیا اور آرمینیا کو مسخر کر لیا - پھر قیصر روم دیو جانس رومانوس۲ کو ۱۰۷۱ء میں ملاذکرد۳ کے مقام پر ایسی خوفناک ہزیمت دی کہ ایشیائے کوچک میں رومی سلطنت کے قصر کی اینٹ سے اینٹ بج گئی -

---

۱- Phrygia - ۲- Diogenes Romanus -

۳- Manzikert ایشیائی لڑائیوں میں یہ بہت بڑی فیصلہ کن لڑائی ہے -

Marfat.com

ملک شاہ
۱۰۷۳ء۔ ۱۰۹۲ء

ملک شاہ الپ ارسلان کا فرزند تھا ۔ اس کے وزیر نظام الملک جیسا قابل منتظم ایشیا نے پیدا نہ کیا ۔ نظام الملک علوم کا بھی مربی اور سرپرست تھا ۔ اس نے بغداد (نظامیہ) نیز دوسرے بڑے شہروں میں دارالعلوم قائم کئے ۔ اسی کی سرپرستی میں مشہور شاعر عمر خیام نے تقویم کی اصلاح کی ۔ سلجوقیوں کا قبضہ انطاکیہ۱ پر (۱۰۸۴ء) ۔ نظام الملک کے ہم درس۲ اور فاطمیوں کے داعی حسن بن صباح اسماعیلی کی سرکردگی میں فدائیوں۳ کا ظہور (۱۰۹۰ء) اس نے مازندران میں کوہستان البرز کے مشہور پہاڑی قلعے الموت پر قبضہ کر لیا ۔ بعد ازاں فدائی شمالی ایران ، عراق اور شام کے

۱- Antioch -

۲- حسن بن صباح ، نظام الملک اور عمر خیام کی ہم درسی کے واقعے کو اہل علم و تحقیق نے مسلّم تاریخی واقعہ کبھی نہیں مانا ۔

۳- حسن بن صباح کی جماعت کا نام فدائی تھا ۔ کہا جاتا ہے کہ انہیں بھنگ پلائی جاتی تھی جسے عربی میں حشیش کہتے ہیں ۔ لہذا وہ حشیشی مشہور ہوئے ۔ اسی لفظ نے انگریزی میں Assassins کی شکل اختیار کی بہ معنی قاتل ، اس لئے کہ یہ لوگ امام کے حکم کے مطابق ہر شخص کو جان پر کھیل کر قتل کر دیتے تھے ۔ یہیں سے انہیں فدائی کہنے لگے ۔ علامہ اقبال نے مثنوی اسرار خودی کے پہلے ایڈیشن میں لکھا تھا ۔

بگزر از جامش کہ در مینائے خویش
چوں مریدان حسن دارد حشیش

حسن سے حسن بن صباح ہی مراد تھا ۔

Marfat.com

متعدد پہاڑی قلعوں پر مسلط ہو گئے ۔ صلیبی جنگجوؤں نے فدائیوں کی شامی شاخ سے تعلق پیدا کر لیا تھا ۔ فدائیوں کے خلاف دو مہموں کی ناکامی کے بعد حسن بن صباح کے آدمیوں نے ۱۰۹۱ء میں نظام الملک کو شہید کر ڈالا ۔

برکیارق

رکن الدین برکیارق ، ملک شاہ کا فرزند ۱۰۹۲ء میں مسند نشیں ہؤا ۔ برکیارق اور اس کے بھائی محمد کے درمیان ، ایران و خراسان کے بارے میں خانہ جنگی ۔ سلجوقیوں کی مختلف شاخیں سلطنت کے مختلف حصوں میں عملاً خود مختار بن گئیں ، اگرچہ مرکزی شاخ کی سیادت برائے نام ۱۱۵۷ء تک برقرار رہی ۔

سلجوقی سلطنت کے ٹکڑے

سلجوقیوں کی مشرق سلطنت انجام کار خوارزم شاہ کے قبضے میں آگئی (۱۱۵۷ء) ۔ کرمانی سلجوقیوں (۱۰۴۱ء - ۱۱۸۷ء) کا تختہ غز ترکمانوں نے آلٹا ۔ سلجوقیان شام (۱۰۹۴ء - ۱۱۱۷ء) کی جگہ بوریوں اور ارتقیوں نے حکومتیں قائم کر لیں۔ اور سلجوقیان عراق و کردستان (۱۱۱۷ء -۱۱۹۴ء) کے علاقے خوارزم شاہیوں کے قبضے میں چلے گئے۔ سلجوقیان روم ۱ (قونیہ) اناطولیہ کے بیشتر حصے پر قابض تھے ۔ انہوں نے دانشمندی سے کپاڈوشیا کی ریاست پر بھی قبضہ کر لیا ۔

۱- روم سے مراد ایشیائے کوچک ہے ۔ یہ علاقہ سلاطین رومہ کے تسلط کے باعث روم کہلایا ۔ مولانا جلال الدین اسی وجہ سے مولانا روم کہلائے کہ انہوں نے قونیہ (روم) میں توطن اختیار کر لیا تھا ۔

Marfat.com

لیکن تاتاریوں ۱ اور عثمانی ترکوں نے ان سلجوقیوں کو اقتدار سے محروم کر دیا ۔

۱۱۰۰ء ۔ ۱۲۰۰ء

بارھویں صدی میں روم کے سوا سلجوقیوں کی پوری سلطنت فوجی سالاروں کے ہاتھ آ گئی جنہیں اتابک (نائب) کہتے تھے۔ دمشق کے بوری خاندان (۱۱۰۳ء - ۱۱۵۴ء) کا بانی طغ تگین تھا ۔ عراق و شام میں زنگی خاندان کی حکومت عمادالدین زنگی نے قائم کی ، جس کے فرزند نورالدین کو صلیبی جنگجوؤں کے مقابلے میں امتیازی شہرت حاصل ہوئی ۔ زنگیوں نے بوری ریاست پر بھی قبضہ کر لیا (۱۱۵۴ء) ۔ دیار بکر کے آرتقی خاندان کا بانی ارتق بن اکرب ۲ تھا ۔ جس کے بیٹوں سکمان اور ایل غازی نے فلسطین کے مسیحی بادشاھوں سے جنگیں کر کے ناموری حاصل کی ۔ یہ خاندان ۱۳۱۲ء تک حکمران رھا ۔ شاھان آرمینیا (۱۱۰۰ء - ۱۲۰۷ء) میں سے پہلا سکمان قطبی تھا ۔ اتابکان آذربائیجان (۱۱۳۶ء - ۱۲۲۵ء) کے حکمران خاندان کا بانی ایلدکز تھا ، جس کا بیٹا محمد عراق کی سلجوق سلطنت کا مختار کل رھا ۔ سلغری فارس پر (۱۱۴۸ء - ۱۲۸۷ء) اور هزار اسپی لرستان پر

۱- منگول جن کا ظہور چنگیز خاں کے عہد میں ہؤا ۔ میں نے انہیں تاتاری اس لئے لکھا کہ عرب مؤرخ عموماً انہیں تاتاری ھی کہتے تھے اور اسی نام سے یہ زیادہ متعارف ھیں ۔ علامہ اقبال نے لکھا :

آسماں با ما سر پیکار داشت
در بغل یک فتنۂ تاتار داشت
ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

۲- اس کا صحیح نام اکسب تھا ۔

(۱۱۴۸ء - ۱۳۳۹ء) تک قابض رہے - انوشتگین غزنی کے بلک تگین کا ترکی غلام تھا - اس کا پوتا اتسنر خوارزم کی خود مختار سلطنت کا تاجدار بنا - ایک وقت میں خوارزم شاہی سلطنت کے حدود قریباً سلجوقی سلطنت کے برابر پہنچ گئے تھے -

۱۰۹۵ء صلیبیوں نے سلطان روم کی سلطنت پر حملہ کر کے انطاکیہ فتح کر لیا اور خوفناک قتل و خونریزی کی - یروشلم پر یورش اور قبضہ (۱۰۹۹ء) اور وہاں مسیحی حکومت کا قیام - ۱۱۰۹ء تک قیساریہ۱ ، طرابلس الشام ۲ صور۳ اور صیدا۴ فتح کر لئے گئے - مسلمانوں اور صلیبیوں کے درمیان مسلسل لڑائیاں (مسلمانوں میں فاطمی ، بوری ، زنگی ، ارتقی اور سب سے آخر میں صلاح الدین سلطان مصر شامل ہیں) -

---

۱- Caesaria -

۲- Tripoli اس نام کے دو شہر ہیں - ایک شام میں اور دوسرا لیبیا میں - عرب اول الذکر کو طرابلس الشام کہتے ہیں اور آخرالذکر کو طرابلس الغرب -

۳- Tyre - ۴- Sidon -

Marfat.com

ساتواں باب

صلیبی جنگوں کا آغاز

مقدمات صلیبی جنگوں کے مقدمات یہ ہیں :

۱- گناہوں کے کفارے میں مقامات مقدسہ کی زیارتیں - ان زیارتوں کا آغاز قیصر قسطنطین کی والدہ ملکہ ہلینا کے زمانے سے ہؤا ۱ - عربوں نے قدس شریف ۲ کو فتح کر لیا (۶۳۸ء) تو یہ مقدس مقام مسیحیوں اور مسلمانوں کی مشترک زیارت گاہ رہا - مقامات

۱- مصنف کا مقصد یہ ہے کہ پہلے مقامات مقدسہ مسیحیہ کی زیارتوں پر مسیحیوں کی توجہ نہ تھی - ملکہ ہلینا کے عہد سے یہ سلسلہ جاری ہؤا - پھر پادری بھی گناہوں کے کفارے میں مقامات مقدسہ کی زیارت تجویز کرنے لگے -

۲- قدس شریف ترجمہ ہے Holy City کا - یروشلم کے لئے یہ عربوں کا تجویز کردہ نام ہے ، جسے بیت المقدس بھی کہتے ہیں -

Marfat.com

مقدسہ (مسیحیہ) پر شارلمین کا حق حمایت۱ (جسے هارون الرشید نے ۸۰۷ء میں تسلیم کیا) خلیفہ حاکم فاطمی کے هاتھوں اس کی تنسیخ (۱۰۱۰ء)۔

۲۔ هسپانیہ کو مسلمانوں سے واپس لینے کے لئے شارلمین کی جنگ۲۔

۳۔ کلونیائی مذهب۳ کا احیاء اور زیارتوں پر خاص زور۔ یوں زائرین کی تعداد میں مستقل اضافہ۔ (گیارھویں صدی میں صرف ایک سو سترہ زائرین کا علم) مسلمان رواداری سے کام لیتے تھے اور کوئی قابل ذکر روک ٹوک نہ هوتی تھی سلجوقیوں کے ظهور تک یہ حالت قائم رهی۔

۱۔ هماری تاریخی معلومات میں ایسا کوئی واقعہ نہیں کہ هارون الرشید نے مقامات مقدسہ پر شارلمین کا حق حمایت تسلیم کیا هو۔ البتہ شارلمین اور هارون الرشید کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم تھے اور مسیحی زائرین بے تکلف قدس شریف وغیرہ آتے جاتے تھے۔ مسلمانوں نے کبھی انہیں نہ روکا اور خود مصنف کے بیان کے مطابق ان کی تعداد هی اتنی نہ تھی کہ روک ٹوک کا احساس کسی کو هو سکتا۔

۲۔ ظاهر هے کہ جس طرح هسپانیہ کی اسلامی حکومت پر شارلمین کا حملہ (جو بری طرح ناکام رها) مسیحیوں کے دل میں مسلمانوں کے خلاف جذبۂ عناد مشتعل کر سکتا تھا، اسی طرح یہ حملہ مسلمانوں کے دل میں کم از کم رنج و ملال ضرور پیدا کر سکتا تھا۔ بایں همہ مسیحی زائرین کو کبھی کوئی تکلیف نہ دی گئی۔

۳۔ کلونی (فرانس) ایک مشهور مسیحی خانقاہ تھی۔ جهاں مسیحی مذهب کی پیروی پر خاص زور دیا جاتا تھا اور زیارتوں کے متعلق بھی تاکید کی جاتی تھی۔ اس خانقاہ نے اپنے حلقے میں احیائے مسیحیت کے لئے بڑا کام کیا۔

Marfat.com

۴- مغربی اسلامی مقبوضات کو مسلمانوں سے چھیننے کے لئے مسیحیوں نے جو لڑائیاں شروع کیں ، ان کی وجہ سے اسلامی دباؤ کے خلاف یورپ میں رد عمل کا آغاز۱ - پاپائی امداد سے پسا۲ نے سردانیہ۳ کو مسلمانوں سے واپس لے لیا (تقریباً ۱۰۱۶ء) - ھسپانیہ کی بازیافت کے لئے قشتلہ۴ اور ارغون۵ کا اتحاد (۱۰۵۰ء) - نارمنوں کے ھاتھوں صقلیہ کی تسخیر۶ (۱۰۶۰ء - ۱۰۹۰ء) -

جنوآ اور پسا جنوآ اور پسا نے افریقہ کی بندرگاہ مہدیہ پر قابض ھو جانے کے بعد مغربی بحیرہ روم میں اقتدار مسلمانوں سے چھین لیا (۱۰۸۷ء) - قسطنطنیہ کے قیصر نے ملاذکرد کی شکست (۱۰۷۱ء) کے بعد پوپ گریگوری ھفتم سے امداد کے لئے اپیل کی۷ - اس اپیل پر اھل قسطنطنیہ کی امداد کے

۱- شارلمین کے حملے کی طرح ان لڑائیوں کا اثر بھی مسیحیوں اور مسلمانوں پر یکساں پڑا - لیکن مسلمانوں نے اس بنا پر جتھے بنا کر مسیحیوں کے خلاف یورشیں نہ کیں -

۲- Pisa (اٹلی) -

۳- Sardinia اٹلی کے قریب کارسیکا کے جنوب میں بحیرہ روم کا مشہور جزیرہ جسے ایک زمانے میں مسلمانوں نے فتح کر لیا تھا -

۴- Castile - ۵- Aragon -

۶- یعنی سسلی جس پر مسلمان لمبی مدت تک حکمران رہے اور نارمنوں نے اسے مسلمانوں سے واپس لے لیا -

۷- ھم پہلے بتا چکے ھیں کہ ملاذکرد کی جنگ میں الپ ارسلان سلجوقی نے قیصر قسطنطنیہ کو شکست فاش دی تھی - مصنف نے قسطنطنیہ کے بادشاہ کو ''یونانی شہنشاہ'' لکھا ھے ، اس لئے کہ وہ نسباً یونانی تھا - میں نے خواندگان کرام کو غلطی سے محفوظ رکھنے کے لئے ترجمے میں متعارف نام استعمال کیا ھے -

Marfat.com

لئے فوج کی تیاری (۱۰۸۴ء) اور راجر گیسکار۱ سے اتحاد ۔

پوپ اربن دوم۲ نے قسطنطنیہ کے لئے امداد کو ایک نئی وضع کی مقدس جنگ میں تبدیل کر دیا ۔ (ایک نوع کا کلیسائی سامراج) یہ سب کچھ پاپائیت کی سرپرستی میں ہو رہا تھا ، جس میں زندگی کی نئی روح اور نیا جوش پیدا کر دیا گیا تھا ۔

مذہبی جوش و خروش

پیاسنزا۳ کی مذہبی مجلس میں قیصر قسطنطنیہ کی طرف سے اپیل ۔ کارموں۴ کے مذھبی اجتماع میں اربن کی طرف سے دعوت عام ۔ اس کا تعلق کلونی کی مذھبی خانقاہ سے رہ چکا تھا اور وہ فرانس کا باشندہ تھا ۔ اس نے ہم وطنوں کے روبرو تقریر کرتے ہوئے ان کے شاندار کارنامے بیان کئے ۔ مسلمانوں کے ظلم و جور کے افسانے سنائے ۔ ساتھ ھی نفع و ترقی کے مواقع کی طرف کھلم کھلا اشارے کئے ۔ خود فرانس میں بھی جاگیر دارانہ تشدد کی مذمت کی ۔ ان تدبیروں سے حاضرین میں بے پناہ جوش و خروش پیدا کر دیا ۔ پھر صلیبی یورش کے لئے تیار ہونے والوں میں اپنے ھاتھ سے صلیبیں بطور نشان نقسیم کیں ۔

اربن کے دعوتی سفروں اور پیٹر راھب۵ نیز دوسروں نے مغربی مسیحی ممالک میں ھنگامے کا سامان فراھم کر دیا ، لیکن سب سے بڑھ کر فرانس اور لورین متاثر ہوئے ، جہاں کلونیائی خانقاہ کا اثر زیادہ تھا ۔ بڑے بڑے حکمران یا تو پاپایت سے بگڑ بیٹھے تھے ۔

۱- Roger Guiscard ۔ ۲- Urban II ۔

۳- Piacenza ۔ ۴- Clermont ۔

۵- Peter The Hermit صلیبی جنگوں کا اصل محرک یہی شخص تھا ۔ وضع قطع اور صورت کے اعتبار سے حد درجہ کم رو لیکن بڑا متقشف زاھد تھا ۔ ننگے پاؤں پھرتا اور بے سر و پا افسانے بڑی شعلہ بیانی سے لوگوں کو سناتا ۔

Marfat.com

یا خانگی معاملات میں اُلجھے ہوئے تھے ۔ یورپ کے باقی حصے بے پروا تھے ، لہذا صلیبی مہمیں جس طرح فرانس کی سر پرستی میں شروع ہوئی تھیں ، اسی طرح فرانس ھی کی سرپرستی میں جاری رھیں ۔

پہلی صلیبی مہم سنہ ۱۰۹۶ء ۔ سنہ ۱۰۹۹ء

پانچ عوامی مگر بے مقصد گروھوں کا خروج (۱۰۹۶ء) ۔ گاؤں کے گاؤں خالی ھو گئے ۔ اکثر لوٹ مار کا سلسلہ جاری ھوتا یا سامیوں کے خلاف شورشیں اُٹھتیں ۔ ان میں سے صرف دو گروہ (پیٹر راھب کی سرکردگی میں شاید سات ہزار اور والٹر بے درم ۱ کی سر کردگی میں شاید پانچ ہزار) ایشیائے کوچک پہنچے اور وھاں تباھی کے گھاٹ اُتار دئے گئے ۔ اب نارمن فرانسیسی امرا صلیب کی حمایت میں سرگرم عمل ھوئے اور تین لشکر لیکر مختلف راستوں سے قسطنطنیہ پہنچے ۔ اھل لورین بوئیلاں ۲ کے گاڈفرے ۳ اور اس کے بھائی بالڈون کی سرکردگی میں ، ھنگری کے راستے ، پراونس کے باشندے کونٹ ریمان ۴ ساکن طولوز اور پوپ کے نائب ایڈھیمار ساکن پوئی ۵ کے زیر قیادت البیریا کے راستے ۔ نارمن لشکر کا سردار بوھی منڈ ۶ ساکن اترانتو تھا جو درازو کے راستے آیا ۔ اس آخری لشکر نے کچھ سفر خشکی میں کیا اور کچھ سمندر میں ۔ ان تینوں لشکروں کی مجموعی تعداد شاید تیس ہزار تھی ۔

۱- Walter The Penniless یعنی وہ شخص دولت سے اس درجہ متنفر تھا ، کہ ایک دمڑی بھی اپنے پاس نہ رکھتا ۔ لہذا بے درم کے نام سے شہرت پائی ۔

۲- Bouillon ۔ ۳- Godfrey ۔

۴- Count Raymond ۔ ۵- Adhemar of Puy ۔

۶- Bohemund ۔

Marfat.com

قسطنطنیہ کا شہنشاہ ایلکسی اس کامنی نس[1] امید لگائے بیٹھا تھا کہ یورپ سے تنخواہ دار فوجیں آئیں گی - وہ صلیبیوں کی پیشوائی کے لئے بالکل تیار نہ تھا - لیکن اس نے سب کے لئے خوراک اور بدرقے کا انتظام کر دیا - جن صلیبیوں نے لوٹ مار کی انہیں سزائیں بھی دیں - ساتھ ہی لشکروں کے سرداروں سے حلف وفاداری اٹھوایا ، تاکہ سلطنت قسطنطنیہ کے چھنے ہوئے علاقے واپس ملیں تو قیصر کا حق ان پر قائم رہے - ریمان نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا -

مسلمانوں کی کیفیت مسلمانوں نے صرف شام میں فوج رکھ چھوڑی تھی اور دیسی آبادی دل سے ان کی حامی نہ تھی - ایشیائے کوچک میں اسلامی اتحاد ملک شاہ سلجوق کی وفات کے ساتھ ہی ختم ہو چکا تھا (۱۰۹۲ء) - شام سیاسی ، نسلی اور مذہبی اختلافات کا شکار تھا (سنیوں اور شیعوں کے درمیان اختلافات ، نیز فاطمیوں نے ۱۰۹۸ء میں یروشلم کو شیعوں کے قبضے سے چھین لیا تھا) -

دوسری اور تیسری مہمیں صلیبی جنگوں میں سے دوسری مہم (۱۱۴۷ء - ۱۱۴۹ء) اور تیسری مہم (۱۱۸۹ء - ۱۱۹۲ء) کو خاص اہمیت حاصل ہے - سلجوقیوں کے بعد صلیبیوں کے خلاف قوت کی تنظیم اور مقابلے کا زبردست آغاز زنگی حکمرانوں سے ہوا جن میں سے سلطان نورالدین محمود (۱۱۴۶ء - ۱۱۷۳ء) بطور خاص قابل ذکر ہے - پھر یہ کام سلطان صلاح الدین ایوبی نے سنبھال لیا (۱۱۷۳ء - ۱۱۹۳ء) جو ابتدا میں نورالدین محمود کی جانب سے مصر کا گورنر تھا -

---

۱- Alexius Comnenus -

Marfat.com

صلاح الدین نے پیش قدمی شروع کی (۱۱۸۳ء) - فلپ دوم شاہ فرانس اور ہنری دوم شاہ انگلستان کو یروشلم کا تاج پیش کیا گیا، دونوں نے انکار کیا، لیکن صلاح الدین کے مقابلے کے لئے خاص ٹیکس لگا کر رعایا سے روپیہ وصول کر لیا - آخری جنگیں (۱۱۸۷ء - ۱۱۸۹ء) - یروشلم پر صلاح الدین کا قبضہ (۱۱۸۷ء) - عیسائیوں نے فتح یروشلم کے بعد مسلمانوں پر سخت ظلم کئے تھے - صلاح الدین نے عیسائیوں سے بے حد شفیقانہ سلوک کیا - اس کے بعد عیسائیوں کے پاس صرف چند شہر رہ گئے - مثلاً انطاکیہ، صور، طرابلس الشام، عکہ وغیرہ -

تیسری مہم کے لئے بھی عیسائیوں نے خاص اہتمام کیا - اس میں رچرڈ اول شاہ انگلستان اور فلپ دوم شاہ فرانس خود شریک ہوئے - دونوں کے درمیان اختلافات - صلاح الدین نے عکہ فتح کر لیا (۱۱۹۱ء) - فلپ واپس - رچرڈ نے صلاح الدین سے مصالحت کر لی (۱۰۹۲ء) - رچرڈ کی ہمشیرہ جونا کا نکاح سلطان صلاح الدین کے بھائی سے - سلطان نے عیسائیوں کو یافا اور عکہ کے درمیان تھوڑا سا علاقہ اور یروشلم تک راستہ دے دیا -

اس کے بعد بھی کئی مرتبہ صلیبی مہمیں بھیجی گئیں، لیکن ان کا کوئی واقعہ قابل ذکر نہیں -

Marfat.com

آٹھواں باب

بغداد اور مصر

تاتاریوں کی یورشیں

منگولیا کے متفرق گروہوں کو تموجین نے متحد کر کے ایک خوفناک طاقت بنا دیا اور خود چنگیز خاں کا لقب اختیار کیا۔ اس کے ماتحت تاتاری ۱ فتوحات کا سلسلہ دور دور تک پہنچ گیا۔ چنگیز خاں نے دنیائے اسلام کے اکثر بڑے بڑے شہر برباد کر ڈالے۔ مثلاً بخارا، سمرقند، مرو، نیشا پور، ہرات اور بہت وسیع سلطنت کا مالک ہو گیا۔ جس میں شمالی چین، شمالی ایران، آذربائیجان اور جارجیا بھی شامل تھے۔ پھر اس کے جانشینوں نے ایران، عراق، تبت، چین، ایشیائی روس اور مشرق و جنوبی یورپ میں بھی اپنی حکومتیں قائم کر لیں۔ ان میں سے ایران میں جو سلطنت قائم ہوئی وہ ایل‌خانی کہلاتی ہے۔ اس کا بانی چنگیز خاں کا پوتا ہلاکو تھا۔

۱- جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے، تاتاری سے مراد وہ منگول ہیں حو چنگیز خاں کی سرداری میں دنیا کی سٹیج پر نمودار ہوئے۔

Marfat.com

بغداد کی تباہی ۱۲۵۸ء

ہلاکو کا حملہ بغداد پر ۔ فتح کے بعد شہر کو لوٹا ۔ عباسی خاندان کے آخری خلیفہ معتصم باللہ کو قتل کرا دیا ۔ بے شمار لوگ مارے گئے ۔ صدیوں کی جمع کی ہوئی دولت فاتحوں کے ہاتھ آئی ۔ بڑے بڑے کتب خانے تباہ کر ڈالے گئے ۔ درسگاہیں ویران ہو گئیں ۔ جو شہر پانسو سال تک علم و فضل اور جاہ و حشمت کا سب سے بڑا مرکز چلا آتا تھا ، وہ اپنی عظمت کا مرثیہ بن کر رہ گیا ۔

مصر میں خلافت کا احیاء

تاتاریوں نے شام پر حملہ کیا اور حلب لے لیا ۔ مصر کے مملوکوں نے سلطان بیبرس کی سرکردگی میں تاتاری فوجوں کو عین جالوت کے مقام پر شکست فاش دی (۱۲۶۰ء) ۔ اس کے بعد تاتاریوں کی پیش قدمی رک گئی اور مصر ان کی دستبرد سے محفوظ ہو گیا ۔ یہی ملک اسلامی ثقافت کا آخری مامن رہ گیا ۔

بیبرس نے عباسی خاندان کے ایک فرد احمد ابوالقاسم کو قاہرہ بلا کر خلافت کا احیاء کیا اور اسے مستنصر کے لقب سے خلیفہ بنایا گیا ۔

ایران کے ایل‌خانی حکمرانوں میں سے آخری کا نام نوشیرواں تھا (۱۳۴۴ء - ۱۳۴۹ء) ۔ اس کے بعد مختلف حصوں کی حکومتیں متفرق خاندانوں نے سنبھال لیں ۔

مصر کی اسلامی حکومتیں

جو خاندان حکمران رہے اُن کی اجمالی کیفیت یہ ہے :

۱۔ طولونی خاندان (۸۶۸ء - ۹۰۵ء)

۲۔ اخشیدی خاندان (۹۳۵ء - ۹۶۹ء)

Marfat.com

یہ دونوں خاندان مصر کے علاوہ شام پر بھی حکومت کرتے رہے۔

فاطمی خاندان
۹۶۸ء۔۱۱۷۱ء

یہی خاندان ہے جس کے ماتحت مصر اسلامی ثقافت کا شاندار مرکز بن گیا۔ یہ خاندان حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ (بنت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد ہونے کا مدعی تھا۔ ان کے عروج کی ابتدا یوں ہوئی کہ ۸۹۴ء کے قریب بربروں میں یمن سے اسماعیلی شیعیت کے لئے دعوت کا سلسلہ جاری ہؤا۔ ایک اسماعیلی داعی ابو عبداللہ نے کتامہ قبیلے کو اپنا ہم نوا بنا لیا اور ۹۰۹ء میں اغلبی حکومت کا تختہ آلٹ دیا۔ امام غائب اسماعیل کی اولاد میں سے عبیداللہ بروئے کار آ گیا اور وہ مہدی کے لقب سے قیروان میں خلیفہ بن گیا (۹۱۰ء)۔ ۹۲۲ء میں عبیداللہ نے ادریسیوں کی حکومت ختم کر دی لیکن تسخیر مصر کی سعی ناکام رہی۔

القائم اور المنصور

عبیداللہ مہدی کا بیٹا القائم ۹۳۴ء میں مسند نشیں ہؤا۔ اس نے بار بار شکستیں کھائیں۔ بالآخر ابو یزید مخلد خارجی نے دارالحکومت میں اس کا محاصرہ کر لیا۔ القائم کے فرزند المنصور نے ابو یزید کو فیصلہ کن شکست دی (۹۴۷ء)۔ اس کے عہد میں شمالی افریقہ، صقلیہ اور کیلبریا فاطمیوں کے زیر نگیں آ گئے۔ لیکن مراکش پر ہسپانیہ کے اموی حکمران قابض ہو گئے۔

المعز، العزیز اور الحاکم

المنصور کا فرزند المعز ۹۵۲ء میں خلیفہ بنا۔ اس نے مراکش کو دوبارہ فتح کر لیا اور رومیوں کے آخری عساکر صقلیہ سے نکال دئے (۹۶۶ء)۔ تسخیر مصر (۹۶۸ء)۔ فاطمی مرکز حکومت مہدیہ کے بجائے قاہرہ میں منتقل ہوگیا، جس کی بنیاد ۹۶۹ء میں رکھی گئی۔ المعز کے بیٹے العزیز نے

Marfat.com

شام کے علاوہ عراق کا بھی کچھ حصہ فتح کر لیا اور وہ دریائے فرات سے اٹلانٹک تک حکومت کرتا رہا (۹۷۵ء - ۹۹۶ء) العزیز کا فرزند الحاکم (۹۹۶ء - ۱۰۲۰ء) عام طور پر دیوانہ سمجھا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس نے اپنے آپ کو خدا بتایا۔ شیعیت کو مصر کا عام مذہب قرار دینے کی کوشش کی۔ الحاکم کی خدائی کا عقیدہ اب صرف شام کے دروزیوں میں موجود ہے۔

الظاہر، المستنصر اور المستعلی

الظاہر (۱۰۲۰ء - ۱۰۳۵ء) کے عہد سے فاطمیوں کا زوال شروع ہؤا۔ شام کا بڑا حصہ چھن گیا۔ المستنصر (۱۰۳۵ء - ۱۰۹۴ء) کے عہد میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ نے فاطمیوں کی اطاعت کا حلقہ آتار دیا (۱۰۴۷ء) اور شمالی افریقہ بھی ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اس خلیفہ کی وفات پر اس کے دو بیٹوں نزار اور احمد کے درمیان جنگ شروع ہو گئی۔ نزار نے شکست کھائی اور مارا گیا۔ احمد المستعلی کے لقب سے خلیفہ بنا (۱۰۹۴ء - ۱۱۰۱ء)۔ یروشلم پر صلیبیوں کا قبضہ (۱۰۹۹ء)۔ فاطمی حکومت کا اثر و اقتدار زائل ہوتا رہا۔

۱۱۶۷ء میں سلطان نورالدین زنگی نے اپنے ایک سالار شیر کوہ کو فاطمی خلیفہ العاضد کی امداد کے لئے مصر بھیجا۔ شیر کوہ نے وزارت کا منصب سنبھال لیا۔ وہ فوت ہؤا تو اُس کا بھتیجا صلاح الدین وزیر بنا۔ وہ سلاطین کے ایوبی خاندان کا بانی ہؤا۔

ایوبی خاندان
۱۱۶۹ء - ۱۲۵۰ء

صلاح الدین پہلے سلطان نورالدین کے نائب کی حیثیت میں حکمران رہا۔ سلطان نورالدین کی وفات (۱۱۷۳ء) پر خود مختار بن گیا اور مصر میں اپنی حکومت کی بنیادیں مستحکم کیں، پھر نوبیا کے ایک حصے کے علاوہ حجاز اور یمن بھی فتح کر لئے۔

Marfat.com

صلاح الدین کے ہاتھوں طرابلس الغرب سے نارمنوں کا اخراج (۱۱۷۲ء) - شام پر حملہ اور دمشق کی تسخیر (۱۱۷۴ء) - حلب پر قبضہ (۱۱۸۳ء) - موصل پر قبضہ اور عراق کی تسخیر (۱۱۸۵ء - ۱۱۸۶ء) - حطین کی جنگ (۱۱۸۷ء) اور یروشلم کی صلیبی بادشاہی کا خاتمہ - تیسری صلیبی مہم کے مقابلے میں اپنے مقبوضات کا دفاع (۱۱۹۰ء - ۱۱۹۳ء) -

Marfat.com

نواں باب

سلطنتِ عثمانیہ

سنہ ۱۳۰۰ء - سنہ ۱۴۸۱ء

ابتدائی دور وسط ایشیا میں ترکوں کے وجود کا سراغ کم از کم چھٹی صدی مسیحی تک لگایا جا سکتا ہے - (ارخانی کتبات جن میں ۶۳۰ء - ۶۸۰ء تک کے حالات بیان کئے گئے ہیں) - ان ترکوں کو جن کا تعلق غز قبیلے سے تھا ۷۴۵ء میں اویغوروں نے فتح کر لیا اور ۸۴۰ء تک حکمران رہے - پھر اویغور کرغزوں کے ہاتھوں مسخر ہو گئے ، جو مغربی سمت سے آئے تھے - نویں اور دسویں صدی میں ترک حلقہ بگوش اسلام بنے - گیارھویں صدی میں آنھوں نے جنوبی و مشرق روس اور ایران میں پیش قدمی کی اور رومی سلطنت پر حملے شروع کر دئے - ترکوں کی سلجوقی شاخ نے ۱۰۵۵ء میں بغداد لے لیا - بعد کی دو صدیوں میں اناطولیہ اور مشرق وسطیٰ میں ایک عظیم الشان سلطنت کی بنیادیں استوار کر دیں - ۱۲۴۳ء میں تاتاریوں نے کوئی داغ کے مقام پر سلجوقیوں کو شکست دی اور اناطولیہ پر اپنی سیادت قائم کر لی - متعدد علاقوں میں مقامی حکمران خاندانوں کا ظہور ، خصوصاً بحیرہ ایجہ کے ساحل پر - ترکوں کے نیم افسانوی قائد و سردار ارطغرل کے

Marfat.com

انتقال کا روایتی سال ۱۲۸۹ء ہے۔ وہ رومی سلطنت کی سرحد پر ایک حفاظتی گارد کے طور پر مقیم تھا۔

عثمان اوّل
۱۲۹۰ء۔۱۳۲۶ء

یہی سلطان سلطنت عثمانیہ کا روایتی بانی ہے۔ اس نے اپنے والد کا شروع کیا ہؤا کام جاری رکھا۔ رومی سلطنت سے کچھ علاقے چھین کر اپنے حلقۂ اقتدار میں توسیع کر لی۔ رومیوں نے چونکہ اپنی افواج کا بیشتر حصہ بلقان بھیجدیا تھا، اس وجہ سے وہ اناطولیہ میں کمزور ہو چکے تھے۔ ترک عام تصور کے خلاف زیادہ مہذب اور کم خانہ بدوش تھے۔ ایسی شہادتیں موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عثمان کے پاس نہایت منظم لشکر تھے۔ (’کنجی‘ ایک نیم مذہبی اور غالباً تجارتی و فوجی سوسائٹی)۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں کی پیش قدمی نے براہ راست فتوحات کی بجائے تدریجی تداخل کی شکل اختیار کی۔ بروصہ کا محاصرہ (۱۳۱۷ء - ۱۳۲۶ء)۔ رسد کی بندش سے مجبور ہو کر شہر نے اطاعت قبول کر لی۔

ارخان اوّل
۱۳۲۶ء۔۱۳۶۹ء

عثمانی ترکوں کا پہلا حکمران، جس کے مصدقہ حالات ہمارے سامنے ہیں، ارخان ہے۔ بہ ظاہر اسی نے سلطنت کی تنظیم کی۔ رومیوں نے شاہنشاہ اینڈ رونیکس کی سرکردگی میں مال تیپ[۱] کے مقام پر ترکوں سے شکست کھائی (۱۳۲۹ء)۔ نیقیہ[۲] پر ترکوں کا قبضہ (۱۳۳۱ء)۔ شاہنشاہ جان کنٹا کوزین[۳] نے ملکہ آنا[۴] کے خلاف ترکوں سے امداد طلب کی اور ۱۳۴۵ء میں ترک سمندر کو عبور کر کے

۱- Maltepe -
۲- Nicaea جسے ترک یزنیق یا ازنیق کہتے ہیں۔
۳- Cantacuzane -
۴- Anna -

پہلی مرتبہ یورپ میں پہنچے - سلطان ارخان نے کنٹاکوزین کی بیٹی تھیوڈورا سے شادی کر لی - ۱۳۴۹ء میں کنٹاکوزین نے تیسری مرتبہ ترکوں کو سروی فاتح سٹیفن دوشان کے خلاف امداد کے لئے طلب کیا - اس کے بعد گیلی پولی میں ترکوں کی پہلی نو آبادی (۱۳۵۴ء بہ مقام ازمپی۱ ساحل گیلی پولی) پھر وہ تیزی سے تھریس میں پھیل گئے - ارخان کی وفات تک سلطنت کا انتظام بہت اعلیٰ پیمانے پر پہنچ چکا تھا - عثمانی سکے رائج ہو چکے تھے اور رومی۲ شہنشاہوں کے لئے ترک سلطانوں کے احکام ماننے کے سوا چارہ نہ رہا تھا -

سلطان مُراد اوّل ۱۳۵۹ء - ۱۳۸۹ء

ادرنہ۳ پر قبضہ (۱۳۶۵ء) - سلطان مراد نے بروصہ کی جگہ ادرنہ ھی کو دارالحکومت بنا لیا (۱۳۶۶ء) - ینی چری۴ فوج کی تنظیم (تاریخ آغاز تنظیم غیر یقینی) - یہ فوج ابتدا میں اسیران جنگ پر مشتمل ہوتی تھی بعد ازاں اس میں مسیحی نوجوان شامل ہونے لگے - ترکوں سے اگوسا کا تجارتی معاہدہ اور وعدہ ادائے خراج (۱۳۶۵ء) - سیوائے کے اماڈی اس۵ کی صنیبی مہم (۱۳۶۶ء) -

---

۱- Izympe -

۲- رومی شہنشاھوں سے مراد قسطنطنیہ کے قیصر ھیں -

۳- Adrianople (ایڈریا نوپل) ترکی نام ادرنہ ھے - کبھی اسے درنہ بھی کہتے ھیں - مثلاً اقبال فرماتے ھیں -

گرد صلیب گرد قمر حلقہ زن ہوئی - شکری حصار درنہ میں محصور ہوگیا

۴- ینی چری کے معنی ھیں نئی فوج - یہ ایک معجز نما جنگی قوت تھی ، جس کی تنظیم سلطان ارخان کے زمانے میں اس کے بھائی اور وزیر سلطان علاؤالدین نے شروع کی - اس میں وہ لوگ لیے جاتے تھے جنہیں ترکی سلطان بچوں کی طرح پالتے اور رکھتے تھے -

۵- Amadeus -

Marfat.com

گیلی پولی پر قبضہ کیا لیکن جلد دست برداری پر مجبور ہو گیا ۔ ہنگری کے لوئس کی کامیابی ویڈین۱ کے مقام پر ۔ کوہستان بلقان تک بلغاریا کی تسخیر (۱۳۶۹ء - ۱۳۷۲ء) ۔ بلغاریا کا حکمران شیشمان ترکوں کا باجگزار بن گیا ۔ دریائے مارٹزا کے کنارے سرنومن۲ کے مقام پر ترکوں کے ہاتھوں سرویوں کی شکست (۱۳۷۱ء) ۔ مقدونیا کی تسخیر ، البانیا اور یونان پر ترکتازیں ۔ رومیوں کے معاملات میں ترکوں کی مسلسل مداخلت ۔ صوفیہ (دارالحکومت بلغاریا) پر ترکوں کا قبضہ (۱۳۸۵ء) ۔ نش۳ پر قبضہ ۔ سرویا کا حاکم لزار ترکوں کا باجگزار بن گیا۔ جنوآ۴ کا معاہدہ سلطان مراد سے (۱۳۸۷ء) ۔ وینس کا معاہدہ (۱۳۸۸ء) ۔ جنگ قوصوہ۵ ۲۰۔ جون ۱۳۸۹ء (روایتی تاریخ ۱۵- جون) ۔ سلطان مراد نے اس جنگ میں سرویا ، بلغاریا ، بوسنیا ، ولاشیا اور البانیا کی متحدہ طاقت کو ہزیمت دی ۔ لزار جنگ میں مارا گیا ۔ ایک سروی نے سلطان کو بعد از جنگ شہید کر دیا۶ ۔

سلطان بایزید اوّل
۱۳۸۹ء - ۱۴۰۲ء

تخت نشین ہوتے ہی بایزید نے حکم دے دیا کہ اس کے بھائی یعقوب کا گلا گھونٹ دیا جائے ۔ اہل سرویا سے نرمی کا برتاؤ ۔

۱- Vidin ۔ ۲- Cernomen ۔ ۳- Nish ۔

۴- Genoa واضح رہے کہ ملتے جلتے ناموں کے دو مقام ہیں ، جن کے املا کے متعلق عام طور سے امتیاز نہیں کیا جاتا ایک جنیوا (Geneva) سوئٹزرلینڈ میں ہے ۔ دوسرا جنوآ (Genoa) اٹلی کی مشہور بندرگاہ ہے ۔

۵- Kossovo ۔ اہل یورپ اور ترکوں کے درمیان یہ ایک فیصلہ کن جنگ تھی ۔

۶- لڑائی کے بعد قاتل سروی ایک درخواست پیش کرنے کے بہانے سلطان کے پاس پہنچا ۔ اپنے طریقے کے مطابق زمین بوس ہوا پھر اچانک چھری سے سلطان کو مہلک زخم لگائے ۔

Marfat.com

اناطولیہ پر بایزید کی توجہ ۔ وہاں کی ممتاز امارت قرامان۱ پر یورش اور اس کی تسخیر (۱۳۹۱ء) ۔ متعدد دوسری امارتوں کو جنگ کے بغیر اپنی سلطنت میں شامل کر لیا ۔ ۱۳۹۵ء میں سلطنت عثمانیہ کی حد سیواس تک جا پہنچی ۔

قسطنطنیہ کا پہلا ترکی محاصرہ (۱۳۹۱ء - ۱۳۹۸ء) ۔ بایزید (قسطنطنیہ وغیرہ میں) جسے چاہتا تخت پر بٹھاتا ، جسے چاہتا معزول کر دیتا اور بھاری نذرانے وصول کرتا ۔

نکوپولس کی صلیبی مہم (۱۳۹۶ء) جس کا سر عسکر ہنگری کا سجسمنڈ۲ تھا ۔ بلقان کے تمام حکمران ، فرانس ، جرمنی اور انگلستان کے فوجی سردار ، رومہ اور ایوی نان۳ کے پوپ اس مہم کے حامی اور یاور تھے ۔ وینس اور جنوآ نے فریقین سے گفت و شنید جاری رکھی ۔ فوجی سردار بڑی شان و شوکت سے بوڈا کے مقام پر جمع ہوئے ۔ اور دریائے ڈینیوب کے کنارے کنارے پیش قدمی شروع کی ۔ ساتھ ساتھ قتل و غارت کا سلسلہ بھی جاری رکھا ۔ ۲۵ - ستمبر کو نکوپولس سے چار میل جنوب میں ترکوں کے ساتھ مڈ بھیڑ ہوئی ۔ مسیحی سردار تمام نیک مشوروں کو پس پشت ڈالتے ہوئے آگے بڑھتے گئے ۔ ابتدا میں انہیں کسی قدر کامیابی بھی ہوئی ۔ پھر کاملاً مغلوب ہو گئے ۔ ان میں سے بہتیرے پکڑے گئے ۔ فریقین میں سے ہر ایک کی فوجیں تقریباً بیس بیس ہزار تھیں ۔

ترکوں کا حملہ یونان پر (۱۳۹۷ء) ۔ وہ کارنتھہ تک بڑھتے چلے گئے ، اگرچہ ایتھنز پر قبضہ نہ کیا ۔ تیمور کا حملہ اناطولیہ پر (۱۴۰۰ء) ۔ سیواس پر قبضہ ۔ بایزید کی اشتعال

۱- Karaman - ۲- Sigismund -

۳- Avignon فرانس کا ایک مقام جو ایک مدت تک پوپوں کا مرکز رہا ۔

Marfat.com

انگیز روش - جنگ انگورہ (موجودہ انقرہ) ۲۰- جولائی ۱۴۰۲ء-
بایزید کے بہت سے باجگزاروں نے بے وفائی کی اور اسے چھوڑ دیا -
تیمور کے ہاتھوں شکست فاش اور اسیری - تیمور نے متعدد پرانی
امارتیں بحال کر دیں - نیقیہ اور بروصہ کی طرف پیش قدمی - سلطنت
عثمانیہ کا شیرازہ بکھرنے کے قریب پہنچ گیا - بایزید کے بیٹوں
میں تخت نشینی کے لئے جھگڑے -

شہزادوں کی آویزش محمد نے اپنے بھائی موسیٰ کو شکست دی
(۱۴۰۳ء) اور آبائی سلطنت کے جو ایشیائی
علاقے باقی رہ گئے تھے ، انہیں سنبھال کر بیٹھ گیا (اناطولیہ سے
تیمور کی مراجعت ۱۴۰۳ء)- شہزادہ سلیمان یورپی مقبوضات کا حاکم
بن گیا -

سلیمان نے اناطولیہ پہنچ کر محمد کو پہاڑوں میں بھگا دیا -
(۱۴۰۵ء)- جن امارتوں کو تیمور نے بحال کیا تھا ، ان میں سے اکثر
دوبارہ مسخر کر لی گئیں - سلیمان یورپ چلا گیا تو محمد نے پھر
اناطولیہ پر قبضہ کر لیا اور موسیٰ کو ولاشیا بھیج دیا کہ شمالی
سمت سے سلیمان پر یورش کرے (۱۴۰۶ء) - موسیٰ نے ادرنہ لے
لیا - بعد ازاں سلیمان سے شکست کھائی (۱۴۱۰ء) - پھر سلیمان
اناطولیہ پہنچا لیکن گرفتار ہو گیا اور اسے گلا گھونٹ کر مار ڈالا گیا -
اس کی جگہ موسیٰ یورپی مقبوضات کا حاکم بن گیا -

محمد اوّل
سنہ ۱۴۱۳ء - ۱۴۲۱ء

آخر محمد یورپ گیا - موسیٰ کو شکست دیکر قتل
کر دیا اور پوری سلطنت پر اپنا اقتدار بحال کر
لیا- تاریخ میں وہ محمد اول کے لقب سے مشہور ہے -
اس نے اپنی توجہ استحکام اقتدار پر مبذول رکھی -

وینس سے پہلی جنگ (۱۴۱۶ء) - یہ جنگ دراصل بحیرہ ایجہ
میں ترکوں کی سرگرمیوں کے باعث چھڑی - وینس کے حاکم

Marfat.com

لوریڈانو۱ نے گیلی پولی کے باہر ترکی بیڑا تباہ کر دیا ۔ محمد نے عقلمندی سے کام لیتے ہوئے صلح کر لی ۔

مُراد ثانی
۱۴۲۱ء۔۱۴۵۱ء

مصطفیٰ نامی ایک شخص نے مراد کی فوجوں کو ادرنہ کے قریب شکست دی (۱۴۲۳ء) لیکن اناطولیہ سے اسے کوئی امداد نہ ملی ۔ یہ شخص اپنے آپ کو سلطان بایزید اول کا بیٹا بتاتا تھا۲ اور قسطنطنیہ کا بادشاہ مینوئل دوم۳ اس کا حامی تھا ۔ انجام کار مصطفیٰ گرفتار ہؤا اور مارا گیا ۔ مراد نے انتقاماً قسطنطنیہ کا محاصرہ کر لیا ، لیکن جلد پیچھے ہٹ گیا ۔ حکومت وینس نے یونانیوں کے ساتھ مل کر ترکوں کے خلاف متحدہ محاذ بنایا اور اس سلسلے میں سالونیکا۴ یونانیوں سے لے لیا ۔

وینس اور ترکوں کی جنگ
۱۴۲۵ء۔۱۴۳۰ء

وینس اور ترکوں میں جنگ چھڑ گئی ۔ ترکی بیڑے نے بحیرہ ایجہ میں وینس کے تمام بحری مراکز تباہ کر ڈالے اور ۱۴۳۰ء میں سالونیکا پر قبضہ کر لیا ۔ اس کے بعد البانیا اور ایپرس۵ کے بڑے حصے پر تسلط ۔ اس اثناء میں حکومت وینس کو میلان۶ سے جنگ پیش آ گئی ، لہذا اس نے ترکوں سے صلح کر لی ۔

۱- Loredano -

۲- دراصل یہ ایک جنگی قیدی تھا ۔ بادشاہ قسطنطنیہ نے سلطان محمد کے انتقال کی خبر سنی تو مصطفیٰ کو بلا کر اقرار نامہ لکھ دیا کہ میں سلطنت عثمانیہ کا مالک بن گیا تو بہت سے قلعے قسطنطنیہ کے حوالے کر دونگا اور اسے بایزید کا بیٹا بتا کر میدان جنگ میں کھڑا کر دیا ۔

۳- Manuel II -
۴- Saloniki -
۵- Epirus -
۶- Milan -

Marfat.com

ترکوں کے خلاف متحدہ محاذ

ترکوں نے ہنگری پر حملہ کیا (۱۴۴۲ء) لیکن جان ہنیاڈی۱ نے جو ایک سرحدی امیر تھا ، انہیں شکست دی ۔ اس کی اصل مشتبہ ہے لیکن ترکوں کے خلاف لڑنے والوں میں وہ سب سے زیادہ مشہور ہے ۔ اب پوپ نے مسیحی قوتوں کو ترکوں کے خلاف متحد کر کے ایک صلیبی مہم کا انتظام کر دیا ۔ اس اتحاد میں ہنگری ، پولینڈ ، بوسنیا ، ولاشیا اور سرویا شامل تھے (۱۴۴۳ء) ۔ ہنیاڈی ان کا سپہ سالار تھا ۔ نش پر قبضہ اور صوفیہ پر پیش قدمی ۔ مراد نے ہنگری کے ولاڈ سلاف۲ کے ساتھ دس سال کے لئے متارکہ کر لیا جو متارکہ زیجی ڈین۳ کے نام سے مشہور ہے ۔ اس کے رو سے سرویا کو آزادی دے دی گئی اور ولاشیا ہنگری کے حوالے کر دیا گیا ۔

جنگ وارنا ۱۴۴۴ء

۱۴۴۴ء میں مراد اپنے بیٹے محمد کے حق میں بہ طیب خاطر تاج و تخت سے دست بردار ہو گیا ۔ محمد کی عمر اس وقت چودہ سال کی تھی ۔ شاہ ہنگری نے پوپ کی انگیخت پر متارکہ توڑ دیا اور جنگ از سر نو شروع کردی (ستمبر- ۱۴۴۴ء) ۔ متحدہ مسیحی فوج بلغاریہ میں سے ہوتی ہوئی وارنا۴ پہنچی ، جہاں سے وینس کے جہاز اسے قسطنطنیہ پہنچانے والے تھے ۔ لیکن وینس کا بیڑا گیلی پولی میں ٹھہرا رہا اور اس نے سلطان مراد کو اناطولیہ سے یورپ جاتے ہوئے بھی نہ روکا ۔ مراد نے پھر تاج و تخت سنبھال لیا اور متحدہ مسیحی لشکر کو وارنا کے مقام پر شکست فاش دی (۱۰- نومبر ۱۴۴۴ء) ۔ ولاڈ سلاف اس جنگ میں مارا گیا ۔

۱- John Hunyadi ۔　　۲- Vladislav ۔

۳- Szegedin ۔

۴- Varna بحیرہ اسود کے کنارے بلغاریا کی مشہور بندرگاہ ۔

Marfat.com

۱۷ - اکتوبر ۱۴۴۸ء کو قوصوہ میں دوسری مرتبہ لڑائی ہوئی - اس میں سلطان مراد نے ہنیاڈی کو ہزیمت دی جو دوبارہ سرویا پر حملہ آور ہؤا تھا -

سلطان محمد ثانی (فاتح) ۱۴۵۱ء - ۱۴۸۱ء

تخت نشینی کے وقت سلطان محمد کی عمر اکیس سال کی تھی - اس نے تعلیم غیر معمولی طور پر اچھی پائی تھی اور ابتدائی دور کے ترک سلاطین کی طرح یہ اعلیٰ علمی مذاق کا آدمی تھا - شروع ہی سے اس کی توجہ فتح قسطنطنیہ پر جمی ہوئی تھی - اس لئے کہ ترکوں کے خلاف تمام سازشوں کا مرکز یہی شہر تھا - سلطان محمد نے رومیلی حصار (حصار یورپ) کو مکمل کیا جو آبنائے باسفورس کے کنارے اس مقام پر تھا جہاں یہ آبنائے بہت تنگ تھی - یہ قلعہ اناطولی حصار (قدیم ایشیائی حصار) کے عین بالمقابل واقع تھا ۱ - اس حصار کی تکمیل کے بعد یورپ اور اناطولیہ کے درمیان آمد و رفت کا سلسلہ محفوظ ہو گیا - قسطنطنیہ کے وسائل بہم رسانی اشیاء بھی قبضے میں آ گئے - قلعے کی تعمیر ہی پر قسطنطنیہ کے بادشاہ قسطنطین سے جنگ چھڑ گئی -

قسطنطنیہ کا محاصرہ اور فتح فروری - مئی ۱۴۵۳ء

قسطنطنیہ کی آبادی بہت گھٹ گئی تھی اور شہر میں زیادہ ساز و سامان نہ تھا - قسطنطین کے پاس صرف دس ہزار جنگجو تھے - چونکہ اس نے مشرقی اور مغربی کلیساؤں کو از سر نو متحد کرنے کی کوشش کی تھی ، اس لئے عوام میں وہ ہر دلعزیز ہو چکا تھا - وینس اور جنوآ کی حکومتوں نے اسے کسی قدر امداد دی -

---

۱- رومیلی حصار اور اناطولی حصار ، باسفورس کے یورپی اور ایشیائی کناروں پر ایک دوسرے کے بالمقابل واقع تھے - ترک ایک کو یورپ کا قلعہ کہتے تھے اور دوسرے کو ایشیا کا قلعہ -

Marfat.com

لیکن اس کے دفاع کا انحصار بڑی حد تک شہر کی زبردست فصیلوں پر موقوف تھا ۔ ترکوں نے شہر کے باہر ایک لاکھ اور ڈیڑھ لاکھ کے درمیان فوج جمع کر لی ۔ ان کے پاس خاصا طاقتور بیڑا تھا ۔ لیکن اسے شاخ زرین۱ میں داخل ہونے سے ایک آہنی زنجیر مانع تھی - ترکوں کا سب سے کارگر حربہ بھاری توپخانہ تھا ، جو ہنگری کے ایک غدار اربن۲ نے سلطان محمد کے لئے تیار کرایا تھا ۔ فصیلوں پر مسلسل گولہ باری شروع ہو گئی لیکن مدافعین ہر شگاف کی مرمت کر لیتے ۔ آخر سلطان محمد نے ستر ہلکے جہاز بنوائے اور باسفورس سے انہیں خشکی پر کھینچتے ہوئے شاخ زریں میں پہنچا دیا ۔ اس طرح مدافعین کی توجہ دو طرف بٹ گئی ۔ ۲۹ - مئی کو ترکوں نے باب رومانوس۳ پر زبردست حملہ کیا ۔ اور بزور شہر میں داخل ہو گئے ۔ افراتفری میں قسطنطین مارا گیا ۔ لیکن مدافعین کا بڑا حصہ وینس اور جنوآ کے جہازوں پر سوار ہو کر بچ نکلا ۔ شہر کو تین روز تک لوٹنے کی اجازت دے دی گئی ۔

سلطان محمد نے پہلے قسطنطنیہ میں ترکوں کو آباد کرنا چاہا ۔ اس میں حسب مراد کامیابی نہ ہوئی تو یونانیوں اور دوسرے مسیحیوں کو لا کر بسایا ۔ یہ زیادہ تر اہل حرفہ تھے ۔ اس نے یونانی اسقف اعظم کو سلطنت کے مسیحیوں پر خاصے مذہبی اور سول اختیارات دے دئے ۔ اسی طرح کچھ مدت بعد ارمنی اسقف کو ارمنوں پر اختیارات مل گئے ۔

قسطنطنیہ (استنبول) تھوڑی دیر بعد ترکوں کا مرکز حکومت بن گیا ۔ گرجاؤں کو مسجدوں میں منتقل کر لیا گیا (خصوصاً

۱- Golden Horn -　　۲- Urban -

۳- Romanus -

ابا صوفیا کو) ۔ سلطانی محل تعمیر ہوئے ۔ (قدیم سرائے ۱۴۵۸ء میں مکمل ہوئی اور جدید سرائے ۱۴۶۷ء میں) مرکز حکومت کے استحکام کے بعد سلطان محمد نے پورا انتظامی ڈھانچا مکمل کیا ۔ درباری آداب یونانیوں سے مستعار لئے گئے ۔ اگرچہ اصل ادارے اساس کے اعتبار سے ترکی تھے ۔

مزید فتوحات

سلطان محمد نے بلغراد کا محاصرہ کر لیا (۱۴۵۶ء) ۔ ھنیاڈی نے بار بار کی یورشوں کے بعد محاصرہ اٹھوا دیا ۔ لیکن وہ کچھ دیر بعد فوت ہو گیا (اگست) ۔ اس کے بعد سلطان محمد نے سرویا (۱۴۵۶ء - ۱۴۵۸ء) ۔ بوسنیا اور ہرزی گونیا (۱۴۵۸ء - ۱۴۶۱ء) فتح کر لئے ۔ طبقہ بالا کے اکثر اشخاص حلقہ بگوش اسلام بن گئے ۔ ۱۴۶۱ء میں ترکی بیڑے نے بحیرہ ایجہ میں جنوآ کے زیادہ تر مراکز پر قبضہ کر لیا ۔ ایک ترکی لشکر نے موریا کو پامال کر ڈالا ۔ وہاں کے آخری حکمرانوں کو حکومت سے ہٹا دیا گیا ۔

البانیا میں سکندر بیگ (جارج کیسٹر یوٹا[1]) کے خلاف مہم (۱۴۵۶ء - ۱۴۶۳ء) ۔ یہ ایک فوجی سردار تھا جس نے ترکی دربار میں تربیت پائی تھی لیکن ۱۴۴۳ء میں دربار سے نکل بھاگا ۔ یہ شخص ۱۴۵۸ء تک نیپلز کے حکمران الفانسو کا تنخواہ دار رہا ۔ پھر اس نے وینس سے رشتہ جوڑ لیا ۔ اگرچہ پے در پے شکستیں کھائیں لیکن اس نے کروئیا[2] کی پناہ گاہ سے مزاحمت کا سلسلہ جاری رکھا ۔ اس کی وفات (۱۴۶۷ء) پر البانیا کو تیزی سے مسخر کر کے سلطنت میں شامل کر لیا گیا ۔

۱- George Castriota -

۲- Kroia -

Marfat.com

وینس اور ترکوں کی پہلی بڑی جنگ ۱۴۶۳ء - ۱۴۷۹ء

جنگ کا سبب یہ ہؤا کہ ترک وینس کی تجارت میں مداخلت کرنے لگے نیز یونان اور البانیا کے سواحل پر وینس کے تجارتی مرکزوں کو ترکوں کی طرف سے خطرہ پیدا ہو گیا تھا - یونانی علم و ادب کے رسیا پوپ آئی نیاس سلوئیس۱ (پایس دوم۲) نے ایک صلیبی مہم منظم کرنے کی کوشش کی اور ہنگری وینس کا معاون بن گیا - لیکن بہت تھوڑی اور متفرق امدادی فوج انکونا۳ کے مقام پر جمع کی جا سکی -

ترکوں نے ڈیلینیٹیا۴ پر ترکتاز کی اور کروایشیاہ پر حملہ کر دیا (۱۴۶۸ء) - جولائی ۱۴۷۰ء میں ترکوں نے ایک زبردست بیڑا تیار کیا اور نیگرو پونٹ۶ (یوبوئیا۷) میں فوج آتار کر اسے وینس سے چھین لیا - وینس نے خود اناطولیہ کے سواحل پر حملے کئے اور ایرانیوں کو ترغیب دی کہ وہ ترکوں پر یورش کریں - ایرانیوں نے ارزنجان کے مقام پر شکست کھائی (۱۴۷۳ء) -

(۱۴۷۷ء - ۱۴۷۸ء) ترکوں نے البانیا میں کروئیا ، الیسیو۸ اور ڈریویسٹو۹ فتح کر لئے - سقوطری کا دو مرتبہ محاصرہ ہؤا اور ترکی فوجیں وینس کے بیرونی حصوں تک جا پہنچیں - حکومت وینس نے سقوطری اور دوسرے البانوی مراکز سے دست برداری اختیار

۱- Aeneas Silvius -
۲- Pius II -
۳- Ancona -
۴- Daiinatia -
۵- Croatia -
۶- Negroponte -
۷- Euboea -
۸- Alessio -
۹- Drioasto -

Marfat.com

کر لی - لیکن ڈلسگنو۱ ، اینٹی واری۲ اور دورازو۳ پر قبضہ قائم رکھا - انہوں نے نیگرو پونٹ اور لیمنوس۴ بھی چھوڑ دئے اور بحیرہ اسود میں تجارت کے لئے دس ہزار ڈیوکٹ۵ سالانہ خراج دینا منظور کیا - اس پر ترکی اور وینس کے درمیان صلح ہو گئی -

اٹلی اور رُوڈس

۱۴۸۰ء میں ترکی فوج نے جنوبی اٹلی کی بندرگاہ اترانتو۶ پر قبضہ کر لیا - (۱۴۸۰ء - ۱۴۸۱ء) میں جزیرہ روڈس کا محاصرہ - اس جزیرے پر 'سینٹ جان کے بہادر'۷ قابض تھے اور بحیرہ روم میں یہ تسخیر کی آخری چوکی تھی - محاصرے کے کامیاب اختتام سے پیشتر سلطان محمد نے وفات پائی -

---

۱- Dulcigno -
۲- Antiovari -
۳- Durazzo -
۴- Lemnos -
۵- ڈیوکٹ ایک طلائی سکہ تھا جس کی قیمت تخمیناً نصف پونڈ تھی -
۶- Otranto -
۷- Knights St. John مسیحی جنگجوؤں کے مختلف گروہ صلیبی جنگوں کے دوران میں منظم ہو گئے تھے اور انہوں نے اپنے لئے مختلف نام تجویز کر لئے تھے - بعض بزرگان دین کے نام سے منسوب تھے جیسے سینٹ جان اور بعض مقامات کے نام سے مثلاً Knights of the temple -

Marfat.com

دسواں باب

افریقہ عہدِ وسطیٰ میں

عہد قدیم

افریقہ کی قدیم تاریخ پر پردہ پڑا ہؤا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ شمالی افریقہ کے ابتدائی باشندے کسی سفید فام نسل سے تھے (بربروں کے آبا و اجداد) لیکن صحرائے اعظم کے جنوب میں پست قامت حبشیوں کی آبادی تھی غالباً بونے، جنوبی افریقہ کے باشندے[۱] اور ھانٹن ٹاٹ انھیں کے اخلاف میں سے ھیں۔ قیاس ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے تقریباً تیس ہزار سال قبل بحر ھند کے پار سے بلند قامت حبشیوں کا حملہ ہؤا۔ وہ لوگ مشرقی ساحل کے وسط میں آترے اور آنھوں نے پست قامت حبشیوں کو شمال مغرب اور جنوب کی سمت دھکیل دیا۔ بنٹو انھیں نوواردوں کی اولاد ھیں۔ پھر سمندر پار سے ایک اور بڑا حملہ ہؤا جس میں پست قامت حبشیوں کو مزید مغرب کی جانب ھٹنا پڑا۔ اگرچہ معلوم ھوتا ہے کہ خط استوا کے شمال میں نسلوں کے درمیان خاصا اختلاط و امتزاج ہؤا۔ اس اختلاط و امتزاج سے مختلف سودانی قبیلے پیدا ہوئے۔

۱- Bushmen -

Marfat.com

شمالی افریقه میں سامی نسل کا اختلاط بھی بدیہی ہے - مغربی سمت سے بھی (قرطاجنه)۱ اور مشرق سمت سے بھی (شام) - ابتدائی باشندوں کا گزارہ صرف شکار پرتھا - لیکن حمله آور حبشی ریوڑ پالنے اور کھیتی باڑی کرنے کے پیشے ساتھ لائے اور انہیں سے پالش کئے ہوئے پتھروں اور لوہے کے اوزار بنانے کا آغاز ہؤا - ابتدائی دوروں کے بہت کم آثار باقی رہ گئے ہیں - روڈیشیا۲ میں زمبوی۳ کے مقام پر مقبروں کی عمارتوں کے عظیم‌الشان کھنڈروں کے متعلق اندازہ یہ ہے کہ وہ ایک ہزار قبل مسیح سے پندرھویں صدی عیسوی تک کے ہیں - ممکن ہے یہ عمارتیں بنٹو قبیلے نے بنائی ہوں لیکن ماہرین کی غالب رائے یہ ہے کہ یہ عمارتیں یا تو یمن کے سبائیوں (دسویں صدی عیسوی) نے بنائیں یا ہندوستان کے دراوڑوں نے۴ -

پہلی صدی سے چھٹی صدی عیسوی تک

شمالی حبشه۵ میں اکسوم کی سلطنت ، جنوبی و مغربی عرب میں اکسوم کا مخروطی مینار ، یونانی دنیا سے براہ راست تعلق ، فرومنٹی اس۶ کے ذریعے سے ملک میں مسیحیت کی اشاعت (چوتھی صدی عیسوی کے آغاز میں) عربوں کی فتوحات (۶۴۰ء) کے باعث مشرقی مسیحیت سے تعلق منقطع ہو گیا -

---

۱- Carthage -　　۲- Rhodesia -

۳- Zimbabwe -

۴- سبائیوں کا عہد عروج حضرت سلیمان علیه السلام کے زمانے میں ہؤا ، یعنی حضرت مسیح علیه السلام سے ایک ہزار سال قبل اور چھٹی صدی قبل مسیح میں وہ ختم ہو گئے - پھر ان کی شاخیں یمن ، حضر موت اور غالباً شمالی افریقه پر قابض رہیں - لیکن دسویں صدی عیسوی تک ان کا وجود محل نظر ہے -

۵- Ethiopia -　　۶- Frumentius -

Marfat.com

عربوں کی فتوحات
۶۴۰ء ۔ ۷۱۰ء

عربوں کی فتوحات کا آغاز مصر سے ہؤا ۔ پھر وہ مغرب کی طرف پیش قدمی کرتے رہے ۔ مسقط کے عربوں اور شیراز و بوشہر کے ایرانیوں کی آبادیاں مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ جنوب میں راس کورنیٹس۱ تک انہوں نے مغدیشو۲ ، ملندی۳ ، ممباسا ، کلوا (قوئی لوآ)۴ اور صوفالہ کے شہر آباد کئے ۔ اندرون ملک کے باشندوں سے وہ غلام بھی خریدتے ، ہاتھی دانت اور سونا بھی ۔ جو کچھ خریدتے عرب اور ہندوستان بھیج دیتے ۔

سلطنت غانا کا عہد عروج
دسویں صدی عیسوی

دارالحکومت کمبی۵ ، اس سلطنت کی بنیاد چوتھی صدی عیسوی میں پڑی اور سمجھا جاتا ہے کہ اس کے بانی سامی نسل کے لوگ ہوں گے۔ یہ اوقیانوس سے ٹمبکٹو تک پھیلی ہوئی تھی اور اصلاً حبشی سلطنت تھی جو مختلف قبیلوں کے وفاق سے معرض وجود میں آئی تھی ۔ اس کی تہذیب و ثقافت حیرت انگیز حد تک ترقی کر چکی تھی ۔ (دسویں صدی کے اواخر میں ابن حوقل اور مسعودی کی سیاحت) ۔ صحرائے اعظم کے راستے مراکش کے ساتھ تجارت اعلیٰ پیمانے پر جاری تھی ۔

اسلامی فتوحات
۱۰۵۴ء

مغربی افریقہ میں اسلامی فتوحات کا آغاز مرابطیوں نے عبداللہ بن یاسین کی سرکردگی میں کیا ۔ بہت سے دیسی خاندانوں نے اسلام

۱- Correentes -
۲- Mogdishu -
۳- Melindi -
۴- Quiloa -
۵- Kumbi -

Marfat.com

قبول کر لیا ۔ اگرچہ معلوم ہوتا ہے کہ عوام اپنے آبائی مذہب پر قائم رہے ۔

مرابطیوں نے غانا کے دارالحکومت کمبی کو ۱۰۷۶ء میں تباہ کیا ۔ یہ شہر پھر پہلی حالت پر نہ آ سکا ۔ گرد و پیش کے خطے کی ویرانی نے اس کے زوال کی رفتار تیز کر دی ۔ سلطنت غانا کا شیرازہ بکھرا تو (گیارھویں صدی) میں نئی حکومتیں ظہور پذیر ہوئیں۔ (دیارا۱ جو ۱۷۵۴ء تک قائم رہی) سوسو۲ ، دوموسی۳ حکومتیں، دریائے نائیجر کے موڑ کی جنوبی سمت میں اور مینڈنگ۴ ۔ مینڈنگ اور سنگھوئی۵ کے فرمانرواؤں کا قبول اسلام ۔ دریائے نائجیر کے وسطی حصے میں ایک بڑی سلطنت کا ظہور (تقریباً ۶۹۰ء) ۔ اس سلطنت اور مینڈنگ کے درمیان مغربی افریقہ تقسیم ہو گیا ۔

باہمی رزم آرائیاں

۱۲۰۳ء سوسو کے سب سے بڑے فرمانروا سمنگورو۶ نے کمبی کو لوٹا (۱۲۲۴ء) ۔ سمنگورو نے مینڈنگ کو فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ ۱۲۳۵ء ۔ مینڈنگ کے طاقتور حکمران سن ڈیاٹا۷ نے سوسو کے فرمانروا کو شکست دی اور اپنی آزادی بحال کر لی ۔ ۱۲۴۰ء میں اس نے کمبی کو برباد کر ڈالا ۔

مینڈنگ کی سلطنت کا عروج ۱۳۰۷ء ۔ ۱۳۳۲ء

اس سلطنت کا عروج گونگو موسیٰ۸ کے زمانہ میں ہؤا ۔ اس نے سنگھوئی سلطنت کو مسخر کر کے (۱۳۲۵ء) پورے جنوبی افریقہ پر تسلط جما لیا ۔ ٹمبکٹو میں شاندار ثقافت و تہذیب

۱- Diara ۔
۲- Soso ۔
۳- Mossi ۔
۴- Manding ۔
۵- Soughoy ۔
۶- Sumanguru ۔
۷- Snn Diata ۔
۸- Gongu Musa ۔

Marfat.com

کا دور (بنیاد بارھویں صدی) - ابن بطوطه صحرا کو عبور کر کے مینڈنگ کی سلطنت میں پہنچا (۱۳۵۲ء - ۱۳۵۳ء) اور اس کے حالات اپنے سفرنامے میں لکھے - طوارقوں نے صحرا سے آٹھ کر ٹمبکٹو پر قبضه کر لیا اور اسے لوٹا (۱۴۳۳ء) -

پرتگیز مکتشفین ۱۴۳۳ء

پرتگیزوں نے راس بوجا دور۱ کا چکر لگایا اور ساحل کے ساتھ ساتھ مہموں کا طویل سلسله شروع کیا - سنگھوئی کے حکمران نے ٹمبکٹو طوارقوں سے واپس لے لیا (۱۴۶۸ء) - پرتگیزوں نے کائن کے ساحل پر سان جارج دی المینا۲ کی چوکی تعمیر کی (۱۴۷۱ء) اور وہ ساحل سے خشکی کے راستے ٹمبکٹو پہنچے (۱۴۸۷ء) -

بعد کے واقعات

پرتگیزوں نے دریائے کانگو کے منبع کی طرف دو سو میل کی مسافت طے کر کے سلطنت کانگو کے بادشاہ کو مسیحی بنایا (۱۴۹۰ء)- آنھوں نے ساؤ سلواڈار۳ پر ایک چوکی قائم کی اور سولھویں صدی کے آخر تک اس حصے میں وسیع اثر و رسوخ کے مالک بنے رہے -

سنگھوئی سلطنت نے اسکیا محمد۴ کے ماتحت بڑی عظمت حاصل کی (۱۴۹۳ء - ۱۵۲۹ء) اس نے مینڈنگ کی سلطنت کا بڑا حصه فتح کر لیا اور اپنی فتوحات مشرق سمت میں دریائے نائجیریا سے بھی آگے تک لے گیا - لیوافریقانس۵ کی سیاحت (۱۵۰۷ء) -

---

۱- Bojador -
۲- San George d' el Mina -
۳- Soa Salvador -
۴- Askia Mohammad -
۵- Leo Africanus -

Marfat.com

پرتگیزوں نے عربوں سے صوفالہ اور کلوا چھین لئے اور موزنبیق کی بنیاد رکھی - ۱۵۱۳ء میں انہوں نے دریائے زیمبزی کے اوپر کی طرف جا کر سینا ۱ اور ٹیٹ ۲ میں چوکیاں قائم کیں - غالباً مسیحی مبلغین بہت دور اندر تک چلے گئے تاہم اس بارے میں تفصیلات معلوم نہیں -

۱- Sena - ۲- Tete -

Marfat.com

گیارھواں باب

ایران

ایل خانیوں کے جانشین

نوشیرواں کا عہد فتنہ و فساد انجام کو پہنچنے کے ساتھ ھی ایران میں ایل خانیوں کا دور حکومت بھی انجام کو پہنچ گیا (۱۳۴۹ء) - اس کے بعد عراق و آذربائیجان میں جلائروں کی حکومت قائم ھو گئی (۱۳۳۶ء - ۱۴۱۱ء) فارس ، کرمان اور کردستان میں مظفریوں کی (۱۳۱۶ء - ۱۳۹۳ء) اور خراسان میں سربداروں کی (۱۳۳۷ء - ۱۳۸۱ء)- مظفریوں اور سربداروں کا تختہ حکومت تیمور نے آلٹا ، جلائروں کو قراقونیلی۱ ترکمانوں نے ختم کیا (۱۳۷۸ء - ۱۴۶۹ء) یہ آذربائیجان اور آرمینیا پر حکمران رھے - پھر ان کی میراث آق قونیلی۲ ترکمانوں نے سنبھالی (۱۳۸۷ء - ۱۵۰۲ء) -

امیر تیمور
۱۳۶۹ء - ۱۴۰۵ء

یہ پہلے تاتاریوں کے چغتائی خان سیورغتمش کا وزیر تھا - پھر اس نے اپنے آقا کا اقتدار غصب کر لیا - ۱۳۸۰ء اور ۱۳۸۷ء کے درمیان تیمور

۱- Turkomans of the black sheep -

۲- Turkomans of the white sheep -

Marfat.com

خراسان ، جرجان ، مازندران ، سجستان ، افغانستان ، فارس ، آذربائیجان اور کردستان پر قابض ہو گیا ۔ ۱۳۹۱ء میں اس نے تقتمش کو کاملاً مسخر کر لیا جو تاتاریوں کی سب سے اونچی شاخ کا حکمران تھا ۔ ۱۳۹۳ء میں بغداد پر قبضہ اور عراق کی تسخیر ۔ ۱۳۹۷ء میں اناطولیہ پر یورش اور انگورہ (انقرہ) کے میدان میں عثمانی ترکوں کو ہزیمت ۔ تیموری سلطنت ۱۵۰۰ء تک صرف مشرقی ایران اور ماوراألنہر تک محدود رہ گئی ۔

شاہ رخ
۱۴۰۴ء تا ۱۴۴۷ء

شاہ رخ تیمور کا چوتھا بیٹا تھا اور اس کا عہد حکومت شان و شکوہ کے لئے ممتاز ہے ۔ قراقونیلی ترکمانوں کے سردار قرا یوسف کے خلاف کامیاب مہمیں (۱۳۹۰ء - ۱۴۲۰ء) جو آذربائیجان ، شروان اور دوسرے شمالی اور مغربی خطوں پر حکمران تھا ۔ قرا یوسف تیموریوں کی سیادت تسلیم کر لینے پر مجبور ہو گیا ، اگرچہ وہ نیز اس کے جانشین قراسکندر (۱۴۲۰ء - ۱۴۳۸ء) اور جہان شاہ (۱۴۳۵ء - ۱۴۶۷ء) پورے شمالی و مغربی ایران میں بڑی شان سے حکومت کرتے رہے ۔ جہان شاہ تھوڑی مدت کے لئے (۱۴۵۸ء) ہرات پر بھی قابض رہا ۔

آق قونیلی

تیموری خاندان کا آخری بادشاہ ابو سعید تھا (۱۴۵۲ء - ۱۴۶۹ء) ۔ اس زمانے میں آق قونیلی ترکمانوں نے اذون حسن (۱۴۵۳ء - ۱۴۷۸ء) کی سرکردگی میں اپنا اقتدار بہت بڑھا لیا ۔ اس خاندان کی بنیاد حکومت اذون حسن کے دادا عثمان بیگ قرا ایلک نے رکھی تھی اور وہ دیاربکر کے آس پاس فرمانروا رہا ۔ اذون حسن بڑی سرعت سے آرمینیا اور کردستان پر قابض ہو گیا ۔ عثمانی ترکوں نے ۱۴۶۱ء میں اسے شکست دی ۔ اس وجہ سے اس کی توجہ مغرب سے ہٹ کر مشرق کی طرف ہو

Marfat.com

گئی اور اس نے گرجستان پر پانچ زبردست حملے کئے - قراقونیلی خاندان کے آخری بادشاہ جہان شاہ کی ہزیمت اور قتل - اس کے مقبوضہ علاقے اذون حسن کے تصرف میں آ گئے -

۱۴۶۹ء میں تیموری سلطان ابو سعید نے اذون حسن کے خلاف پیش قدمی کی - لیکن وہ گرفتار ہؤا اور مارا گیا - اس واقعہ کے بعد اذون حسن آرمینیا ، کردستان و آذربائیجان اور ایران کا حکمران بن گیا - اس نے عثمانی ترکوں کے خلاف وینس سے عہدنامہ کر لیا ، لیکن حکومت وینس نے اس کے لیے جو توپیں بھیجی تھیں ، وہ بر وقت مل نہ سکیں اور عثمانی ترکوں کے سلطان محمد فاتح نے ارزنجان کی جنگ (۱۴۷۳ء) میں اذون حسن کو شکست فاش دی - اذون حسن کی وفات پر اس کا بیٹا یعقوب مسند نشین ہؤا (۱۴۷۸ء - ۱۴۹۰ء) - وہ والد کے مسلک پر چلتا رہا اور حکومت کا نظم و نسق بہت اچھا رکھا - پھر خاندان کے مختلف دعویداران سلطنت میں شدید خانہ جنگی شروع ہو گئی - اس میں رستم شاہ کامیاب ہؤا (۱۴۹۲ء - ۱۴۹۷ء)- اس کی وفات پر افراتفری پھیل گئی - آخر شاہ اسماعیل کی سرکردگی میں صفوی خاندان کی حکمرانی کا ظہور ہؤا (یعنی اذون حسن کے خاندان کی حکومت ختم ہو گئی)-

Marfat.com

بارھواں باب

ہندوستان

غزنوی
۹۷۷ء تا ۱۱۸۶ء

غزنوی سلاطین غزنی اور لاھور میں حکمران رہے۔ اس خاندان کا بانی سبکتگین تھا۔ (۹۷۷ء - ۹۹۷ء) وہ ترک غلام تھا، جو حلقہ بگوش اسلام بن گیا۔ اس نے سلطنت کی حدیں جیحون سے دریائے سندھ تک بڑھالیں اور ھندوؤں کی متحدہ قوت زیر و زبر کر ڈالی، جس میں بھٹنڈا کا راجہ جے پال[۱] نیز قنوج کا راجہ اور چنڈیلہ راجا شامل تھے۔

محمود غزنوی
۹۹۸ء تا ۱۰۳۰ء

اس نے سترہ حملے کئے۔ جے پال کو ۱۰۰۱ء میں شکست دی۔ کانگڑہ پر ۱۰۰۹ء میں یورش کی۔ متھرا اور قنوج پر ۱۰۱۸ء - ۱۰۱۹ء میں، گوالیار پر ۱۰۲۲ء میں اور سومنات پر ۱۰۲۴ء - ۱۰۲۶ء میں۔ وسیع تباھی اور دولت

---

۱ - کچھ معلوم نہیں کہ مصنف نے جے پال کو بھٹنڈا کا راجا کیوں لکھا؟ بھٹنڈا جے پال کی حکومت میں تو شامل تھا لیکن اس کے بڑے مرکز دو تھے: ایک لاھور اور دوسرا ویہنڈ جو دریائے سندھ کے دائیں کنارے اٹک سے اٹھارہ میل مشرق میں واقع ہے اور آج کل اسے ھنڈ کہتے ھیں۔ اس ویہنڈ کو اکثر بیرونی مصنفوں نے ناواقفی کی بنا پر بھٹنڈا قرار دے دیا۔ مصنف نے بھی یقیناً ویہنڈ کو بھٹنڈا سمجھا ہے۔

Marfat.com

سے بھرے ہوئے ہندو مندروں کی لوٹ ہمہ گیر قتل ۱ غزنی میں دولت و ثروت کی فراہمی ، پنجاب کا الحاق ، غزنی شمالی و مشرقی ایران کے سامانیوں کی اعلیٰ فنی میراث کا حامل تھا ھی ، اب اسلامی دنیا کا نہایت شاندار دارالحکومت بھی بن گیا - خیوا کا البیرونی (۹۷۳ء ۱۰۴۸ء) اپنے عہد کا ممتاز ترین سائنسدان تھا - وہ محمود کے ساتھ پنجاب آیا ، سنسکرت سیکھی اور اپنی بیش قیمت کتاب تاریخ ہند لکھی -

شنسبانی سلاطین
۱۱۵۱ء - ۱۲۰۶ء

غور کے شنسبانی امیروں نے غزنی کو جلایا (۱۱۵۱ء) غزنوی سلاطین کو پنجاب میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا - بعد ازاں وہاں بھی انہیں حکومت سے بے دخل کر دیا (۱۱۸۶ء) - ان میں سلطان غیاث الدین اور اس کا بھائی

---

۱ - سلطان محمود غزنوی کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے ، وہ حد درجہ غلط ہے - مثلاً سلطان کے سترہ حملے محض ایک افسانہ ھیں - جے پال سے پہلی لڑائی پشاور میں ہوئی ، جو سبک تگین کے وقت سے غزنوی سلطنت میں شامل تھا اور حملہ جے پال نے کیا تھا - پھر اس کے بیٹے انند پال نے مختلف راجاؤں سے امداد لیکر حملہ کیا اور اس کے ساتھ بھی پشاور ھی میں جنگ ھوئی - انند پال نے بھی شکست فاش کھائی - اس کے بعد سلطان نے ان راجاؤں کے خلاف یقیناً یورشیں کیں جو بلا وجہ انند پال کے ساتھی بن کر پشاور میں سلطان سے لڑے تھے - یہ حملے انتقامی اور تادیبی تھے اور ان کی تعداد سترہ نہیں بنتی - مندروں کو عبادت گاھیں سمجھ کر نہیں لوٹا بلکہ اس زمانے میں ہندو اپنی بیشتر دولت مندروں ھی میں رکھتے تھے - وسیع تباھی اور ہم گیر قتل محض افسانے ھیں - الفنسٹن نے لکھا ھے کہ میدان جنگ سے باھر سلطان نے کبھی کسی شخص کو قتل نہ کیا اور اس کی فوج میں ایک لشکر ہندوؤں کا بھی شامل تھا جس کے افسر بھی ہندو تھے - غزنی میں ان کی چھاؤنی اسلامی لشکروں سے الگ تھی -

Marfat.com

سلطان معزالدین یہاں قابل ذکر ہیں - معزالدین تاریخ میں محمد غوری کے نام سے زیادہ مشہور ہے (۱۱۷۵ء - ۱۲۰۶ء) -

محمد غوری نے تسخیر ہند کا ارادہ کیا - پہلے ملتان اور اوچ فتح کئے وہ ابتدا میں اپنے بھائی سلطان غیاث الدین محمد کی طرف سے غزنہ میں بہ طور نائب حکمران تھا - غیاث الدین کی وفات پر ۱۲۰۳ء میں غور کا سلطان بنا -

تسخیر ہند

تراوڑی (تھانیسر سے چودہ میل) کی لڑائی میں اجمیر و دھلی کے چوھان راجاؤں کی متحدہ قوت کی تباھی (۱۱۹۲ء) - ھندوؤں کی فوجیں اس لئے شمال و مغرب کے تیر انداز شہسواروں (مسلمانوں) کے مقابلے میں بے بس رہ گئیں کہ ان کی جنگی تدبیریں خاصی پیچیدہ اور مشقت خیز تھیں - پھر ان کے کمانداروں میں اتحاد نہ تھا - نیز وہ لوگ ذات پات کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے - محمد غوری کی فتح کا نتیجہ یہ نکلا کہ دھلی پر قبضہ ھو گیا (۱۱۹۳ء)، بہار کو مسخر کر لیا گیا جہاں بدھ مت کے پیرووں کی منظم جماعت ختم ھو گئی (۱۱۹۷ء)، بنگال کی تسخیر (۱۱۹۷ء)، بندھیل کھنڈ میں چندیلوں کی ریاست پر قبضہ -

محمد غوری نے اپنے ترکستانی غلام قطب الدین ایبک کو ھندوستانی مقبوضات کا انتظام سونپا اور اسے صوابدید کے مطابق عمل پیرا رھنے کی کھلی اجازت دے دی ۱۱۹۲ء - مستقل ۱۲۹۵ء) -

قطب الدین ایبک
۱۲۰۶ء - ۱۲۱۰ء

قطب الدین ایبک ھندوستان میں خاندان غلاماں کی حکمرانی کا بانی تھا - یہ ان چھ خاندانوں میں سے پہلا تھا جو ۱۵۲۶ء تک دھلی پر حکمران رہے - خود ایبک نے ۱۲۱۰ء میں چوگان کھیلتے ہوئے گھوڑے سے گر کر وفات پائی -

Marfat.com

ابتدائی دور حکومت میں مسلمانوں کی تعداد ہی کم تھی لہذا وہ ہندوؤں کو فوج اور دیوانی کے محکموں میں ملازم رکھنے پر مجبور ہوئے۔ ہندو مالکان اراضی کی اطاعت کا خیر مقدم۔ دیسی رعایا کے لئے اسی انداز کے محدود تحفظ) جس میں مذہبی رواداری بھی شامل تھی) نیز بخشش انصاف کا بندوبست جس کے وہ عادی چلے آتے تھے۔ باغیوں کو خواہ ہندو تھے یا مسلمان بڑی بے دردی سے موت کے گھاٹ اتارا جاتا تھا۔

شمس الدین ایلتتمش ۱۲۱۱ء - ۱۲۳۶ء

ایبک کا داماد اور قابل ترین غلام، ابتدا میں صرف وادی گنگا کے مقبوضات کا وارث بنا۔ بعد ازاں بالائی پنجاب پر (۱۲۱۷ء)، بنگال پر (۱۲۲۵ء)، زیریں پنجاب اور سندھ پر (۱۲۲۸ء) اورگوالیار پر طویل محاصرے کے بعد (فروری۔ دسمبر ۱۲۳۲ء میں) تصرف بحال۔ اس نے اجین پر بھی قبضے کے لئے پیش قدمی کی (۱۲۳۴ء)۔ عباسی خلیفہ بغداد نے اسے سلطان ہند کا خلعت عطا کیا (۱۲۲۹ء)۔

اسلامی فن تعمیر

اسلامی فن تعمیر ہندوستان پہنچا تو اس کی ارتقاء یافتہ حیثیت یہ تھی کہ کنکر چونے سے کھلے، پکے اور ہوادار ایوان ہائے عبادت بنائے جاتے تھے، جن کی قوسی چھتیں محراب دار ستونوں پر کھڑی ہوتی تھیں۔ اوپر گنبد ہوتے تھے اور آرایش کے لئے رنگوں سے سیدھے خط کھینچ دئے جاتے تھے۔ یہاں کے مقامی تعمیری انداز پیش نظر رکھتے ہوئے مسلمانوں نے اپنے طرز تعمیر کے ساتھ ہندوؤں کے آرایشی نمونوں کی برتری تسلیم کر لی۔ ایبک نے دھلی میں ستائیس مندروں کے مسالے سے ایک مسجد تعمیر کرائی (۱۱۹۳ء - ۱۱۹۶ء) جس کا بیرونہ ہندوانہ تھا۔ البتہ اس میں اسلامی محرابوں کا اضافہ کر دیا گیا (۱۱۹۸ء) جو ہندوستانی منبت کاری سے آراستہ ہوئیں۔ اس نے ایک ماذنہ کی

Marfat.com

بھی بنیاد رکھی (۱۲۰۶ء سے پیشتر) - اسے ۳۲ - ۱۲۳۱ء میں ایلتتمش نے پایۂ تکمیل پر پہنچایا اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃاللہ کے اسم گرامی پر اس کا نام قطب مینار رکھا گیا - ایلتتمش ھی نے خالص اسلامی انداز میں مسجد کی توسیع کی -

ایلتتمش کی وفات پر اقتدار کی باگ ڈور چالیس ترک سرداروں کے قبضے میں چلی گئی - بادشاھی کے سوا انہوں نے تمام عہدے باہم تقسیم کر لئے اور وھی مسند نشینی کا فیصلہ کرنے کے مختار بن گئے - انہیں امیران چہل گانہ کہتے تھے -

خاندان بلبن
۱۲۶۶ء۔۱۲۹۰ء

بلبن (متوفی ۱۲۸۷ء) نے دھلی میں ایک نئے حکمران خاندان کی بنیاد ڈالی - وہ ایلتتمش کا ایک غلام تھا (۱۲۳۳ء) - حاجب کا عہدہ حاصل کیا (۱۲۴۲ء) - سلطان ناصرالدین محمود کا خسر بنا اور وزیراعظم و نائب السلطنت رہا (۱۲۴۹ء - ۱۲۵۲ء) - بعد ازاں (۵۵ - ۱۲۶۶ء) بلبن نے تخت سلطنت پر بیٹھنے کے بعد زبردست فوج اور شاھی وقائع نگاروں کی امداد سے امرائے چہل گانہ کا زور توڑا - جنوب اور مشرق میں ڈکیتیاں بند کیں - بنگال میں بغاوت فرو کی - اس کے بیٹے سلطان محمد نے تاتاریوں کی یورشیں روکیں جو ۱۲۲۱ء سے غزنی پر مسلط ہوگئے تھے - وہ خود ایک لڑائی میں شہید ھوگیا (۱۲۸۵ء) - بلبن کا مقبرہ ھندوستان کی پہلی عمارت ھے جس میں ھندووانہ طرز تعمیر کے بجائے صحیح محرابوں اور کمانوں سے کام لیا گیا -

خلجی سلاطین
۱۲۹۰ء۔۱۳۲۰ء

خلجی خاندان کا بانی فیروز ترکوں کے قبیلہ خلج میں سے تھا لیکن مدتوں یہ قبیلہ افغانستان میں مقیم رہا - فیروز اس درجہ نرم مزاج اور رحمدل تھا کہ اس نے بنگال کے ایک ہزار ٹھگ رہا کر دئے حالانکہ وہ شیوجی کی بیوی ”کالی“ کے پجاری تھے اور قتل و غارت ان کا پیشہ

Marfat.com

تھا - فیروز کا بھتیجا اور قاتل علاؤالدین دیوگری (مہاراشٹر) پر حملہ آور ہؤا (۱۲۹۴ء - ۱۲۹۵ء) اور وہاں سے بے شمار مال غنیمت نیز دستاویز اطاعت لایا - وہ ۱۲۹۶ء میں تخت نشین ہؤا اور اس نے سلطنت کی بنیادیں خوب مضبوط کر دیں -

گجرات کی تسخیر اور وہاں کی متمول بندرگاہ کھمبائت کی لوٹ (۱۲۹۷ء) - بار بار بغاوتیں ہوئیں - انہیں ختم کرنے کے لئے علاؤالدین کا لائحہ کار اور اس سلسلے میں جاسوسی کا انتظام - دولت کی ضبطی (خصوصاً ہندووں کے) اوقاف اور جاگیریں واپس لے لیں - شراب نوشی اور مجلسی اجتماعات کی ممانعت - تاتاریوں کے حملے (۱۲۹۹ء اور ۱۳۰۳ء)، نتیجہ یہ نکلا کہ علاؤالدین نے حکماً تمام جنسون کی قیمتیں گھٹا دیں، فوج کی تنخواہ کم کر دی اور اس کی تعداد بڑھائی، تقریباً پانچ لاکھ سوار - تاتاری فوجیں تباہ کر دی گئیں (۱۳۰۴ء اور ۱۳۰۶ء) - کافور کی سر کردگی میں مہمیں جسے "نائب ملک" کا خطاب دیا گیا -

فتوحات

علاؤالدین کی فتوحات: مالوہ (۱۳۰۵ء)، دکن میں دیوگری (۱۳۰۲ء - ۰۷، الحاق ۱۳۱۳ء)، وارنگل (۱۳۰۸ء) - ھائے سالہ کا دارالحکومت دوارسمد را اور پانڈیا کا دارالحکومت مدورا (۱۳۱۰ء - ۱۱)، وسطی دکن (۱۳۱۳ء)، بے اندازہ مال غنیمت ھاتھ آیا -

ایبک کی مسجد میں بہت بڑی توسیع کی تجویز - اس کا جنوبی دروازہ ۱۳۱۱ء میں تعمیر ہؤا جسے علائی دروازہ کہتے ھیں - یہ دروازہ دھلی میں مسلمانوں کی ابتدائی فرمانروائی کے آرایشی فن تعمیر کا بہترین نمونہ ھے - یہ طرز تعمیر گجرات میں رواج پذیر رہا -

شعروادب

امیر خسرو (۱۲۵۳ء - ۱۳۲۵ء) فارسی زبان میں ہندوستان کا سب سے بڑا شاعر، ایک ترک کا فرزند تھا

Marfat.com

جو چنگیز خاں کی یورش کے وقت بھاگ کر ہندوستان آیا اور پٹیالی میں مقیم ہؤا - اس نے علاؤالدین کے درباری شاعر کی حیثیت میں کئی کتابیں تصنیف کیں - پھر وہ دنیا سے بے تعلق ہو گیا - دوسرا بلند پایہ شاعر حسن دہلوی تھا ، جس نے دولت آباد میں وفات پائی (۱۳۳۸ء) -

خاندان تغلق
۱۳۲۰ء - ۱۴۱۳ء

تغلق خاندان کی بنیاد بوڑھے مگر سر گرم اور غیور غیاث‌الدین تغلق نے رکھی تھی - (وفات ۱۳۲۵ء) - وہ خالص ترکی الاصل تھا - اور اس کا طرۂ افتخار یہ تھا کہ تاتاریوں پر انتیس مرتبہ فتوحات حاصل کیں - اس نے وارنگل (۱۳۲۳ء) اور مشرقی بنگال (۱۳۲۴ء) کو مسخر کیا - زراعت کی حوصلہ افزائی کی - محاصل جمع کرنے میں جو بے قاعدگیاں رونما ہو گئی تھیں ، انہیں ختم کر دیا اور ڈاک کا انتظام اتنے اعلیٰ پیانے پر پہنچا دیا کہ ہرکارے دو سو میل کا فاصلہ روزانہ طے کر لیتے تھے - شیخ رکن عالم رح کے لئے ملتان میں ایک شاندار ہشت پہلو مقبرہ ایرانی طرز تعمیر کے مطابق بنوایا -

محمد تغلق
۱۳۲۵ء - ۱۳۵۱ء

محمد تغلق باپ کو دانستہ موت کے گھاٹ اتار کر بہ عجلت تمام تخت نشین ہؤا[۱] - وہ غیر معمولی فوجی ذہانت کا مالک تھا ، لیکن عقل سلامت نہ

---

۱ - یہ الزام صحیح نہیں - واقعہ یوں ہے کہ غیاث‌الدین بنگال سے واپس آیا - اس کی پیشوائی کے سلسلے میں ایک سائبان بنایا گیا - جہاں محمد تغلق بہ حیثیت ولی عہد نیز تمام امراء ، رؤسا سالاران افواج وغیرہ جمع تھے - غیاث‌الدین نے سب کے ساتھ کھانا کھایا - پھر جلوس کی شکل میں وہاں سے روانہ ہونا تھا - سب لوگ اپنی اپنی فوج کے ساتھ ہونے کے لئے باہر نکلے - اچانک سائبان گر پڑا جس میں غیاث‌الدین اور اس کے بعض ساتھی دب کر جاں بحق ہوئے -

Marfat.com

تھی- اس کی انتظامی تدبیریں، خود اس کی غیر دانشمندی، غیر معتدل خود رائی ، ضد اور خوفناک و بے امتیاز ظلم و جور کے باعث ناکام ہو گئیں۱ - دکن میں اس کے ایک عزیز کی بغاوت (۱۳۲۶ء) کے باعث دارالحکومت دیو گری لے جانے کی تجویز (۱۳۲۷ء) جس کا نام دولت آباد رکھا گیا۲ - ایک ناقابل تسخیر پہاڑی قلعے کے آس پاس نہایت خوبصورت شہر تعمیر ہؤا جس کے استحکامات دور جاگیرداری کے یورپی قلعوں کی مانند تھے - ۱۳۲۹ء میں دھلی کے تمام باقی ماندہ ساکنوں کو تعزیراً حکم کہ دولت آباد چلے جاؤ - دوآبہ۳ میں محاصل اتنے بڑھا دئے گئے کہ بغاوتیں بپا ہوئیں - محمد تغلق نے زمین اور کاشتکار دونوں تباہ کر ڈالے۴ -

چاندی کا ٹنکہ ایک سو چالیس گرین کا تھا، اس کی جگہ ۱۳۳۰ء میں تانبے کا ٹنکہ چلایا گیا - اس میں بدیں وجہ ناکامی ہوئی کہ تانبے کے جعلی ٹنکے بہ آسانی بننے لگے -

۱۳۳۴ء میں مغربی افریقہ کا مشہور سیاح ابن بطوطہ ھندوستان آیا - دوسرے غیر ملکیوں کی طرح ، جن سے تسخیر عالم میں امداد

---

۱ - یہ رائے اعتدال سے متجاوز ھے -

۲ - تبدیل دارالحکومت کا یہ سبب صحیح نہیں - حقیقت یہ ھے کہ محمد تغلق دکن پر اسلامی قبضے کو مستحکم بنانے کے لئے ضروری سمجھتا تھا کہ دارالحکومت وھاں لے جائے اور یہ رائے اصلاً نا درست نہ تھی ، البتہ اس پر عمل ٹھیک نہ ہؤا -

۳ - دوآبہ سے مراد ھے گنگا اور جمنا کے بیچ کا علاقہ -

۴ - یہ بیان مبالغہ پر مبنی ھے اور اصل حالت کی صحیح تصویر پیش نہیں کرتا -

Marfat.com

کی امید ہو سکتی تھی۱ - ابن بطوطہ کا استقبال بھی بیش بہا تحائف سے کیا گیا - ۱۳۴۲ء میں اسے سفیر بنا کر چین بھیجا گیا -

مدورا کی بغاوت اور وہاں ایک مسلمان خاندان کی حکومت (۱۳۳۴ء - ۱۳۷۸ء) جسے بجے نگر کی ریاست نے ختم کیا - ۳۸-۱۳۳۷ء میں ایک لاکھ سوار کانگڑہ کے راستے کوہستان ھمالیہ میں بھیجے گئے تاکہ تبت اور چین کو فتح کیا جائے۲ - اس فوج کو بارشوں ، بیماریوں اور پہاڑی لوگوں نے تباہ کر دیا -

۱۳۳۸ء بنگال ھاتھ سے نکل گیا - یہ صوبہ ۱۵۳۹ء تک ایک آزاد مملکت کی حیثیت اختیار کئے رہا - اس کے دارالحکومت گور میں مسلم طرز تعمیر کا آغاز -

محمد تغلق نے مصر کے عباسی خلیفہ سے بادشاھی کی سند منگوائی جو ۱۳۴۲ء میں پہنچی -

مملکت کی از سر نو ضلع بندی ، ذمہ دار ناظموں اور سوار ملیشیا کا تقرر تاکہ خاص تداول سے فصلوں کے بونے کی نگرانی کی جائے اور مقررہ مالیہ باقاعدہ وصول ھوتا رہے - یہ طریقہ نا درست تھا - بادشاہ کا خیال تھا کہ اس طرح سابقہ خوشحالی عود کر آئے گی لیکن یہ خیال صحیح نہ نکلا - ناظموں کو مقررہ رقمیں وصول کرنے میں دقتیں پیش آئیں - بادشاہ نے ان کی اور سپاھیوں کی بیخ کنی

---

۱ - محمد تغلق ھی نہیں ھندوستان کا ھر حکمران باھر سے آنے والے لوگوں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا - خصوصاً ان لوگوں کو جو ایران ، ترکستان یا عرب کی جانب سے آتے تھے - اس میں تسخیر عالم کے لئے امداد کا کوئی سوال نہ تھا -

۲ - یہ فوج اس علاقے کو فتح کرنے کے لئے بھیجی گئی تھی جسے آج کل ھماچل کہتے ھیں - چین کی فتح محض ایک افسانہ ھے -

Marfat.com

شروع کر دی - اس طرح تشدد آخری منزل پر پہنچ گیا - گجرات میں بغاوت ، جنوبی ہند کا ہاتھ سے نکلنا -

کشمیر
۱۳۴۶ء - ۱۵۸۹ء

شاہ مرزا (۱۳۴۶ء - ۱۳۴۹ء) نے کشمیر میں اسلامی حکمران خاندان کی بنیاد ڈالی- اس سے پیشتر کے ہندو حکمرانوں نے مالیہ کی شرح بہت بڑھا رکھی تھی - شاہ مرزا نے پیداوار کا صرف $\frac{1}{6}$ حصہ مقرر کیا -

بہمنی خاندان
۱۳۴۷ء - ۱۵۲۷ء

محمد تغلق کے باغیوں نے اس کی بنیاد رکھی اور بہمن شاہ (۱۳۴۷ء-۱۳۴۸ء) کو بادشاہ چنا- وہ ابتداء میں چار صوبوں کا حکمران تھا ، ایک گلبرگہ ، دوسرا دولت آباد ، تیسرا برار اور چوتھا بیدر- گلبرگہ میں دارالحکومت کی تعمیر - بہت سے نئے قلعے بنائے یا اہل یورپ کے طریق پر انہیں مستحکم کیا ، اس لئے کہ شمال مغرب میں گجرات، مالوہ اور خاندیش سے خطرہ تھا ، شمال مشرق میں گونڈوں ، اڑیسہ اور تلنگانہ کی طرف سے اور جنوب میں بجے نگر کی طرف سے -

فیروز تغلق
۱۳۵۱ء - ۱۳۸۸ء

(پیدائش ۱۳۰۵ء) - نظم و نسق کو درست اصول کے مطابق بحال کیا- وصول خراج اڑیسہ سے (۱۳۶۰ء)، کانگڑہ سے (۱۳۶۱ء)، سندھ سے (۱۳۶۳ء)- دکن میں بہمنی سلطنت یا اس کے با جگزار وارنگل یا اس کے باغی خوانین خاندیش (مابین نربدا و تاپتی) پر حملے سے انکار ، خاندیش ۱۳۸۲ء میں خود مختار فیروز نے متعدد شہر آباد کئے ، خاص طور پر قابل ذکر جون پور ہے (۱۳۰۹ء) - بنارس کے شمال میں بہت سی مسجدوں ، محلوں ، شفاخانوں ، حماموں ، تالابوں ، نہروں اور پلوں کی تعمیر ، لیکن ان میں جو مسالہ استعمال کیا وہ بہت سستا تھا اور ان میں فنی خوبی کوئی نہ تھی - اس کے جانشین اتنے کمزور تھے کہ سلطنت کو مزید انتشار سے نہ بچا سکے -

Marfat.com

محمد اوّل بہمنی
۱۳۵۸ء ـ ۱۳۷۵ء

اس نے نئے طریق سے اپنی حکومت کو استحکام بخشا، وارنگل کو مع خزانہ گولکنڈہ سے الحاق پر مجبور کر دیا (۶۴-۱۳۶۳ء) - بجے نگر کی بے شمار مگر غیر موثر فوج پر بہمنی کی فتح (۱۳۶۷ء) متعدد فتوحات میں سے یہ پہلی فتح تھی، جو توپخانے کی بدولت حاصل ہوئی - اس میں فرنگی اور عثمانی ترک ملازم تھے - بعد ازاں چار لاکھ ہندوؤں کا قتل اور عہد نامہ صلح جس کے رو سے غیر مصافی آبادی کے بچاؤ کا انتظام ہوا- گلبرگہ کی جامع مسجد کے لئے گنبدوں والی چھت کا بندوبست -

مالوہ
۱۳۹۲ء ـ ۱۵۳۱ء

مالوہ رسماً ۱۴۰۱ء میں خود مختار ہوا - وہاں غوریوں اور خلجیوں کی حکومت - ہوشنگ شاہ (۱۴۰۵ء - ۱۴۳۵ء) نے دریائے نربدا کے کنارے مانڈو کو مستحکم کیا - جو دارالحکومت تھا - وہاں ہنڈولہ محل کے نام سے ایک ایوان دربار بنوایا نیز ایک مسجد تعمیر کرائی - یہ عمارتیں تزئین کے بجائے تعمیری عظمت کے اعتبار سے زیادہ قابل توجہ ہیں -

شرقی سلطنت
۱۳۹۴ء ـ ۱۴۷۹ء

جون پور اور اودھ مشرق سلطنت کے ماتحت خود مختار ہوئے جس کی بنیاد ملک سرور نام ایک خواجہ سرا اور اس کے متبناؤں نے رکھی تھی - وہ غالباً افریقی حبشیوں کی نسل سے تھے - اس سلطنت کا دوسرا بادشاہ ابراھیم (۱۴۰۲ء - ۱۴۳۶ء) بڑا پڑھا لکھا اور علم و فن کا خاص مربی تھا -

گجرات نے مسلمان راجپوتوں کے ایک خاندان کی حکومت میں اقبال مندی کا درجہ حاصل کیا (۱۳۹۶ء - ۱۵۷۲ء) -

Marfat.com

تیمور کا حملہ
سنہ ۱۳۹۸ء ۔ سنہ ۱۳۹۹ء

تیمور (مرکز حکومت سمرقند) ایران ، عراق اور افغانستان کو فتح کر چکا تھا ۔ اس نے سلطنت دھلی کو بری طرح تباہ کیا ۔ ۲۴۔ ستمبر کو دریائے اٹک سے پار اترا ۔ مفرورین کے تعاقب میں دو روز اسی میل روزانہ کے حساب سے طے کرتا رھا (۶-۷۔ نومبر)۔ بھٹنیر میں انہیں آ لیا ۔ دھلی کے سامنے ایک لاکھ اسیروں کا قتل (۱۲۔ دسمبر) ۔ دھلی کو لوٹا (۱۷۔ دسمبر)۔ میرٹھ پر یورش (۹۔ جنوری)۔ ھمالیہ کے دامن کے ساتھ ساتھ لڑتا بھڑتا اٹک جا پہنچا (۱۹۔ مارچ) ۔

احمد شاہ
سنہ ۱۴۱۱ء ۔ سنہ ۱۴۴۲ء

احمد آباد کو دارالحکومت بنایا ، اسے "تین دروازہ" اور جامع مسجد سے مزین کیا ۔ یہ مسجد دنیا کی نہایت عظیم القدر عمارتوں میں شمار ھوتی ھے ۔

سلطنت دہلی
سنہ ۱۴۱۴ء ۔ سنہ ۱۵۲۱ء

یہ سلطنت وادی جمنا تک محدود رہ گئی ۔ پنجاب پر قبضہ محض برائے نام تھا ۔ پہلے سید حکومت کرتے رھے ، جو سلسلہ نسب رسول خدا صلعم سے ملاتے تھے ۔ وہ محض زور و قوت ھی سے مالیہ وصول کرتے تھے ۔ پھر بہلول افغان (۱۴۵۱ء - ۱۴۸۹ء) نے لودھی خاندان کی بنیاد رکھی ۔

زین العابدین
سنہ ۱۴۲۰ء ۔ سنہ ۱۴۷۰ء

یہ کشمیر کا عالم اور روادار حکمران تھا ۔ جو لوگ کشمیر چھوڑ کر چلے گئے تھے ، ان سب کو واپس بلایا ۔ برھمنوں کو مذھبی رسوم ادا کرنے کی اجازت دے دی۔ قیدیوں سے امور رفاہ عامہ میں کام لیا جانے لگا ۔ امن قائم رکھنے کے لئے مختلف فرقوں کو ذمہ دار بنا دیا ۔

احمد شاہ بہمنی
سنہ ۱۴۲۲ء ۔ سنہ ۱۴۳۶ء

اس نے تین ھزار غیر ملکی تیر انداز سوار ملازم رکھے ۔ ان لوگوں کو جب وزیروں کی حیثیت میں کام کرنے کا موقع ملا تو ترکوں، عربوں، تاتاریوں اور ایرانیوں کی طرح اپنے اعلیٰ اوصاف اور دوسروں کی تحقیر کی وجہ

Marfat.com

سے دکن کے دیسی باشندوں، حبشیوں اور مولدوں کی عداوت کا نشانہ بن گئے (۱۴۴۶ء میں قتل) - ۱۴۲۹ء ایران کے آرایشی فن کے مطابق بیدر کی از سر نو تعمیر اور اسی کو دارالحکومت بنا لیا گیا -

محمود اوّل ۱۴۵۸ء - ۱۵۱۱ء

گجرات کا مشہور حکمراں جو بیگڑا کہلاتا ہے - بیگڑا کے معنی ہیں دو قلعے، چونکہ محمود نے دو مشہور قلعے فتح کئے تھے اول گرنارسع کاٹھیاواڑ ۱۴۶۹ء میں، دوسرا چمپانیر (نزد بڑودہ) ۱۴۸۳-۸۴ء میں - آخری قلعے میں سات سو راجپوتوں نے اطاعت کے بجائے جوہر کی رسم ادا کی اور جل مرے - محمود نے عالی شان عمارتیں بنوائیں اور ان میں بڑی نفاستیں پیدا کیں - مثلاً چمپا نیر کی جامع مسجد، سرکھیج کا محل - ادالج کی باولی، سید کی مسجد کی سنگین جالیاں - احمد آباد میں رانی سبرائی کی مسجد آرایش فن تعمیر میں توازن کا کمال دکھا رہی ہے -

محمد ثالث بہمنی ۱۴۶۳ء - ۱۴۸۲ء

اس نے کانکن اور تلنگانہ فتح کئے - ایک مغربی ساحل پر اور دوسرا مشرقی ساحل پر - بہ کثرت شراب نوشی کے باعث اٹھائیس سال کی عمر میں انتقال - شراب نوشی اس خاندان کے اکثر بادشاہوں کے لئے لعنت کا باعث بنی رہی - شراب ہی کے نشے میں اس نے اپنے بہترین وزیر محمود گاواں کو قتل کرا دیا جس نے بیدر کا عالی شان چوکھونٹ دارالعلوم بنوایا تھا -

بہمنی سلطنت میں انتشار

احمد نگر (۱۴۹۰ء-۱۶۳۳ء)، بیجاپور (۱۴۹۲ء-۱۶۸۶ء) اور برار (۱۴۹۰ء-۱۵۷۴ء) سلطنت بہمنی سے بہ عہد محمود (۱۴۸۲ء-۱۵۱۸ء) الگ ہو کر خود مختار بن گئے - محمود اپنے وزیر قاسم برید کا قیدی رہا، جس کا خاندان ۱۵۲۷ء سے بیدر کا حکمران بنا اور ۱۶۱۹ء تک قائم رہا -

Marfat.com

تیرھواں باب

سلطنتِ عثمانیہ

سنہ ۱۴۸۱ء - سنہ ۱۶۵۶ء

بایزید ثانی
سنہ ۱۴۸۱ء - سنہ ۱۵۱۲ء

یہ علم دوست آدمی تھا ، لیکن پہلے دس عثمانی سلطانوں میں سب سے کم ممتاز حیثیت کا مالک تھا ۔ ینی چریوں کی حمایت کے بل پر تخت نشین ہوُا اس کے چھوٹے بھائی شہزادہ جم نے بایزید کی فرمانروائی تسلیم نہ کی اور بروصہ میں اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا ۔ پھر یہ تجویز پیش کی کہ سلطنت باہم تقسیم کر لی جائے۔ ینی شہر میں جم کی شکست اور فرار ۔ وہ پہلے مصر پہنچا پھر روڈس چلا گیا ۔ سینٹ جان کے بہادروں نے اسے فرانس پہنچا دیا اور اس خدمت کے بدلے بایزید نے معاہدہ امن حاصل کر لیا ۔ شہزادہ جم بڑا بیش قیمت یرغمال تھا لہذا بہت سی یورپی سلطنتیں اسے اپنے قبضے میں لانے میں کوشاں تھیں ۔ انجام کار ۱۴۸۹ء میں اسے پوپ کے حوالے کر دیا جس نے اول بایزید سے روپیہ وصول کیا ، پھر مطالبہ کیا کہ چارلس ہشتم شاہ فرانس کے مقابلے میں امداد دی جائے ۔ چارلس نے

Marfat.com

اٹلی پر حملہ کیا تو جم اس کے قبضہ میں آ گیا۔ ۱۴۹۵ء میں بہ مقام نیپلز شہزادے نے مشتبہ حالات میں وفات پائی۱

وینس اور ترکی

۱۴۸۹ء میں وینس نے جزیرہ قبرس (سائپرس) عیسائی حاکموں سے لے لیا۔ اور بایزید کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر بحیرہ ایجہ میں اپنی پوزیشن مستحکم کر لی۔ ترکوں کے پاس ایک طاقتور بحری بیڑا تھا۔ جس کا امیرالبحر کمال رئیس تھا (غالباً یونانی) اس نے وینس کے بیڑے کو موڈون۲ کے قریب شکست دی۔ وینس اور ترکی کی جنگ ۱۴۹۹ء - ۱۵۳۰ء تک جاری رہی۔ اس میں ترکوں نے لپانٹو۳، موڈون اور کورون۴ لے لئے۔ ترکی رسالے نے وینس کے علاقہ کو وسنزا۵ تک پامال کر ڈالا۔ صلح میں وینس نے ترکوں کے فتح کئے ہوئے تمام مقامات سے دستبرداری اختیار کر لی البتہ ناپلیون۶ اور آئی اونیا۷ کے بعض جزیرے اپنے قبضے میں رکھے۔

سلیم اول
۱۵۱۲ء تا ۱۵۲۰ء

بایزید کے تین بیٹوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ سلیم نے باپ کو تخت سے دستبرداری پر مجبور کر دیا۔ ۱۵۱۳ء میں اپنے بھائی احمد کو اناطولیہ

---

۱ - تاریخ کی گواہی یہ ہے کہ پوپ ایلگزانڈر ششم نے بایزید سے بہت بڑی رقم لے کر شہزادہ جم کو ایسا زہر دے دیا جس کا اثر دیر میں ظاہر ہوتا تھا۔ جب چارلس ہشتم شاہ فرانس نے جم کا مطالبہ کیا تو پوپ نے اس سے بھی روپے وصول کئے۔ چارلس نے شہزادے کو ترکی پر حملے کے لئے آمادہ کرنا چاہا۔ اس نے خدا سے دعا کی کہ دشمنوں کا آلہ کار بننے سے پہلے مجھے موت دے دے۔ چنانچہ پوپ کے دئے ہوئے زہر سے شہزادے نے وفات پائی۔

۲ - Modon
۳ - Lepanto
۴ - Koron
۵ - Vicinza
۶ - Nauplion
۷ - Ionion Islands

Marfat.com

میں شکست دے کر قتل کر دیا - ۱۵۱۴ء میں شاہ اسماعیل صفوی نے شاہ ایران کے خلاف اس بنا پر جنگ شروع کی کہ اس نے شہزادہ احمد کی حمایت کی تھی - جنگ نے اس وجہ سے نازک صورت اختیار کرلی کہ اناطولیہ کے قزلباشوں کی ہمدردیاں شیعہ ہونے کے باعث سراسر ایرانیوں کے لئے وقف تھیں - سلیم کٹر سنی تھا - کہا جاتا ہے کہ اس نے ایرانیوں کے خلاف قدم اٹھانے سے پیشتر اپنی رعایا کے چالیس ہزار آدمی قتل کرا دئے - دریائے فرات کے مشرق میں بہ مقام چالدیران سلیم نے ایرانیوں کو شکست فاش دی (۲۳ - اگست ۱۵۱۴ء) - تبریز پر قبضہ اور لوٹ مار - ینی چریوں نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا تو سلیم کے لئے پیچھے ہٹنے کے سوا چارہ نہ رہا - ۱۵۱۵ء میں ترکوں نے مشرقی اناطولیہ اور کردستان کو مسخر کر لیا - ایران کے خلاف سلطان سلیم کی دوسری مہم (۱۵۱۶ء) - لیکن مصر کے مملوک سلطان قانصوہ الغوری نے ایران سے عہد نامہ کر رکھا تھا - وہ فوج لے کر جلد پہنچ گیا اور سلیم کو اس کی طرف متوجہ ہونا پڑا -

مزید فتوحات اور خلافت

۲۴- اگست ۱۵۲۶ء کو حلب کے شمال میں بہ مقام مرج وابق سلیم اور قانصوہ کے درمیان جنگ ہوئی - سلیم نے توپخانے کی مدد سے قانصوہ کو کامل شکست دی اور وہ میدان جنگ میں مارا گیا - حلب اور دمشق ترکوں کے حوالے - سلیم ایران کے خلاف پیش قدمی کے لئے مضطرب تھا ، اس لئے مصر کے نئے سلطان تومان بے کے ساتھ اس شرط پر صلح کر لینی چاہی کہ مصر سلطان ترکی کی سیادت قبول کر لے - تومان بے کا انکار - ۲۲- جنوری ۱۵۱۷ء کو سلیم نے قاہرہ فتح کر لیا - شریف مکہ نے بہ طیب خاطر فرمانبرداری قبول کر لی - خلیفہ متوکل کو قسطنطنیہ بھیج دیا گیا - سلیم کی وفات پر

Marfat.com

وہ مصر واپس ہو گیا ۔ (مشہور ہے اس نے منصب خلافت سلطان سلیم کے حوالے کر دیا تھا) ۔ اہم امر یہ ہے کہ سلیم نے مقامات مقدسہ عرب (حرمین شریفین) کی خدمت اپنے ذمے لے لی ۔ تومان بے کو قتل کرا دیا گیا ۔ سلیم نے مملوک امرا کا اقتدار بحال رکھا لیکن مصر کے لئے ترک گورنر جنرل مقرر کر دیا ۔ یہ افسانہ ہے کہ ترکوں نے مشرقی تجارت کے راستے منقطع کر دئے تھے ۔ واقعہ یہ ہے کہ مشرقی تجارت کے راستے پرتگریزوں نے بند کئے تھے ، جو بحیرہ قلزم کے دہانے پر کار فرما بن گئے تھے ۔

سلیمان اوّل ۱۵۲۰ء ۔ ۱۵۶۶ء

سلیمان ، سلیم کا اکلوتا بیٹا نہایت خوش ذوق ، روشن خیال ، بلند نظر اور بلند ہمت بادشاہ تھا اسے مصر کا سب سے بڑا سلطان مانا جاتا ہے ۔ در اصل اس نے کاروبار سلطنت اپنے مشہور وزیروں کے حوالے کئے رکھا[۱] ۔ ابراہیم پاشا پارگا کے ایک یونانی کا بیٹا تھا ۔ جو ۱۵۲۳ء سے ۱۵۳۶ء تک عملاً سلطنت کا مختار رہا ۔ مصر کے ترک گورنر نے ۱۵۲۴ء میں اپنے آپ کو سلطان بنانے کی کوشش کی ، اس پر ابراہیم نے حکومت مصر کا نظام از سر نو درست کیا اور ترکی نگرانی کا مؤثر بندوبست کر دیا ۔

متعدد حملوں کے بعد ۱۵۲۱ء میں بلغراد پر قبضہ ۔ بعد ازاں ترک باقاعدہ ہنگری اور آسٹریا پر یورشیں کرتے رہے اور پورے مرکزی یورپ میں انہوں نے دہشت پھیلائے رکھی ۔ جزیرہ روڈس کو کٹیلان اور مالٹا کے بحری قزاقوں نے اپنا مرکز بنا لیا تھا ۔

---

۱ ۔ یہ عجیب بات ہے کہ سلطان سلیمان اعظم کے ہمہ گیر عالی شان کارناموں کا اعزاز دوسروں کے حوالے کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور ہر بلند پایہ کارکن کو یونانی الاصل یا کچھ اور بتایا گیا ہے ۔

Marfat.com

اور مصر کے ساتھ ترکی کے وسائل حمل و نقل خطرے میں پڑ گئے تھے - سلیمان نے روڈس پر حملہ کیا - سنیٹ جان کے جنگجوؤں نے بہادرانہ مقابلہ کیا لیکن مغرب کی طرف سے جس امداد کی امید تھی وہ نہ پہنچ سکی لہذا ۱۵۲۲ء میں انہوں نے حوالگی ہی کو مناسب سمجھا - ۱۵۲۰ء میں چارلس پنجم نے انہیں مالٹا میں بٹھا دیا -

جنگ موہاکس[۱]
۲۹، ۳۰ اگست ۱۵۲۶ء

ہنگری کے بادشاہ لوئی کی شکست - اس کے غیر منظم جنگجوؤں اور کاشتکاروں میں سے بیس ہزار کا قتل - لوئی خود مارا گیا اور ترکوں نے پیش قدمی کر کے آفن[۲] لے لیا - ہنگری میں مسند نشینی کے لئے جھگڑا - ٹرانسلوانیا[۳] میں جان زاپولیا[۴] کا انتخاب۔ پریس برگ[۵] میں فردی ننڈ ہیپس برگ[۶] کا انتخاب۔ دوسال کی خانہ جنگی کے بعد زاپولیا کی شکست - اس نے سلیمان سے کمک کے لئے التجا کی - ہنگری کے خلاف دوسری مہم (۱۵۲۸ء) - آفن پر ترکوں کا دوبارہ قبضہ -

ویانا کا پہلا محاصرہ
ستمبر ۱۵۲۹ء

متعدد یورشوں کے بعد ترک پیچھے ہٹ گئے - (۱۶ - اکتوبر) - اول اس لئے کہ محصورین نے زبردست مقابلہ کیا ، دوم اس لئے کہ موسم بہت خراب تھا اور وہ بھاری توپخانہ لا نہ سکے تھے - فرڈی ننڈ نے بار بار درخواستیں کیں کہ میری بادشاہی پر مہر تصدیق لگا دیجئے - میں ہنگری کے لئے خراج ادا کرتا رہوں گا - سلیمان نے یہ درخواستیں ٹھکرا دیں -

مشہور ترکی امیرالبحر خیرالدین پاشا (وہ اصلاً سٹی لین کا یونانی تھا) - ۱۵۱۲ء تک والی تونس کی ملازمت میں رہا ۱۵۱۲ء میں

۱- Mohacs
۲- Ofen
۳- Transylvania
۴- Zapolya
۵- Presspurg
۶- Hapsburg

Marfat.com

ترکوں کی ملازمت اختیار کر لی ۱ اور اس نے الجزائر لے لیا -

ہنگری اور ترکی

۱۵۳۱ء میں ہنگری کے خلاف مہم ، ترکوں نے سخت مقابلے کے بعد گونس ۲ لے لیا - پھر سلیمان نے اس لئے مراجعت مناسب سمجھی کہ ایران کی طرف جنگ کا خطرہ تھا - فرڈی ننڈ اور سلیمان کے درمیان صلح (۱۵۳۳ء) - فرڈی ننڈ کے پاس ہنگری کا اتنا علاقہ رہ گیا ، جو فتح نہ ھؤا تھا - باقی حصے کا بادشاہ زاپولیا بن گیا - دونوں ترکوں کو خراج دیتے تھے - چارلس پنجم کے ساتھ صلح نہ ھوئی اور بحیرہ روم میں جنگ جاری رہی (خیرالدین اور آنڈریا ڈوریا کے درمیان) - خیرالدین نے ھسپانیہ سے نکالے ھوئے ھزاروں مسلمانوں کو بہ‌عافیت افریقہ پہنچایا - اس نے والی تونس کو نکال دیا (۱۵۳۴ء) نیز صقلیہ اور جنوبی اٹلی کے سواحل پر ترکتازین کیں -

ایران اور ٹیونس

۱۵۳۴ء میں شاہ طہماسپ کے خلاف جنگ جو چارلس پنجم سے گفت و شنید کر رہا تھا - تبریز پر ترکوں

۱- خیرالدین پاشا ارباب تحقیق کے نزدیک یونانی الاصل نہ تھا - اس کے بھائی نے بحیرہ روم کے مسیحی قزاقوں کے خلاف مہمیں شروع کی تھیں - وہ ایک لڑائی میں مارا گیا تو خیرالدین نے یہ کام سنبھال لیا - اس کے تین کارنامے بڑے زبردست ھیں -
اول بحیرہ روم کے مسیحی قزاقوں کا قلع قمع - دوم ھسپانیہ سے جن مسلمانوں کو جلا وطن کیا گیا تھا ، انہیں جہازوں میں سوار کرا کرا کے افریقہ پہنچانا - ان پر یورپی قزاق برابر حملے کرتے رہتے تھے - سوم ترکوں کی بحری قوت کو سب سے بڑی قوت بنا دیا - آنڈریا ڈوریا اس زمانے کا بہت مشہور امیرالبحر تھا - وہ جتنی مرتبہ خیرالدین کے مقابلے میں آیا ، شکست فاش کھائی اور یورپی سلطنتوں کی مشترکہ بحری قوت کو خیرالدین نے بالکل ختم کر دیا -

۲- Gunos

Marfat.com

کی پیش قدمی نیز بغداد و عراق کی تسخیر۔

جون و جولائی ۱۵۳۵ء میں چارلس پنجم نے بڑی مہم ٹیونس کے خلاف بھیجی، بیڑے کا کماندار آنڈریا ڈوریا تھا۔ خیرالدین کو شکست دے کے شہر (ٹیونس) پر قبضہ کرلیا گیا۔ تین روز تک نہایت خوفناک لوٹ مار۔ مولائے حسن والی ٹیونس کو از سر نو مسند پر بٹھا دیا گیا۔ سلطان سلیمان اور فرانسس اول شاہ فرانس کے درمیان هیپس برگ بادشاہ کے خلاف عہد نامہ دوستی (مارچ - ۱۵۳۶ء)۔ اس کے باب میں ۱۵۲۵ء سے گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اس طرح تعاون کی ایک شکل پیدا ہو گئی۔

وینس کے خلاف جنگ ترکوں نے خلیج آترینتو۱ کی بندش کا خطرہ پیدا کر دیا۔ اس پر وینس اور ترکی کے درمیان جنگ (۱۵۳۷ء - ۱۵۴۰ء)۔ سلطان اور خیرالدین نے کارفوکا محاصرہ کر لیا۔ فرانس نے بھی امداد کی لیکن محاصرہ چھوڑنا پڑا۔ اس سلسلے میں چارلس پنجم، پوپ اور وینس نے مل کر ترکوں کے خلاف ایک مقدس لیگ بنائی۔

چارلس پنجم کی جانب سے خیرالدین کو روپیہ دے کر ساتھ ملانے کی ناکام کوشش۔ سمندر میں ایک شکست کھانے کے بعد (جنگ پری‌ویسا۲)۔ حکومت وینس نے صلح کر لی (۱۵۴۰ء)۔ اسے ناپلیون چھوڑنا پڑا جو مغربی یونان میں اس کا آخری مقبوضہ تھا، ساتھ ھی بڑا تاوان ادا کیا۔

یمن و عراق اور ہنگری بحیرہ قلزم کے راستے ھندوستان کے شمالی و مغربی ساحل کے خلاف ترکوں کی مہم۔ بحیرہ قلزم

---

۱ - Otranto خلیج اٹلی اور البانیا کے درمیان ھے اور بحیرہ ایڈریاٹک کا دھانہ یہی خلیج ھے۔

۲ - Prevesa

Marfat.com

کے پورے مشرق ساحل (یمن اور عدن) پر قبضہ (۱۵۳۸ء) - جان زاپولیا کی وفات - ایک کمسن بچہ چھوڑا ، سلیمان نے اس کی بادشاھی منظور کر لی - فرڈی ننڈ کا حملہ ھنگری پر تا کہ پورے ملک پر اس کا حق ثابت ھو جائے (۱۵۴۰ء) - سلیمان کی مہم ھنگری کے خلاف (۱۵۴۱ء) - وہ بوڈا (ھنگری کا دارالحکومت) پہنچا اور سجسمنڈ زاپولیا[1] کی کمسنی میں کاروبار سلطنت خود سنبھال لیا - اس وقت سے ترکوں کے براہ راست نظم و نسق کا اجرا -

سلیمان اور فرڈی ننڈ کے درمیان پانچ سال کے لئے صلح (۱۵۴۷ء) - ھنگری کا بڑا حصہ ترکوں کے قبضے میں - جو تھوڑا سا علاقہ فرڈی ننڈ کے پاس رہ گیا تھا - اس کے لئے وہ خراج ادا کرنے لگا -

ھنگری اور ایران (۱۵۴۸ء) ایران کے خلاف دوسری مہم اور تبریز پر قبضہ -

فرڈی ننڈ سے جنگ دوبارہ شروع ھو گئی (۱۵۶۱ء - ۱۵۶۲ء) - یہ بے ترتیبی سے جاری رھی اور زیادہ تر محاصروں پر مشتمل تھی - فرڈی ننڈ تخت شاھنشاھی پر بیٹھا تو صلح ھوگئی - زاپولیا کو ٹرانسلوینیا مل گیا - خاص ھنگری ترکوں کے پاس رھا - مغربی حصے کے لئے فرڈی ننڈ حسب سابق خراج ادا کرتا تھا -

ایرانیوں نے پیش دستی کی اور ارض روم پر قبضہ کر لیا (۱۵۵۲ء) - سلیمان نے ایران کے خلاف جوابی کارروائی شروع کی اور ملک کے مغربی حصے کو برباد کر ڈالا - ۱۵۵۵ء میں صلح - سلیمان عراق میں اپنی فتوحات سے دست بردار نہ ھوا -

متفرق واقعات خیرالدین پاشا کی وفات (۱۵۴۶ء)- اس کے جانشین دراغو نے ۱۵۵۴ء میں مہدیہ اھل ھسپانیہ سے

---

۱ - Sigismund

چھین لیا ۔ جو ٹیونس کے ساحل کا مشہور بحری مرکز تھا ۔ بعد کے دوسال میں پورے شمالی افریقہ کے ساحل کی تسخیر ۔

۱۵۶۵ء میں مالٹا کا محاصرہ ۔ یہ جزیرہ ھسپانیہ کے بحری قزاقوں کا مرکز تھا ۔ تین بڑے قلعوں میں سے ایک پر قبضہ کر لینے کے بعد ترک مراجعت پر مجبور ہو گئے ۔

شاھنشاہ میکسملئن کے زیر ھدایت مسلسل یورشوں کے باعث ھنگری کے خلاف از سر نو جنگ ۔

وفات ۵- ستمبر ۱۵۶۳ء کو سلیمان نے زیجت۱ کے محاصرہ میں وفات پائی ۔ اس کی زندگی کا آخری دور خاندانی تنازعات کے باعث تلخ ہو گیا تھا ۔ اس کی بیگم راکسیلنا جو غالباً روسی قیدی تھی اور اس کے داماد وزیر اعظم رستم پاشا نے سلیمان کو فرزند اکبر مصطفیٰ کے خلاف اس درجہ بھڑکا دیا تھا کہ اس نے ۱۵۵۳ء میں شہزادے کا گلا گھٹوا کر مروا دیا ۔ راکسیلنا کے بیٹوں سلیم اور بایزید کے درمیان جنگ کا آغاز ۔ بایزید نے ۱۵۵۹ء میں ھتھیار اٹھائے اور قونیہ میں شکست کھائی ۔ وہ ایران چلا گیا اور سلیمان نے بڑی رقم دے کر بایزید اور اس کے بیٹوں کو موت کی سزا دلا دی ۔ اس حقیقت میں کوئی شبہ نہیں کہ سلیمان نے ایک ایسی سلطنت چھوڑی جو رقبے کے لحاظ سے عظیم ترین اور انتظامی لحاظ سے بہترین تھی ۔ یورپی طاقتوں کا مقابلہ اس کے لئے بہت سہل تھا اس لئے کہ وہ طاقتیں خاندانی اور مذھبی جھگڑوں کے باعث بہت بد حال ہو رہی تھیں ۔

سلیم ثانی یہ بڑی سمجھ سوچ والا سلطان تھا ، لیکن آرام پسند بہت تھا اور شراب بے حد پیتا تھا ۔ مشیروں میں اختلاف ، محمد صوقو للی وزیراعظم

Szigeth - ۱

Marfat.com

شجرہ سلاطین عثمانیہ

محمد ثانی (فاتح)

۱۴۵۱ء - ۱۴۸۱ء

- جم
- بایزید ثانی ۱۴۸۱ء - ۱۵۱۲ء
  - سلیم اول ۱۵۱۲ء - ۱۵۲۰ء
    - سلیمان اول ۱۵۲۰ء - ۱۵۶۶ء
      - سلیم ثانی ۱۵۶۶ء - ۱۵۷۴ء
        - مراد ثالث ۱۵۷۴ء - ۱۵۹۵ء
          - محمد ثالث ۱۵۹۵ء - ۱۶۰۳ء
            - احمد اول ۱۶۰۳ء - ۱۶۱۷ء
              - ابراہیم اول ۱۶۴۰ء - ۱۶۴۸ء
              - مراد رابع ۱۶۲۳ء - ۱۶۴۰ء
              - عثمان ثانی ۱۶۱۸ء - ۱۶۲۲ء
            - مصطفیٰ اول (بار اول) ۱۶۱۷ء - ۱۶۱۸ء (بار دوم) ۱۶۲۲ء - ۱۶۲۳ء
      - بایزید
      - مصطفیٰ
  - احمد
  - کورکد

Marfat.com

Marfat.com

(۱۵۶۰ء - ۱۵۷۹ء) کی رائے تھی کہ وینس سے خوشگوار تعلقات قائم کر لئے جائیں اور ھسپانیہ کے خلاف جنگ جاری رکھی جائے۔ (میکسملئن کے ساتھ ۱۵۶۸ء میں صلح ہو گئی تھی)۔ اس کے خلاف ڈان جوزف نسی۱ جو سلیم کا گہرا دوست تھا، چاھتا تھا کہ وینس کے خلاف جنگ شروع کی جائے۔ یہ شخص ان ہزاروں ھسپانوی یہودیوں میں سب سے ممتاز تھا، جو ھسپانیہ اور اٹلی سے اخراج کے بعد قسطنطنیہ، سالونیکا، ادرنہ اور سلطنت ترکی کے دوسرے حصوں میں آباد ہو گئے تھے۔ نسی ۱۵۵۳ء میں قسطنطنیہ پہنچا تھا اور اس نے بایزید کے خلاف جنگ میں سلیم کو مالی امداد دی تھی۔ سلیم نے اس کے بدلے میں سلیمان کو آمادہ کر لیا کہ نسی کو بحیرہ طبریہ کے پاس ایک علاقہ دے دیا جائے، جہاں وہ یہودی پناہ گیروں کو آباد کرنا چاھتا تھا۔ ۱۵۶۶ء میں سلیم نے نسی کو نکساس۲ اور بحیرہ ایجہ کے دوسرے جزیروں کا امیر بنا دیا۔ وینس سے قبرص کی حوالگی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ نسی کو اس مطالبے سے بڑی دلچسپی تھی۔ غالباً وہ یہودیوں کو وھاں بسانے کا خواھشمند تھا۔ وینس کے انکار پر نسی نے ۱۵۷۰ء میں سلیم کو قبرص پر حملے کے لئے آمادہ کر لیا۔ جنگ میں ھسپانیہ وینس کا معاون بن گیا لیکن ان دونوں حلیفوں کے درمیان کامیاب تعاون کی کوئی صورت نہ تھی اور دونوں کے بیڑے اس وقت کمک کے لئے تیار ہو سکے جب قبرص کی قسمت کا فیصلہ ہو چکا تھا۔

مقدس لیگ

۲۰ - مئی ۱۵۷۱ء کو پوپ پائیس پنجم ترکوں کے خلاف مسیحیوں کی ایک ''مقدس لیگ'' بنانے میں کامیاب ہوا۔ ایک عظیم الشان بحری بیڑا

---

۱ - Don Josoph Nassi - ۲ - Nexos -

Marfat.com

تیار کیا گیا ، جس کی کمان آسٹریا کے ڈان جوآن کے حوالے کی گئی اور یہ بیڑا مسینا میں جمع ہؤا - ترکوں نے گیارہ مہینے کے محاصرے کے بعد ۳ - اگست کو فاماگسٹا۱ پر قبضہ کر لیا - اس اثنا میں انہیں چھ مرتبہ حملے کرنا پڑے - ۷ - اکتوبر ۱۵۷۰ء کو دونوں بیڑوں کے درمیان لپانٹو میں جنگ ہوئی - متحدہ مسیحی بیڑے میں دوسو آٹھ جہاز تھے جن میں سے چھ بہت بڑے تھے - ترکی بیڑے کے جہازوں کی تعداد دو سو تیس تھی اور علی پاشا اس کا کماندار اعظم تھا - تین گھنٹے نہایت خوفناک جنگ جاری رہی - ترکوں کے اسی جہاز غرق ہو گئے - ایک سو تیس پکڑے گئے اور چالیس بچ نکلے۲ - اکٹیم کے بعد یہ سب سے بڑی بحری جنگ تھی - یورپ میں جشن اور خوشیاں ، لیکن ھسپانیہ اور وینس کے مسلسل جھگڑوں کے باعث اس فتح کے ثمرات ضائع ہو گئے - ھسپانیہ چاھتا تھا کہ شمالی افریقہ کو از سر نو فتح کیا جائے - وینس کی خواھش تھی کہ قبرص کو ترکوں کے قبضے سے چھڑایا جائے

ترکوں نے حیرت انگیز تیزی سے نیا بیڑا تیار کر لیا - اور وہ ۱۵۷۳ء میں ایڈریاٹک کے اندر پہنچ گیا - ڈان جوآن نے اس پر حملے سے انکار کر دیا -

سلیم کا آخری دور ترکوں نے ۱۵۱۰ء میں ٹیونس لے لیا تھا - ڈان جوآن نے ۱۵۷۳ء میں اس شہر پر دوبارہ قبضہ کر لیا - وینس نے ھسپانیہ کا ساتھ چھوڑ کر ترکوں سے

---

۱ - Famagusta ، یہ جزیرہ قبرص میں ھے -

۲ - یہ عجیب بات ھے کہ کل جہاز دو سو تیس تھے - اسی ڈوبے ، ایک سو تیس پکڑے گئے - یہ تعداد دو سو دس بنی باقی صرف بیس رہ گئے پھر چالیس کیونکر بچ نکلے -

Marfat.com

صلح کر لی - قبرص سے وہ دست بردار ہو گیا اور تین لاکھ دوکات تاوان ادا کیا (مارچ - ۱۵۷۳ء) - ۱۵۷۴ء میں ترکوں نے ہسپانیہ کو ٹیونس سے نکال دیا - لپانٹو کی شکست کے باوجود ترک مغربی بحیرہ روم کے یورپی سواحل پر مسلسل چھاپے مارتے رہے اور یہ سلسلہ سولھویں صدی کے آخر تک جاری رہا - ۱۵۷۴ء میں سلیم نے وفات پائی -

مُراد ثالث
۱۵۷۴ء - ۱۵۹۶ء

ہسپانیہ اور ترکوں کے درمیان صلح (۱۵۸۵ء) - دونوں نے اپنے اپنے مقبوضات پر قناعت کر لی - سلطانوں کی بے پروائی کے باعث سلطنت میں زوال کا آغاز (۱۵۸۵ء) - انہوں نے کاروبار وزیروں پر چھوڑ دیا جو عموماً ان کے خاص آدمی ہوتے تھے - خرابیوں میں اضافہ - حرم کی طرف سے امور سلطنت میں مداخلت - حکمران گروہوں کا ظلم - (یہودی، یونانی وغیرہ) فوجی تنظیم میں ضعف و انحطاط - خصوصاً - ینی چریوں میں ، جن میں اب ترکوں کو بھی داخل کرنے لگے تھے - چونکہ سلطنت کی حدیں زیادہ طاقتور یورپی حکومتوں تک پہنچ گئی تھیں ، اس لئے فتوحات مشکل ہو گئیں اور فوجی جاگیروں کی تعداد بھی گھٹ گئی - اب سپاہیوں کو انعامات اور مراعات سے مطمئن رکھنے کے سوا چارہ نہ تھا - کچھ دیر بعد ینی چریوں نے پریٹورین[۱] گارڈ کی حیثیت اختیار کر لی - وہی سلطانوں کو تخت پر بٹھاتی ، وہی اتارتی - اکثر سلطان اس کے ہاتھ میں کٹھ پتلیاں تھے - اس دور میں محاصل بھی بڑھ گئے اور خزانہ انحطاط پذیر ہونے لگا - اس کے مقابلے میں انگریزوں ، ولندیزوں اور فرانسیسیوں نے

---

۱ - Praetorium guard یہ رومی شاہنشاہوں کی گارد تھی جو آخری دور میں امور سلطنت کی مالک بن گئی تھی جسے چاہتی شاہنشاہ بنا دیتی جسے چاہتی تخت سے اتار دیتی -

Marfat.com

مشرقی بحیرہ روم میں وسیع تجارت کا بندوبست کر لیا ۔

مختلف واقعات ترکوں اور ایران کے درمیان ۱۵۷۷ء میں جو جنگ شروع ہوئی تھی ، وہ بے قاعدگی سے دیر تک جاری رہی ۔ ۱۵۹۰ء میں صلح ۔ ترکوں نے گرجستان ، آذربائیجان اور شرواں لے لئے ۔ اس طرح اپنی سرحد قفقاز سے قزوین تک بڑھا لی ۔ آسٹریا اور ترکوں کے درمیان جنگ ۱۵۹۳ء - ۱۶۰۶ء) ۔ سجسمنڈ باتھوری۱ امیر ٹرانسلو ینیا نے اس جنگ میں آسٹریا کا ساتھ دیا ۔ ۱۶۹۶ء میں کرسٹیز۲ کے مقام پر ترکوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی ۔ کرسٹینر ارلاؤ کے قریب شمالی ہنگری میں ہے لیکن سلسلہ جنگ باقاعدہ جاری نہ رہ سکا ، اس لئے کہ شاہنشاہ آسٹریا ٹرانسلوینیا کے معاملے میں الجھا رہا ۔ اس نے پہلے اسے باتھوری کے قبضے سے چھڑایا پھرمالڈیویا کے مائیکل سے ۔ ترکوں نے سٹیفن بوکسکے۳ کی حمایت کی کہ آسٹرویوں کو باہر نکال دے لیکن خود ترکوں کو ایران کی پیدا کردہ مشکلات پر متوجہ ہونا پڑا ۔

ایرانیوں سے لڑائیاں ایران کے شاہ عباس اعظم سے لڑائیاں (۱۶۰۲ء - ۱۶۱۸ء) ۔ عباس نے اپنی فوج سر انتھونی اور سررابرٹ شرلے۴ کی امداد سے از سر نو منظم کر لی تھی ۔ اور

---

۱ - Sigismund Bathory ۔ ۲ - Keresztes

۳ - Stephen Bocskay ۔

۴ - سر انتھونی اور سر رابرٹ شرلے (Shirley) دو بھائی تھے جو ایران پہنچے اور وہاں بڑا اعزاز حاصل کیا ، لیکن یہ صحیح نہیں کہ فوجی تنظیم میں عباس کو امداد دی ۔ البتہ یہ درست ہے کہ عباس کے لئے یورپی طاقتوں کی امداد حاصل کرنے میں انہوں نے بڑی کوششیں کیں اور ترکوں کے خلاف یورپی طاقتیں ہر ایک کی امداد کے لئے تیار رہتی تھیں ۔

Marfat.com

سر اینتھونی کو یورپی طاقتوں کا تعاون حاصل کرنے کے لئے کار خاص پر یورپ بھیجا گیا - عباس نے پہلے تبریز، پھر اریوان، شروان اور قارص لے لئے - جھیل ارومیہ پر زبردست فتح کے بعد عباس نے بغداد، موصل اور دیاربکر پر بھی قبضہ کر لیا - ۱۶۱۲ء میں صلح ہوئی لیکن ۱۶۱۶ء میں دوبارہ جنگ چھڑ گئی - ۱۶۱۸ء کے معاہدے کے مطابق ترکوں نے آذربائیجان اور گرجستان چھوڑ دئے -

ستواتوروک[1] کا عہدنامہ ۱۶۰۶ء

(یہ پہلا عہدنامہ تھا جس پر ترکوں نے قسطنطنیہ کے باہر دستخط کئے) - یہ ترکوں اور آسٹریا کے درمیان ہؤا تھا - آسٹریا نے ٹرانسلوینیا بوکسکے کے حوالے کر دیا - ترکوں نے آسٹرویوں کی برابری کا اقرار کر لیا اور جو خراج وہ ھنگری کے لئے ادا کرتے تھے، اس کا سلسلہ بند ہو گیا -

مراد رابع ۱۶۲۳ء - ۱۶۴۰ء

یہ چودہ سال کا لڑکا تھا جب تخت پر بیٹھا - سلطنت میں بغاوتیں ہو رہی تھیں اور وہ خود سرکش ینی چریوں کے رحم و کرم پر تھا - انتہائی وحشیانہ سختیوں کے بعد مراد نے اپنا اقتدار بحال کیا - بغداد کو واپس لینے کی کوشش اس لئے ناکام ہوئی کہ نئی بغاوتیں پھوٹ پڑیں جنھیں مراد نے حسب معمول بڑی سختی سے فرو کیا (۱۶۲۵ء) - اس نے ایرانیوں سے ھمدان لے لیا (۱۶۳۰ء) - اریوان اور تبریز کی تسخیر (۱۶۳۵ء) - بغداد پر دوبارہ قبضہ (۱۶۳۸ء) - صلح ہوئی تو ایرانیوں نے اریوان اور ترکوں نے بغداد اپنے پاس رکھا -

---

۱ - Zsitva-Torok

Marfat.com

مراد نے مسیحی بچوں کا خراج منسوخ کر دیا ۔ فوجی جاگیرات کا نظام از سر نو ترتیب دیا ۔ ینی چریوں کی تعداد گھٹا دی اور فوجی نئی تنظیم کی بنیاد رکھی ۔ اصلاح کی پہلی کوشش اس کی موت پر ختم ہو گئی (۱۶۴۰ء) ۔

وینس سے طویل جنگ ۱۶۴۵ء ۔ ۱۶۶۴ء

یہ جنگ اس لئے شروع ہوئی تھی کہ ترک جزیرہ کریٹ پر قبضہ کرنے کے خواہاں تھے ۔ اس جنگ میں وینس نے ترکوں کے مقابلے میں بدرجہا زیادہ قوت کا مظاہرہ کیا اور اپنا بیڑا آبناؤں۱ میں بھیج دیا ۔ ینی چریوں نے بغاوت کی اور سلطان ابراہیم (۱۶۴۰ء - ۱۶۴۸ء) کو تخت سے اتارکر اس کی جگہ محمد رابع (۱۶۴۸ء-۱۶۸۷ء) کو سلطان بنا لیا جو دس سال کا بچہ تھا ۔ اس پر پھر بد نظمی کا دور شروع ہو گیا - ۱۶۵۶ء میں وینس نے در دانیال کے قریب ایک زبردست فتح حاصل کی ۔

۱۶۵۲ء میں محمد کوپریلی کو وزیراعظم بنایا گیا ۔ وہ البانیا کا ایک معمولی پاشا تھا لیکن سر گرمی اور استقامت میں اسے خاص شہرت حاصل تھی ۔

---

۱ - آبناؤں سے مراد ہے در دانیال اور مار مورا ۔

Marfat.com

چودھواں باب

سلطنت عثمانیہ
۱۶۵۶ء - ۱۷۹۳ء

محمد کوپریلی
۱۶۵۶ء - ۱۶۶۱ء

محمد کوپریلی وزیراعظم نے بے پناہ جبر و تشدد سے سرکش ینی چریوں کو فرمانبردار بنایا ۔ نا اہل کہان داروں کو قتل کیا ۔ دربار سے غیر مناسب عنصروں کو نکالا ، مالیات کی حالت بہتر بنائی (محاصل اور ضبطیوں کے ذریعے سے) ۔ وینس کے خلاف شدت و قوت سے جنگ جاری رکھی گئی ۔ لمناس۱ اور ٹینے ڈاس۲ دوبارہ لے لئے گئے ۔

جارج ثانی رے کاکزی۳ والی ٹرانسلوینیا کی شکست اور معزولی (۱۶۵۷ء) ۔

احمد کوپریلی
۱۶۶۱ء - ۱۶۷۸ء

محمد کوپریلی کا فرزند وزیراعظم بنا ۔ نظم و عمل بحال کیا ، نرمی اور ملائمت سے حکومت کا کاروبار چلایا ۔ ایک طرف سلطان کو خوش رکھا دوسری طرف دشمنوں کو چکمہ دیا ۔ صلح کے ذریعے سے وینس کے ساتھ جنگ ختم کرنے کی ناکام کوشش ۔

---

۱ - Lemnos -
۲ - Tenedos -
۳ - Rakoczy -

Marfat.com

آسٹریا کے خلاف جنگ (۱۶۶۳ء - ۱۶۶۴ء) - ویسٹ فیلیا۱ کے معاہدے کے بعد آسٹریا دوبارہ شرق ادنیٰ پر توجہ کے قابل بن گیا -

یکم اگست ۱۶۶۴ء کو جنگ سان گاتھرڈ۲ - آسٹریا کے جرنیل مانٹی ککولی۳ نے ترکوں پر فتح پائی - وسوار۴ کے مقام پر بیس سال کے لئے معاہدہ صلح ، ترکوں کو کوئی علاقہ چھوڑنا نہ پڑا لیکن انہوں نے یہ تسلیم کر لیا کہ ٹرانسلوینیا کے والی کا انتخاب مقامی جاگیردار کریں گے -

طویل محاصرے کے بعد کریٹ کا سقوط (۱۶۶۹ء) - وینس کے ساتھ صلح (۱۶۷۰ء) - جزیرے کے صرف تین مستحکم مقام وینس کے قبضے میں رہے -

پولینڈ کے خلاف جنگ ۱۶۷۲ء - ۱۶۷۶ء

تاتاریوں اور کاسکوں کی جانب سے بے شمار سرحدی حملوں کے باعث یہ جنگ شروع ہوئی - نیز یوکرین پر اقتدار حاصل کرنے کے لئے رقابت اس کا باعث بنی - ترکوں نے لیمبرگ۵ تک ترکتاز کی لیکن شاہ جان۶ سبیکی نے دو مرتبہ انہیں شکست دی - ذروناے۷ کے معاہدے کے مطابق (۱۶- اکتوبر ۱۶۷۶ء) ترکوں نے پوڈولیا۸ اور پولستانی یوکرین کے بڑے حصے پر قبضہ کر لیا - اس طرح براہ راست روس سے ان کی سرحد مل گئی -

---

Westphalia - ۱
St- Gotthard - ۲
Monte Cucculi - ۳
Vasvar - ۴
Lemberg - ۵
Sobieski - ۶
Zuravna - ۷
Podolia - ۸

Marfat.com

روس کے خلاف پہلی جنگ
۱۶۷۷ء - ۱۶۸۱ء

یہ جنگ کاسکوں کے حملے کا نتیجہ تھی - ردزین ۱ کے معاھدے کے مطابق (۱۶۸۱ء) ترک مجبور ہو گئے کہ اول یوکرین کے بڑے حصے سے دست بردار ہو جائیں ، دوم بحیرہ اسود میں کا سکوں کو تجارتی حقوق دیں -

قرہ مصطفیٰ
۱۶۷۸ء

احمد کوپریلی کا نسبتی بھائی وزیراعظم بنا - اس میں اھلیت نہ تھی لیکن عز و جاہ کی حرص بہت زیادہ تھی - شہنشاہ لیوپولڈ اول کے مقابلے میں اس نے ھنگری کی بادشاھی کے لئے ایمرک توکولی۲ کی حمایت کی۔ اس پر آسٹریا سے جنگ شروع ھو گئی (۱۶۸۲ء - ۱۶۹۹ء) ، پولینڈ ، آسٹریا کی حمایت میں کھڑا ھو گیا -

قرہ مصطفیٰ نے وی آنا کا محاصرہ کر لیا (۱۷- جولائی ۱۶۸۳ء - ۱۲- ستمبر ۱۶۸۳ء) - شہر کی فصیلوں پر زبردست حملے - سرنگوں کے ذریعے سے وسیع جنگی کارروائیاں - محصورین نے رودیجر فان سٹھرم برگ۳ کی کمان داری میں بہادرانہ مقابلہ کیا - جرمنی اور پولینڈ کی مشترکہ فوج نے شہر کے لئے کامیاب کمک کا انتظام کیا - جرمن فوج کا سالار لورین کا چارلس تھا ، پولستانی فوج کا سالار جان سبیسکی -

۱۶۸۴ء میں وینس بھی آسٹریا اور پولینڈ سے مل گیا - اس طرح پوپ کی سرپرستی میں ترکوں کے خلاف ایک "مقدس لیگ" بن گئی - پول ، لوئی چہار دھم شاہ فرانس کے زیر اثر اس اتحاد سے باھر نکل گئے - آسٹروی فوجوں نے تیزی سے بوڈاپسٹ پر پیش

---

۱ - Radzin -
۲ - Emeric Tokolli -
۳ - Rudiger von Stahremberg -

Marfat.com

قدسی کی (۱۶۸۶ء) - حکومت وینس نے جنوبی یونان میں بہت سے قلعوں پر قبضہ کر لیا - روس نے ایزوو ۱ کا محاصرہ کر لیا (۱۶۸۷ء - ۱۶۸۹ء) -

موہاکس کی دوسری جنگ

۱۲- اگست ۱۶۸۷ء کو موہاکس کے مقام پر دوسری مرتبہ جنگ ہوئی - لورین کے چارلس نے ترکوں کو شکست دی ، پریس برگ کی پارلیمنٹ نے تخت ہنگری کے حقوق وراثت آسٹروی حکمرانوں میں سے مردوں کے حوالے کر دئے - قسطنطنیه میں افراتفری ، محمد رابع کی معزولی ، سلیمان ثالث کی تخت نشینی ۱۶۸۷ء - ۱۶۹۱ء -

آسٹریا نے پہلے بلغراد پر قبضہ کیا (۱۶۸۸ء) پھر ودین۲ لیا (۱۶۸۹ء) -

مصطفیٰ کوپریلی جو احمد کا بھائی تھا وزیراعظم بنا- (۱۶۸۹ء) ترکوں نے آسٹریا کو بلغاریه، سرویا اور ٹرانسلوینیا سے نکال دیا - بلغراد پر دوباره قبضه کر لیا - سروی بھاگ کر جنوبی ہنگری میں چلے گئے -

مختلف جنگیں اور معاہدۂ صلح

۱۹- اگست ۱۶۹۱ء کو ترکوں نے جنگ سلم کمن ۳ میں بیڈن کے لوئی سے شکست کھائی - مصطفیٰ مارا گیا - جنگ جاری رہی لیکن آسٹریا چونکه فرانس سے الجھ چکا تھا اس لئے وہ جنگ پورے زور سے جاری نه رکھ سکا -

۲۸- جولائی ۱۶۹۶ء کو پیٹر اعظم نے ایزوو ترکوں سے مستقل طور پر چھین لیا -

---

۱ - Azov -

۲ - Vidin -

۳ - Salem Kemen -

Marfat.com

۱۱- ستمبر ۱٦۹۷ء جنگ زینٹا۱ میں سیوائے کے یوجین۲ نے ترکوں پر زبردست فتح حاصل کی۔

۲٦- جولائی ۱٦۹۹ء معاہدہ کارلووٹز۳۔ یہ معاہدہ پچیس سال کے لئے ہؤا۔ پورا ہنگری آسٹریا کو مل گیا۔ ٹرانسلوینیا، کروشیا، سلاو وینا بھی اسی کے قبضے میں آ گئے۔ جنوبی یونان اور ڈلمیشیا کا بڑا حصہ وینس کے حوالے ہوگئے، پولینڈ نے پوڈولیا حاصل کر لیا۔ روس نے ۱۷۰۲ء تک جنگ جاری رکھی، پھر معاہدہ صلح کے ذریعے سے ایزوو روسیوں کے حوالے ہو گیا۔ پیٹر کا نقشہ عمل دور رس تھا۔ وہ ممالک بلقان میں اپنے تمام ہم مذہبوں کو آزاد کرانا چاھتا تھا لیکن اسے ملتوی کرنا پڑا۔

روس سے جنگ ۱۷۱۰ء۔ ۱۷۱۱ء

اس جنگ کی آگ فرانس اور سویڈن کے چارلس دوازدھم نے بھڑکائی جو پولٹوا۴ کی لڑائی (۱۷۰۹)ء میں روسیوں سے شکست کھا کر ترکی بھاگ گیا تھا۔ پیٹر بلقانی مسیحیوں کا حامی بن گیا اور اس نے بغاوتیں کرانے کی کوشش کی۔ ۱۷۱۱ء میں ترکوں کی بہت بڑی فوج نے اسے دریائے پروتھ۵ کے کنارے نرغے میں لے لیا۔ مجبوراً پیٹر کو اپنی رہائی کی قیمت ادا کرنی پڑی۔ ۲۱- جولائی ۱۷۱۱ء کو پروتھ کا معاہدہ ہؤا اور روس نے ایزوو پر قبضہ چھوڑ دیا۔

متفرق واقعات

وینس سے جنگ (۱۷۱۴ء - ۱۷۱۸ء)۔ ترکوں نے کارنتھ بھی لے لیا اور کریٹ میں وینس کے جو مقبوضات تھے انہیں بھی چھین لیا۔ آسٹریا نے ہنگری میں مہم

۱- Zenta -
۲- Eugene -
۳- Karlowitz -
۴- Poltava -
۵- Pruth -

Marfat.com

شروع کر دی - ۵- اگست ۱۷۱۶ء کو یوجین نے پیٹروارڈین۱ میں فتح پائی اور بلغراد پر قبضہ حاصل کر لیا (۱۷۱۷ء) -

۲۱- جولائی ۱۷۱۸ء کو پساروونز۲ کے مقام پر صلح ہوئی اور ترک سرویا اور ولیشیائے کوچک سے دست برداری پر مجبور ہو گئے لیکن جنوبی یونان پر قبضہ باقی رکھا -

ترکوں نے روس سے معاہدہ کر کے ماورائے قفقاز کا مغربی حصہ حاصل کر لیا (۱۷۲۵ء - ۱۷۲۷ء) اس پر نادر شاہ ایران سے جنگ شروع ہو گئی - اس نے ۱۷۳۰ء میں ترکوں کو مغربی قفقاز سے نکال دیا -

روس اور آسٹریا سے جنگ ۱۷۳۶ء - ۱۷۳۹ء

یہ جنگ ایک حد تک اس امر کا نتیجہ تھی کہ ترکوں نے پولینڈ کے خلاف روس کی کارروائیوں پر احتجاج کیا تھا ، نیز فرانس کے دباؤ کے ماتحت یہ شروع ہوئی - روسیوں نے ایزوو لے لیا اور کریمیا پر حملہ کر دیا - لیکن ۱۷۳۷ء کی مہمات میں ترک ، روس آسٹریا دونوں کے خلاف کامیاب ہو گئے - روسی جرنیل نے میونخ ۳ سے جسی۴ تک نہایت شاندار پیش قدمی کی (۱۷۳۹ء) - ان کامیابیوں پر آسٹریا میں گھبراہٹ پیدا ہو گئی اور اس نے فرانس کی ثالثی قبول کر لی - ۱۸- ستمبر ۱۷۳۹ء کو بلغراد کے معاہدے کے مطابق آسٹریا نے شمالی سرویا اور بلغراد چھوڑ دئے - آسٹریا کی علیحدگی نے روسیوں کو بھی صلح پر مجبور کر دیا - انہوں نے مان لیا کہ ایزوو میں جو استحکامات کئے گئے ہیں وہ مسمار کر دئے جائیں گے اور بحیرہ اسود میں کوئی بیڑا نہ رکھا جائے گا -

---

۱ - Peterwardein -
۲ - Passarowitz -
۳ - Munnich -
۴ - Jassy -

Marfat.com

شجرۂ سلاطین عثمانیہ

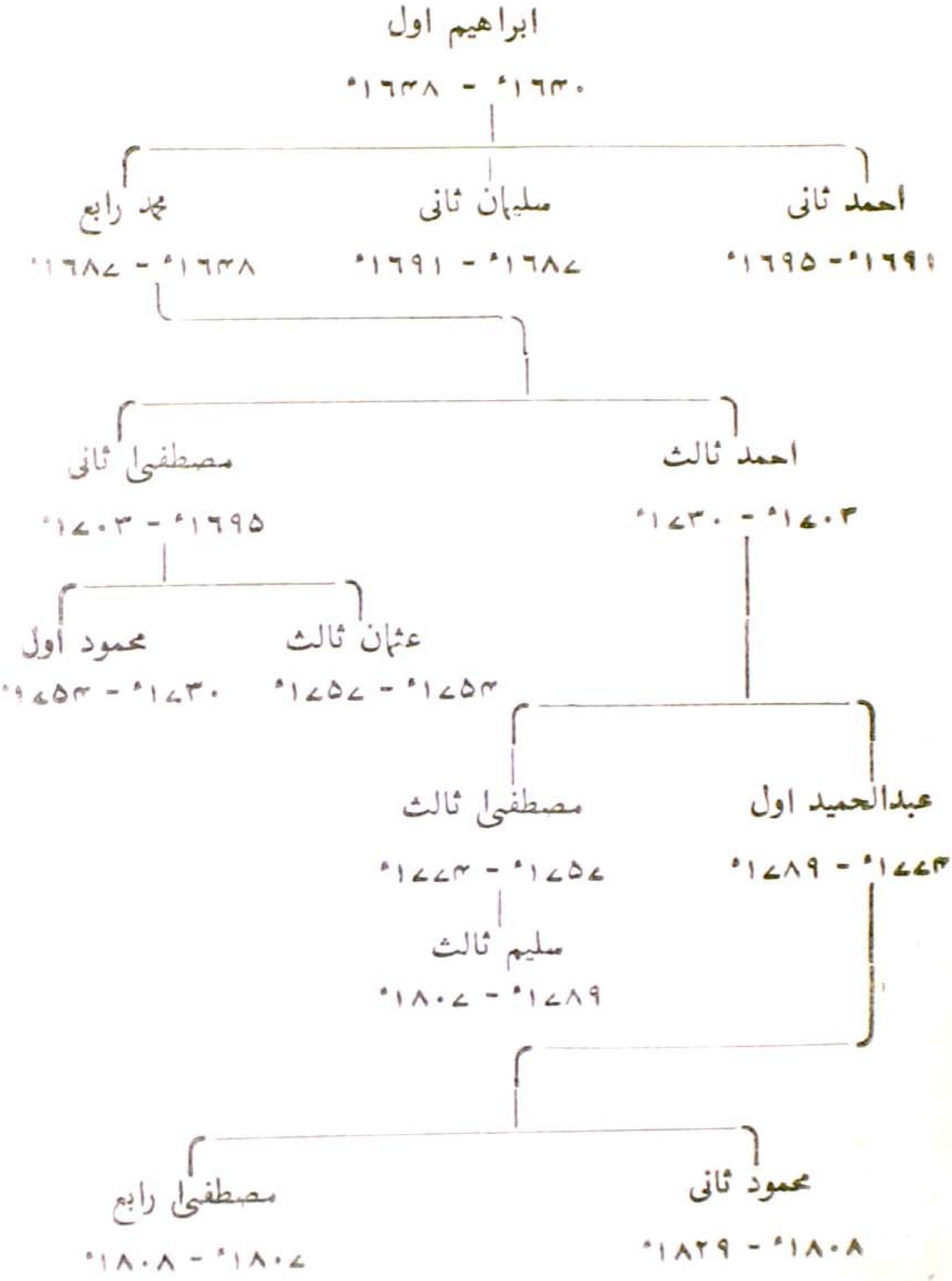

Marfat.com

Marfat.com

ایران سے جنگ ۱۷۴۳ء - ۱۷۴۶ء

ایران سے غیر فیصلہ کن جنگ ۔ یہ اصل میں طویل کشمکش کا خاتمہ تھی ۔ اٹھارویں صدی کے وسط کو بہ حیثیت مجموعی امن کا دور سمجھنا چاہئیے (یورپی طاقتیں آسٹریا کی جنگ تخت نشینی اور جنگ ہفت سالہ میں اُلجھی ہوئی تھیں) یہ ثقافتی ترقی کا بھی دور ہے (راغب پاشا وزیراعظم ۱۷۵۷ء - ۱۷۶۳ء) - مرکزی حکومت کی طرف سے جارحانہ اقدام رک جانے کا نتیجہ یہ ہؤا کہ نئے حاکم پیدا ہو گئے جنھوں نے اناطولیہ کے مختلف حصوں میں اپنی حکومتیں قائم کر لیں ۔ وہ در اصل نیم خود مختار فرماں رواؤں کی حیثیت رکھتے تھے -

ملکہ کیتھرائن کی پہلی جنگ ۱۷۶۸ء تا ۱۷۷۴ء

یہ جنگ پولینڈ میں روسی پالیسی کی وجہ سے شروع ہوئی ۔ پولستانیوں نے بغاوت کی، پھر وہ بھاگ کر ترکی چلے گئے - روسی فوجوں نے ان کا تعاقب کیا ، فرانس کی انگیخت پر باب عالی نے جنگ کا اعلان کر دیا ۔ ملکہ کیتھرائن جنگ نہ چاہتی تھی لیکن شروع ہو گئی تو اُس نے سرگرمی سے اسے جاری رکھا ۔ اس کے جرنیلوں نے مالڈیویا [۱] اور ولیشیا کے علاقے پامال کر ڈالے۔ روسی کارندوں نے یونانیوں کو بغاوت پر آمادہ کیا ۔ ان باغیوں کے افسر روسی تھے -

جنگ چزمے [۲] (۴ - جولائی ۱۷۷۰ء) - روسی بیڑا جس کے افسر انگریز تھے بالٹک سے ساحل اناطولیہ پر پہنچا اور ترکی بیڑے کو شکست دی - ۱۷۷۱ء میں روسیوں نے کریمیا فتح کر لیا ۔ فریڈرک اعظم نے روسی فتوحات پر پریشان ہو کر ثالثی کی پیش کش کی اور پولینڈ کی پہلی تقسیم عمل میں آئی ۔ جنگ جاری رہی -

---

۱ - Moldavia -

۲ - Chesme -

Marfat.com

یہاں تک کہ روسیوں کو پگاشف۱ کی بڑی بغاوت نے اپنی طرف متوجہ کر لیا ۔

معاہدہ کوچک کینرجی

کوچک کینر جی۲ دریائے ڈینیوب کے کنارے سلسٹریا کے پاس ایک گاؤں ہے جہاں ۲۱- جولائی ۱۷۷۴ء کو معاہدہ ہؤا ۔ روس نے کریمیا میں کن برن ، ینی قلعہ اور کرچ لے لئے نیز ترکی سمندروں میں تجارتی جہازوں کے لئے آزادانہ پھرنے کا حق حاصل کر لیا ۔ کریمیا کے تاتاریوں کی خود مختاری اس شرط پر تسلیم کی گئی کہ وہ سلطان کو خلیفہ مانیں ۔ مالڈیویا اور ولیشیا اس شرط پر ترکی کو واپس کر دئے گئے کہ ان پر نرمی سے حکومت کی جائے گی ۔ روس نے ان کے باب میں مداخلت کا حق باقی رکھا ۔ روس کو غلطہ (قسطنطنیہ کا وہ حصہ جہاں غیر ملکی رہتے تھے) میں ایک یونانی کلیسا بنانے کی اجازت مل گئی ۔ ترکوں نے مسیحی کلیساؤں کی حفاظت کا وعدہ کیا اور یہ بھی مان لیا کہ روس غلطہ کے کلیسا کے لئے یادداشتیں پیش کر سکے گا ۔ یہ شرطیں آگے چل کر روس کے لئے بہت زیادہ مداخلت کی بنیاد بن گئیں ۔

روسی اور آسٹروی معاہدہ ۱۷۸۱ء

کیتھرائن ملکہ روس اور جوزف ثانی شہنشاہ آسٹریا کے درمیان ایک اہم ملاقات (۱۷۸۰ء)- کیتھرائن نے اس میں اپنی یونانی سکیم پیش کی جس کا مدعا یہ تھا کہ ترکوں کو یورپ سے نکال کر یونانی سلطنت بحال کی جائے اور کانسٹن ٹائن (پیدایش ۱۷۷۹ء) کو بادشاہ تسلیم کیا جائے ۔ آسٹریا کے لئے ممالک بلقان کا نصف مغربی حصہ تجویز ہؤا ۔ روس نے ۱۷۸۳ء میں اس عذر پر کریمیا کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا کہ وہاں امن قائم کرنا مقصود ہے ۔

---

۱ - Pugachev - ۲ - Kuchuk Kainarji -

Marfat.com

ترکوں کو اس پر بڑا غصہ آیا لیکن انگلستان اور آسٹریا نے انہیں راضی کر لیا کہ جو کچھ پیش آ چکا ہے اسے قبول کر لیا جائے ۔

کیتھرائن کی دوسری جنگ ۱۷۸۷ء ۔ ۱۷۹۲ء

یہ جنگ اس لئے شروع ہوئی کہ ترک کریمیا کے تاتاریوں کے ساتھ روس کے خلاف ساز باز کر رہے تھے اور روس گرجستان پر قبضہ کرنا چاہتا تھا ۔ آسٹریا ، ۱۷۸۱ء کے معاہدے کے مطابق روس کا ساتھی بن گیا (۱۷۸۸ء) ۔ جنگ کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکی ۔ روس اس کے لئے تیار نہ تھا اور ترکوں کو اناطولیہ کے نیم خود مختار حاکموں سے فوج حاصل کرنے میں مشکلات پیش آئیں ۔

سلیم ثالث ۱۷۸۹ء ۔ ۱۸۰۷ء

یہ بڑا دانش مند حکمران تھا ۔ اس نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ دشمنوں پر فتح حاصل کرے اور سلطنت کا انتظام درست کر دے ۔ آسٹریا نے بلغراد پر قبضہ کر لیا اور روسی فوجیں پرنس پوٹم کن۱ اور جنرل سوواروف۲ کے ماتحت ڈینیوب کی طرف بڑھیں ۔ آسٹریا نے پروشیا کے دباؤ کے ماتحت سسٹووا۳ میں الگ صلح کر لی (۴ ۔ اگست ۱۷۹۱ء)۔ اس صلح کے مطابق بلغراد ترکوں کو واپس مل گیا اور شمالی بوسینیا میں چھوٹا سا علاقہ آسٹریا کے حوالے کر دیا گیا ۔

معاہدہ جسی

(۹- جنوری ۱۷۹۲ء) ۔ روس پولینڈ میں پروشیا کی سرگرمیوں سے پریشان ہو گیا اور آسٹریا کی علیحدگی پر اس نے جنگ ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ۔ مالڈیویا اور بسریبیا واپس کر دیا ، اوکزاکوف۴ لے لیا اور دریا نیسٹر کے ساتھ حد قائم ہو گئی ۔

---

۱ - Potemkin -
۲ - Suvorov -
۳ - Sistova -
۴ - Oczakov -

پندرھواں باب

افریقہ

۱۵۱۷ء - ۱۸۰۰ء

فتح مصر ۱۵۱۷ء

سلیم اول نے مصر فتح کیا اور وہاں ترک گورنر مقرر کر دیا ۔ مملوک سردار بدستور مؤثر اقتدار کے مالک رہے ۔ زمینیں انہیں کے قبضے میں تھیں ۔

متفرق واقعات

مسلمان صومالی سردار احمد گران نے آتش بار ہتھیاروں سے کام لے کر حبشہ کو پامال کر ڈالا (۱۵۲۷ء) ۔ نجاشی نے پرتگیزوں سے مدد طلب کی ۔

ترکوں نے خیرالدین بار بروسہ کے ماتحت ٹیونس پر قبضہ کر لیا (۱۵۳۴ء) ۔

ھسپانیہ نے ٹیونس کو فتح کر لیا (۱۵۳۵ء) ۔ اس طرح شمالی افریقہ کے ساحل کی تسخیر مکمل ہو گئی جس کا آغاز ۱۴۹۴ء میں ملیلہ پر قبضہ حاصل کرنے سے ہوا تھا ۔

الجزائر کے خلاف چارلس پنجم کی ناکام مہم (۱۵۴۱ء) ۔ اسی سال کرسٹوفر داگاما فرزند واسکو کے ماتحت پرتگیزی مہم حبشہ بھیجی گئی ۔ پرتگیز احمد گران کو حبشہ سے خارج کرنے میں کامیاب ہو گئے ۔

Marfat.com

۱۵۷۱ء - ۱۶۰۳ء ادریس ثالث کے ماتحت سلطنت بورنو کا عہد عروج (تیرھویں صدی سے) ، جھیل چاڈ کے پاس کا زیادہ تر علاقہ اسی سلطنت کے قبضے میں تھا ۔

۱۵۷۴ء میں ٹیونس ھسپانیہ سے چھن گیا اور یہ ترکی سلطنت میں شامل ھو گیا ۔ اس کے لئے حاکم مقامی لوگ منتخب کرتے تھے ۔ ۱۵۷۸ء میں مراکش کی خاندانی جنگ میں پرتگال سے مدد مانگی گئی اور پرتگال نے ملک کو فتح کر لینے کا فیصلہ کیا لیکن قصرا لکبیر کی جنگ میں شکست فاش کھائی ۔ احمد المنصور نے شریفی خاندان کی حکومت قائم کی ۔ ۱۵۸۰ء میں ھسپانیہ نے سبتہ پر قبضہ کر لیا جو ۱۶۸۸ء تک پرتگال کا مقبوضہ سمجھا جاتا رھا ۔ ۱۵۸۱ء میں مراکش نے توات لے لیا ۔ یہ صحرائے اعظم میں مداخلت کا آغاز تھا ۔ ۱۵۹۱ء میں ھسپانیہ اور پرتگال کے مفرورین کی جو جماعت مراکش کی فوج میں ملازم ھو گئی تھی اس نے صحرا کو عبور کر کے آتش بار ھتھیاروں سے کام لے کر سنگھوئی کی فوجوں کو شکست دی ۔ گاؤ کی تباھی اور ٹمبکٹو میں مراکش کی حکومت کا قیام ۔ حبشیوں کی پوری ثقافت و تہذیب تباہ کر دی گئی اور ملک رقیب پاشاؤں کی جنگ جوئی کا شکار ھو گیا ۔ ۱۶۱۲ء میں ان پاشاؤں نے مراکش سے خود مختاری حاصل کر لی اور ۱۷۸۰ء تک ٹمبکٹو میں حکومت کرتے رھے ۔

۱۶۵۰ء - ۱۷۳۲ء علی بے ۱۶۵۰ء میں ٹیونس کا موروثی حکمران بن گیا ۔ ۱۶۶۲ء میں پرتگال نے طنجہ انگلستان کے حوالے کر دیا ۔ لیکن ۱۶۸۴ء میں انگریزوں نے یہ مقام سلطان مراکش کو واپس دے دیا ۔ اسی سال فرانس نے الجزائر کے قزاق سرداروں کے خلاف فوج کشی کی ۔ متعدد ساحلی قصبات

Marfat.com

پر بم باری - سردار بہت سے مسیحی غلام واپس کر دینے پر مجبور ہو گئے -

پرتگیزوں نے افریقه کے مشرق ساحل پر جو چوکیاں بنا لی تھیں ان میں سے عمان کے عربوں نے انہیں خارج کر دیا ۱۶۹۸ء - ممباسه پرتگیزوں نے ۱۷۳۰ء میں خالی کیا لیکن موزنبیق پر قبضه بحال رکھا -

۱۷۰۵ء میں حسین بن علی نے ٹیونس میں حسینی خاندان حکومت کی بنیاد رکھی اور ترکوں کے اقتدار سے آزادی حاصل کر لی - ۱۷۱۴ء میں احمد بے طرابلس کا حاکم بن گیا اور اس نے قره مانلی خاندان کی بنیاد ڈالی جس کی حکومت ۱۸۳۵ء تک باقی رهی - ۱۷۳۲ء میں هسپانیه نے وهران پر قبضه کر لیا -

۱۷۵۷ء - ۱۸۰۱ء مراکش میں سدی محمد کی فرماں روائی - اس نے امن و نظم بحال کیا اور مسیحیوں کو غلام بنانا ممنوع قرار دیا (۱۷۷۷ء) -

۱۷۶۶ء میں ایک سردار نے مصر میں حکمران بنتے هی ترکوں سے آزادی کا اعلان کر دیا - اس کے جانشین محمد بے نے ۱۷۷۳ء میں پھر ترکوں کی سیادت تسلیم کر لی - ۱۷۹۱ء میں هسپانیه نے وهران سے دست برداری اختیار کر لی لیکن ملیله ، سبته اور شمالی ساحل کے بعض دوسرے چھوٹے مرکز اپنے قبضے میں رکھے - ۱۸۰۱ء میں ایک توکولور سردار عثمان ونفودیو نے حوصه کو فتح کر لیا اور اس پورے علاقے کو اسلام کا حلقه بگوش بنا لیا - ساتھ هی مملکت سکوتو کی بنیاد رکھی -

Marfat.com

سولھواں باب

سلطنتِ ایران

۱۵۰۰ء - ۱۷۹۴ء

شاہ اسماعیل ۱۵۰۰ء - ۱۵۲۴ء

شاہ اسماعیل خاندان صفویہ کا بانی تھا - اور صدیوں کے بعد قومی حکمرانوں کا یہ پہلا خاندان تھا جو ایران میں قائم ہؤا - اسماعیل اپنا سلسلہ نسب صفی الدین اردبیلی (۱۲۵۲ء - ۱۳۳۴ء) سے ملاتا تھا - جو حضرت علیؓ خلیفہ چہارم کی نسل سے تھا - صفی الدین نے ترک قبیلوں میں درویشی کے ایک سلسلے کی بنیاد رکھی ، جس کے طور طریقے صوفیوں کے سے تھے اور مذہب اہل تشیع کا - اس کا اور اس کے جانشینوں کا اثر و رسوخ شمالی و مغربی ایران نیز مشرق و جنوبی اناطولیہ میں پھیل گیا - جب شیخ جنید (۱۴۴۸ء - ۱۴۶۰ء) اس سلسلے کا سجادہ نشین ہؤا تو اس نے دینوی طاقت بھی بڑھانے کی کوشش کی اور وہ اذون حسن کی حمایت و حفاظت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا - اس کی ھمشیر سے شادی بھی کر لی - اس کے بیٹے حیدر نے پورے سلسلے کو از سر نو منظم کر لیا اور اس طرح ایک زبردست جنگی کارخانہ اس کے ھاتھ آ گیا - ان بزرگوں کے مریدوں

Marfat.com

کو قزل باش کہتے تھے ، جس کے لفظی معنی ہیں "سرخ سر" ان کے سر پر ہمیشہ سرخ ٹوپیاں رہتی تھیں ۔

حیدر کو آق قویونلی خاندان کے حکمران یعقوب نے شکست دی اور وہ میدان جنگ میں مارا گیا ، لیکن اس نے کئی بیٹے چھوڑے جن میں سے ایک اسماعیل تھا ۔ اس نے کئی سال جگہ جگہ چھپ چھپ کر گزارے ۔ جب آق قویونلی خاندان کے حکمران رستم شاہ کے انتقال پر افراتفری پیدا ہوئی تو اسماعیل نے فائدہ اٹھایا اور اسی خاندان کے بادشاہ الوند کو ۱۵۰۱ء میں شکست دے کر جلد تبریز پر قبضہ کر لیا ، ساتھ ہی اپنی بادشاہی کا اعلان کر دیا ۔ اس کے مسند نشین ہوتے ہی شیعیت ایران کا مسلمہ مذہب بن گئی ۔

پرتگیزوں نے ہرمز میں مرکز قائم کر لیا (۱۵۰۷ء - ۱۶۲۲ء) شاہ اسماعیل نے ازبکوں کو شکست دے کر خراسان سے باہر نکال دیا ۔ ۱۵۱۰ء میں عثمانی سلطان سلیم اول نے ایران پر حملہ کیا اور چالدیران کی جنگ پیش آئی ۔ جس میں اسماعیل نے شکست کھائی اور تبریز چھن گیا ۔ اگرچہ بعد میں ترکوں نے اسے خالی کر دیا ۔ اسی وقت سے ترکوں اور ایرانیوں کے درمیان مذہبی اختلاف کی بناء پر ایک طویل کشمکش شروع ہو گئی ۔

شاہ طہماسپ اول
۱۵۲۴ء - ۱۵۷۶ء

اسماعیل کا فرزند دس سال کی عمر میں تخت نشین ہوا ۔ ساتھ ہی ماوراءالنہر کے ازبکوں کے خلاف حملوں اور مہموں کا سلسلہ جاری ہو گیا ۔ ترکوں نے بھی مسلسل حملے کئے اور عراق فتح کر لیا ۔ کئی مرتبہ تبریز ، سلطانیہ اور اصفہان پر بھی وہ قابض ہو گئے ۔ ۱۵۵۵ء میں ترکوں کے ساتھ مستقل عہد نامہ صلح ہوا ۔

Marfat.com

۱۵۶۱ء - ۱۵۶۳ء - انگلش مسکوی کمپنی ۱ کی طرف سے اینتھونی جنکن سن خشکی کے راستے روس سے ایران پہنچا اور اس نے تجارتی تعلقات کا بندوبست کیا جو ۱۵۸۱ء تک قائم رہے -

۱۵۷۶ء - ۱۵۸۷ء

طہماسپ کا چوتھا فرزند اسماعیل ثانی کے لقب سے مسند نشین ہؤا - اس نے اپنے تمام رشتہ داروں کو قتل کرا دیا اور خود صرف ایک سال کی بادشاہی کے بعد فوت ہو گیا - پھر طہماسپ کا فرزند محمد خدا بندہ بادشاہ ہؤا - وہ نیم کور تھا اور محض حسن اتفاق سے بھائی کے جوش انتقام سے بچ رہا تھا - ترکوں نے از سر نو حملوں کا سلسلہ شروع کیا لیکن اب کے حملے پہلے حملوں کی طرح فیصلہ کن نہ تھے -

شاہ عباس اوّل
۱۵۸۷ء - ۱۶۲۹ء

اسے عباس اعظم کہتے ہیں - ایرانی حکمرانوں میں یہ سب سے زیادہ قابل احترام مانا جاتا ہے - یقیناً عباس وسیع النظر اور مضبوط ارادے کا آدمی تھا اگرچہ ساتھ ہی شکی اور بے رحم بھی تھا - (اس نے اپنے ایک بیٹے کو مروا دیا اور دو کی آنکھوں میں سلائی پھروا دی) ابتدائی دور میں عباس کاملاً قزلباش امراء کے زیر اثر تھا ، بعد ازاں وہ ان کے اثر کو توڑنے میں کامیاب ہوگیا اور ''دوست داران شاہ'' کی ایک نئی جماعت پیدا کر لی - ایک نئی پیادہ فوج اور نیا توپخانہ بھی بنا لیا ، جس میں ترکی فوج اور توپخانے کا نمونہ پیش نظر رکھا - اس کام میں اینتھونی اور رابرٹ شرلے نے بڑی مدد دی - یہ دونوں بھائی ۱۵۹۸ء میں چھبیس رفیقوں کے ساتھ ایران پہنچے تھے - عباس کے عہد حکومت میں رابرٹ زیادہ تر ایران ہی میں رہا -

---

۱ - مطلب یہ ہے کہ یہ کمپنی انگریزوں اور روسیوں نے مل کر بنائی تھی تاکہ ایران کے ساتھ روس کے راستے تجارت کا سلسلہ جاری کیا جائے -

Marfat.com

۱۵۹۰ء میں عباس نے تبریز ، شرواں ، گرجستان اور کردستان ترکوں کے حوالے کر کے صلح کر لی تا کہ ازبکوں کی سرکوبی بہ اطمینان کی جا سکے ۔ یہ لوگ عبداللہ ثانی کی قیادت میں ہرات و مشہد کے علاوہ خراسان کے دوسرے قصبوں پر بھی قابض ہو چکے تھے ۔

۱۵۹۷ء میں ایرانیوں نے ازبکوں کو سخت شکست دی ، جس کے بعد خراسان مدت تک ازبکی یورشوں سے محفوظ رہا ۔

۱۶۰۲ء ۔ ۱۶۲۷ء

ترکوں کے ساتھ لڑائیاں ، سر اینتھونی شرلے کو اس غرض سے یورپ بھیجا گیا کہ چارلس پنجم شاہنشاہ جرمنی و شاہ ہسپانیہ[۱] کا تعاون حاصل کیا جا سکے ۔ ۱۶۰۳ء میں عباس نے تبریز لیا ۔ پھر وہ اریوان ، شروان اور قارص پر قابض ہؤا ۔ جھیل ارومیہ کے قریب ترکوں پر زبردست فتح حاصل کی ۔ اس کے بعد عباس نے بغداد ، موصل اور دیاربکر بھی فتح کر لئے ۔ ۱۶۱۲ء میں صلح ہوئی لیکن چار سال بعد پھر جنگ چھڑ گئی ۔ تسخیر بغداد کے لئے ترکوں کی کوشش نا کام رہی (۱۶۲۵ء) ۔

۱۶۱۶ء میں برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی نے سورت سے ایران کے ساتھ تجارت شروع کی ۔ پرتگیزوں کو یہ بات پسند نہ آئی ۔ انہوں نے انگریزوں پر حملہ کر دیا لیکن جنگ جسک میں شکست کھائی (۱۶۲۰ء) ۔ انگریز تاجروں نے ایرانی فوج سے تعاون کر کے ہرمز پرتگیزوں سے چھین لیا اور اپنے لئے خاص حقوق حاصل کر لئے ۔

---

۱ ۔ یہ شخص جسے عام طور پر چارلس پنجم کہتے ہیں ، ہسپانیہ کا بادشاہ اور جرمنی کا شاہنشاہ تھا ۔ (۱۵۰۰ء - ۱۵۵۸ء) ۔

Marfat.com

۴ - ط ر - ہ ، - ر ن ن لا - ی ئے ب کا گ ی ت

Marfat.com

Marfat.com

۱۶۲۹ء - ۱۶۹۴ء عباس کا پوتا شاہ صفی تخت نشین ہؤا ۔ ساتھ ہی حکمرانی میں حرم کی مداخلت شروع ہوئی ۔ تیزی سے انحطاط ، جس طرح پچاس سال پیشتر ترکی سلطنت میں انحطاط آیا تھا ۔ اپنے معاصر سلطان مراد رابع کی طرح شاہ صفی نے بھی وسیع کشت و خون ہی میں امتیاز حاصل کیا ۔

۱۶۳۰ء میں مراد رابع نے ہمدان پر قبضہ جمایا اور اسے لوٹا ۔ شاہ عباس کے فتح کئے ہوئے علاقوں کو واپس لینے کے لئے یہ پہلا قدم تھا ۔ ترکوں نے تبریز اور اریوان لے لئے (۱۶۳۵ء) ، بغداد پر قبضہ کیا اور شاہ صفی کو صلح پر مجبور کر دیا (۱۶۳۸ء) ۔ بغداد اپنے قبضے میں رکھا اور اریوان ایرانیوں کے حوالے کر دیا ۔

صفی کی وفات پر اس کا بیٹا شاہ عباس ثانی ۱۶۴۲ء میں تخت نشین ہؤا ۔ اس کی عمر صرف دس سال کی تھی اس نے کسی بھی دور میں کوئی خاص صلاحیت ظاہر نہ کی ۔ ۱۶۶۴ء میں پہلا روسی مشن اصفہان پہنچا ۔ قفقاز کے محاذ پر کاسکوں کے حملے ۔ اسی سال فرانسیسیوں نے ایران سے تجارت کی اجازت حاصل کی ۔

۱۶۶۷ء میں عباس ثانی کا بیٹا شاہ سلیمان تخت پر بیٹھا ۔ وہ بھی لیاقت سے عاری تھا اور سلطنت کو زوال سے بچانے کے لئے اس نے کچھ نہ کیا ۔

شاہ حسین
۱۶۹۴ء - ۱۷۲۲ء

شاہ حسین بڑا خدا پرست بادشاہ تھا ۔ شیعیت میں اس کے غلو نے سنی ہمسایوں کے لئے ہنگامہ آرائی کا بہانہ پیدا کر دیا ۔ ۱۷۰۹ء میں غلزئی سردار میرویس کے زیر سرکردگی افغانوں کی بغاوت ۔ اس کے خلاف ایران سے جو فوج بھیجی گئی میرویس نے ۱۷۱۱ء میں اسے شکست دی اور خود مختار افغان سلطنت

Marfat.com

کی بنیاد ڈال دی - ۱۷۱۵ء میں میرویس کی جگه میر عبداللہ رئیس حکومت بنا - اس نے ایران کی سیادت تسلیم کر کے صلح کرنی چاهی تو ۱۷۱۷ء میں اسے معزول کر دیا گیا اور میر محمود قندهار کا حکمران بنا - (۱۷۱۷ء - ۱۷۲۵ء) - ۱۷۱۷ء میں هرات کے ابدالیوں نے بھی بغاوت کی اور وهاں ایک نئی خود مختار سلطنت قائم هو گئی -

۱۷۲۲ء میں میر محمود نے ایک افغان فوج کے ساتھ ایران پر حمله کیا - ایرانی فوج اور اهل دربار بالکل بے همت تھے اور مزاحمت کا کوئی بندوبست نه کر سکے - محمود نے انہیں شکست دے کر اصفہان لے لیا - حسین تخت سے دست بردار هو گیا اور محمود شاہ ایران بن گیا - حسین کے بیٹے طہماسپ نے مازندران پہنچ کر افغانوں کے مقابلے کے لئے قومی تنظیم شروع کر دی -

پیٹر اعظم نے موقع سے فائدہ اٹھا کر طہماسپ کی امداد کا عذر پیش کرتے هوئے دربند لے لیا - ۱۷۲۳ء میں اس نے باکو اور رشت پر بھی قبضه کر لیا - طہماسپ نے کہا که مجھے پوری امداد دیجئے اور اس کے بدلے میں شروان ، داغستان ، گیلان ، ما زندران اور استرآباد بھی لے لیجئے -

۱۷۲۳ء - ۱۷۳۰ء

ترکوں نے مال غنیمت میں سے حصه لینے کے خیال سے طفلس پر قبضه کر لیا (۱۷۲۳ء) - ایران کی تقسیم کے لئے روس اور ترکی کا معاهده (۱۷۲۴ء) - ترکوں نے تبریز ، همدان اور کرمان شاہ اپنے لئے مخصوص کرا لئے اور ان پر قابض بھی هو گئے (۱۷۲۴ء - ۱۷۲۵ء) -

اصفہان میں خونریزی کا دهشت خیز دور - محمود کا دماغ پھر گیا - اس نے سپاهیوں اور عام باشندوں کی بڑی تعداد کے علاوه تمام ایرانی امیروں ، رئیسوں اور صفوی خاندان کے تمام افراد کو

Marfat.com

موت کے گھاٹ اتارنے کا حکم دے دیا ۔ اشرف ، شاہ محمود کا جا نشین بنا ۔ (۱۷۲۵ء - ۱۷۳۰ء) ۔ وہ ذرا صلح پسند تھا لیکن نہ اسے ایرانیوں کی ہمدردی حاصل ہو سکی اور نہ قندھار سے مدد مل سکی ۔ ترک اصفہان پر پیش قدمی کر رہے تھے ، اشرف نے انہیں ۱۷۲۶ء میں شکست دی ۔ ۱۷۲۷ء میں صلح ہوئی ۔ سلطان نے اشرف کو شاہ ایران مان لیا اور اس نے تمام مفتوحہ علاقے ترکوں کو دے دئے ۔

طہماسپ نے نادر قلی کی امداد سے جو خراسان کے افشار قبیلے کا ایک زبردست رئیس تھا، مشہد اور ہرات فتح کر لئے ۔ پھر افغانون کو شکست دے کر اصفہان بھی لے لیا (۱۷۲۶ء - ۱۷۲۸ء) ۔ شیراز کے قریب افغانوں کی آخری شکست (۱۷۳۰ء) ۔ اشرف قندھار واپس ہوتا ہؤا مارا گیا اور اس کے ساتھی جس طرح بھی ممکن ہو سکا ، منتشر ہو کر بچ نکلے ۔

طہماسپ ثانی اور عباس ثالث ۱۷۳۰ء ۔ ۱۷۳۶ء

طہماسپ ثانی محض برائے نام بادشاہ تھا ۔ تمام اختیارات نادر قلی کے ہاتھ میں تھے جس نے طہماسپ کی ہمشیر سے شادی کر لی ۔ نادر افغانوں کو شکست دے کر ترکوں کی طرف متوجہ ہؤا اور انہیں ایران ، تبریز ، اور کرمان شاہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا ۔ پھر نادر ابدالیوں کا فیصلہ کرنے کے لئے نکلا ۔ اس اثناء میں طہماسپ نے سوچا کہ ترکوں کے خلاف فتوحات کا سلسلہ مکمل کر لینا چاہئے لیکن سخت شکست کھائی اور جو کچھ نادر نے حاصل کیا تھا سب ہار دیا بلکہ ترکوں کی پیش کردہ شرطین بھی مان لیں ۔ اس پر نادر نے ۱۷۳۲ء میں طہماسپ کو معزول کر دیا اور اس کے ہشت ماھہ بیٹے کو عباس ثالث کے لقب سے بادشاہ بنا دیا ۔ یہ صفوی خاندان کا آخری بادشاہ تھا ۔ روسیوں نے معاہدہ رشت

Marfat.com

(۱۷۳۲ء) کے رو سے مازندران ، استر آباد اور گیلان سے دست برداری اختیار کر لی - حقیقت یہ ہے کہ ان علاقوں پر وہ قبضہ پختہ کر ہی نہ سکے تھے -

نادر نے ترکوں کو جنگ کرکوک میں سخت شکست دی اور اپنی حیثیت بحال کر لی - ساتھ ہی بغداد کی ناکہ بندی شروع ہو گئی لیکن یہ کارروائی اس وجہ سے روکنی پڑی کہ قفقاز میں ایک نئی مہم کی ضرورت پیش آ گئی تھی (۱۷۳۴ء) -

روس نے ایک عہد نامہ کیا (۱۷۳۵ء) اس کے مطابق پیٹراعظم کے حاصل کردہ علاقوں میں سے باقی بھی چھوڑ دئے یعنی باکو اور دربند - اس کے بدلے میں ایران سے مشترکہ دشمن یعنی ترکوں کے خلاف دوستی اور حلیفی کا رشتہ مضبوط کر لیا -

نادر شاہ
۱۷۳۶ء - ۱۷۴۷ء

عباس ثالث کی وفات اور نادر کی تخت نشینی - اس نے تخت اس شرط پر قبول کیا کہ ایرانی شیعیت سے دست بردار ہو جائیں- وہ خود نسلاً ترک اور مذہباً سنی تھا لیکن ایرانیوں سے سنیت قبول کرانے میں کامیاب نہ ہو سکا -

نادر اور اس کے جرنیلوں نے بلوچستان اور بلخ لئے (۱۷۳۷ء) قندھار پر قبضہ (۱۷۳۸ء) - وہاں سے تسخیر ہند کے لئے روانگی - کابل ، پشاور اور لاہور پر قبضہ - ۱۷۳۹ء میں دھلی کے قریب ، کرنال میں مغل شاھنشاہ کی بہت بڑی فوج کو شکست دی - دھلی پر قبضہ اور وہاں خوفناک قتل عام - نادر نے مغل بادشاہ سے تخت نہ لیا - لیکن پچاس کروڑ ڈالر کا تاوان وصول کیا نیز دریائے سندھ کے شمال و مغرب میں جتنے علاقے تھے وہ اپنی سلطنت میں شامل کر لئے -

بخارا اور خوارزم (خیوا) کی تسخیر (۱۷۴۰ء)- یہ اس کے مقبوضات میں وسعت کی آخری حد تھی اور یہیں سے اس کی زندگی میں انقلاب

Marfat.com

شروع ھؤا ۔ وہ بلا شبہ بہت بڑا سالار تھا لیکن نہ حقیقی تدبر جانتا تھا اور نہ اس میں کوئی انتظامی قابلیت تھی ۔ شیعیت کو ختم کرنے کے لئے اس کی کوششوں کا نتیجہ یہ ھؤا کہ بے چینی بڑھنے لگی اور بد امنی کو دبانے کے لئے وہ ظلم و جور سے کام لینے کا عادی بنتا گیا ۔ انجام کار اس نے اپنے گراں قدر محصولوں اور جابرانہ تحصیلات سے ملک کو تباہ کر ڈالا ۔

ترکوں سے از سر نو جنگ کا آغاز ۔ اس لئے کہ سلطان نے ایرانیوں کی شرطیں رد کر دی تھیں۔ ۱۷۴۵ء میں نادر نے قارص میں شاندار فتح حاصل کی اور ۱۷۴۷ء میں صلح ھو گئی ۔ اس کا ایک مطالبہ یہ تھا کہ ایران کی طرف سے جعفری فرقے کو بھی وھی درجہ دیا جائے جو حرم پاک میں مالکی ، حنبلی ، حنفی ، اور شافعی فرقوں کو حاصل ہے ۔ یہ مطالبہ چھوڑ دیا لیکن مراد رابع کے زمانے میں ایران و ترکی کی جو سرحد تھی وہ متفق علیہ سرحد قرار پائی ۔ ۱۷۴۷ء میں نادر شاہ اپنے ھی اھل قبیلہ کے ھاتھ سے مارا گیا ۔

افراتفری کا دور ۱۷۴۷ء۔ ۱۷۵۰ء

اس دور میں تخت کے لئے خانہ جنگی ۔ احمد خاں درانی نے قندھار میں مستقل حکومت قائم کر لی ۔ مشہد و ھرات پر قبضے کے علاوہ سندھ ، کشمیر نیز پنجاب کے کچھ حصے لے لئے ۔ اس طرح ایک طاقتور افغانی سلطنت کی بنیاد پڑ گئی ۔

نادر کا بھتیجا عادل شاہ بادشاہ بنا (۱۷۴۷ء - ۱۷۴۸ء) لیکن بہت جلد معزول ھو کر مارا گیا ۔ پھر نادر کا پوتا شاہ رخ تخت پر بیٹھا (۱۷۴۸ء - ۱۷۵۱ء)۔ اسے ایک شیعہ حریف نے شکست دے کر اندھا کر دیا ۔ انجام کار خراسان میں اس کی حکومت قائم ھو گئی جو ۱۷۹۶ء تک رھی ۔ ایران کے باقی علاقوں میں مختلف سرداروں کے درمیان سخت مقابلے ھوتے رھے ۔

Marfat.com

کریم خاں
۱۷۵۰ء تا ۱۷۷۹ء

کریم خاں ژند نے طاقتور قاجاری لیڈر کے مقابلے میں اپنی حکومت قائم کر لی ۔ لیکن اس کا اثر و اقتدار جنوبی حصے تک محدود تھا۔ شیراز اس کا دارالحکومت قرار پایا ۔ وہ بڑا منصف مزاج اور رحمدل حکمران تھا ۔ اس کے عہد حکومت میں ملک کی خوشحالی بحال ہو گئی ۔

۱۷۶۳ء میں انگریزوں نے بوشہر میں ایک تجارتی کوٹھی قائم کی پھر ۱۷۷۰ء میں بصرہ میں قدم جمائے ۔ کریم خاں نے بصرہ کے خلاف ایک مہم بھیجی ۔ (۱۷۷۵ء - ۱۷۷۶ء) اور یہ زبردست بندرگاہ لے لی لیکن اس کی وفات کے بعد بصرہ کو رضا کارانہ ترک کر دیا گیا ۔

جانشین

کریم خاں کی وفات پر پھر افرا تفری کا دور شروع ہؤا ۔ جس میں کریم خاں کے بھائی جا نشینی کے لئے لڑتے رہے ۔ اس دور میں قاجار سردار آغا محمد میدان جنگ میں اترا ۔ علی مراد شاہ (۱۷۸۲ء - ۱۷۸۵ء) نے اصفہان کو دوبارہ مرکز حکومت بنایا جعفر شاہ ۱۷۸۵ء - ۱۷۸۹ء کے عہد میں ہنگامے جاری رہے ۔ کشت و خون اور ظلم و جور بھی بہت ہوئے۔

لطف علی خاں (۱۷۸۹ء - ۱۷۹۴ء) ژند خاندان کا آخری فرمانروا بڑا قابل اور بہادر شخص تھا لیکن خودرائے اور متکبر بھی تھا ۔ وہ اپنے حریف آغا محمد کا مقابلہ نہ کر سکا ۔ انجام کار شکست کھائی اور مارا گیا ۔ ۱۷۹۴ء سے قاجاری خاندان کا دورحکومت شروع ہؤا ۔

Marfat.com

سترھواں باب

ہندوستان

۱۴۹۸ء - ۱۷۹۸ء

دکن اور گجرات

واسکوڈی گا ما راس امید کا چکر لگا کر ملیبار پہنچا (۱۴۹۸ء) - پرتگیزیوں نے کو چین (۱۵۰۶ء) اور سقوطرہ (۱۵۰۷ء) میں قلعے بنا لینے کے بعد مسالوں کی تجارت کا رخ بحیرہ قلزم کی جانب سے پھیر دیا۱ - بیجاپور کے بادشاہ یوسف عادل شاہ نے گلبرگہ کا الحاق کر لیا اور سنی اکثریت کے احتجاج کے باوجود شیعیت کا اعلان کردیا (۱۵۰۴ء) -

پرتگیزوں نے فرانسسکو ڈی المیڈا۲ کے زیر سرکردگی ہندوستانی اور مصری بیڑے کو دیو کے مقام پر تباہ کر ڈالا جس نے ایک سال قبل چاؤں کے مقام پر پرتگیزی جہازوں کے ایک حصے کو شکست دی تھی (۱۵۰۹ء) - انہوں نے گوآ لے لیا اور کوچین کے بجائے گوآ کو صدر مقام بنا لیا (۱۵۱۰ء) -

گولکنڈہ بہمنی سلطنت سے آزاد ہوگیا (۱۵۱۲ء) یہ آزادی ۱۶۸۷ء تک باقی رہی -

---

۱ - مراد یہ ہے کہ پہلے مسالے بحیرۂ قلزم کے راستے عرب لے جاتے تھے اب فرنگی راس امید کے راستے لے جانے لگے -

۲ - Francisco De Almeida -

Marfat.com

گجرات کے آخری زبردست بادشاہ بہادر شاہ نے خاندیش کی امداد سے مانڈو پر قبضہ کیا اور مالوا کا الحاق کر لیا (۱۵۳۱ء)۔ بعد ازاں چتوڑ لے لیا (۱۵۳۴ء)۔

مغلیہ سلطنت ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کا بانی بابر تھا (۱۴۸۳ء - ۱۵۲۰ء)۔ یہ تیمور کی پانچویں پشت میں تھا۔ کابل کی تسخیر (۱۵۰۴ء)، لاہور کی تسخیر (۱۵۲۴ء)۔ یہ فتوحات فرغانہ اور سمرقند کے نقصان کی تلافی تھیں[۱]۔ پانی پت میں ابراھیم لودھی کے خلاف فیصلہ کن فتح حاصل کرنے کے بعد دھلی اور آگرہ بابر کو مل گئے۔ ان کی حفاظت کے لئے اس نے ۱۵۲۷ء میں کنواھہ کی جنگ میں رانا سانگا والی چتوڑ کو شکست دی جو راجپوتوں کی متحدہ قوت کا سالار تھا۔

جس مقام پر دریائے گھاگرا دریائے گنگا سے ملتا ھے وھاں ۱۵۲۹ء میں بابر نے ایک اور فتح حاصل کی۔ اس طرح سلطنت دھلی کی تسخیر مکمل ھوگئی اور اس کی سرحد بنگال سے جا ملی۔

بابر کے کارناموں، مشکلات اور شخصیت کا اظہار اس کی تزک میں ھوتا ھے جو ترکی زبان میں لکھی گئی تھی۔

ہمایوں اور سُوری افغان ھمایوں ۱۵۳۰ء میں تخت نشین ھوا۔ گجرات کے بہادرشاہ کو چتوڑ سے نکالا، مانڈو اور چمپا نیر پر قبضہ کر لیا (۱۵۳۵ء) لیکن ایک سال تک کوئی حرکت نہ کرنے کے باعث دونوں مقام چھن گئے۔ بے عملی اور بھائیوں کی غداری کی وجہ سے سلطنت بھی گئی۔ شیر شاہ افغان (۱۵۳۹ء - ۱۵۴۵ء) ہندوستان کا بادشاہ اور سور خاندان کا بانی بنا۔ اس نے ابتدا میں

۱- مراد یہ کہ بابر فرغانہ اور سمرقند کھو چکا تھا۔ کابل و لاھور کی تسخیر نقصان کی تلافی بن گئی۔

Marfat.com

بہار کے اندر قوت فراہم کی تھی پھر ھمایوں کو ایران میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا ، جہاں سے اس نے ۱۵۵۵ء میں واپس آ کر دہلی اور آگرہ پر قبضہ کیا لیکن قبضہ پکا نہ ہؤا تھا کہ موت کا پیغام آ پہنچا -

پرتگیزوں نے بسین کے معاھدے کے مطابق دیو میں استحکامات کی اجازت لے لی (۱۵۳۵ء) گجرات کی فوج اور عثمانی بیڑے نے حملہ کیا تو پرتگیزوں نے اس مقام کی کامیاب حفاظت کی (۱۵۳۸ء) انہیں نکالنے کی کوشش بری طرح ناکام رہی (۱۵۴۶ء) -

اکبر
۱۵۵۶ء-۱۶۰۵ء

اکبر (پیدائش ۱۵۴۲ء ، براہ راست حکومت ۱۵۶۲ء) نے شمالی ھند میں سلطنت کو بحال اور مستحکم کر دیا - اپنے اتالیق بیرم خاں کے زیر رہنمائی (۱۵۶۰ء تک) افغانوں کو پانی پت کی جنگ میں تباہ کر ڈالا (۱۵۵۶ء) -

کانسٹنٹائن ڈی بریگنزا نے دمن پر قبضہ کر لیا (۱۵۵۹ء) -

مالوہ کی تسخیر (۱۵۶۱ء) - انبیر کی راجپوت راجکماری (جہانگیر کی والدہ) سے اکبر کی شادی (۱۵۶۲ء) - جزیے کی معافی (۱۵۶۴ء) - اس وقت سے انصاف اور مصالحت کی نئی پالیسی کا آغاز ہؤا - گونڈ چندیلوں کی تسخیر (دارالحکومت چورا گڑھ ۱۵۶۴ء) - آگرے میں سنگین قلعے کی تعمیر کا آغاز -

احمد نگر، بیجا پور، بیدر اور گولکنڈہ کی متحدہ طاقت نے بجے نگر کو تلی کوٹ کے مقام پر فیصلہ کن شکست دی - وہاں کا راجہ مارا گیا (۱۵۶۵ء) - ۱۵۷۴ء میں احمد نگر نے برار پر قبضہ کر لیا ، جو متحدہ مہم میں مشکلات پیدا کرتا رہا تھا -

Marfat.com

اکبر نے چتوڑ لے لیا اور تقریباً تیس ہزار راجپوت مارے گئے ۱ (۱۵۶۸ء) - آگرہ کے نزدیک فتح پور سیکری میں نئے شہر کی تعمیر (۱۵۷۱ء) اکبر کی وفات پر اسے ترک کر دیا گیا -

گجرات کی تسخیر (۱۵۷۲ء - ۱۵۷۳ء) سے اکبر کی سلطنت سمندر کے کنارے تک جا پہنچی- اسے نئے محاصل بھی وصول ہوئے اور نئے خیالات بھی ملے - اس علاقے کی حفاظت کے لئے اس نے تین ہزار سواروں کے ساتھ ساڑھے چار سو میل کا فاصلہ گیارہ دن میں طے کیا۲ -

انتظامی ڈھانچے کی ترتیب از سر نو شروع ہوئی - تمام زمینیں سرکاری ملکیت قرار پائیں - اس سے پیشتر مختلف امراء انہیں عارضی پٹوں پر لے لیتے تھے اب ان کا انتظام براہ راست حکومت کے ہاتھ آ گیا اور سرکاری کارکن مالیہ وصول کرنے لگے - تنخواہ دار فوجی افسروں کے نظام کا قیام - اس میں ملکی عہدیداروں کو بھی منصب ملتے تھے - پہلے پیداوار کا $\frac{1}{4}$ حصہ سرکار لیتی تھی لیکن بہت سے

---

۱ - اس عبارت سے شبہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید اکبر نے فتح کرنے کے بعد تیس ہزار راجپوت قتل کروا دئیے تھے - واقعہ یہ ہے کہ قلعے کی دیواروں میں شگاف پڑ گئے اور آخری حملہ ہونے والا تھا تو اکبر نے حوالگی کا مطالبہ کیا - راجپوتوں کے ایک گروہ نے قدیم رسم کے مطابق جوہر کیا یعنی بیوی بچوں کو آگ میں جھونک کر لڑتے ہوئے مارے گئے - ایک بڑے گروہ نے اطاعت کر لی -

۲ - تاریخوں کا متفقہ بیان یہ ہے کہ چھ سو میل کا فاصلہ نو دن میں طے کیا تھا اور سفر گھوڑوں پر نہیں بلکہ تیز رفتار سانڈنیوں پر ہؤا تھا - انتالیس دن میں اکبر گجرات کے تمام معاملات طے کرکے آگرہ واپس آ گیا تھا -

Marfat.com

دوسرے ٹیکس وصول کئے جاتے تھے - وہ تمام ٹیکس منسوخ کرکے پیداوار کا $\frac{1}{3}$ حصہ سرکار کے لئے مخصوص ہو گیا - سرکاری ملازمت کے لئے گھوڑوں کے داغ کا سلسلہ شروع ہؤا تاکہ کوئی شخص دھوکا اور فریب نہ کر سکے -

باقی فتوحات اور متفرق واقعات

بنگال کی تسخیر (۱۵۷۶ء) - خاندیش کو فرمانبرداری پر آمادہ کر لیا گیا (۱۵۷۷ء) - دکن کی تسخیر کے سلسلے میں یہ پہلا قدم تھا - تسخیر اورنگزیب کے عہد میں مکمل ہوئی - کشمیر، سندھ، کابل اور قندھار بھی مغلیہ سلطنت میں شامل ہوگئے -

مسلمانوں کے لئے مذہبی بحث و نظر کا آغاز ۱۵۷۵ء میں ہؤا - پھر ہندوؤں، جینیوں، زرتشتیوں، صابیوں اور عیسائیوں کے لئے بھی بحث و نظر میں حصہ لینے کی اجازت مل گئی - اکبر نے جانداروں کی جانوں کا احترام شروع کر دیا (جین دھرم کا اھنسا) اسی طرح زرتشتیوں کی دلداری کے لئے آفتاب کی بھی عزت کرنے لگا - گوآ سے پرتگیز یسوعی انٹونیو مونسرات [1] اور رڈالفو ایکواویوا [2] کو بلایا - (۱۵۷۹ء میں بلاوا گیا اور ۱۵۸۰ء میں وہ پہنچے) اگرچہ اس مشن اور بعد کے مشنوں (۱۵۹۱ء، ۱۵۹۵ء) کا استقبال دوستانہ طریق پر کیا گیا لیکن یہ ناکام رہے -

ایک نئے مذہب کا اعلان جو زیادہ تر غیر اسلامی رسوم پر مشتمل تھا - اکبر کو محدود حمایت حاصل ہوئی - اس کی وفات پر

---

۱ - Antonio Monserrate -

۲ - Rodulph Aquaviva -

Marfat.com

سارا سلسلہ ختم ہوگیا۱ -

احمد نگر کا وزیر جمال خاں مہدوی تھا - اس فرقے کا عقیدہ یہ ہے کہ سنہ ہجری کی دسویں صدی میں مہدی کا ظہور ہو چکا تھا۲ - جمال خاں نے سنی اور شیعہ دونوں پر سختیاں کیں -

---

۱ - اکبر کے مذہبی خیالات کے باب میں جو کچھ لکھا گیا ہے ، اس سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے، لہذا یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ابتدا میں اسے خیال آیا تھا کہ مسلمانوں میں جن امور کا اختلاف ہے ، ان کے بارے میں بحث و گفتگو سے ایسا راستہ پیدا کیا جائے جس پر سب متفق ہوں اور اختلاف باقی نہ رہے - بحثوں میں علماء و اکابر شامل ہوتے تھے اور ان کی بات چیت کے لئے جو عمارت تجویز ہوئی تھی اسے عبادت خانہ کہتے تھے - اس سلسلے میں یہ سوال پیدا ہؤا کہ آخری فیصلہ کون کرے؟ شیخ مبارک اور اسکے بیٹوں ابوالفضل اور فیضی کی رائے تھی کہ بادشاہ امام عادل ہے اور آخری فیصلہ وہی کر سکتا ہے - ایک فتویٰ بھی جاری ہؤا تھا کہ بادشاہ ہر قسم کے اعلانات کا مجاز ہے بشرطیکہ وہ قرآن مجید کی آیات کے مطابق ہوں اور رعایا کی بھلائی کے لئے صادر ہوں۔ یہ بحثیں پھر وسیع ہوگئیں - غالباً اکبر کا خیال تھا کہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھی ہم خیال بنایا جائے - دین الٰہی کی بنیادی چیزیں دو تھیں اول توحید ، دوم بادشاہ کی اطاعت - یہ سلسلہ اتنا مذہبی نہ تھا جتنا کہ سیاسی تھا - بہرحال یہ مسلم ہے کہ اکبر ابتدا میں ویسا ہی مسلمان تھا جیسے عام راسخ العقیدہ مسلمان ہوتے ہیں - پھر بعض عالموں کی غلط روش کے باعث اس میں اک گونہ بد عقیدگی سی پیدا ہوئی - آخری دور میں وہ ایسا مسلمان بن گیا تھا جو روا داری میں ذرا آگے نکل گیا ہو - دوسرے مذاہب کا احترام اور ان کے پیشواؤں کا احترام اسلامی خصوصیات میں داخل ہے - اس پر تعجب کی کوئی وجہ نہیں -

۲ - یعنی وہ لوگ جو سید محمد جونپوری کو مہدی موعود مانتے ہیں -

Marfat.com

شجرہ بادشاہان مغلیہ

- بابر ۱۵۲۶ء - ۱۵۳۰ء
  - ہمایوں ۱۵۳۰ء - ۱۵۵۶ء
    - اکبر ۱۵۵۶ء - ۱۶۰۵ء
      - جہانگیر ۱۶۰۵ء - ۱۶۲۷ء
        - شاہجہان ۱۶۲۸ء - ۱۶۵۸ء
          - مراد
          - اورنگ زیب ۱۶۵۹ء - ۱۷۰۷ء
            - کام بخش
            - بہادر شاہ ۱۷۰۷ء - ۱۷۱۲ء
              - جہان شاہ
                - محمد شاہ ۱۷۱۹ء - ۱۷۴۸ء
                  - احمد شاہ ۱۷۴۸ء - ۱۷۵۴ء
                    - بیدار بخت
              - جہاندار شاہ ۱۷۱۲ء
                - عالمگیر ثانی ۱۷۵۴ء-۱۷۶۹ء
                  - شاہ عالم ثانی ۱۷۵۹ء - ۱۸۰۶ء
                    - اکبر ثانی ۱۸۰۶ء - ۱۸۳۷ء
                      - بہادر شاہ ثانی ۱۸۳۷ء - ۱۸۵۷ء
              - رفیع الشان
              - عظیم الشان
                - فرخ سیر ۱۷۱۲ء - ۱۷۱۹ء
            - محمد اکبر
            - اعظم شاہ
          - شجاع
          - دارا

Marfat.com

Marfat.com

شہزادہ سلیم نے جو آگے چل کر جہانگیر کے لقب سے بادشاہ بنا بغاوت اختیار کی لیکن ۱۶۰۳ء میں باپ سے صفائی ہوگئی انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کا نمائندہ جان ملڈن ہال۱ آگرہ پہنچا۔ ۱۶۰۸ء تک وہ کوئی رعایت حاصل نہ کر سکا۔

جہانگیر
۱۶۰۵ء سنہ ۱۶۲۷ء

تخت نشین ہوتے ہی جہانگیر نے ایک حکمنامہ جاری کیا، جسے دستور العمل کا نام دیا۔ اس کے مطابق کئی محصول معاف کردئے۔ نشہ پیدا کرنے والی چیزوں کا بنانا اور بیچنا بند کر دیا۔ شاہراہوں کے آس پاس تمام ضروری مقامات پر مسجدیں، سرائیں، کنوئیں بنوانے اور لوگوں کو وہاں آباد کرنے کا حکم دیدیا تاکہ مسافروں کی حفاظت ہو۔ جاگیرداروں کو لوگوں کی زمینیں چھیننے کی ممانعت۔ شفاخانوں کا انتظام جن میں تمام مریضوں کو سرکار کی طرف سے غذا ملے۔

بنگال میں بد نظمی کا انسداد، نور جہاں بیگم سے شادی (۱۶۱۱ء)۔ میواڑ کے خلاف مہم اور رانا امر سنگھ کی حوالگی (۱۶۱۴ء)۔ پرتگیزوں نے چار شاہی جہاز پکڑ لئے۔ ان کے خلاف تادیبی کارروائی۔ تمام رعائتیں منسوخ۔ ۱۶۱۵ء میں معاف۔ احمد نگر کے خلاف مہم (۱۶۱۶ء)۔ فتح کانگڑہ، فتح کشتواڑ (۱۶۲۰ء)۔ قندھار پر ایرانیوں کا قبضہ۔

ولیم ہاکنس۲ (۱۶۰۹ء-۱۶۱۱ء) جیمس اول شاہ انگلستان کے لئے معاہدہ منظور کرانے میں اسی طرح ناکام رہا جس طرح بعد ازاں سر ٹامس رو۳ (۱۶۱۵ء - ۱۶۱۹ء) ناکام رہا۔ انگریزوں نے پرتگیزی بیڑے کو شکست دے کر سورت میں تجارتی حقوق حاصل کرلئے۔ گلٹی والی طاعون نے ۱۶۱۶ء میں وبا کی شکل اختیار کرلی۔

۱- John Milden Hall

۲- William Hawkins

۳- Sir Thomas Roe

Marfat.com

شاہ جہاں
۱۶۲۸ء - ۱۶۵۸ء

شاھجہان نے احمد نگر کو ختم کیا (۱۶۳۲ء) - گولکنڈہ کو شکست دی (۱۶۳۵ء) - بیجا پور کو شکست دی (۱۶۳۶ء) - بیگم ممتاز محل کے لئے مقبرہ تاج محل کی تعمیر (۱۶۳۲ء - ۱۶۵۳ء) جس کے لئے پہلے قلعہ آگرہ میں خاص محل کی شاندار عمارت بنوا چکا تھا - مدراس شہر کی تعمیر کے لئے انگریزوں کو جگہ دی (۱۶۳۹ء)- بلخ و بدخشاں کے لئے پہلی مہم شہزادہ مراد کی سر کردگی میں - دوسری مہم شہزادہ اورنگزیب کی سر کردگی میں (۱۶۴۷ء) - صلح پر معاملہ ختم- قندھار کے خلاف دو ناکام مہمیں (۱۶۴۹ء - ۱۶۵۳ء) -

پرتگیز جہانگیر کے عہد میں سزا پا چکے تھے وہ پھر لوگوں کو پکڑ کر جبراً غلام یا عیسائی بنانے لگے تھے - دریائے ہگلی کے دونوں کناروں پر گاؤں بطور اجارہ لے لئے تھے - کسانوں پر سخت ظلم کرتے - ہگلی میں پرتگیزی نو آبادی پر یورش - دس ہزار سے زیادہ ملکی باشندوں کو قید سے چھڑایا -

اورنگ زیب دوبارہ صوبجات دکن کا گورنر مقرر ہؤا (۱۶۵۳ء - ۱۶۵۸ء)- اس نے بڑے عزم و ہمت سے مہمات کا سلسلہ شروع کیا بیجاپور کی قوت بحال نہ ہونے دی ، لیکن مرہٹوں کے حملوں کا انسداد بوجوہ نہ ہو سکا -

شاھجہان کی علالت (۱۶۵۸ء) - چاروں بیٹوں میں تخت نشینی کے لئے رزم و پیکار - شاھجہان قلعہ آگرہ میں نظر بند ہو گیا - (وفات ۱۶۶۶ء) اورنگزیب کامیاب ہؤا اور شاھنشاہ بن گیا -

اورنگ زیب
۱۶۰۹ء - ۱۷۰۷ء

مغلیہ سلطنت میں اس وجہ سے ایک حد تک کمزوری پیدا ہوئی کہ اورنگزیب نے سیاسی استحکام کو مذہبی حمیت پر قربان کر دیا- ماتحتوں

Marfat.com

پر حد سے بڑھا ہؤا شک اور انہیں ضبط و قابو میں نہ رکھ سکا -

سیوا جی نے بیجا پور کو شکست دی (۱۶۵۹ء) ، سورت کو لوٹا (۱۶۶۴ء اور ۱۶۷۰ء) ، صرف انگریزوں کی فیکٹری محفوظ رہی ۱۶۶۷ء میں اس نے اورنگ‌زیب سے راجہ کا خطاب حاصل کیا اور مغل علاقوں کے ٹیکس وصول کرنے لگا (خاندیش ۱۶۷۰ء) - دو شاعروں رام داس اور تکا رام کی رہنمائی میں ہندوؤں کے اصول کے مطابق تنظیم اور خود مختار فرمانروا کی حیثیت سے مسند نشینی (۱۶۷۴ء)۲ -

بنگال کے گورنر نے چاٹگام کو سلطنت میں شامل کر لیا (۱۶۶۶ء) -

اکبر کی مسند نشینی کے وقت سے پہلی مرتبہ خالص مذہبی تشدد کا آغاز ' ـ ہندو دھرم کو ممنوع قرار دیا گیا ' ہندوؤں کے مندر

---

۱ - اس کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں ملتا ـ واقعہ یہ ہے کہ اورنگزیب نے اپنی زندگی کے آخری پچیس سال دکن میں گزارے بایں ہمہ سلطنت کے دور افتادہ حصوں مثلاً کابل ، پنجاب ، بنگال ، سندھ وغیرہ میں امن قائم رہا ـ نظم و نسق کی پختگی اور عمدگی کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہو سکتا ہے ؟

۲ - سیواجی کی کامل شکست اور حواگی کا ذکر نہیں کیا گیا ، جس کے بعد وہ اپنے بیٹے کو لے کر آگرہ آیا اور پنج ہزاری منصب حاصل کیا ـ جس ٹیکس کا ذکر کیا گیا ہے ، وہ چوتھ اور سردیش مکھی کے حقوق تھے جو سیواجی نے گولکنڈہ اور بیجاپور کی ریاستوں سے مانگے تھے اور وہ مغلیہ سلطنت میں شامل نہ تھیں ـ

Marfat.com

تباہ کئے گئے ' غیر مسلموں پر جزیہ از سر نو عائد کر دیا گیا ۱ (۱۶۷۹ء) - اس دور میں بغاوتیں رو نما ہوئیں مثلاً جاٹوں کی بغاوت (۱۶۶۹ء ' ۱۶۸۱ء ' ۱۶۸۸ء - ۱۷۰۷ء) ، ہندوؤں کی سرکشیاں ، افغان قبائل کی گڑبڑ ، سکھوں کی ہنگامہ آرائی جو اب جنگجو بن چکے تھے (۱۶۷۵ء - ۱۶۷۸ء)۲ -

راجپوتوں کے خلاف جنگ اور ماڑواڑ کا الحاق (۱۶۷۹ء) - جدال و قتال تقریباً تیس سال جاری رہا - باپ کے غیر مناسب طریق

---

۱ - یہ بیان سراسر تعجب انگیز ہے - دنیا کی کسی بھی تاریخ میں یہ مذکور نہیں کہ ہندو دھرم کو ممنوع قرار دیا گیا تھا اگر ایسا ہوتا تو کروڑوں ہندو کیوں باقی رہتے ؟ اورنگزیب کے عہد میں بھی ان کی تعداد مسلمانوں کے مقابلے میں تین گنا تھی اور بعد میں بھی یہی تناسب قائم رہا - مندروں کے ڈھانے کا بیان بھی صحیح نہیں - البتہ شاہجہان کے عہد میں وہ مندر ڈھائے گئے تھے جو ہندوؤں نے مسجدیں منہدم کرکے تعمیر کر لئے تھے اور تاریخ گواہ ہے کہ پرانے زمانے کے مندروں میں سے بھی ہر ایک اپنی جگہ بدستور قائم رہا - جزیہ صرف ان لوگوں سے لیا جاتا تھا جو فوجی خدمت انجام دینے کے لئے تیار نہ تھے - راجپوت فوجوں میں شامل تھے بلکہ سالاری کے عہدوں پر مامور تھے - مثلاً مرزا راجا جے سنگھ والئی جے پور- سیواجی کی سرکوبی کے لئے فوج بھیجی گئی تھی تو اس کا سپہ سالار اعظم جے سنگھ ہی تھا اور دلیر خاں جیسا قابل سالار بھی جے سنگھ کے ماتحت رکھا گیا تھا - راجپوتوں سے کبھی جزیہ نہ لیا گیا -

۲ - بغاوتیں یقیناً ہوئیں ، لیکن ان کا دائرہ محدود تھا - خواہ وہ جاٹوں کی بغاوت تھی یا نارنول کے ست نامیوں کی یا سرحدی قبیلوں کی یا سکھوں کی - یہ سب بغاوتیں بآسانی فرو ہو گئیں -

Marfat.com

حکومت کے خلاف شہزادہ اکبر کی ناکام بغاوت ۱ (۱۶۸۱ء) اور جلا وطنی میں وفات -

دکن میں فوجوں کی کمان اورنگزیب نے خود سنبھال لی (۱۶۸۱ء - ۱۷۰۷ء)- بیجاپور کی تسخیر (۱۶۸۶ء)- گولکنڈہ کی تسخیر (۱۶۸۷ء)-مرہٹوں کے انسداد میں ناکامی۲ -

سورت پر اورنگزیب کا قبضہ (۱۶۸۵ء)-انگریزوں کر وهاں سے خارج کر دینے کا ارادہ - انگریز چاٹگام پر قبضہ کرلینے کی احمقانہ کوشش کے باعث بنگال میں حق مراعات بھی کھو بیٹھے (۱۶۸۸ء) - ان کا بحری تفوق مغلوں کی تجارت کے لئے خطرے کا باعث بنا رہا - بنگال میں مراجعت کے لئے ان کی حوصلہ افزائی (۱۶۹۰ء میں کلکتہ کی بنیاد)-سیواجی کے جانشین سنبھاجی کی گرفتاری (۱۶۸۹ء)-مرہٹے تباہ نہ ہوسکے - غیر فیصلہ کن کشمکش ۱۷۰۷ء تک جاری رہی -

---

۱ - شہزادہ اکبر کو راجپوتانہ میں فوج کا سالار بنا کر بھیجا گیا تھا - راجپوتوں نے اسے سلطنت کا فریب دیکر ساتھ ملا لیا - نہ اسے اورنگزیب کے نظام حکومت سے کوئی وجۂ شکایت پیدا ہوئی تھی اور نہ وہ نظام حکومت پیشرو مغل بادشاہوں کے نظام حکومت سے اصولاً مختلف تھا - یہ الگ بات ہے کہ شہزادے نے اپنے فعل بغاوت کو حق بجانب ثابت کرنے کے لئے الٹی سیدھی باتیں کہی ہوں - معلوم ہے کہ نہ شہزادہ کچھ کر سکا اور نہ راجپوت اس تدبیر سے اپنا بچاؤ کر سکے -

۲ - مرہٹوں کے انسداد میں ناکامی کیا ہوئی ؟ اورنگزیب کی زندگی کے آخری سانس تک مرہٹہ حکومت کا نقش بالکل مٹا رہا - بلکہ اورنگزیب کے جانشیں بہادر شاہ کے عہد میں بھی اس حکومت کا کوئی وجود نظر نہیں آتا - اگر بعد میں مرہٹوں نے سلطنت قائم کرلی تو اس کے لئے اورنگزیب کیوں کر ذمہ دار ٹھہر سکتا ہے ؟

Marfat.com

یورپی قومیں

پرتگیزوں کی قوت ہندوستان میں روبہ زوال ، انگریزوں نے بمبئی کے حصول سے (۱۶۶۱ء) اپنی حیثیت مستحکم کر لی - ولندیزوں کی توجہ زیادہ تر جزائر شرق الہند پر مرکوز رہی - فرانسیسی ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد حکومت کی کڑی نگرانی میں (۱۶۶۴ء) اور متعدد مقامات پر کوٹھیاں - (پانڈی چری ۱۶۷۴ء) اب انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان شدید عداوت کا آغاز -

ثقافت

مغل حکمرانوں کی ذہنی جستجو اور پر تکلف مذاق (بہ استثنائے اورنگ‌زیب ۱) نے نہایت جلیل الشان ثقافتی ترقی کے لئے سر و سامان بہم پہنچایا - تاریخ ، تذکرے اور تزک کی کتابیں زیادہ تر فارسی زبان میں لکھی گئیں - جہانگیر نے ایک لغت کی ترتیب کے لئے امداد دی - تلسی داس (۱۵۳۲ء - ۱۶۲۳ء) نے ہندی زبان میں ایسی نظمیں لکھیں ، جن پر کوئی سبقت نہ لے جا سکا - یہ اس عہد کا نہایت اہم علمی ذخیرہ تھا - ایرانی مصوری کی غلامانہ نقالی میں ہندوؤں نے ترمیم کی - اس سلسلے میں ایک حد تک فرنگیوں کا اثر بھی کارگر ہؤا - شاہ جہاں کے ماتحت مشاہدے کی تیزی اور اسے نفاست ذوق سے لباس پہنانے کا معاملہ اوج کمال پر پہنچ گیا - اسی کے عہد میں ہندی و ایرانی طرز کے مطابق محلات، مقبروں اور مسجدوں کی تعمیر نے حد درجہ زیبائی اور خوش نمائی اختیار کر لی -

اورنگ زیب کی وفات

اورنگ‌زیب کی وفات (۱۷۰۷ء) کے بعد سلطنت کا شیرازہ تیزی سے بکھر گیا -

---

۱ - اورنگزیب کو مستثنیٰ کرنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہ آئی - مغلوں کے عہد کے علمی کارناموں میں سب سے بڑا کارنامہ فتاوائے عالمگیری ہے ، جو اورنگ‌زیب کی سرپرستی میں پایۂ تکمیل کو پہنچا - اس کے علاوہ تاریخی اور علمی کتابیں بھی مرتب ہوگئیں -

Marfat.com

متعدد صوبائی گورنر عملاً آزاد و خود مختار بن گئے (۱۷۲۲ء) تاج و تخت کے لئے رزم آرائیوں اور بیرونی حملوں نے بدنظمی اور طوائف الملوکی کو آخری منزل پر پہنچا دیا۔

سکھ سکھ دھرم کی بنیاد پندرھویں صدی میں خالص مذہبی نظام کے طور پر رکھی گئی تھی۔ اس کے اہم اصول یہ تھے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کی رفاقت کا اعلان، توحید پرپختگی، ذات پات کی بندشوں اور پروہتوں سے شدید اختلاف، البتہ یہ فیصلہ کر لیا گیا تھا کہ دنیوی اور دینی اقتدار کا مرکز گرو ہرگوبند ہیں (۱۶۰۶ء)۔ پھر یہ نظام گرو گوبند سنگھ (۱۶۶۶ء - ۱۷۰۸ء) کی سرکردگی میں خالص عسکری نظام بن گیا۔ سکھوں نے دکن میں مغلوں کے مفاد کے لئے خطرہ پیدا کر دیا[۱]۔ بہادر شاہ (۱۷۰۷ء ۱۷۱۲ء) نے اس قوت کو کچل کر رکھ دیا۔

دورِ انتشار انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی نے تحفوں اور طبی خدمات کی بدولت محصول معاف کرا لئے اور مراعات حاصل کر لیں۔ مرہٹوں نے جو حکومت از سر نو منظم کی، وہ ہندوستان میں نمایاں حیثیت اختیار کر گئی۔ پورے دکن میں وصول محاصل کا انتظام (۱۷۳۰ء)

۱۔ سمجھ میں نہ آیا کہ یہ کس واقعے کی طرف اشارہ ہے۔ دکن میں سکھوں نے مغلوں کی سلطنت یا مفاد کے لئے کبھی کوئی خطرہ پیدا نہ کیا - گرو گوبند سنگھ اورنگزیب کی طلب پر دکن گئے تھے - راستے ھی میں تھے کہ اورنگزیب نے وفات پائی اور گرو صاحب نے جنگ تاج و تخت میں بہادر شاہ کا ساتھ دیا - اس کے ساتھ دکن گئے - وھاں ایک حادثے کے باعث ۱۷۰۸ء میں وفات پائی - سکھوں کی قوت فرخ سیر کے عہد میں درھم برھم ھوئی -

Marfat.com

نادر شاہ کے ماتحت ایرانیوں کے غارت گرانہ حملے نے شمال کی جانب مرہٹوں کی توسیع روک دی ۔ شاہی فوجوں کی شکست ۔ ایرانی افغانستان اور دریائے سندھ کے پار کے علاقے سنبھال بیٹھے ۔ نیز دھلی کی دولت سمیٹی اور واپس چلے گئے ۔

انگریز اور فرانسیسی

یورپ میں آسٹروی تاج و تخت کے لئے جنگ چھڑی تو فرانسیسیوں نے ہندوستانیوں کے ساتھ ساز باز سے تقویت پا کر دوپلے ۱ کی سرکردگی میں مدراس پر قبضہ کرلیا (۱۷۴۶ء) اور جو نواب کرناٹک ان کے خلاف تھا ، اسے شکست دی ۔ ایکس لا شپیل۲ کے عہدنامے کے مطابق مدراس انگریزوں کو واپس ملا (۱۷۴۸ء) ۔

انگریزوں اور فرانسیسیوں کی رقابت جاری رہی ۔ دونوں دکن کی نظامت اور کرناٹک کی نوابی کے لئے متخاصم فریقوں کی طرفداری کرتے رہے ۔ ۱۷۵۱ء میں فرانسیسی اقتدار انتہائی بلندی پر پہنچ گیا ۔ جب بسے ۳ عملاً دکن کا اور دوپلے کرناٹک کا حکمران تھا ۔ رابرٹ کلائیو (۱۷۲۵ء - ۱۷۷۴ء) نے اس اقتدار پر ضرب لگائی ۔ ارکاٹ پر قبضے کا شاندار کارنامہ (۱۲ - ستمبر ۱۷۵۱ء) ۔ دوپلے کو واپس بلا لیاگیا (۱۷۵۴ء) ۔ انگریزی اقتدار مضبوطی سے جم گیا ۔

سراج الدولہ اور انگریز

سراج الدولہ نواب بنگال کا قبضہ کلکتہ پر (۲۰ جون ۱۷۵۶ء) ۔ جو انگریز بچ کر نکل نہ سکے انہیں کال کوٹھڑی میں قید کر

---

۱. Dupleix

۲ - Aix le Chapelle

۳ - Bussy

Marfat.com

دیا ۱ - کلکتہ پر انگریزوں کا دوبارہ قبضہ - فرانسیسیوں کے ساتھ جنگ چھڑ گئی - لہذا چندر نگر بھی لے لیا (تباھی ۱۷۵۹ء) - کلائو کے ماتحت انگریزوں نے فرانسیسیوں اور ان کے حلیفوں کو جنگ پلاسی میں بے بس کر دیا ۲ (۲۲ جون) - ساتھ ھی ھندوستان پر فرانسیسیوں کے دعاوی ختم ہوگئے -

انگریزوں نے جس شخص کو (سراج الدولہ کی جگہ) نواب بنایا تھا ، اس سے کلکتہ کی زمینداری کے حقوق حاصل کر لئے (تقریباً ۸۸۲ مربع میل) - لالی کے ماتحت فرانسیسیوں کی مہم بعد از وقت پہنچی اور وہ مدراس پر قبضہ نہ کر سکی- (محاصرہ دسمبر ۱۷۵۸ء فروری ۱۷۵۹ء) -

پانی پت کی تیسری جنگ پنجاب پر مرہٹوں کا قبضہ (۱۷۵۸ء) - شمالی ہند میں از سر نو سرگرمیوں کا آغاز (۱۷۲۱ء) - اس بنأ پر مسلمان حاکموں ، روھیلہ افغانوں اور نادر شاہ کے افغان جانشین احمد شاہ درانی نے متحدہ مخالفانہ اقدام کا فیصلہ کیا اور درانی کے زیر سرکردگی مرہٹوں کی تباھی خیز شکست (بہ مقام پانی پت ۱۷۶۱ء) - بعد ازاں (افغانستان) بغاوت کے باعث احمد شاہ کی مراجعت ، ھندوستان میں بد نظمی اور اختلافات کا دور دورہ -

---

۱ - کال کوٹھڑی کا واقعہ سراسر افسانہ ہے جو ایک رسوائے عام جعل ساز انگریز ھالویل نے تیار کیا تھا - وقت کی کسی بھی مستند تاریخ میں اس کا سراغ نہیں ملتا - کلائو نے اس کے بعد سراج الدولہ سے خط و کتابت بھی کی اور معاھدہ بھی کیا اور اس واقعے کی طرف اشارہ تک موجود نہیں -

۲ - جنگ پلاسی میں چند فرانسیسی ملازموں کی حیثیت میں سراج الدولہ کے ساتھ تھے ، لیکن اصل لڑائی انگریزوں اور سراج الدولہ کے درمیان تھی نہ کہ انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان -

Marfat.com

انگریزی اقتدار ہندوستان کے خارجی تعلقات میں انگریزوں کی برتری۔ ولندیزوں کو شکست (۱۷۵۹ء)۔ فرانسیسیوں نے پانڈی چری لے لیا اور معاہدہ پیرس (۱۷۶۳ء) کے مطابق وہ صرف پانڈی چری ، چندر نگر اور دوسرے متفرق مقامات کے حقدار رہ گئے ۔ انہوں نے فوجی قوت گھٹا دی اور ہندوستان پر تصرف کا منصوبہ درہم برہم ہو گیا (۱۷۶۹ء) ۔ انگریزوں نے نواب بنگال کو پنشن دے دی اور وہاں اپنا اقتدار قائم کر لیا ، جس میں مزاحمت کا کوئی خدشہ باقی نہ رہا ۔

کلائیو نے کمپنی کی طرف سے بنگال کا نظم و نسق چلایا ۔ بنگال و بہار نیز اڑیسہ کے ایک حصے کے لئے دیوانی کا انتظام ۔ کمپنی نے خود دیوانی سنبھال لی (۱۷۹۱ء) ۔ کمپنی کی بالائی آمدنی میں تخفیف ۔

مغلوں کی عسکریت اور مرہٹوں کے مسلک غارت گری نے جنگ و قزاقی کو اقتدار و دولت کا خاص وسیلہ بنایا ۔ صنعت و حرفت ، تعلیم اور ثقافتی ترقیات میں انحطاط ۔ البتہ بعض ویشنو معلموں اور ہندو روایات نے اصلی ترقی قائم رکھی ۔ عام اقتصادی بدنظمی کا آغاز ، جس میں فرنگی اور ہندوستانی توڑ جوڑ اور سود خواری کے ذریعے سے یکساں فائدہ اٹھاتے رہے[۱] ۔ صرف اندور اھلیہ بائی (۱۷۶۵ء - ۱۷۹۵ء) کی حکومت میں اس مصیبت سے محفوظ رہا ۔

۱۔ واقعات کی شہادت یہ ہے کہ صرف ان حصوں میں تعلیم و ثقافت کو ایک حد تک نقصان پہنچا ، جہاں انگریزوں کو عمل دخل کا موقع ملا۔ انہیں نے اپنی مصنوعات کو آگے بڑھانے کی غرض سے یہاں کی صنعتیں تباہ کیں ۔ (مثلاً بنگال میں پارچہ بافی کی صنعت) انہیں کے ماتحت ہندوؤں نے بے لگام سود خوری شروع کی باقی حصوں میں یہ دور بہترین علمی ترقیات کا دور ہے ۔

Marfat.com

حیدرعلی مرہٹوں کے اتحاد میں اختلافات رونما ہوئے تو حیدر علی (۱۷۲۱ء - ۱۷۸۱ء) نے قوت حاصل کر لی ۱ - میسور کے تخت پر غاصبانہ قبضہ (۱۷۶۱ء)- انگریز اس کے ساتھ جنگ میں الجھ گئے تھے (۱۷۶۵ء)- حیدر علی نے مدراس پہنچ کر انہیں معاهدۂ صلح پر مجبور کر دیا ، جو باھمی امداد کے عہد پر مشتمل تھا -

وارن ہیسٹنگز وارن ھیسٹنگز (۱۷۳۲ء - ۱۸۱۸ء) بنگال کا گورنر (۱۷۷۲ء - ۱۷۷۳ء) ، اصلاحات کا آغاز ، نظام مالگزاری کی الجھنیں دور کر دیں ، سکے کی اصلاح کی ، نمک سازی اور افیون سازی پر سرکاری نگرانی قائم کی ، دیسی باشندوں کے تعاون سے ڈکیتیوں میں تخفیف ، مسلمانوں اور ھندوؤں کے قوانین کے مطالعے کا انتظام ، ریگولیٹنگ ایکٹ (۱۷۷۳ء) کے مطابق وہ گورنر جنرل بن گیا - اس ایکٹ کا مفاد یہ تھا کہ ھندوستان کے تمام انگریزی مقبوضات کا انتظام ، گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل کرے - تاج برطانیہ نے کمپنی کے ڈائریکٹروں کے اختیارات کم کردئے - سرکاری ملازموں کو نجی تجارت اور نذرانے وصول کرنے کی ممانعت کر دی - ھیسٹنگز کا مستعدانہ نظم و نسق حاسد رفیقوں میں الزام تراشی کا موجب بنا - ان میں سے فلپ فرانسس بہ طور خاص قابل ذکر ہے - ملازمت سے سبکدوشی (۱۷۸۵ء) کے بعد ھیسٹنگز کے خلاف مقدمہ چلا (۱۷۸۸ء - ۱۷۹۵ء) - انجام کار وہ تمام الزامات سے بری قرار پایا - آئینی کمیشن کا تقرر (۱۷۷۶ء) جس کی سفارشات کے مطابق ریونیو بورڈ (قائم شدہ ۱۷۷۲ء) کی جگہ ایک کمیٹی بنائی گئی - اس نے غیر دانشمندی سے مقامی کنٹرول بالکل ختم کر دیا -

---

۱- حیدر علی کے حصول اقتدار کو مرہٹوں کے داخلی اختلافات سے کوئی تعلق نہیں -

Marfat.com

حیدر علی، مرہٹے اور انگریز

ہیسٹنگز نے ایک فوج کلکتہ سے سورت بھیجی جو پورے جزیرہ نما سے گزرتی ہوئی ۱۷۷۹ء میں منزل مقصود پر پہنچی - اس نے مرہٹوں ، نظام اور حیدر علی کا اتحاد درہم برہم کر ڈالا ۱ - معاہدۂ بمبئی (۱۷۸۲ء) کے مطابق بمبئی کے لئے مرہٹوں کے ساتھ بیس سال کا امن حاصل کرلیا ، نیز سالسٹ اور ایلی فنٹا لے لئے - فرانسیسیوں اور انگریزوں کے درمیان پھر جنگ چھڑ گئی (۱۷۷۸ء) - ہیسٹنگز نے پانڈی چری اور ماہی پر قبضہ کر لیا - حیدر علی نے اس اقدام پر مشتعل ہو کر انگریزوں سے لڑائی چھیڑ دی (۱۷۸۰ء - ۱۷۸۴ء) اس نے فرانسیسیوں کی امداد سے کرناٹک پر حملہ کر دیا - پورٹو نووو میں شکست کھائی (۱۷۸۱ء) یہ دوسری جنگ میسور تھی ، جو حیدر علی کے فرزند ٹیپو نے جاری رکھی - یہ اس وقت ختم ہوئی جب فرانسیسیوں نے امداد سے دست کشی اختیار کر لی -

---

۱- یہ اشارہ کرنیل گاڈرڈ کی فوج کی طرف ہے جو وسط ہند میں سے گزرتا ہؤا سورت پہنچا تھا - اس کا رخ صرف مرہٹوں کی طرف تھا ، جو دو پارٹیوں میں منقسم تھے - نظام ، حیدر علی اور مرہٹوں کے اتحاد کو براہ راست اس فوج سے کوئی نقصان نہ پہنچا -

Marfat.com

اٹھارھواں باب

سلطنت عثمانیہ
۱۷۹۳ء - ۱۸۳۹ء

اصلاحات ۱۷۹۳ء میں نئے ضابطے بنے جن کے مطابق فوجی نظام کو کاملاً نئے سرے سے مرتب کیا گیا اور ایک نمونے کی فوج یورپ کے اصول پر قائم کی گئی۔ تجارتی انتظامات پر نظر ثانی ہوئی تاکہ خرابیاں دور ہو جائیں اور غیر ملکی نمائندے من مانی کاروائیاں نہ کر سکیں۔ سلیم ثالث کی ان اصلاحات کی مخالفت ینی چریوں اور مذہبی رہنماؤں دونوں نے کی، اس بنا پر یہ نتیجہ خیز ثابت نہ ہوئیں۔ البتہ سلیم نے چند ہزار آدمیوں کی نئی فوج یورپی اصول کے مطابق تیار کرلی۔

مصر میں نپولین کی مہم (۱۷۹۸ء)۔ اس نے جنگ اہرام میں مملوکوں کو شکست دے کر قاہرہ پر قبضہ کر لیا۔ پھر وہ شام کی طرف بڑھا۔ دریائے نیل کے کنارے پر فرانسیسی بیڑے کی تباہی۔ نپولین پیرس واپس گیا۔ تھوڑی دیر بعد فرانسیسی بالکل نکل گئے۔

جارج پٹرووچ (قرہ جارج) کے ماتحت اہل سرویا کی بغاوت قرہ جارج سؤر کے گوشت کا ایک دولت مند تاجر تھا۔ ابراڈووچ

Marfat.com

معاهدہ بخارسٹ میں روسیوں نے اہل سرویا سے شرمناک غداری کی تھی اور ان کی پہلی بغاوت دبا دی گئی تھی (۱۸۱۳ء) - قرہ جارج آسٹریا کی جلا وطنی سے ۱۸۱۷ء میں واپس آیا ، لیکن ابرینووچ کے جو ساتھی اس کے مخالف تھے انہوں نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ابرینووچ اور قرہ جارج وچ کے خاندانوں میں خونریزی کا آغاز - ترکوں نے ۱۸۱۷ء میں ملوش کو سرویا کا موروثی والی تسلیم کر لیا - اس زمانے میں سرویا کے حدود موجودہ حدود سے بہت کم تھے -

جنگِ یونان
۱۸۲۱ء تا ۱۸۳۰ء

یونانیوں کی بغاوت اس امر کا نتیجہ تھی کہ اٹھارویں صدی کے آخری حصے میں انہوں نے بحیرۂ اسود میں غلے کی تجارت سے بڑا فائدہ اٹھایا تھا - نیز کریس۱ اور ریگاس۲ کی وجہ سے ان کی ثقافت از سر نو زندہ ہو گئی تھی۔ کیتھرائن کی سکیم کے مطابق روس بھی انہیں انگیخت دے رہا تھا - انقلاب فرانس اور نپولین کی سازشوں نے بھی یونانیوں میں بغاوت کا جذبہ پیدا کیا - ایک خفیہ انقلابی سوسائٹی حتیریا فلیکی۳ کی بنیاد ۱۸۱۴ء میں بہ مقام ادیسیہ رکھی گئی - اس سوسائٹی کو روسی حکومت سے گہرا تعلق تھا - کاؤنٹ کیپو ڈی استریا۴ ، زار الیگزانڈر کا خاص دوست تھا - الیگزانڈر ہپسی لانٹی۵ اس بغاوت کا رئیس تھا - وہ مالڈیویا کے ایک وسیع الاثر یونانی فزی خاندان کا رکن تھا ، اور روسی فوج میں اسے ایک معزز عہدہ حاصل تھا -

ولیشیا میں ترکوں اور یونانیوں کی حکومت کے خلاف بغاوت (فروری ۱۸۲۱ء)- اس وجہ سے یونانیوں کو قبل از وقت قدم اٹھانا پڑا۔

۱- Korais - ۲- Rhigas -
۳- Hetairia Philike - ۴- Capo d' Istria -
۵- Hypsilanti -

Marfat.com

ہپسیلانٹی نے ٦- مارچ ۱۸۲۱ء کو مالڈیویا میں بغاوت کا اعلان کیا اور زار سے مدد مانگی - زار نے میٹرنچ کے زیر اثر بغاوت سے برأت کا اعلان کر دیا اور صاف صاف کہ دیا کہ میں انقلابی تحریک کو ہرگز اچھا نہیں سمجھتا - ہپسیلانٹی نے ہمت ہار دی اور ترکی فوج نے دراگ شان۱ میں اسے شکست دی (۲٦- جون) - وہ بھاگ نکلا - لیکن آسٹرویوں نے اسے پکڑ کر قید کر دیا -

اس اثنا میں جنوبی یونان کے اندر ایک زبردست بغاوت شروع ہوگئی - بعض خوش حال جزیرے بھی اس میں شامل ہوگئے - ترک جا بہ جا تھوڑی تعداد میں رہتے تھے ، انہیں بیدردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور بغاوت کی تحریک تیزی سے باقی یونان میں بھی پھیل گئی - ترکوں نے بھی یونانی ظلم و جور کے بدلے میں یونانی لاٹ پادری کو پھانسی پر لٹکا دیا اور قسطنطنیہ کے یونانیوں کو تہ تیغ کر ڈالا - اس پر روس نے احتجاج کیا اور لڑائی کا خطرہ پیدا ہوگیا -

۲۷- جولائی کو روس کا الٹی میٹم کہ مسیحی کلیسا کو بحال کیا جائے اور مسیحی مذہب کی حفاظت کا یقین دلایا جائے - ترکوں نے الٹی میٹم مسترد کر دیا اور تعلقات منقطع ہوگئے - میٹرنچ اور کیسل ری۲ کی کوششوں سے لڑائی رک گئی - ان دونوں نے زار کو آگاہ کیا کہ انقلابی تحریک کی امداد خود اس کے لئے کیسے کیسے خطرے پیدا کر دیگی -

یونانیوں نے ۵- اکتوبر کو ٹریپولٹسا۳ پر قبضہ کر لیا - جنوبی یونان میں یہ سب سے بڑا ترکی حصار تھا - دس ہزار ترک مارے گئے -

---

۱- Dragashan -

۲- Castle Reagh -

۳- Tripolitsa -

Marfat.com

۱۳- جنوری ۱۸۲۲ء کو یونانیوں نے ایپی ڈارس۱ کے اجتماع میں آزادی کا اعلان کیا اور ایک دستور بنا لیا جس کے مطابق نظام حکومت پانچ ڈائریکٹروں اور پارلیمنٹ کے حوالے کیا۔

۵- فروری کو ترکی فوج نے جنینا پر قبضہ کر لیا اور وہاں کے طاقتور پاشا علی کے دور کا خاتمہ ہو گیا۔ اب وہ مطمئن ہو کر یونانیوں کے خلاف مہم کے لئے تیار ہوگئے۔

یونان کے خلاف اقدامات

اپریل — ایک ترکی بیڑے نے قرہ علی کے ماتحت جزیرہ چیوس۲ پر قبضہ کر لیا۔ یونانی یا تو مارے گئے یا غلام بنا کر بیچ دئے گئے۔

۱۹- جون — یونانیوں نے کنارس کی سرکردگی میں ترکی بیڑے کو تباہ کر دیا۔

جولائی — تیس ہزار ترک فوج کا حملہ یونان پر۔ خلیج کارنتھ کے شمال کا پورا علاقہ پامال کرڈالا گیا۔ یونانی حکومت جزیروں میں بھاگ گئی۔

جنوری ۱۸۲۳ء — ترک اس لئے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوگئے کہ وہ مسولونگھی۳ پر قبضہ نہ کر سکے۔ یہ کلیدی قلعہ خلیج کارنتھ کے دہانے پر واقع تھا۔ یونانیوں نے اس مہلت سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور وہ ذاتی رقابتوں میں الجھے رہے۔ (کلوکوٹرونس۴ کی رقابت، کنڈوکیوتھیس۵ کے خلاف اور ہیئت حاکمہ کا جھگڑا پارلیمنٹ سے)۔

پہلی خانہ جنگی (۱۸۲۴ء)- کلوکوٹرونس کی شکست ناپلیا میں قیام حکومت۔ اس اثنا میں سلطان نے اپنے طاقتور باجگزار محمد علی پاشا

۱- Epidauros -
۲- Chios -
۳- Missolonghi -
۴- Koloktronis- -
۵- Kondoukiothis -

Marfat.com

والی مصر کو امداد کے لئے لکھا ، جس کے پاس زبردست فوج اور عمدہ بیڑا تھا - اہل مصر کریٹ کو فتح کر چکے تھے - (۱۸۲۲ء - ۱۸۲۴ء) - محمد علی کے بیٹے ابراہیم پاشا نے جنوبی یونان میں فوج اتاری (فروری ۱۸۲۵ء) اور انتہائی تیزی سے پورے جزیرہ نما پر قبضہ کر لیا - ساتھ ہی ترکوں نے رشید پاشا کی سرکردگی میں شمال کی طرف سے حملہ کر دیا اور مسولونگھی کا محاصرہ از سر نو شروع ہوگیا (ترکوں نے اسے ۲۳- اپریل ۱۸۲۶ء کو فتح کر لیا) -

یورپ میں جوڑ توڑ ترکوں اور مصریوں کی فتوحات نے یورپ میں تشویش پیدا کردی ، جہاں یونانیوں کو ان قدیم مشاہیر کے اخلاف سمجھا جاتا تھا ، جنھوں نے بربریوں کے خلاف جنگ شروع کی تھی - جرمنی ، سوٹزرلینڈ ، فرانس اور انگلستان میں یونانیوں کی حمایت کے لئے تیزی سے تحریک پھیل گئی - ان ملکوں کی حکومتیں کچھ نہ کچھ کرنے پر مجبور ہوئیں اور سینٹ پیٹرز برگ میں سفیروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی (۱۸۲۴ء - ۱۸۲۵ء) - یہ تجویز زیر بحث آئی کہ یونان میں تین خود اختیاری مگر باجگزاری حکومتیں قائم کی جائیں - آسٹریا اور انگلستان ترکوں کے خلاف اقدامات میں روس کی پیروی پر آمادہ نہ ہوئے -

یونانیوں نے اپنے آپ کو برطانیہ کی حمایت میں دیدیا اور مسولونگھی کے سقوط کے بعد برطانیہ سے مداخلت کے لئے اپیل کی -

۴- اپریل ۱۸۲۶ء کو سینٹ پیٹرز برگ میں انگلستان اور روس کے درمیان ایک میثاق پر دستخط ہوئے (ولنگٹن کا مشن سینٹ پیٹرز برگ گیا) - دونوں طاقتوں نے ترکوں اور یونانیوں کے درمیان ثالثی پر اتفاق کیا - قرار یہ پایا کہ ترکی سیادت کے ماتحت یونانیوں کو

Marfat.com

کامل اندرونی خود مختاری مل جائے ۔ کیننگ نے اس امر کی انتہائی کوشش کی تھی کہ روس کو جداگانہ اقدام سے روکے ۔ اس نے دوسری طاقتوں کو بھی اس میں شامل کرنے کی کوشش کی ۔

روس نے ترکی کو الٹی میٹم دیدیا (۵- اپریل) ۔ مطالبہ یہ تھا کہ ڈینیوب کے علاقوں میں صورت حال بحال کی جائے ۔ ایک خاص سفیر روس اور ترکی کے درمیان بڑے بڑے معاملات کے متعلق گفتگو کے لئے بھیجا گیا ۔ ترکی نے آسٹریا اور فرانس کے مشورے کے مطابق یہ تجاویز مان لیں ۔

ینی چریوں کی تباہی

سلطان محمود ثانی نے تخت نشینی کے آغاز ھی میں ینی چریوں کی تباھی کا فیصلہ کر رکھا تھا ۔ فوج کی یاس انگیز نالائقی نے اس کے لئے بہانہ پیدا کر دیا اور وہ مذھبی رھنماؤں کو ھم نوا بنانے میں کامیاب ھو گیا ۔ مئی ۱۸۲۶ء میں نئی فوج کی ترتیب کا اعلان ھؤا جس میں ینی چریوں کو بھی شامل ھونے کی اجازت دے دی گئی ۔ ینی چریوں نے بغاوت کی ۔ سلطان کی چھوٹی سی وفادار فوج نے ۱۵- اور ۱۶- جون کو ینی چریوں کی بارکوں پر گولہ باری شروع کر دی ۔ عوام نے ھاتھوں ھاتھ انہیں ختم کر دیا ۔ کہا جاتا ھے کہ چھ ھزار سے دس ھزار تک ینی چری مارے گئے ۔

یونانی معاملات

۱۱- اپریل ۱۸۲۷ء کو یونانیوں کے جھگڑالو گروہ اس امر پر متفق ھو گئے کہ کیپودی استریا کو سات سال کے لئے پریزیڈنٹ بنا لیا جائے ۔ اس سے پیشتر وہ باھمی رقابتوں میں اپنی تمام تجاویز کو معطل کئے بیٹھے رہے ۔

Marfat.com

۱۷- مئی کو تروزین۱ کا دستور منظور ہؤا جس کے مطابق ہیئت حاکمہ سے تمام اختیارات چھین لئے گئے اور یہ اختیارات اس ایوان کے حوالے کئے گئے جس کا نام سینٹ قرار پایا۔

انگریزوں کی کوشش کے باوجود کوچرین۲ اور چرچ کا متحدہ اقدام بے نتیجہ ثابت ہؤا۔

۵- جون کو ایکروپولس۳ نے ترکوں کے سامنے ہتھیار ڈال دئے۔

معاہدہ لندن

۶- جولائی کو لندن میں ایک معاہدہ ہؤا۔ فرانس بھی روس اور انگلستان سے مل گیا۔ یہ فیصلہ کر لیا گیا کہ اگر ترک متارکہ سے انکار کریں تو تینوں طاقتیں یونان کی امداد کے لئے دھمکی دے دیں اور اپنے بحری بیڑے استعمال کریں۔ اس اثنا میں برطانیہ نے محمد علی پاشا کو جنگ سے الگ کرنے کے لئے سر گرم کوششیں جاری رکھیں۔ (کریڈک۴ کی سفارت)۔

تین طاقتوں کی یادداشت

۱۶- اگست کو تین طاقتوں نے باب عالی میں ایک یادداشت بھیجی، جس میں جنگ روک دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ ترکی نے انکار کر دیا۔ تینوں طاقتوں نے اپنے بیڑوں کو ہدایت کر دی کہ باہر سے کوئی فوجی کمک یا رسد یونان نہ پہنچنے پائے۔ ۸- ستمبر کو ایک بڑا مصری بیڑا سامان لے کر نوارنیو پر لنگر انداز ہؤا لیکن امیرالبحر کاڈرنگٹن نے ابراہیم پاشا کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ اقدامات جاری رکھنے سے پہلے اسکندریہ سے ہدایات کا انتظار کر لیا جائے جب ابراہیم پاشا کو معلوم ہؤا کہ یونانی پٹراس میں لڑ رہے

۱- Trozene۔ ۲- Cochrane۔
۳- Acropolis۔ ۴- Cradock۔

Marfat.com

ھیں تو اس نے کاڈرنگٹن کے ساتھ وعدے کو پس پشت ڈال دیا ۔
۲۰۔ اکتوبر کو نوارنیو میں جنگ ھوئی ۔ برطانیہ ، فرانس اور روس کے بیڑے بندرگاہ میں داخل ھوگئے جہاں مصری بیڑا جمع تھا ۔ قریب سے مصریوں پر گولہ باری شروع ھوگئی ۔ زیادہ تر مصری جہاز یا تو غرق کر دئے گئے یا اڑا دئے گئے ۔ یورپ میں مجنونانہ جوش و خروش ۔ ترکوں کا غیظ و غضب اور تلافی کا مطالبہ ۔ ۲۸۔ دسمبر کو متحدہ طاقتوں کے سفیر قسطنطنیہ سے چلے گئے ۔

روس اور ترکی کی جنگ

۲۶ - اپریل ۱۸۲۸ء کو روس نے ترکی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ۔ برطانیہ نے اس کی مخالفت کی (ولنگٹن کی وزارت جنوری ۱۸۲۸ء) ۔ لیکن فرانسیسی روس کی دوستی کا دم بھر رہے تھے اور آسٹریا کو زیادہ اعتراضات کا حوصلہ نہ ھؤا ۔ ۸۔ جون کو روسیوں نے دریائے ڈینیوب عبور کر لیا لیکن جنوبی کناروں کے قلعوں کی فوج نے انہیں روکے رکھا (شملا ، سلسٹریا اور وارنا) ۔

وارنا

۹۔ اگست کو انگریزوں اور فرانسیسیوں نے محمد علی سے ایک معاھدہ کرلیا جس کا مدعا یہ تھا کہ مصری فوج کو یونان سے نکال کر مصر پہنچا دیا جائے ۔ فرانسیسی فوج نے جنرل مائزان کی سرکردگی میں یہ کام پایۂ تکمیل پر پہنچایا ۔ (موسم سرما ۱۸۲۸ء - ۱۸۲۹ء)۔ ۱۲۔ اکتوبر کو روس نے وارنا پر قبضہ کر لیا لیکن موسم سرما میں مہم جاری رکھنے کی سکت نہ رھی ۔

میثاق لندن

۲۲۔ مارچ ۱۸۲۹ء ۔ سفیروں کی ایک کانفرنس میں ایک میثاق تیار ھؤا جس کا مفاد یہ تھا کہ یونان کا جو حصہ خلیج وولو۱ اور خلیج آرٹا۲ کے خط کے جنوب میں ہے وہ

۱- Volo - ۲- Arta -

نیز نیگروپانٹ۱ اور سائیکلیڈر۲ باستثنائے کریٹ اندرونی لحاظ سے خود مختار ھوں گے لیکن سلطان کو خراج ادا کرتے رھیں گے۔ ان کے لئے ایک حاکم تجویز کر دیا جائے گا جو انگلستان ، فرانس اور روس کے حکمران خاندانوں میں سے نہ ھوگا۔

جنگ کلوچا۳ (۱۲۔ جون)۔ روسیوں نے جنرل ڈیبش۴ کی سرکردگی میں بلقانی کوھستانوں کا راستہ صاف کر لیا اور ڈیبش کوھتسانوں کو عبور کر گیا (۱۵۔ جولائی)۔ روسی فوج پیشتر کبھی اس حد تک نہ پھنچی تھی۔ روسیوں کا قبضہ آدرنہ پر (۲۰۔ اگست)۔ اس اثنا میں جنرل پیسکی وچ۵ نے ایشیائی محاذ پر پیش قدمی کرتے ھوئے قارص اور ارض روم لے لئے۔ ترکی سلطنت تباھی کے کنارے پر (فرانس کے وزیر اعظم پرنس پالی نیک٦ نے ترکی سلطنت کو بانٹ لینے کی سکیم تیار کی تاکہ یورپ کا نقشہ از سر نو تیار کیا جائے)۔

عہد نامہ ادرنہ یہ عہد نامہ پروشیا کے ایک افسر میجر فان میوفلنگ۷ کی وساطت سے ۱۴۔ ستمبر ۱۸۲۹ء کو روس اور ترکی کے درمیان ھؤا۔ روسیوں کو بیماریوں نے اتنا بدحال کر دیا تھا کہ وہ قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے کے قابل نہ رہے تھے۔ لہذا فیصلہ کر لیا تھا کہ سرے سے کوشش ھی نہ کریں۔ انہیں غیر ملکی مداخلت کا بھی اندیشہ تھا۔ عہد نامے کی شرطیں بڑی نرم تھیں۔ روس نے یورپ میں اپنی تمام فتوحات سے دست برداری اختیار کر لی۔ لیکن دریائے پروتھ پر اپنی سرحد کو ڈینیوب کے شمالی دھانے سے جنوبی دھانے تک بڑھا لیا۔ روس کو یہ حق

۱۔ Negroponte -
۲۔ Cyclader -
۳۔ Kulevcha -
۴۔ Diebitsh -
۵۔ Paskievich -
٦۔ Polignac -
۷۔ Muffling -

Marfat.com

بھی دیدیا گیا کہ ڈیڑھ کروڑ دوکت کا تاوان دس برس میں ادا ہونے تک وہ ڈینیوبی ریاستوں پر قابض رہے - مالدیویا اور ولیشیا کے متعلق طے ہو گیا کہ ان کے لئے مستقل صوبے دار مقرر کئے جائیں گے ، جو تا حیات اپنے عہدوں پر قابض رہیں گے - مسلمانوں کو ان صوبوں میں سے نکال لیا جائے گا اور تمام قلعے مسمار کر دئے جائیں گے - یونان کے متعلق ترک لندن کا میثاق قبول کر لینے پر راضی ہوگئے -

لندن کانفرنس ۳۰- نومبر کو لندن کانفرنس منعقد ہوئی جس میں قرار پایا کہ یونان کو کامل آزادی دے دی جائے لیکن سرحد پیچھے ہٹا کر ایسپروپوٹیمو۱ اور خلیج لامیا۲ کے خط پر بہ الفاظ دیگر خلیج کارنتھ پر رکھی گئی - یہ فیصلہ لندن کے نئے میثاق میں شامل کر دیا گیا (۳- فروری ۱۸۳۰ء) جسے یونانیوں نے ناکامی قرار دیتے ہوئے رد کر دیا - کانفرنس میں شامل ہونے والی طاقتوں نے سیکس کو برگ۳ کے لیوپولڈ کو امیر چنا - لیکن اس نے پیش کش اس بنا پر قبول نہ کی کہ نئی ریاست کے حدود بہت تنگ ہیں - درمیانی مدت میں کیپودی استریا ڈکٹیٹر کی حیثیت میں حکومت کا کاروبار چلاتا رہا - اکتوبر ۱۸۳۱ء میں وہ مارا گیا اور اس کے بھائیوں آگسٹینو۴ اور کولیٹس۵ میں خانہ جنگی شروع ہوگئی - مارچ ۱۸۳۲ء میں طاقتوں نے بویریا کے شہزادہ آٹو کو یونان کی بادشاہی کے لئے چنا اور سرحدیں بڑھا کر وولو ، آرٹا کے خط پر پہنچا دیں -

---

۱- Aspropotamo -
۲- Lamia -
۳- Saxe-coburg -
۴- Agostino -
۵- Kolettis -

Marfat.com

محمد علی اور سلطان میں کش مکش

محمد علی والی مصر اور سلطان کے درمیان اس بنا پر کش مکش شروع ہوگئی (۱۸۳۲ء - ۱۸۳۳ء) کہ محمد علی یونان میں اپنی کمک کے عوض شام کا علاقہ طلب کرتا تھا ۔ سلطان نے انکار کر دیا تو محمد علی نے عکہ۱ کے صوبے دار سے جھگڑا کر لیا اور اپنے بیٹے ابراهیم پاشا کو فوج دے کر ملک پر قبضہ کرنے کے لئے بھیج دیا ۔ ابراهیم نے عکہ (۲۷- مئی ۱۸۳۲ء) ، دمشق (۱۵- جون) اور حلب (۱۶- جولائی) کو فتح کر لئے ۔ اسکندرونہ۲ کے قریب ترکی فوج کو شکست دی (۲۹- جولائی) اور اناطولیہ پر حملہ شروع کر دیا ۔ سلطان نے انگلستان سے امداد کے لئے اپیل کی ، لیکن وزیر اعظم پامرسٹن۳ مسئلۂ بلجیم میں الجھا ہؤا تھا اور اس نے اس خطرے کا بھی صحیح اندازہ نہ کیا تھا جو محمد علی کے عزائم میں پوشیدہ تھا ۔

۲۱- دسمبر ۱۸۳۲ء کو قونیہ۴ میں جنگ ہوئی جس میں ابراهیم نے ترکوں کی بڑی فوج کو شکست دی ۔ اس کا سالار ترکی کا وزیراعظم تھا ۔ چونکہ مزاحمت ختم ہو چکی تھی ، اس لئے ابراهیم پیش قدمی کرتا ہؤا بروصہ کے قریب پہنچ گیا۔ یوں عثمانی حکمرانوں کا تختہ الٹنے هی والا تھا ۔ اس اثنا میں روس نے مداخلت کی ۔ سلطان کی خدمت میں امداد پیش کی اور محمد علی کو متنبہ کیا (موراویوہ کی سفارت قسطنطنیہ اور اسکندریہ کو ، دسمبر ۔ فروری) ۔

۲۰ - فروری ۱۸۶۳ء کو روسی بیڑا قسطنطنیہ پہنچ گیا ۔ انگلستان اور فرانس میں تشویش اور مداخلت کا آغاز ۔

۱- Acre ۔

۲- Alexandretta ۔

۳- Palmerston ۔

۴- Konieh ۔

۵- Muraviev ۔

Marfat.com

قوطیہ[۱] کے مقام پر ۸- اپریل ۱۸۳۳ء کو ایک اجتماع منعقد ہؤا جس میں فرانس نے سلطان کو اس امر کی ترغیب دی کہ محمد علی کو شام اور ادرنہ دے دئے جائیں ۔ سلطان نے ادرنہ دینے سے انکار کر دیا ۔ روسی فوجیں باسفورس کے ایشیائی ساحل پر اترنے لگیں ۔ زبردست کشمکش ۔ برطانوی اور فرانسیسی بیڑے سمرنا میں ۔ انجام کار سلطان راضی ہوگیا (۴- مئی) ۔

انکیارس کلیسی[۲] کا عہدنامہ

یہ عہد نامہ ترکی اور روس کے درمیان ۸ سال کے لئے منعقد ہؤا ۔ دونوں فریقوں نے اقرار کیا کہ کسی پر بھی حملہ ہو، دونوں ایک دوسرے کی مدد کریں گے ۔ اس عہد نامے میں ایک خفیہ دفعہ رکھی گئی تھی کہ اگر ترک در دانیال کو تمام غیر ملکی جہازوں کے لئے بند رکھیں گے تو اس کے بدلے میں وہ محولہ بالا شرط کے واجبات سے آزاد سمجھے جائیں گے ۔ روسی قسطنطنیہ سے نکل گئے (۱۰- جولائی) ۔ فرانس اور انگلستان کی طرف سے اس معاہدے کے خلاف زبردست احتجاج ۔ وہ کہتے تھے کہ آبنائے باسفورس روسی جنگی جہازوں کے لئے کھلی رہے گی اور ترکی آئندہ روس کے رحم و کرم پر رہ جائے گا ۔

۱۸- ستمبر کو روس اور آسٹریا کے درمیان مونچن گراٹز[۳] کے مقام پر عہد نامہ ہؤا جس میں زار روس نے اعلان کیا کہ میں عثمانی سلطنت کے قیام میں معاون رہوں گا اور اگر کسی موقعے پر اس سلطنت کی تقسیم ناگزیر ہوگئی تو میں آسٹریا کی رضامندی کے مطابق عمل پیرا ہوں گا ۔ انگلستان میں اس عہدنامے کا مطلب یہ سمجھا گیا کہ ''مقدس اتحاد'' کی از سر نو تصدیق کر دی گئی ۔

۱- Kutahia -

۲- Unkiarskelessi -

۳- Munchengratz -

Marfat.com

کش مکش کا نیا حلقہ

۱۸۳۵ء میں کپتان فرانسس چزنے[1] ساحل شام سے چلا اور دریائے فرات میں سے خلیج فارس تک اس نے نئی راہ آمد و رفت کے بارے میں چھان بین کی ۔ اس سے واضح ہو گیا کہ برطانیہ مشرق کے لئے نئے راستے بنانے کی فکر میں ہے ۔ محمد علی برطانوی عزائم میں مزاحمت پر تلا ہؤا تھا ۔ اس نے قاہرہ سے بحیرۂ احمر تک ریلوے کی تجویز بھی نامنظور کر دی ۔ اس پر تعلقات میں بڑھتا ہؤا تناؤ ۔ محمد علی نے عرب میں اپنی فتوحات جاری رکھیں اور ۱۸۳۸ء میں وہ خلیج فارس اور بحر ہند پر پہنچ گیا ۔ برطانیہ نے عدن پر قبضہ کر لیا (جنوری ۱۸۳۹ء) ۔ پامرسٹن (وزیراعظم برطانیہ) کو زیادہ سے زیادہ یقین ہو گیا کہ سلطنت عثمانیہ کو روس اور محمد علی کی دستبرد سے بچانا عمومی مصالح کے لحاظ سے ضروری ہے ۔ (ڈیوڈ اور کوھارٹ کا سخت پراپیگنڈا روسیوں کے خلاف)۔ انگریزوں نے سلطان کو ایک بیڑا تعمیر کرنے میں مدد دی اور اس کے صلے میں محاصل کے متعلق نفع بخش عہد نامہ کر لیا (۱۸۳۸ء) ۔ اس کے برعکس فرانسیسی پاشائے مصر یعنی محمد علی کے حامی بن گئے اور اسے اکساتے رہے کہ مصر اور عرب کو ملا کر ایک زبردست سلطنت کی بنیاد رکھ دینی چاہیئے ۔

رشید پاشا کی سفارتِ لندن

چونکہ محمد علی کی طرف سے خطرہ تھا کہ وہ سلطنت عثمانیہ سے آزاد ہونے کا اعلان کر دے گا ، لہذا سلطان نے رشید پاشا کی سرکردگی میں ایک سفارت لندن بھیجی (دسمبر - ۱۸۳۸ء - اپریل - ۱۸۳۹ء) ۔ جس نے برطانیہ کے ساتھ جارحانہ اور دفاعی اتحاد کی تجویز پیش کر دی ۔ پامرسٹن نے دفاعی معاہدے کے سوا کوئی اور بات ماننے سے انکار کر دیا ۔

۱- Chesney -

Marfat.com

ترکی فوج نے دریائے فرات کی جانب سے شام پر حملہ کر دیا (اپریل- ۱۸۳۹ء) - ۲۴- جون کو ابراھیم نے ترکی فوج کو جنگ نصیب میں کامل شکست دی - ترکی بیڑا یکم جولائی کو اسکندریہ چلا گیا اور اس نے اپنے آپ کو محمد علی کے حوالے کر دیا - اس کا سبب یا تو یہ تھا کہ بیڑے نے غداری کی یا یہ سمجھنا چاہئیے کہ وزیراعظم خسرو پاشا بیڑے کو روسیوں کے حوالے کرنا چاہتا تھا اور ترکی امیرالبحر کو یہ منظور نہ تھا - یکم جولائی کو محمود ثانی نے وفات پائی -

Marfat.com

اُنّیسواں باب

سلطنتِ عثمانیہ

۱۸۳۹ء - ۱۸۶۱ء

سلطان عبدالمجید ثانی ۱۸۳۹ء - ۱۸۶۱ء

سلطان عبدالمجید تخت نشین ہؤا تو وہ محض ایک طفل تھا - وہ مصر کے موروثی پاشا محمد علی اور شام کے والی ابراہیم پاشا سے فوراً عہدنامے کے لئے تیار ہو گیا - ۲۷- جولائی کو پانچ بڑی طاقتوں نے ایک مشترکہ یاد داشت قسطنطنیہ بھیجی جس میں محمد علی سے تصفیے کا حق اپنے لئے محفوظ رکھا - پامرسٹن کا اصرار شروع ہی سے یہ تھا کہ محمد علی سے شام واپس لیا جائے - فرانس چونکہ محمد علی کا حامی تھا ، لہٰذا اس پر دباؤ ڈالنے میں شرکت سے انکار کر دیا - بیرن برونوو۱ روس کی طرف سے سفیر بن کر لندن گیا (ستمبر - دسمبر)- زار روس نے فرانس اور انگلستان کے تعلقات ختم کرانے کے لئے یہ تجویز پیش کر دی کہ روس شام کی حوالگی کے لئے محمد علی پر دباؤ ڈالنے کی غرض سے آمادہ ہے اور وہ اس وقت تک باسفورس میں داخل نہ ہوگا جب تک برطانیہ در دانیال میں داخل نہ ہوگا -

---

۱- Brunnov -

Marfat.com

خطِ شریف گل خانہ

خط شریف گل خانہ،۱ اصلاحات کا ایک فرمان تھا، جو سلطان نے رشید پاشا کی تجویز کے مطابق ۳۔ نومبر کو جاری کیا۔ رشید پاشا چاہتا تھا کہ اصلاحات یورپی اصول کے مطابق ہوں تاکہ انگلستان میں ترکوں کی ہردلعزیزی بڑھ جائے۔ خط میں صرف اصول بیان کئے گئے تھے، جن کے مطابق رعایا کے تمام طبقوں کو زندگی، آزادی اور جائداد کی حفاظت کا یقین دلایا گیا تھا اور وعدہ کیا گیا تھا کہ فوج اور محاصل کے محکموں میں بھی اصلاحات کی جائیں گی۔ اس خط کے جاری ہونے کے بعد دس سال میں بے شمار تجاویز بروئے کار آئیں، جن کے مطابق نظم و نسق کا ڈھانچہ زمانۂ حاضرہ کے اصول پر پہنچا دیا گیا۔ ممتاز افراد کی ایک مجلس بنا دی گئی۔ صوبوں میں مشاورتی کونسلیں اور مخلوط عدالتیں بن گئیں۔ ٹیکنیکل سکول جاری ہو گئے، وغیرہ۔

معاہدۂ لندن

فرانس میں تھیئرز۲ کی وزارت قائم ہوئی (فروری۔ اکتوبر۔ ۱۸۴۰ء)۔ اس نے محمد علی کو مجبور کرنے کی تجویز مسترد کر دی اور یہ کوشش کی کہ ترک اور مصری فرمانروا دوسری طاقتوں کے بجائے صرف فرانس کی ثالثی قبول کر لیں۔ اس بد عہدی کا نتیجہ یہ نکلا کہ پامرسٹن فرانس کو چھوڑ کر روس کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہو گیا۔ اگرچہ وزارت اس پر راضی نہ تھی۔

۱۵۔ جولائی کو لندن کا عہد نامہ ہؤا۔ انگلستان، آسٹریا، پروشیا اور روس اس بات پر راضی ہو گئے کہ محمد علی کو تصفیے کے

۱۔ ترک اسے "حط شریف" کہتے ھیں، یعنی وہ خ کو ح بولتے ھیں۔

۲۔ Thiers۔

Marfat.com

لئے مجبور کر دیں اور ضرورت پڑے تو سلطان کو امداد دیں۔ تجویز یہ تھی کہ مصر موروثی علاقے کے طور پر محمد علی کے حوالے کیا جائے اور جنوبی شام اسے صرف تا حیات دیا جائے، اس کے بدلے میں وہ کریٹ، شمالی شام، مکہ اور مدینہ چھوڑ دے نیز ترکی بیڑا واپس کر دے۔ ساتھ ھی قرار پایا کہ اگر یہ شرطیں دس دن کے اندر اندر پوری نہ کی جائیں تو جنوبی شام کی پیش کش واپس لے لی جائے۔ اگر ترمیم شدہ شرطیں دس دن میں پوری نہ ھوں تو تمام شرطیں واپس لے کر سلطان کو مزید انتظامات کی آزادی دے دی جائے۔ محمد علی نے فرانس کے بھروسے پر یہ شرطیں رد کر دیں۔ برطانیہ نے سلطان سے کہا کہ محمد علی کو معزول کر دیا جائے۔ معاھدہ برسر عام آیا تو پیرس میں ھراس پھیل گیا۔ فرانسیسی اخباروں اور تھیئرز کی تیز گفتاری۔ دریائے رائن پر جنگ کا خطرہ۔ ۹۔ ستمبر کو برطانوی امیرالبحر سٹاپ فورڈ[۱] نے بیروت پر گولہ باری کی۔ جنرل نیپئر نے فوجیں اتار دیں۔ شام میں مصریوں کے خلاف بغاوت۔ بیروت پر قبضہ (۱۰۔ اکتوبر)۔ عکہ پر گولہ باری اور قبضہ (۳۔ نومبر)۔ ابراھیم تخلیہ شام پر مجبور ھو گیا۔

۲۰۔ اکتوبر کو تھیئرز کا استعفیٰ، اس سے صاف ظاھر ھو گیا کہ فرانس کا بادشاہ لوئی فلپ لڑائی کے لئے تیار نہیں۔ ۲۷۔ نومبر کو اسکندریہ میں نیپئر نے ایک عہد نامہ کیا۔ محمد علی نے ترکی بیڑا بھی واپس کر دیا، شام پر تمام دعوے بھی چھوڑ دئے اور کہا کہ مصر پر موروثی حکومت تسلیم کر لی جائے۔ آخر سلطان نے یہ بات مان لی (۱۳۔ فروری ۱۸۴۱ء)۔

۱۔ Stopford -

Marfat.com

آبناؤں کے متعلق معاہدہ

۱۳- جولائی ۱۸۴۱ء کو پانچ بڑی طاقتوں نے عہد نامے پر دستخط کئے ، جس کے مطابق فیصلہ ہو گیا کہ آبنائے باسفورس اور آبنائے در دانیال زمانہ امن میں تمام غیر ملکی جنگی جہازوں کے لئے بند رہیں گی - فرانس بھی ان طاقتوں میں شامل تھا - اس طرح وہ پھر یورپی اتحاد میں داخل ہو گیا -

۱۸۴۴ء میں زار نکولس لندن گیا تا کہ لارڈ ایبرڈین وزیراعظم سے سلطنت عثمانیہ کی اضطراب انگیز حالت کے متعلق گفتگو کرے - زار کی تجویز یہ تھی کہ اگر ترکی سلطنت ختم ہو جائے تو روس اور انگلستان کو راہ عمل کے متعلق آپس میں مشورہ کر لینا چاہئیے - اس بارے میں زبانی سمجھوتا -

ستمبر - ۱۸۴۸ء میں ڈینیوب کی ریاستوں میں بغاوت ، جو زیادہ تر روسی اثر کے خلاف تھی - روسیوں نے ترکوں کی رضامندی سے ان ریاستوں پر حملہ کیا اور ۱۸۵۱ء تک انہیں اپنے قبضے میں رکھا -

مختلف جھگڑے

اکتوبر- ۱۸۴۹ء میں اس بنا پر بین الاقوامی صورت حال بہت نازک ہو گئی کہ روس اور آسٹریا نے ترکی سے ہنگری کے پناہ گزینوں کی واپسی کا مطالبہ کیا - ترکوں نے انگلستان سے امداد کے لئے اپیل کی - پامرسٹن نے امداد کا وعدہ کر لیا - فرانس نے انگلستان کی حمایت کی اور دونوں طاقتوں نے مل کر خلیج بسیکہ۱ میں بحری مظاہرہ کیا - یکم نومبر کو برطانوی بیڑے کا ایک حصہ آبناؤں میں داخل ہو گیا تا کہ موسم کی خرابی سے محفوظ رہے - روس کے احتجاج پر یہ بیڑا واپس چلا گیا -

---

۱- Besika -

Marfat.com

۱۸۵۱ء میں فرانس اور ترکی کے درمیان جھگڑا پیدا ہؤا ۔ اس کا سبب یہ تھا کہ فلسطین کے مقامات مقدسہ میں رومن کیتھولک راھبوں کے حقوق کے متعلق بحث چھڑ گئی تھی ۔ یہ راھب ، یونانی راھبوں کے زیر اقتدار آگئے تھے جنہیں روس کی امداد حاصل تھی ۔ فرانس کے مذھبی حلقوں نے دباؤ ڈال کر ، نپولین شاہ فرانس کو اس امر پر آمادہ کیا کہ کیتھولک راھبوں کو یونانی کلیسا کے راھبوں سے آزاد کرائے اس لئے کہ شاہ فرانس ھی کیتھولکوں کا موروثی محافظ تھا ۔ فروری ۔ ۱۸۵۲ء میں سلطان نے یہ مطالبہ منظور کر لیا اور کچھ حقوق انہیں عطا کر دئے ۔ دسمبر میں مزید حقوق دے دئے گئے ۔ زار نے اس پر غیظ و غضب کا اظہار کیا ، غیظ و غضب میں زیادہ تیزی اس وجہ سے پیدا ہو گئی کہ اس کے نزدیک فرانس کا بادشاہ محض نودولتیہ ۱ تھا ۔

روس اور برطانیہ کی گفت و شنید

زار نکولس نے برطانیہ کے سفیر لارڈ سیمور سے بات چیت کی (جنوری و فروری ۱۸۵۳ء) ۔ زار کی رائے یہ تھی کہ بیمار یعنی ترکی مرنے والا ہے ، لہذا اس کے ترکے کا فیصلہ کرنے کے لئے انگلستان اور روس کے درمیان معاھدہ ہو جانا چاھئیے ۔ روس خود قسطنطنیہ لینا نہیں چاھتا ، لیکن اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ کوئی دوسری طاقت اس پر قابض ہو جائے ۔ سرویا اور بلغاریہ کو آزاد ریاستیں

---

۱ ۔ نپولین کو نودولتیہ اس لئے کہا گیا کہ اس کے خاندان کا آغاز حکومت نپولین اعظم سے ہؤا تھا ۔ پیشتر یہ خاندان بالکل بے حیثیت تھا ۔ اس کے برعکس زار روس کا خاندان صدیوں سے حکمران چلا آتا تھا ۔ نسب کے یہ تعصبات یورپ میں بڑی دیر تک قائم رہے ، حالانکہ یہ بالکل باطل تھے ۔

Marfat.com

بنا دیا جائے۔ انگلستان، کریٹ مصر وغیرہ لے سکتا ہے۔ لارڈ ایبرڈین کو انگلستان کے خلاف فرانسیسی تدبیروں کے متعلق خطرہ تھا، لہذا اس نے روسیوں کی ان پیش کشوں کو غیر مناسب نہ سمجھا۔

مینشی کاف کی سفارت

مینشی کاف۱ قسطنطنیہ پہنچا (فروری و مئی) تا کہ مقامات مقدسہ کے متعلق مراعات حاصل کرے اور ان کے بدلے میں ایک مغربی طاقت کے خلاف امداد کا وعدہ کر لے۔ (اس سے مقصود فرانس تھا)، نیز قسطنطنیہ اور دوسرے مقامات کے یونانی کلیساؤں پر روسی تحفظ کا اقرار لے لیا جائے۔ مینشی کاف نے سازش، خوشامد اور دھمکیوں غرض ہر ذریعے سے ان مطالبات کو پورا کرانے کی کوشش کی۔

لارڈ سٹریٹ فورڈ کی آمد

۵- اپریل کو برطانیہ کی طرف سے لارڈ سٹریٹ فورڈ دی ریڈ کلف۲ (مشہور برطانوی سفیر ۱۸۴۲ء - ۱۸۵۸ء) جو ''بڑے ایلچی'' کے لقب سے مشہور ہؤا) ترکی پہنچا۔ اسے ہدایت کر دی گئی تھی کہ مقامات مقدسہ کے مسئلے کا فیصلہ روسی مفاد کے مطابق کرا دے۔ اس کا انتظام کر دیا گیا، لیکن ۵- مئی کو اسے معلوم ہؤا کہ مینشی کاف کے مطالبات بہت وسیع ہیں۔ چنانچہ لارڈ سٹریٹ فورڈ نے ان مطالبات کو ٹھکرا دینے کا مشورہ دیا اور ترکی کی مجلس عالیہ نے اس کے خلاف ووٹ دے دئے (۱۷- مئی)۔ مینشی کاف دھمکیاں دیتا ہؤا چلا گیا (۲۱- مئی)، جن میں سے بہت سی شرمندۂ معنی نہ ہو سکیں۔

روس اور انگلستان میں کھینچ تان

۳۱- مئی کو زار روس نے سلطان پر دباؤ ڈالنے کی غرض سے ڈینیوب کی ریاستوں کو قبضہ میں لے لینے کا فیصلہ کیا۔ اسی دن انگلستان اور

۱- Menshikov -

۲- Stratford-de-Redcliffe -

Marfat.com

فرانس کی حکومتوں نے اپنے بیڑے خلیج بسیکہ میں بھیج دئے۔ سٹریٹ فورڈ کو اختیار دے دیا گیا کہ اگر ضرورت سمجھے تو بیڑے کو قسطنطنیہ بلا لے۔ برطانوی کابینہ میں اختلاف۔ لارڈ ایبرڈین روس کا حامی تھا، پامرسٹن یہ چاہتا تھا کہ روس کے خلاف سخت قدم اٹھایا جائے۔ وزیر خارجہ کلارنڈن بیچ بچاؤ کے لئے کوشش کر رہا تھا۔ مطلق العنان روس کے خلاف انگلستان میں زبردست رائے عامہ۔ ۱۳- جون کو برطانوی اور فرانسیسی بیڑے خلیج بسیکہ میں پہنچ گئے۔ ۲- جولائی کو روس نے جبراً ڈینیوبی ریاستوں پر قبضہ کر لیا۔ طاقتوں نے اس کے خلاف احتجاج کیا، لیکن ترکوں کو اعلان جنگ سے روکے رکھا۔

۲۸- جولائی کو وی آنا کے فرانسیسی سفیر نے ایک یاد داشت تیار کی جو آسٹریا کے ذریعے سے روس بھیجی گئی۔ اصل تجویز کے الفاظ حد درجہ مبہم تھے۔ مقصد یہ تھا کہ اصولاً روسی بھی مطمئن ہو جائیں اور ترکوں کو بھی ناراضگی کا موقع نہ مل سکے۔ زار نے یہ یاد داشت قبول کر لی (۵- اگست)، لیکن ترکوں نے ترمیم پر اصرار کیا (۱۹- اگست)۔ وہ صاف صاف کہتے تھے کہ عیسائیوں کی حفاظت سلطان کے ذمے ہونی چاہئیے نہ کہ زار کی سرگرم خواہشات پر اسے موقوف رکھا جائے۔ روسیوں نے یہ ترمیم مسترد کر دی (۷- ستمبر) اور ایک گشتی مراسلے میں صاف صاف کہہ دیا کہ ہم مبہم تراکیب کے بجائے اپنے لئے واضح تحفظات کا فیصلہ کرانا چاہتے ہیں۔ زار نکولس اور فرانسس جوزف شاہ آسٹریا کے درمیان المٹز۱ میں ملاقات۔ آسٹریا نے یاد داشت قبول کر لینے کے لئے کوشش جاری رکھی۔ فرانس اور برطانیہ نے اس معاملے کا پیچھا کرنے سے انکار کر دیا۔

۱- Olmutz -

Marfat.com

روس کے خلاف اعلانِ جنگ

قسطنطنیہ میں بد نظمی اور مظاہرے (۲۳- ستمبر) - برطانوی بیڑے کو قسطنطنیہ بھیج دیا گیا - ۴- اکتوبر کو ترکوں نے جوش و خروش سے روس کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا - ۲۳- اکتوبر کو ترکوں نے عمر پاشا کی سرکردگی میں دریائے ڈینیوب کو عبور کیا- ۴- نومبر کو الٹانٹزا۱ میں جنگ - ترک روسیوں کے خلاف مزاحمت میں کامیاب رہے - ۳۰- نومبر کو ایک ترکی بیڑا اور رسد کے جہاز ایشیائی محاذ کی طرف جاتے ہوئے روسی بیڑے کے قابو میں آ گئے - اور سنوپ۲ میں تباہ کر دئے گئے - انگلستان میں زبردست غیظ و غضب - ۳- جنوری ۱۸۵۴ء کو نپولین شاہ فرانس کی تجویز کے مطابق برطانوی اور فرانسیسی بیڑے اس غرض سے بحیرۂ اسود میں داخل ہوگئے کہ ترکی سواحل اور رسد کے جہازوں کی حفاظت کریں - روس نے ۶- فروری کو فرانس اور برطانیہ سے تعلقات توڑ لئے - ۲۷- فروری کو انگریزوں اور فرانسیسیوں کا الٹی میٹم روس کے نام جس میں ۳۰- اپریل تک ڈینیوبی ریاستیں خالی کر دینے کا مطالبہ کیا تھا - زار نے اس کا جواب تک نہ دیا - ۱۲- مارچ کو انگلستان اور فرانس کا اتحاد ترکی کے ساتھ - ۲۰- مارچ کو روس نے دریائے ڈینیوب عبور کیا - ۲۸- مارچ کو انگلستان اور فرانس کا اعلان جنگ روس کے خلاف ، باہم عہد نامہ اتحاد کی ترتیب (۱۰- اپریل) -

---

۱- Oltenitza -

۲- Sinope - یہ بحیرہ اسود میں اناطولیہ کے شمالی ساحل کی ایک مشہور بندر گاہ ہے -

Marfat.com

آسٹریا، پروشیا اور روس

آسٹریا اور پروشیا کے درمیان دفاعی معاہدہ (۲۰۔ اپریل) ۔ دونوں کا اقرار کہ دوران جنگ میں ایک دوسرے کے علاقوں کو محفوظ رکھیں گے اور اگر روس نے ڈینیوبی ریاستوں کو اپنی سلطنت میں شامل کیا یا کوہستان بلقان سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو دونوں اس کی مخالفت کریں گے ۔ آسٹریا نے گلیشیا اور ٹرانسلوینیا میں فوجیں جمع کرنی شروع کر دیں ۔ ۳۔ جون کو آسٹریا کا الٹی میٹم روس کے نام جس میں مطالبہ کیا گیا کہ روس کو جنگ بلقانی علاقوں سے باہر رکھنی چاہئے اور بتا دینا چاہئے کہ وہ کس تاریخ کو ڈینیوبی ریاستیں خالی کرے گا ۔ ۱۴۔ جون کو آسٹریا اور ترکی کے درمیان معاہدہ ہؤا کہ جنگ کے اختتام تک آسٹریا ڈینیوبی ریاستوں پر قابض رہے نیز بوسنیا ، البانیا یا مانٹی نیگرو میں فتنہ و فساد برپا ہو تو اس کا انسداد کرے ۔

روس نے ۸۔ اگست کو ریاستیں خالی کر دیں ۔ آسٹریا نے ان پر قبضہ کر لیا (۲۲۔ اگست)۔ یہیں سے روس اور آسٹریا کے درمیان شدید مخالفت شروع ہوئی جو انیسویں صدی گزر جانے کے بعد بھی جاری رہی ۔

وی آنا کے چار نکات

۸۔ اگست کو انگلستان اور فرانس نے وی آنا کے چار نکات پر رضامندی کا اظہار کیا جن کے مطابق صلح کی شرطیں قرار پائیں :

۱ ۔ ڈینیوبی ریاستوں اور سرویا کی وضعیت کے لئے مشترکہ ضمانت ۔

۲ ۔ ڈینیوب کے دھانوں سے آزادانہ حق گزر ۔

Marfat.com

۳ - یورپی توازن قوی کی غرض سے آبناؤں کے معاہدے پر نظر ثانی -

۴ - روس سلطانی رعایا پر حق حفاظت کے دعوے سے دستبردار ہو جائے -

پانچوں بڑی طاقتوں نے باہم طے کر لیا کہ ترکی آزادی کو نقصان پہنچائے بغیر عیسائیوں کے لئے خاص حقوق حاصل کریں - روسیوں نے بڑے غصے سے یہ شرطیں نا منظور کر دیں -

جنگِ کریمیا

اسی پر جنگ کریمیا شروع ہو گئی - ۱۴- ستمبر کو کریمیا کے مقام یوپاٹوریا۱ میں متحدہ فوجیں اتاری گئیں - بلقانی مہم ، جس کا آغاز وارنا سے ہؤا تھا ، اس وجہ سے چھوڑ دی گئی کہ روسیوں نے ڈینیوبی ریاستیں خالی کر دی تھیں - انگریزی فوج کا کماندار لارڈ ریگلین۲ تھا ، اور فرانسیسی فوج کا جنرل سان ارناؤ۳ - مقصود یہ تھا کے روسیوں کے مستحکم حصار سباسٹوپول۴ پر قبضہ کر لیا جائے - ۲۰- ستمبر کو دریائے آلماہ کی جنگ جس میں اتحادی فوجون نے جنوب کی طرف کوچ کرتے ہوئے چھوٹی سی روسی فوج کو شکست دی - ارناؤ نے ہیضے سے وفات پائی - جنرل کینروبرٹ۶ اس کا جانشین ہؤا - سباسٹوپول پر پہلی گولہ باری (۱۷ - ۱۹ اکتوبر)- اتحادیوں کے پاس بھاری توپیں نہ تھیں ، اس لئے وہ زیادہ دباؤ نہ ڈال سکے اور محاصرے پر قناعت کرنی پڑی - جنگ بلاک لاوا۷ (۲۵- اکتوبر)- اتحادیوں کی ایک اور فتح (لائٹ برگیڈ کا حملہ) -

---

۱- Eupatoria -
۲- Raglan -
۳- St. Arnaud -
۴- Sebastopol -
۵- Alma -
۶- Canrobert -
۷- Balaclava -

Marfat.com

جنگ انکرمان۱ (۵ نومبر) جس میں روسی پھر اتحادی فوجوں کا حلقہ توڑ کر نکلنے میں ناکامیاب رہے - اس اثنا میں سباسٹوپول کو مشہور فوجی انجینئر کرنل ٹادل بین۲ کی کوششوں سے مستحکم کر لیا گیا - موسم سرما میں اتحادی افواج کے لئے خوفناک تکالیف (ایندھن کپڑے اور رسد کی کمی) - فلارنس نائنگیل نے امداد اور تیمارداری کے انتظامات درست کئے -

۲- دسمبر کو آسٹریا نے انگلستان و فرانس سے دفاعی اور جارحانہ اتحاد کر لیا - انگلستان اور فرانس نے دوران جنگ میں آسٹریا کے اطالوی مقبوضات کی حفاظت کا اقرار کیا اور وعدہ کر لیا کہ روسی حملے کے خلاف ہر ممکن مدد کی جائے گی - آسٹریا نے ڈینیوبی ریاستوں کی حفاظت کا ارادہ کیا اور اتحادیوں کو وہاں من مانی کاروائیوں کی اجازت دے دی - نیز اس نے اپنی فوجوں کو تیاری کا حکم دے دیا لیکن لڑائی نہ چھیڑی - ۲۶- جنوری ۱۸۵۵ء کو سارڈینیا نے اتحادیوں کی امداد کا اعلان کر دیا اور جنرل لمارسورا۳ کی سرکردگی میں دس ہزار فوج کریمیا بھیج دی - ۲- مارچ کو زار نکولس کی وفات - اس کا جانشین ایلگزانڈر دوم صلح کی طرف زیادہ راغب تھا - اس نے مارچ سے جون تک وی آنا میں بے نتیجہ گفت و شنید جاری رکھی - اپریل سے جون تک سباسٹوپول پر سخت حملے کئے لیکن وہ روسی مزاحمت کو توڑنے میں کامیاب نہ ہوسکے - ۸- ستمبر کو فرانسیسی فوجوں نے مالاکوف۴ کے برج پر قبضہ کر لیا جسے کلیدی حیثیت حاصل تھی - برطانیہ نے ردان۵ لے لیا لیکن وہاں سے نکلنا پڑا - ۱۱- ستمبر کو روسیوں نے اپنے جہاز

۱- Inkerman -
۲- Todleben -
۳- Lamarmora -
۴- Malakof -
۵- Redan -

Marfat.com

غرق کر دئے۔ قلعے اڑا دئے اور سباسٹوپول کو خالی کر دیا۔
۲۱- نومبر کو سویڈن نے اتحادیوں سے معاہدہ کر لیا جس میں اقرار کیا کہ وہ نہ روس کو کوئی رعایت دے گا اور نہ اس کے ساتھ کسی علاقے کا تبادلہ کرے گا۔ اتحادیوں نے روس کی طرف سے ایسا کوئی مطالبہ پیش ہونے پر سویڈن کی امداد کا اقرار کر لیا۔ ۲۸- نومبر کو روسیوں نے ایشیائی محاذ پر قارص لے لیا۔
۲۸- دسمبر کو آسٹریا نے روس کے خلاف الٹی میٹم بھیج دیا اور مطالبہ کیا کہ اگر وی آنا کے چار نکات تسلیم نہ کئے گئے نیز بحیرہ اسود کو جنگ سے محفوظ نہ کیا گیا اور بسربیبیا حوالے نہ کردیا گیا، تو جنگ چھیڑ دی جائے گی۔ آخر روس کو سر تسلیم خم کرنا پڑا اور وی آنا میں صلح کی ابتدائی شرطیں مان لیں (یکم فروری - ۱۸۵۶ء)۔

خطِ ہمایوں یہ خط جو انیسویں صدی میں ترکی اصلاحات کا مشہور ترین فرمان تھا، ۱۸- فروری ۱۸۵۶ء کو جاری ہوا۔ اس کے مطابق مسیحی رعایا کو جان، مال اور آبرو کی حفاظت کا یقین دلا دیا گیا۔ مسیحی کلیساؤں کے پیشواؤں کو جو سول اختیارات حاصل تھے، وہ منسوخ کر دئے گئے۔ یہ فیصلہ ہو گیا کہ کلیساؤں کا انتظام آئیندہ پادریوں کی مجلس اور غیر مذہبی آدمیوں کی قومی کونسل کے ہاتھ میں رہے۔ ضمیر کی کامل آزادی کا اعلان۔ سلطانی رعایا کے تمام طبقوں کے لئے تمام عہدوں کے دروازے کھلے رکھنے کا اعلان۔ مسیحیوں کو فوجی خدمت کا حق دے دیا گیا، لیکن یہ اجازت بھی مل گئی کہ چاہیں تو اس کے بدلے میں روپیہ ادا کر دیں (جزیہ)۔ تعذیب منسوخ کر دی گئی اور قید خانوں میں اصلاحات کا بندوبست ہو گیا۔ غیر ملکیوں کو خاص حالات میں جائداد حاصل کرنے کا حق مل گیا۔

Marfat.com

ترکوں نے ان اصلاحات کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ بہت دور رس ہیں ۔ مسیحیوں نے اصلاحات کی پر زور حمایت کی ۔ یہ اصلاحات دراصل برطانیہ، فرانس اور آسٹریا کے سفیروں نے تیار کی تھیں لہذا ترکی حکومت کو انہیں نافذ کرنا پڑا تاکہ روس کی مداخلت سے پیشتر ہی تمام باتیں طے ہو جائیں ۔

پیرس کی کانگرس

۲۵ ۔ مارچ سے ۳۰ ۔ مارچ تک پیرس میں مختلف طاقتوں کی کانفرس منعقد ہوئی جس میں فرانس کا وزیر خارجہ ولوسکی۱ صدر تھا ۔ انگلستان کی طرف سے کلارنڈن اور کولے۲ شریک ہوئے ، آسٹریا کی طرف سے بیوول۳ اور ہبنر۴ ، روس کی طرف سے سرلاف اور برونوو ، ترکی کی طرف سے علی پاشا اور محمد جمال ، سارڈینیا کی طرف سے کاوور۵ ۔ نپولین سوم کی خواہش تھی کہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اٹلی اور پولینڈ کے متعلق ۱۸۱۵ء کے معاہدے میں ترمیم کرا لے ۔ اسے کامیابی کی بڑی امید تھی ، لیکن انگلستان نے اس کی سکیم تہس نہس کرا دی اور آسٹریا کے ساتھ مل کر صورت حال بحال رکھنے کی پالیسی پر زور دیا ۔ اس پر فرانس نے روس سے مدد لینی چاہی ۔ ۳۰۔ مارچ کو پیرس میں معاہدہ ہؤا ، جس کے مطابق ترکی کو یورپی طاقتوں کے حلقے میں شامل کر لیا گیا اور سلطنت ترکیہ کی حدود اور آزادی کے احترام کا وعدہ ہو گیا ۔ روس نے ڈینیوب کا دہانہ اور بسربیا کا چھوٹا سا حصہ واپس کر دیا ۔ ایشیا میں روس قارص سے دستبردار ہو گیا ۔ ترکی کے مسیحیوں کی حفاظت کا دعویٰ بھی چھوڑ دیا ۔ تمام طاقتوں نے خط ہمایوں کی بلند حیثیت کا اعتراف کیا ۔ ڈینیوب کی ریاستیں

۱- Walewski -
۲- Cowley -
۳- Buol -
۴- Hubner -
۵- Cavour -

Marfat.com

طاقتوں کی مشترکہ حفاظت میں دے دی گئیں اور طے پایا کہ ان کی حیثیت کا فیصلہ بعد میں کیا جائے گا ۔ آبناؤں کے عہد نامے میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی ، لیکن روس بحیرۂ اسود میں جنگی انتظامات ختم کر دینے پر راضی ہو گیا ۔ دریائے ڈینیوب میں کشتی رانی کی حفاظت کے لئے ایک بین‌الاقوامی کمیشن مقرر کر دیا گیا ۔ بین‌الاقوامی قانون کے چار اصول تسلیم کئے گئے :

۱۔ غیر سرکاری جہازوں کو مسلح کرنا پہلے ھی ممنوع تھا ۔ یہ ممانعت قائم رہی ۔

۲۔ غیر جانب دار جھنڈے کے ماتحت تمام سامان محفوظ رہے گا ، البتہ ناجائز سامان چھین لینے کی اجازت ہوگی ۔

۳۔ ناجائز سامان کے سوا کسی غیر جانب دار ملک کا سامان دشمن کے جھنڈے کے ماتحت بھی گرفتار نہ کیا جائے گا ۔

۴۔ ناکہ بندی لازم ہوگی اور اسے مؤثر بنانا چاہئیے ۔

۱۵۔ اپریل کو انگلستان، فرانس اور آسٹریا کے درمیان ایک عہد نامہ ہؤا ، جس میں تینوں نے طے کیا کہ ترکی کی آزادی اور احترام حدود میں کوئی بھی خلل وجہ منازعت بن جائے گا اور اس کے مقابلے کے لئے متحدہ تدابیر اختیار کی جائیں ۔

باقی واقعات سلطنت عثمانیہ میں فوجی جاگیروں کی تنسیخ (۱۸۵۸ء) ۔ ترکی میں امریکی مشنریوں کی طرف سے رابرٹ کالج کی تاسیس ۔ (یہ مشن ۱۸۲۰ء سے کام کر رہا تھا ۔ ۱۸۴۵ء میں سائیرس ہملین[۱] نے ایک دارالعلوم قائم کیا ، پھر

۱۔ Cyrus Hamlin ۔

Marfat.com

لڑکیوں کے لئے ایک سکول کھولا گیا۔ ۱۸۷۱ء میں قسطنطنیہ میں زنانہ کالج قائم کیا گیا)۔

شام میں بغاوت (۱۸۶۰ء - ۱۸۶۱ء) - جھگڑا مسلمان دروزیوں اور مسیحی مارونیوں کے درمیان شروع ہؤا - آخرالذکر بہتیرے مارے گئے - یورپی طاقتوں نے فرانس کو مداخلت کا مختار بنایا (۲- اگست ۱۸۶۰ء) - فرانس کی ایک فوجی مہم نے امن قائم کیا - فرانسیسی فوج کا تخلیہ (جون ۱۸۶۱ء) - حلقۂ لبنان کے لئے خاص دستور۔

Marfat.com

بیسواں باب

سلطنت عثمانیہ

۱۸۶۱ء - ۱۹۰۸ء

عبدالعزیز
۱۸۶۱ء - ۱۸۷۶ء

اس کے عہد حکومت کا نمایاں پہلو یہ ہے کہ مغرب کا اثر تیزی سے پھیل گیا جو جنگ کریمیا میں انگلستان اور فرانس سے میل جول کا نتیجہ تھا (ترکی کو پہلا قرضہ۔ بحیرہ اسود سے ڈینیوب تک ریلوے لائن کی تعمیر وغیرہ) - مغربی اثر کے پھیلنے کا دوسرا ذریعہ یہ تھا کہ آزاد خیالی نے حیرت انگیز ترقی کی (ادب کا احیا و تجدید ، پرانا ایرانی اسلوب ترک کر دیا گیا - نامق کمال ایک آزاد خیال ڈرامہ نگار اور محرر سیاسیات ، اس کی تاریخ آل عثمان نیز رو سو ، مونٹسک وغیرہ کی تصانیف کے تراجم ، ترکی کی صحیفہ نگاری کا عظیم الشان ارتقاء) اس عہد کے ممتاز سیاست دان علی اور فواد تھے - یہ دونوں رشید پاشا کے پیرو اور وسیع اصلاحات کے داعی تھے - تعلیم کی حوصلہ افزائی - غلطہ سرائے کا ثانوی مدرسہ (۱۸۶۸ء)- قسطنطنیہ کی یونیورسٹی (۱۸۶۹ء)- درس گاہ قانون (۱۸۷۰ء) - بینک امپیریل عثمانی کی تاسیس (۱۸۶۳ء)- قانون ولایات (۱۸۶۴ء) جس کے مطابق بڑے بڑے صوبے متعین ہو گئے ، اُن کے لئے گورنر جنرل مقرر کئے گئے اور انہیں

Marfat.com

سنجقوں میں تقسیم کر دیا گیا ۔ ہر سنجق کے لئے مخلوط کونسلیں اور ٹریبیونل بنا دئے گئے ۔ سلطنت عثمانیہ کے قومی قرضے کے انتظام کی غرض سے ایک مجلس قائم کر دی گئی (۱۸۶۵ء) ۔

۱۸۶۶ء ۔ ۱۸۷۰ء کریٹ میں بغاوت (۱۸۶۶ء-۱۸۶۸ء)۔ اہل جزیرہ نے اپنی آزادی اور یونان سے اتحاد کا اعلان کر دیا (۲- ستمبر ۱۸۶۶ء) ۔ ایک سال کی جنگ کے بعد بغاوت فرو کر دی گئی ۔ سلطان نے ایک فرمان صادر کیا جس کے مطابق مسیحیوں کے لئے موقع بہم پہنچا دیا کہ وہ ترکی افسروں کی امداد کے لئے معاون مقرر کر دیں نیز انتخابی مجلس کا بندوبست کر دیا گیا ۔

سلطان عبدالعزیز کا شمول پیرس کی نمائش میں (۱۸۶۷ء) ۔ یہ پہلا ترکی سلطان تھا جس نے ملک سے باہر سیاحت کی ۔ وہ لندن اور وی آنا بھی گیا ۔

قسطنطنیہ کو ریلوے لائن کے ذریعے سے ہنگری کے ساتھ ملا دینے کی منظوری (آغاز کار ۱۸۷۲ء) ۔ عثمانی ضابطۂ دیوانی کی مفصل ترتیب (۱۸۶۸ء - ۱۸۷۶ء) ۔ نہر سویز کا افتتاح (۱۸۶۹ء) ۔ اس کا اثر یہ ہؤا کہ سلطنت عثمانیہ پھر ایک مرتبہ مشرق بعید کی بڑی تجارتی شاہراہ پر آ گئی ۔ شہریت کا نیا قانون (۱۸۶۹ء) ۔ بلغاریہ کے لئے ایک نئے عہدے کا قیام (۱۸۷۰ء) ۔ یونانی آرتھوڈکس کلیسا کی جداگانہ شاخ ۔ بلغاریہ کی قومی تحریک کے ارتقاء میں یہ ایک اہم مرحلہ تھا ۔

فرانس اور جرمنی کی جنگ سے فائدہ اٹھا کر روس نے معاہدہ پیرس کی وہ دفعات منسوخ کر دیں جن کا تعلق بحیرہ اسود سے تھا (۳۱- اکتوبر) ۔ انگلستان اور آسٹریا نے اس پر احتجاج کیا ۔

Marfat.com

جرمنی نے روس کی حمایت کی ۔ لندن میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں انجام کار روس کے عمل کو منظور کر لیا گیا (۱۳۔ مارچ ۱۸۷۱ء) لیکن یہ کہہ دیا گیا کہ بین الاقوامی معاہدات کی یک طرفہ خلاف ورزی ہرگز مناسب نہیں ۔

آخری دور

علی پاشا نے پوری سلطنت کی تنظیم نو کے لئے ایک مکمل سکیم پیش کی (۱۸۷۲ء) ۔ اس کے مطابق بلقان کی مختلف قوموں کو ویسا ہی درجۂ خود اختیاری دینے کی تجویز تھی جیسا سلطنت جرمنی میں بویریا کو حاصل تھا ۔ یہ سکیم خود ان قوموں کی مخالفت اور روس کے احتجاجات کی وجہ سے برباد ہو گئی ۔

مالی لحاظ سے سلطنت کے لئے نہایت نازک دور (۱۸۷۴ء)۔ وجہ یہ ہے کہ باہر سے گراں قدر رقمیں قرض لے لی گئیں اور ان کی اداکاری کا انتظام نہایت ناقص تھا ۔ قرض پر نصف سود منسوخ کر دیا گیا ۔

ہرزی گووینا اور بوسینیا میں بغاوت (جولائی ۱۸۷۵ء) ۔ بعد ازاں بلغاریہ میں بھی بغاوت ہو گئی ۔ سرویا اور مانٹی نیگرو سے جنگ ۔ روس اور ترکی کی جنگ (۱۸۷۷ء - ۱۸۷۸ء) ۔ برلن میں اجتماع اور معاہدہ ۔

نئی وزارت جس میں مدحت پاشا کی شخصیت سب پر فائق تھی (۱۰۔ مئی ۱۸۷۶ء) ۔ مدحت (۱۸۲۲ء - ۱۸۸۴ء) رشید ، علی اور فواد کا پیرو اور اصلاحات کا سرگرم داعی تھا ۔ بلغاریہ میں اس کا شاندار نظم و نسق (۱۸۶۱ء - ۱۸۶۹ء) ۔ پھر بغداد میں (۱۸۶۹ء - ۱۸۷۲ء) ۔ اس کی تجویز یہ تھی کہ ترکی کو ایک قومی سلطنت بنا دیا جائے اور اس نئی عثمانی قومیت میں مسیحی بھی شریک ہوں ۔

Marfat.com

مدحت اور اس کے رفیقوں نے عبدالعزیز کو تخت سے اتار دیا (۳۰- مئی ۱۸۷۶ء) اور اس کے بھتیجے کو مراد خامس کے نام سے سلطان بنا دیا ۔ کچھ دیر بعد عبدالعزیز نے وفات پائی ، نہیں کہا جا سکتا کہ خودکشی کی یا اُسے قتل کرا دیا گیا ۔ ایک چرکسی افسر نے حکومت کے متعدد ارکان کو قتل کرا دیا (۱۵- جون) ۔ کامیاب اصلاحی جماعت کا سب سے بڑا رہنما مدحت پاشا تھا ۔ خلل دماغ کی بنا پر مراد خامس کا عزل (۳۱- اگست) ۔

عبدالحمید ثانی ۱۸۷۶ء تا ۱۹۰۹ء

مدحت پاشا کی طرف سے دستور کا اعلان (۲۳- دسمبر ۱۸۷۶ء) اس کا مفاد یہ تھا کہ سلطنت عثمانیہ ایک متحدہ سلطنت ہے جس میں ہر فرد کو آزادی کے حقوق حاصل ہیں ۔ ضمیر ، جرائد ، اور تعلیم کی آزادی ، محاصل کی مساوات ، ججوں کا ناقابل علیحدگی ہونا ، عام نمائندگی کی بنا پر پارلیمانی نظام کا بندوبست ۔ مدحت پاشا کی برطرفی ، (۵- فروری ۱۸۷۷ء) اور اس کی جلا وطنی ۔

پہلی ترکی پارلیمنٹ کا افتتاح (۱۹- مارچ) ۔ اس نے اپنے فرائض کی بجا آوری کے لئے زبردست کوشش کی لیکن سلطان نے اسے معرض التوا میں ڈال دیا ۔ دستور معطل ہو گیا اور سلطان نے مطلق العنانی کا نظام از سر نو قائم کرنے کے لئے اپنی سرگرمیاں مرکوز کر دیں ۔ ۱۸۸۱ء میں مدحت اور اس کے ساتھیوں کے خلاف سلطان عبدالعزیز کے قتل کی بنا پر مقدمہ اور ان کی مجرمیت کا اثبات ۔ برطانوی حکومت کی مداخلت نے ان لوگوں کو موت کی سزا سے بچایا ۔

کریٹ میں بغاوت (۱۸۷۸ء) ۔ اسے فرو کرنے کے بعد سلطان نے مسیحیوں کو مجلس عام میں اکثریت دے دی اور اہل جزیرہ کو عملاً خود اختیاری حکومت مل گئی ۔

Marfat.com

۱۸۸۱ء - ۱۸۹۷ء

ٹیونس پر فرانسیسیوں کا قبضہ (۱۸۸۱ء) - مصر پر برطانیہ کا قبضہ (۱۸۸۲ء) - مشرق رومیلیا میں بغاوت (۱۸۸۵ء - ۱۸۸۸ء) - اس وجہ سے مشرق میں نازک حالات - ہنگری سے قسطنطنیہ تک ریل کا افتتاح (۱۲ - اگست ۱۸۸۸ء) - انقرہ تک ریلوے لائن بنانے کے لئے جرمنوں کو ٹھیکہ (۶- اکتوبر) - یہ بغداد ریلوے کی سکیم کی طرف پہلا قدم تھا -

کریٹ میں بغاوت (۱۸۸۹ء) - یہ بغاوت یونان کی انگیخت پر ہوئی - بڑی طاقتوں نے اس طرف کوئی توجہ نہ کی اور بغاوت فرو کر دی گئی - بعد میں سلطان نے ان حقوق میں تخفیف کر دی جو ۱۸۷۸ء میں دئے گئے تھے - مثلاً مجلس کے اختیارات میں تخفیف اور گورنر کے اختیارات میں اضافہ -

آرمینیا میں انقلابی تحریک (۱۸۹۰ء - ۱۸۹۷ء) - یہ تحریک آگے چل کر آرمینیا میں واقعات قتل کا باعث بنی- آرمینیا میں قومی تحریک ۱۸۳۰ء میں شروع ہوئی تھی - بڑی طاقتیں اناطولیہ کے صوبوں کے لئے اصلاحات حاصل کرنے میں ناکام رہیں -

مقدونیہ میں بلغاری انقلابیوں کے چھاپے (۱۸۹۵ء) - بلغاریہ ، یونان اور سرویا کی انقلابی جماعتوں کی طرف سے منظم سرگرمیوں کا آغاز -

کریٹ میں بغاوت (۱۸۹۶ء - ۱۸۹۷ء) یہ بغاوت بھی یونان نے بپا کرائی تھی اور وہیں سے اسے امداد ملتی رہی - اس کے نتیجے میں ترکی اور یونان کے درمیان جنگ کا آغاز (۱۸۹۷ء) -

نوجوان ترکوں کی تحریک
۱۸۹۶ء - ۱۹۰۶ء

یہ تحریک ۱۸۶۶ء کے دستور پر قائم تھی - نوجوان ترک (جن میں سے زیادہ تر فرانس ، سوئٹزر لینڈ اور انگلستان میں جلاوطن تھے) چاہتے

Marfat.com

تھے کہ سلطان کی بے وقعتی سے فائدہ اٹھائیں ۔ ان کا اصل مقصد یہ تھا کہ سلطنت کو انتشار سے بچائیں اور وسیع قومی بنیادوں پر اسے از سر نو ترتیب دیں ۔ انہوں نے ایک حد تک ارمنوں ، مقدونیوں اور دوسری انقلابی جماعتوں سے بھی تعاون کا انتظام کیا (۱۹۰۳ء)۔ لیکن اس تحریک میں گروھوں کی تقسیم کے باعث برابر رکاوٹیں پیدا ھوتی رھیں ۔ عبدالحمید نے بھی شدید انسدادی تدابیر اختیار کر رکھی تھیں جن کی وجہ سے ترکی میں کوئی تحریک جاری رکھنا غیر ممکن ھو گیا تھا ۔

عرب کے مقامات مقدسہ تک حجاز ریلوے کی تعمیر (۱۹۰۰ء - ۱۹۰۸ء) - یہ ریلوے لائن عوام کے چندے سے بنی تھی اور اسے بین‌الاسلامی قومی منصوبے کے لئے استعمال کیا گیا ۔

مقدونیہ میں بغاوت (۱۹۰۲ء - ۱۹۰۳ء) - بڑی طاقتوں کی مداخلت ۔ اصلاحات کا پروگرام (نومبر و دسمبر ۱۹۰۵ء) - دیر تک ترکی حکومت اور بڑی طاقتوں کے درمیان گفت و شنید ھوتی رھی کہ مقدونیہ کے جندارمہ میں افسروں کی کتنی تعداد رکھی جائے نیز مقدونیہ میں مالیات کی بین‌الاقوامی نگرانی کی شرطیں کیا ھوں ؟ وغیرہ ۔ طاقتوں نے بحری قوت کا مظاھرہ کیا اور لمنوس[۱] پر قبضہ کر لیا ۔ آخر سلطان تجویزیں ماننے پر مجبور ھو گیا ۔

فلسطین اور مصر کی سرحد کے متعلق انگلستان سے جھگڑا (عقبہ) برطانیہ کی طرف سے الٹی میٹم پر سلطان جھک گیا ۔

دستور کی بحالی

نوجوان ترکوں اور مختلف انقلابی گروھوں کا اجلاس پیرس میں (دسمبر ۱۹۰۷ء) ۔ عمل میں اشتراک کی متفقہ تجاویز ۔ غیر مطمئن فوجی افسروں کے گروھوں سے تعلق پیدا کرنے کا بندوبست (مجلس آزادی جس کی بنیاد ۱۹۰۵ء -

---

۱- Lemnos -

Marfat.com

۱۹۰۶ء میں پڑی) - سالونیکا اور سلطنت کے دوسرے شہروں میں فری میسنوں کے جو حلقے تھے ان سے تعلق کا فیصلہ -

انگلستان کے شاہ ایڈورڈ اور روس کے زار نکولس کے درمیان ریوال میں ملاقات (۹ - جون ۱۹۰۸ء) - روسیوں نے مقدونیہ میں اصلاحات کی وہ وسیع سکیم منظور کر لی جو برطانیہ نے تیار کر رکھی تھی - نوجوان ترکوں کی جماعت انجمن اتحاد و ترقی نے اس خیال سے فوری اقدام کا فیصلہ کر لیا کہ مبادا تاخیر کے باعث تین مقدونوی صوبے سلطنت سے الگ ہو جائیں -

ترکی میں انقلابی تحریک کا سب سے بڑا منتظم نیازی بے تھا - اُس نے مقدونیہ کے مقام رسنہ میں بغاوت کا علم بلند کیا (۵ - جولائی ۱۹۰۸ء) - جب سلطان نے سالونیکا میں متعدد افسر گرفتار کر لئے تو دوسرے فوجی افسر بھی نیازی کے ساتھ مل گئے - (۸ - جولائی) - ان میں سے خاص طور پر قابل ذکر انور بے ہے - انجمن اتحاد و ترقی نے بغاوت کی حمایت کا فیصلہ کر لیا (۱۳ - جولائی) - اہل البانیہ نے بھی اس کی حمایت کی - حکومت کی طرف سے باغیوں کے ساتھ لڑنے کے لئے جو فوجیں بھیجی گئیں وہ خود باغیوں سے جا ملیں -

مجلس وزراء میں کئی روز کی بحث و تمحیص کے بعد عبدالحمید نے ۱۸۷۶ء کا دستور بحال کر دیا (۲۴ - جولائی) - اب سلطان نے شفیق باپ کی حیثیت اختیار کر لی اور ظاہر کیا کہ مجھے تو وزیروں نے دھوکا دے رکھا تھا - انقلابیوں نے اس کی معزولی کا خیال ترک کر دیا - کئی ہفتے تک سلطنت میں اخوت اور بے پناہ شادمانی کے جشن منائے جاتے رہے - تمام قوموں نے ان مشترکہ جشنوں میں ترکوں کا ساتھ دیا -

بلغاریہ کی آزادی کا اعلان (۵ - اکتوبر) - آسٹریا نے بوسنیا اور ہرزی گووینا کا الحاق کر لیا (۶ - اکتوبر) -

Marfat.com

اِکیسواں باب

سلطنت عثمانیہ

۱۹۰۸ء - ۱۹۱۴ء

عبدالحمید کا عزل

پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس (۱۷- دسمبر) - اس میں نوجوان ترکوں کی بھاری اکثریت تھی - ترک قوم پروروں اور ماتحت قوموں کے نمائندوں کے درمیان روز افزوں اختلاف - قوم پرور ترک انجمن اتحاد و ترقی کے زیر ہدایت کام کر رہے تھے - اختلاف کا خاص باعث دو امر تھے ، اول یہ کہ مختلف اقوام کو زیادہ اختیارات دئے جائیں ، دوم یہ کہ ترکی کو واحد سرکاری زبان قرار دیا جائے -

کامل پاشا وزیراعظم کا استعفیٰ (۱۳- فروری ۱۹۰۹ء) - وہ آزاد خیال تھا ، اصلاحات سے اُسے ہمدردی تھی اور اعتدال پسندوں کا پروگرام وہ پورا کرنا چاہتا تھا - انجمن اتحاد و ترقی نے اُسے استعفیٰ پر مجبور کر دیا اور اپنے ایک ہمدرد حلمی پاشا کو وزیراعظم بنوایا -

فوج نمبر اول کی بغاوت (۱۳- اپریل) - یہ زیادہ تر اہل البانیہ پر مشتمل تھی اور قسطنطنیہ میں مقیم تھی - قدامت پسند قوتوں اور بعض اسلامی گروہوں نے انجمن اتحاد و ترقی کے طریق

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

حکومت پر سخت حملے کئے - باغیوں نے پارلیمنٹ کے ایوان اور تار گھروں پر قبضہ کر لیا - حلمی پاشا استعفیٰ پر مجبور ہو گیا - انجمن اتحاد و ترقی نے اس فوج سے امداد کے لئے اپیل کی جو مقدونیہ میں مقیم تھی -

۲۴- اپریل کو محمود شوکت پاشا عسکر آزادی ۱ ساتھ لے کر قسطنطنیہ پہنچا ، جس کی تعداد پچیس ہزار تھی - پانچ گھنٹے کی جنگ کے بعد وہ شہر پر قابض ہو گیا - بغاوت کے سر گروہ موت کی سزا پا گئے - انجمن اتحاد و ترقی کا تسلط بحال ہو گیا - پارلیمنٹ کے متفقہ ووٹ سے ۲۶- اپریل کو عبدالحمید کے عزل کا اعلان کر دیا گیا کیونکہ وہ باغیوں کا حامی تھا - اُسے سالونیکا بھیج دیا گیا - (وفات ۱۰- فروری ۱۹۱۸ء) -

سلطان محمد خامس ۱۹۰۹ء - ۱۹۱۵ء یہ سلطان عبدالحمید کا بھائی تھا - اسے ایک کمزور اور بے بس حکمران سمجھنا چاہئے ادرنہ اور آرمینیا کے بعض دوسرے حصوں میں ارمنوں کا قتل - اس کی وجہ یہ تھی کہ ارمنوں نے مخالفانہ مظاہروں سے اشتعال پیدا کیا جس نے مسلمانوں کو خبردار کر دیا - (اپریل - ۱۹۰۹ء) -

دستور پر نظر ثانی (اگست) - قرار پایا کہ آئندہ سلطان صرف وزیر اعظم کو نامزد کریگا اور وزیر اعظم باقی وزراء کے تقرر کا ذمہ دار ہوگا - سلطان کو پارلیمنٹ توڑنے کے اختیارات سے محروم کر دیا گیا - کابینۂ وزارت پارلیمنٹ کے سامنے ذمے دار بن گئی اور پارلیمنٹ کو بھی مسودات قانون پیش کرنے کا مساوی حق مل گیا -

البانیہ میں بغاوت (اپریل - جون ۱۹۱۰ء) - اہل البانیہ خود اختیاری حکومت کا مطالبہ کر رہے تھے اور قوم پرور ترکوں نے

۱- The Army of Liberation -

Marfat.com

جبر و تشدد کی پالیسی اختیار کر رکھی تھی - بھاری ترک فوج نے خاصی خون ریزی کے بعد بغاوت فرو کر دی - عرب میں بھی مستقل بدامنی رو نما ہوئی -

جنگِ طرابلس ۲۹- ستمبر ۱۹۱۱ء کو اٹلی کے ساتھ جنگ شروع ہوگئی جو ۱۵- اکتوبر ۱۹۱۲ء تک جاری رہی - اٹلی نے جرمنی ، آسٹریا ، انگلستان ، فرانس اور روس کے ساتھ مختلف اوقات میں معاھدے کر کے طرابلس لے لینے کی منظوری حاصل کر لی تھی - حملے کے لئے عذر یہ پیش کیا گیا کہ ترک اٹلی کی جانب سے پر امن داخلے میں مزاحمت پیدا کر رہے ھیں - ۲۸- ستمبر کو ایک الٹی میٹم بھیجا گیا جسے ترکوں نے رد کر دیا - ۵- اکتوبر کو اٹلی نے ایک فوج طرابلس میں اُتار دی اور شہر پر قبضہ کر لیا - دوسرے ساحلی قصبے بھی تیزی سے لے لیے - ۵- نومبر کو طرابلس کے الحاق کا اعلان کر دیا گیا ، اگرچہ ملک قطعاً قبضے میں نہیں آیا تھا - ترکی فوج نے انور بے کی سرکردگی میں بہادرانہ مقابلہ کیا - عرب انہیں امداد دے رہے تھے -

بحیرہ احمر اور ساحل شام کے خلاف اٹلی کی بحری کاروائیاں (جنوری - فروری ۱۹۱۲ء) - متعدد شہروں پر گولہ باری لیکن کاروائیوں میں اس وجہ سے رکاوٹ رہی کہ آسٹریا نے بلقان اور بحر ایجہ کے سواحل پر جنگ کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا - بڑی طاقتوں نے مداخلت کی کوشش کی ، ترکوں نے طرابلس چھوڑنے سے انکار کر دیا اور مداخلت ناکام رہی -

در دانیال کے خلاف اٹلی کا بحری مظاھرہ (۱۶ - ۱۹ اپریل) - ترکوں نے آبنائیں بند کر دیں (۴- مئی تک) اس سے روسی تجارت کو بہت نقصان پہنچا -

Marfat.com

اٹلی نے جزیرہ رڈوز اور دوسرے جزائر دوازدہ‌گانہ[1] پر قبضہ کر لیا (۴ - ۱۶ مئی) - صلح کے لیئے گفت و شنید کا آغاز ماہ جولائی میں - کوئی بھی فریق جھکنے کے لیے تیار نہ تھا - جب بلقان میں جنگ کا خطرہ پیدا ھؤا تو ترک مان گئے - ۱۸- اکتوبر کو معاھدہ ھؤا ، ترکوں نے طرابلس کی سیادت چھوڑ دی - اٹلی کے لیے لازم ہو گیا کہ وہ سلطان کی طرف سے، جو خلیفہ بھی تھا ایک نمائندہ قبول کرے - اٹلی نے اس کے مقابلے میں یہ شرط قبول کی کہ ترک طرابلس کو خالی کر دیں گے تو جزائر دوازدہ‌گانہ ترکی کے حوالے کر دیے جائیں گے -

متفرق واقعات

انجمن اتحاد و ترقی کی طرف سے حکومت کی پالیسی پر نکتہ چینی میں غیر معمولی اضافہ - اس وجہ سے سلطان نے پہلی پارلیمنٹ توڑ دی (۱۸- جنوری ۱۹۱۲ء) - نئے انتخابات (اپریل) میں ، انجمن اتحاد و ترقی کو عظیم‌الشان کامیابی ہوئی - سمجھا جا رہا تھا کہ اس نے انتخاب کنندوں پر ہر قسم کا دباؤ استعمال کیا -

مناستر میں جو افسر غیر مطمئن تھے وہ اہل البانیہ کی نئی بغاوت میں حکومت کے خلاف شریک ہوگئے (۲۵- جون) - غازی احمد مختار پاشا کی کابینہ (۲۱- جولائی) - یہ انجمن اتحاد و ترقی کے حامیوں کی حکومت نہ تھی بلکہ اعتدال پسند عناصر انتہا پسند قوم پروروں پر فائق ہو گئے تھے - نئی حکومت نے بہ زور پارلیمنٹ توڑ دی اور مارشل لاء کا اعلان کر دیا (۵- اگست) -

جنگِ بلقان

اس جنگ میں بلغاریہ ، سرویا اور یونان ایک فریق تھے ، ترکی دوسرا فریق - تھریس کے ایک مقام

۱- Dodecanese Islands - ڈوڈیکانیز -

Marfat.com

کرک کلیسی میں بلغاریوں کی فتح (۲۲- اکتوبر ۱۹۱۲ء) - کومانووو میں سرویوں کی فتح (۲۴ - ۲۶ اکتوبر) - لولی برغاس میں بلغاریوں کی زبردست کامیابی (۲۸- اکتوبر - ۳- نومبر) - بلغاری فوجیں شتلجہ کے خطوط پر پہنچ گئیں جہاں قسطنطنیہ کے دفاع کے آخری مورچے تھے - روس کی طرف سے بلغاریہ کو انتباہ کہ قسطنطنیہ پر قبضہ نہ کیا جائے ورنہ روسی بیڑا مقابلہ کرے گا (۳ - ۴ نومبر) - اہل سرویا شمالی البانیہ کو پامال کرتے ہوئے ایڈریاٹک کے ساحل تک پہنچ گئے (۱۰- نومبر) - سرویا کی فتح مناستر میں (۱۵ - ۱۸ نومبر) - خطوط شتلجہ پر بلغاریہ کا ناکام حملہ (۲۱ - ۲۲ نومبر) -

یورپی طاقتوں کی رقابت

آسٹریا کا اعلان کہ سرویا کو ایڈریاٹک کے ساحل پر کوئی علاقہ نہیں دیا جا سکتا اور البانیہ کو آزاد ہونا چاہئیے - نازک بین الاقوامی صورت حالات - سرویا اپنے مطالبے پر قائم رہا - روس کی طرف سے ابتدا میں اس کی حمایت - فرانس نے روس کو یقین دلایا کہ جرمنی کے ساتھ جنگ میں اُسے امداد دی جائے گی - اٹلی نے آسٹریا کی حمایت کی - تھوڑے تذبذب کے بعد جرمنی نے بھی وعدہ کر لیا کہ اگر آسٹریا پر حفاظت مفاد کے سلسلے میں حملہ ہوگا تو اسے امداد دی جائے گی - انگلستان بھی آسٹریا کا ہمدرد تھا اور اس نے روس و فرانس سے تعلقات بگاڑے بغیر جرمنی کے ساتھ مل کر اصلاح احوال کی کوشش کی - نومبر اور دسمبر میں حالت بہت نازک ہوگئی - آسٹریا اور روس دونوں نے فوجی نقل و حرکت شروع کر دی - بالآخر روس نے سرویا کے علاقائی دعاوی کی تائید چھوڑ دی - جنگ کا آخری دور - ترکی، بلغاریہ اور سرویا کے درمیان متارکہ (۳- دسمبر) - یونان اس میں شامل نہ ہؤا - سقوطری کے ارد گرد

Marfat.com

جنگی سرگرمیاں جاری رہیں (مانٹی نیگرو کی جانب سے محاصرہ) - جنینہ (یونان کا قبضہ) - ادرنہ پر بھی لڑائی ہوتی رہی -

مصالحت لندن میں صلح کی کانفرنس کا افتتاح (۱۷- دسمبر) - یہ کانفرنس اس لئے ناکام رہی کہ ترکوں نے ادرنہ ، بحیرہ ایجہ کے جزائر اور کریٹ کو چھوڑنے سے انکار کر دیا (۶- جنوری ۱۹۱۳ء) - انجام کار بڑی طاقتوں نے ترکوں کو ادرنہ چھوڑنے پر آمادہ کر لیا (۲۲- جنوری) - قسطنطنیہ میں کامل پاشا کی وزارت کا خاتمہ اور انتہا پسند قوم پرور انور بے کی فتح (۲۳- جنوری) - جنگ از سر نو شروع ہو گئی - یونانیوں نے جنینہ لے لیا - بلغاری ادرنہ پر قابض ہو گئے - بلغاریوں اور ترکوں کے درمیان متارکہ (۱۶- اپریل ۱۹۱۳ء) - دوسرے محارب فریقوں نے بھی اسے مان لیا - مانٹی نیگرو سقوطری پر قابض ہو گیا حالانکہ بڑی طاقتوں نے اسے البانیہ کے حوالے کیا تھا - آسٹریا کی طرف سے جنگ کی دھمکی دی گئی تو مانٹی نیگرو نے سقوطری اور سرویا نے درازو چھوڑ دئے - لندن میں از سر نو صلح کانفرنس کا افتتاح - بڑی طاقتوں نے صلح کی جو سکیم منظور کی تھی اسے الٹی میٹم کے ذریعے سے منوایا گیا - ۳۰- مئی کو پہلی جنگ بلقان ختم ہو گئی - ترکی نے اینوس[۱] اور میڈیا کے درمیانی خط کی مغربی جانب سب علاقے چھوڑ دئے - کریٹ پر بھی کوئی حق باقی نہ رکھا - البانیہ اور جزائر ایجہ کے متعلق طاقتوں کا فیصلہ قبول کر لینے پر آمادگی ظاہر کی -

دوسری جنگ بلقان اس کی وجہ یہ ہوئی کہ سرویا کو ایڈریاٹک کے ساحل پر کوئی علاقہ نہ مل سکا اور بلغاریہ سے وہ مقدونیہ کا جتنا حصہ لینا چاہتا تھا وہ نہ ملا ،

۱- Enos -

Marfat.com

لہذا اس نے یونان سے معاہدہ کر لیا - بلغاریہ چاہتا تھا کہ باہمی جھگڑے کا فیصلہ زار سے کرا لیا جائے - سرویا اس کے لئے تیار نہ تھا - بلغاریہ کے سپہ سالار نے اپنے وزیر اعظم کو اطلاع دئے بغیر سرویا اور یونان کے مورچوں پر حملہ کر دیا - بلغاریہ کی حکومت نے اس حملے سے برأت کا اظہار کیا - سرویا اور یونان نے صورت حال سے فائدہ اٹھا کر بلغاریہ پر ھلہ بول دیا جس کی تیاری انہوں نے پہلے سے کر رکھی تھی - رومانیہ اور ترکی بھی بلغاریہ کے خلاف میدان جنگ میں اتر آئے - بلغاریہ کی شکست - بخارسٹ کا عہد نامہ جس کے مطابق رومانیہ کو شمالی دبروجہ دے دیا گیا ، سرویا اور یونان نے مقدونیہ کا متصرفہ علاقہ سنبھال لیا - بلغاریہ کے پاس تھوڑا سا علاقہ رہ گیا -

معاہدہ قسطنطنیہ (۲۹- ستمبر ۱۹۱۳ء) - یہ عہد نامہ ترکی اور بلغاریہ کے درمیان ہؤا - ترکوں نے ادرنہ لے لیا ۱ -

متفرق واقعات

ترکی حکومت بڑی طاقتوں کے دباؤ کے ماتحت ادرنہ بلقانی ریاستوں کے حوالے کر دینے پر آمادہ ہو گئی تھی - نوجوان ترک اس کے مخالف تھے ، انہوں نے انور بے کی سرکردگی میں حکومت پر قبضہ کر لیا - محمود شوکت پاشا کو وزیر اعظم بنا دیا گیا - اسی وزارت کے زمانے میں معاہدۂ لندن ہؤا تھا جس کی بنا پر پہلی جنگ بلقان ختم ہوئی تھی -

ترکی حکومت نے البانیہ کے لئے خوداختیاری نظام منظور کیا تھا (۲۰- اگست) - اهل البانیہ کی ایک اسمبلی نے والونا میں ترکی

۱- ترکوں نے ادرنہ پر اس زمانے میں قبضہ کیا تھا جب بلقانی ریاستیں خانہ جنگی میں الجھ چکی تھیں - معاہدہ قسطنطنیہ میں بلغاریہ نے ترکوں کا قبضہ تسلیم کر لیا - یہ تصریح اس لئے ضروری سمجھی گئی کہ مصنف کی عبارت سے اصل مطلب واضح نہیں ہوتا -

Marfat.com

منصوبہ رد کر دیا اور البانیہ کی آزادی کا اعلان ہو گیا (۲۸- نومبر) -

محمود شوکت پاشا کا قتل - اس کے بعد نوجوان ترکوں کے اقتدار کا وہ دور آیا جو پہلی جنگ یورپ تک جاری رہا - ملک کے اصل حکمران عملاً تین شخص تھے ، انور ، طلعت اور جمال - ان تینوں نے ہر مخالفت کو انتہائی سختی سے دبائے رکھا ۱ -

لیمان فان سانڈرس

ترکی حکومت نے فوج کی تنظیم جدید کے لئے جرمنی سے ایک مشن بلایا تھا - جس کا رئیس لیمان فان سانڈرس تھا - ترکی حکومت نے فیصلہ کر دیا تھا کہ لیمان ترکوں کی فوج نمبر ۱ کا سپہ سالار رہے جو قسطنطنیہ میں مقیم ہے - اسے مزید وسیع اختیارات بھی دے دئے جائیں - روسی پہلے تو خاموش رہے ، جب دیکھا کہ جرمن مشن خاصے وسیع اختیارات حاصل کر چکا ہے تو احتجاجات شروع کر دئے - مطالبہ کیا کہ لیمان کو قسطنطنیہ کے بجائے کسی دوسرے مقام کی فوج کا کمان دار بنا دیا جائے - فرانس نے روس کی پر زور حمایت کی - انگلستان نے اس سلسلے میں زیادہ سرگرمی نہ دکھائی - آخرکار ایک نوٹ ترکی حکومت کے پاس بھیج دیا گیا جس میں جرمنوں کو زیادہ مراعات دینے کے خلاف متنبہ کیا گیا تھا - اس معاملے کو جرمنوں نے یوں ختم کر دیا

۱- جنگ کا زمانہ تھا اور حالات بالکل غیر معمولی صورت اختیار کر چکے تھے - اس کے سوا چارہ نہ تھا کہ جو لوگ برسرکار تھے وہ تمام انتظامات اپنے صوابدید کے مطابق چلاتے- چونکہ برسرکار لوگ اتحادیوں یعنی انگلستان و فرانس کے خلاف تھے جن کے ساتھ امریکہ بھی شامل ہو گیا تھا ، لہذا ان لوگوں کے متعلق ذکر میں اک گونہ مخالفت پائی جاتی ہے جو تاریخ نگاری کے سلسلے میں اصولاً نادرست ہے -

Marfat.com

(جنوری ۱۹۱۴ء) کہ لیمان قسطنطنیہ کی کمان داری چھوڑ دے اور اسے ترکی فوج میں انسپکٹر جنرل کا عہدہ دے دیا جائے۔

ترکی حکومت نے ارمنی صوبوں میں اصلاحات کا وہ پروگرام منظور کر لیا جو یورپی طاقتوں نے روس کی سرکردگی میں تیار کیا تھا (۸- فروری ۱۹۱۴ء)-

Marfat.com

بائیسواں باب

مصر اور سوڈان
۱۸۰۵ء - ۱۸۸۲ء

محمد علی پاشا سلطان نے محمد علی پاشا کو مصر کا گورنر بنایا (۱۸۰۵ء) - وہ ۱۷۶۹ء میں پیدا ہؤا - تنباکو کی تجارت کرتا تھا - ۱۷۹۹ء میں البانیہ کی ایک فوج کے کماندار کی حیثیت سے مصر پہنچا - ترک افسروں اور مملوکوں کی سازشوں میں آزادانہ دخل دیتا رہا اور مملوکوں کا دم بھرتا تھا - آہستہ آہستہ وہ ترک گورنر کو مصر سے خارج کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اس نے اپنا اقتدار جما لیا - سلطان نے بادل ناخواستہ اس کی نظامت قبول کر لی -

برطانیہ کا حملہ (۱۸۰۷ء) - اسکندریہ پر قبضہ - برطانیہ مزید پیش قدمی میں ناکام رہا ، لہذا اسکندریہ سے واپس ہو گیا -

محمد علی کا اقتدار اور نظام محمد علی نے مملوکوں کو قاہرہ کے قلعے میں قتل کرا دیا (یکم۔ مارچ ۱۸۱۱ء) - بہ ظاہر وہ محمد علی کے خلاف سازشوں میں لگے ہوئے تھے اور سلطان خفیہ خفیہ ان کی حمایت کر رہا تھا - محمد علی نے انہیں کھانے پر بلایا اور دھوکے سے موت کے گھاٹ اتار دیا - صرف چند

Marfat.com

بچ کر نکل سکے اور جنوبی مصر میں چلے گئے۔ اس کے بعد محمد علی مختار کل بن گیا ۔ اگرچہ وہ ان پڑھ تھا ، لیکن مغربی طور طریقوں کی اچھائی کا پکا معتقد تھا ۔ اس نے پورے ملک کو فرانسیسیوں کے نمونے پر از سر نو ترتیب دیا ۔ ایک طاقتور فوج تیار کر لی (فوج کی تنظیم کا ذمے دار کرنل سیوے ۱ یا سلیمان پاشا تھا) اور ایک عمدہ بیڑا بھی مہیا کر لیا ۔ ان مقاصد کے لئے روپے کی ضرورت تھی اس لئے اس نے تدریجاً زمینوں پر قبضہ کر لیا ۔ تجارت کے لئے سرکاری اجارہ‌داری کا نظام جاری کیا ، روئی اور سن کی زراعت شروع کر دی اور آبیاری کا نظام تیار کر لیا (ڈیلٹا کا بند) ۔

البانوی رجمنٹوں کی بغاوت (۱۸۱۵ء) ۔ وہ محمد علی کے فرنگیانہ طور طریقوں کی سخت مخالف تھیں ۔ یہ بغاوت انجام کار فرو کر دی گئی اور باغی افواج کو قاہرہ سے اٹھا کر جنوبی مصر میں بھیج دیا گیا ۔

عرب میں وہابیوں کے خلاف ہفت سالہ جنگ کا اختتام (۱۸۱۸ء) ۔ وہابی مکہ اور مدینہ پر قابض ہو گئے تھے اور شام کے لئے انہوں نے خطرہ پیدا کر دیا تھا ۔ یہ جنگ سلطان کے فرمان کے مطابق چھیڑی گئی تھی ۔ اس میں بحیرۂ قلزم کا مشرقی ساحل مسخر کر لیا گیا اور یہ علاقہ مصر کی حکومت میں شامل ہو گیا ۔

فتح سودان ۱۸۲۰ء۔۱۸۲۲ء

مصری فوجوں نے محمد علی کے بیٹے حسین کے زیر قیادت نوبیا ، سنعار اور کرد فان مسخر کیے (۱۸۲۰ء - ۱۸۲۲ء) ۔ اس مہم کا اصل مقصد یہ تھا کہ سونے کی کانیں دریافت کی جائیں اور غلاموں کی تجارت کا بندوبست کر لیا جائے ۔ خرطوم کی بنیاد رکھی گئی (۱۸۲۳ء) ۔

۱- Seves -

Marfat.com

سلطان کے خلاف باغیان یونان کی جنگ میں محمد علی کی مداخلت (۱۸۲۳ء - ۱۸۲۸ء) - محمد علی کے بیٹے ابراهیم (۱۷۸۹ء) کی لڑائیاں - ان کے نتیجے میں محمد علی کو کریٹ کی گورنری مل گئی -

سلطان اور محمد علی کی پہلی جنگ ۱۸۳۲ء - ۱۸۳۳ء

اس جنگ کی تفصیلات سلطنت عثمانیہ کے حالات میں پیش کی جا چکی ھیں - محمد علی کو شام اور ادانہ کی حکومت مل گئی ، بعد ازاں اس نے اپنا اثر و رسوخ خلیج فارس تک بڑھا لیا - اس پر انگلستان کے دل میں بے اعتمادی پیدا ھوئی اور اس نے مخالفت شروع کر دی - سینٹ سائمن کے گروپ کا مصر میں پہنچنا (۱۸۳۳ء) - اس گروپ کا مقصد یہ تھا کہ ملک کا نشو و ارتقاء مغربی اصول کے مطابق کیا جائے - سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ سویز کے مقام پر ایک نہر بنانا چاھتے تھے - محمد علی پاشا نے بین الاقوامی لوازم کے خوف سے اس آخری تجویز کی مخالفت کی -

آخری دور

محمد علی پاشا نے دوبارہ سلطان سے جنگ کی جس کے حالات سلطنت عثمانیہ میں آ چکے ھیں (۱۸۳۹ء - ۱۸۴۱ء) - یورپی طاقتوں کی مداخلت کے باعث محمد علی کو کریٹ اور شام سے دستبردار ھونا پڑا لیکن وہ مصر کو اپنے خاندان کی موروثی حکومت بنانے میں کامیاب ھو گیا - یہ اقرار بھی کر لیا کہ سلطان کو باقاعدہ خراج دیتا رہے گا اور فوج اٹھارہ ھزار سے بڑھنے نہ دے گا (۱۳- فروری اور ۱۰- جون ۱۸۴۱ء کے فرمان) -

آخری دنوں میں محمد علی کی دماغی حالت اچھی نہ رھی تو ابراھیم کو نیابت کا عہدہ دے دیا گیا (۱۸۴۷ء) - جولائی ۱۸۴۸ء میں ابراھیم باقاعدہ مصر کا خدیو بن گیا - ابراھیم کی وفات (۱۰- نومبر ۱۸۴۸ء) - محمد علی کی وفات (۲- اگست ۱۸۴۹ء) -

Marfat.com

عباس اول اور سعید ۱۸۴۸ء - ۱۸۶۳ء

عباس اول خدیو بنا ، وہ محمد علی کا پوتا تھا - (پیدائش ۱۸۱۶ء) - اس کا عہد حکومت فرنگی اثر خصوصاً فرانسیسی اثر کی مخالفت کے لئے قابل ذکر ہے اور اس نے سلطان کے ساتھ زیادہ نیازمندانہ طریقہ اختیار کیا - مخالفوں نے اسے قتل کر ڈالا (۱۳- جولائی ۱۸۵۴ء) -

محمد سعید خدیو - یہ محمد علی کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا (پیدائش ۱۸۲۲ء) - روشن خیال حکمران اور مغربی اثرات کا حامی - اس نے غلامی کو ختم کرنے کے لئے تدبیریں اختیار کیں - زمین کو سرکاری ملکیت سے آزاد کر دیا - اجاروں کا نظام ختم ہو گیا - نظم و نسق کو زیادہ آزاد اصول پر از سر نو مرتب کیا - اس کے عہد حکومت میں ممالک غیر سے پہلا قرضہ لیا گیا (۳۰ لاکھ پونڈ کا قرضہ ، جس کا انتظام برطانوی بنکوں نے کیا) -

فردی نند دی لیسیبس کو نہر سویز کا ٹھیکہ (۳۰- نومبر ۱۸۵۴ء)- یہ ایک فرانسیسی مدبر اور کمپنی ساز تھا جسے ابتدا سے سعید کے ساتھ دوستی کا تعلق تھا -

اسکندریہ سے قاہرہ تک ریلوے لائن کی تعمیر (۱۸۵۷ء) - آگے چل کر اسے سویز سے ملا دیا گیا - نہر سویز کی کمپنی کی تنظیم (۱۸۵۸ء) - اس کمپنی نے بیس کروڑ فرینک کے قرضے کا انتظام کیا - نہر سویز کی کھدائی کا آغاز (۲۹- اپریل ۱۸۵۹ء) - برطانوی حکومت (وزیر اعظم لارڈ پامرسٹن) نے ہر قدم پر اس منصوبے کی مخالفت کی اس لئے کہ یہ فرانسیسیوں نے تیار کیا تھا اور اس سے ہندوستان کو خطرہ پیدا ہوتا تھا -

اسماعیل پاشا ۱۸۶۳ء - ۱۸۷۹ء

اسماعیل ، ابراہیم پاشا کا فرزند تھا - ۱۸۳۰ء میں پیدا ہؤا - کچھ دیر فرانس میں تعلیم پائی - یورپی ملکوں کی سیاحت وسیع پیمانے پر کی اور مسند نشینی

Marfat.com

کے ساتھ ہی فیصلہ کر چکا تھا کہ مصر کو ہر لحاظ سے عہد حاضر کے پیمانے پر لے آئے گا ۔ اس کی حکومت کے پہلے ہی سال امریکہ میں خانہ جنگی شروع ہوئی ۔ اس وجہ سے مصری روئی کی مانگ بہت بڑھ گئی جس سے ملک کی عام خوش حالی میں بہت اضافہ ہؤا ۔ اس صورت حال سے اسماعیل نے فائدہ اٹھایا اور فیصلہ کر لیا کہ قرض لے کر امور عامہ کے وسیع منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دے مثلاً نہر سویز کی تعمیر ، آبیاری کی نہروں کا بندوبست ، ریلوے لائنیں ، تار ، بندرگاہوں ، پلوں وغیرہ کا انتظام ۔ یورپ والے سود پر قرضہ دینے کے لئے تیار تھے (شرح سود بہت بھاری رکھی گئی) ۔ پرائمری مدارس کا فروغ خاص طور پر قابل ذکر ہے ۔ اسماعیل کے آغاز حکومت میں ان مدارس کی تعداد کل ایک سو پچاس تھی ، لیکن اس کے زمانے میں یہ تعداد چار ہزار چھ سو پچاسی ہو گئی ۔ ساتھ ساتھ ملکی قرضہ بھی بہت بڑھ گیا ۔

اسماعیل نے سلطان ترکی کو اس امر پر آمادہ کیا کہ سواکن اور مصوع کی بندرگاہیں جو بحیرۂ قلزم میں واقع تھیں مصر کی نگرانی میں دے دی جائیں ۔ اس وقت سے اس طرف منظم توسیع کا سلسلہ شروع ہو گیا (۱۸۶۵ء) ۔

نہر سویز کا رسمی افتتاح (۱۷- نومبر ۱۸۶۹ء) ۔ اس موقعے پر فرانس کی ملکہ یوجین ، آسٹریا کا شہنشاہ فرانسس جوزف اور یورپ کی بہت سی ممتاز شخصیتیں اس تقریب میں شامل تھیں ۔

تسخیری مہمیں

سر سیموئیل بیکر نے حکومت مصر کی ملازمت میں دریائے نیل کے جنوبی حصے کی تسخیر انیورو۱ تک

۱- Unyoro -

مکمل کی اور غلاموں کی تجارت ختم کر دینے کا آغاز کیا ، جس کی وجہ سے ملک کی آبادی میں غیر معمولی کمی واقع ہو گئی تھی -

بحیرۂ قلزم کے ساحل اور ھرار پر قبضہ (۱۸۷۲ء - ۱۸۷۵ء) - مصریوں کا تصرف راس گاردا فوئی۱ تک پہنچ گیا اور حبشہ سمندر سے منقطع ہو گیا -

زبیر پہلے سودان میں غلاموں کی تجارت سے بڑا طاقتور اور ذی اثر ہو چکا تھا - اس نے دارفور کو خدیو کے لئے مسخر کر لیا (۱۸۷۴ء)-

جنرل چارلس گارڈن کو سودان کا گورنر جنرل بنایا گیا (۱۸۷۴ء - ۱۸۷۹ء) ، اس نے بیکر کا شروع کیا ہؤا کام مکمل کر دیا - دریائے نیل پر جا بجا چوکیاں بنا دیں اور غلاموں کی تجارت پر مہلک ضرب لگائی -

حبشہ سے جنگ (۱۸۷۵ء - ۱۸۷۹ء) - مصریوں نے ابتدا میں شکست کھائی ، لیکن فروری ۱۸۷۶ء میں حبشہ پر تباھی خیز ضرب لگائی -

مالی مشکلات

خدیو کی مالی حالت بہت نازک ہو گئی - اس نے نہر سویز کی کمپنی کے ایک لاکھ چھہتر ہزار حصے دس کروڑ فرینک کے معاوضے میں حکومت برطانیہ کے ھاتھ فروخت کر دئے (نومبر- ۱۸۷۵ء) - یوں حکومت برطانیہ سویز کمپنی میں سب سے بڑی حصے دار بن گئی -

مصری مالیات کے متعلق سٹیفن کیو۲ کی رپورٹ کی اشاعت (۴- اپریل ۱۸۷۶ء) خدیو کو اس بات کا ذمے دار ٹھہرایا گیا کہ اس نے سوچے سمجھے بغیر قرضے لئے اور سوچے سمجھے بغیر روپیہ خرچ

۱- Guarda Fui -

۲- Stephen Cave -

Marfat.com

کر دیا - ساتھ ھی سفارش کی کہ مالیات پر کسی نہ کسی نوع کی یورپی نگرانی قائم کرنا حد درجہ ضروری ھے -

ایک خاص محکمے۱ کا قیام ، جس کا مقصد یہ تھا کہ قرضے کے متعلق انتظامات کی نگرانی کرے (۲- مئی ۱۸۷۶ء)-

قرضے اور سود میں تخفیف - برطانوی اور فرانسیسی کنٹرولروں کا تقرر (۱۸- نومبر)- انگریزوں اور فرانسیسیوں کی مشترکہ نگرانی-۲

نوبار پاشا کی وزارت (۱۵- اگست ۱۸۷۸ء) - اس میں ایک انگریز (سر رورس ولسن۳) وزیر مال مقرر ھؤا اور ایک فرانسیسی (موسیو دا بلگ نیرزم) وزیر امور عامہ - یورپی قرض خواھوں کے مطالبات پورے کرنے کی زبردست کوشش کی گئی - اس وجہ سے اھل ملک کی مشکلات میں اضافہ ھو گیا اور اجنبیوں کے خلاف سخت بے چینی اور نفرت پھیل گئی -

اسماعیل کا عزل

فوجی افسروں کے مظاھرے کے بعد نوبار پاشا کی وزارت کا استعفیٰ (۱۸- فروری ۱۸۷۹ء) - خیال یہ تھا کہ اسماعیل نے فوجی افسروں کی حوصلہ افزائی کی ، اس لئے کہ وہ اپنے اختیارات میں کسی قسم کی تخفیف کا روادار نہ تھا - یورپی طاقتوں کے دباؤ کے ماتحت سلطان نے اسماعیل کو معزول کر دیا (۲۵- جون ۱۸۷۹ء) - وہ مصر سے چلا گیا اور بہ حالت جلا وطنی قسطنطنیہ میں وفات پائی (۱۸۹۵ء) -

---

۱- اس محکمے کا نام فرانسیسی زبان میں Caisse de la dette تھا ، یعنی وہ محکمہ جس کا فرض قرضہ وصول کرنا تھا -

۲- اصطلاح میں اسے Condominium کہتے تھے -

۳- Rivers Wilson -

۴- M de Blignieres -

Marfat.com

توفیق پاشا
۱۸۷۹ء - ۱۸۹۲ء

یورپی کنٹرولر دوبارہ مقرر کئے گئے (۴- ستمبر ۱۸۷۹ء) - یہ بھی فیصلہ ہو گیا کہ انہیں فرانس اور انگلستان کی رضامندی کے بغیر علیحدہ نہ کیا جائے گا -

پھر ایک مرتبہ بین الاقوامی تحقیقات ہوئی - اس کے بعد قانون تصفیۂ حساب کا اعلان (۱۷- جولائی ۱۸۸۰ء)- اس کے مطابق مالیات کا نظام از سر نو مرتب کیا گیا اور ایسا انتظام کر دیا گیا کہ بجٹ کی رقم قرضے کی ادائیگی میں صرف ہو -

انقلاب کی کوشش

مصر کے فوجی افسروں میں سے ایک کو برطرف کیا گیا اس پر تمام فوجی افسروں نے بغاوت کر دی (یکم فروری ۱۸۸۸ء) - فوجی افسروں نے چرکسی وزیر جنگ کو استعفیٰ پر مجبور کر دیا۔ اس کی جگہ محمود سامی کو ملی جو قوم پرور جماعت کا ایک رکن تھا - اس پوری تحریک کی قیادت احمد عرابی[1] نے کی۔ یہ نئے قومی جذبات کا پہلا قطعی مظاہرہ تھا جو مسلمانوں کے مشہور قائد و استاذ جمال الدین افغانی نے پیدا کئے تھے (۱۸۷۱ء کے بعد قاہرہ میں) - سید جمال الدین نے یہ تلقین کی تھی کہ مغربی طاقتوں کے اقدامات کا مقابلہ کیا جائے البتہ دفاع کی غرض سے مغرب کے سیاسی طریقے اختیار کر لینے چاہئیں - مصر کی قومی تحریک کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ غیر ملکی کنٹرول اور ترکی اثر کی مخالفت کی جائے ، لیکن اس میں دستوری اصلاحات پر بھی زور دیا جاتا تھا - عرابی کی سر کردگی میں دوسری مرتبہ بغاوت (۹- ستمبر) - جس میں خدیو کو مجبور کیا گیا کہ محمود سامی کی برطرفی کا حکم منسوخ کر دے -

---

۱- ہمارے ہاں اس نام کو بعض لوگ غلطی سے 'عربی' لکھتے ہیں اور بعض 'اعرابی' - صحیح 'عرابی' ہے -

Marfat.com

انگریزوں اور فرانسیسیوں کی مداخلت

انگلستان اور فرانس کی طرف سے ایک یادداشت مصری حکومت کے حوالے کی گئی جو فرانس کے وزیراعظم گیمبٹا کے نام سے منسوب ہے (۸- جنوری ۱۸۸۲ء) - اس میں خدیو کی حمایت کا اعلان کیا گیا تھا اور مقصود یہ تھا کہ قومی دباؤ کے مقابلے میں خدیو کو تقویت پہنچائی جائے - اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ خدیو عام لوگوں کی نظروں سے گر گیا اور برطانیہ نے مثبت عمل کے ذریعے سے اپنی یادداشت کو منوانے سے انکار کر دیا - خدیو محمود سامی کی سرکردگی میں قومی وزارت بنانے پر مجبور ہؤا (۵- فروری) - اس میں عرابی پاشا وزیر جنگ بن گیا - وزارت نے دستور پر غور و خوض شروع کیا - حکومت کے خلاف چرکسی افسروں کی سازش کا انکشاف (۱۲- اپریل) - بہت سے افسر گرفتار کر لئے گئے - ان میں سے چالیس کو سودان میں جلاوطنی کی سزا دی گئی (۲- مئی) - خدیو نے یورپی طاقتوں سے امداد کی اپیل کی - وزارت نے قومی مجلس کے انعقاد کی دعوت دے دی - بہ ظاہر یہ غرض تھی کہ توفیق کو معزول کر دیا جائے - خدیو کی حمایت میں مظاہرے کی غرض سے برطانیہ اور فرانس کے بیڑے اسکندریہ پہنچ گئے (۲۰- مئی) - دونوں حکومتوں کی طرف سے مصر کی قومی حکومت کو الٹی میٹم (۲۵- مئی) - قومی حکومت احتجاج کے ساتھ مستعفی ہو گئی - خدیو کوئی متبادل حکومت نہ بنا سکا - لہذا عرابی پاشا اور قوم پروروں کو دوبارہ بلانے پر مجبور ہو گیا (۲۸- مئی) - اسکندریہ میں ہنگاموں کا آغاز (۱۲- جون) ، جن میں پچاس فرنگی مارے گئے - بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہنگامے خود خدیو کے ایما پر بپا ہوئے تھے اور یہ اس منصوبے کا ایک حصہ تھے جس کے ذریعے سے یورپی طاقتوں کو مداخلت پر مجبور کرنا منظور تھا -

قسطنطنیہ میں سفیروں کی کانفرنس کا افتتاح (۲۳- جون) ، اس

Marfat.com

کا مقصد یہ تھا کہ یورپی طاقتوں کی نگرانی کے ماتحت حکومت ترکی کی مداخلت کے طریقے سوچے جائیں ۔

انگریزی اقدامات

برطانوی بیڑے نے امیرالبحر سر بوشاں سیمور۱ کے زیر ہدایت سکندریہ پر گولہ باری کی ۔ مدعا یہ تھا کہ قوم پروروں نے مٹی کے جو دفاعی دمدمے بنائے تھے انہیں برباد کر دیا جائے ۔ حکومت فرانس نے اس بنا پر عملی شرکت سے انکار کر دیا کہ بین‌الاقوامی پیچیدگیاں پیدا ہو جانے کا اندیشہ تھا ۔ برطانیہ نے فوج ساحل پر اتار دی اور ایک جیش نہر سویز کی حفاظت کے لئے بھیج دیا ۔ فرانس کے علاوہ اٹلی نے بھی اس کارروائی میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ۔

برطانوی فوج نے سر گارنٹ ولزلے۲ کی سرکردگی میں مصری فوج کو ، جس کا سپہ سالار عرابی تھا ، تل‌الکبیر میں شکست دی (۱۳- ستمبر) ۔ قاہرہ پر برطانوی قبضہ (۱۵- ستمبر) ۔ عرابی کی حوالگی ، بعد ازاں اس پر مقدمہ چلا اور اسے سیلون جلاوطن کر دیا گیا ۔ برطانیہ اور فرانس کی مشترکہ نگرانی منسوخ کر دی گئی (۹- نومبر)۔ برطانیہ نے یورپی طاقتوں کے نام ایک گشتی مراسلہ بھیجا (۳- جنوری ۱۸۸۳ء) کہ برطانیہ مصر سے اپنی فوجیں ہٹا لینے کا خواہاں ہے ، البتہ یہ انتظار کرنا پڑے گا کہ ملک کی حالت سدھر جائے اور خدیو کا اقتدار بحال رکھنے کے مناسب ذرائع منظم ہو جائیں ۔

۱- Sir Beauchamp Seymour -

۲- Garnet Wolseley -

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

تئیسواں باب

مصر و سوڈان

(۱۸۸۲ء سے ۱۹۱۴ء)

ابتدائی تنظیمات

لارڈ ڈفرن کی رپورٹ (۶- فروری) - اس میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ مصری حکومت کا پورا ڈھانچا از سر نو مرتب ہونا چاہئے - یکم مئی کو قانون تنظیم جاری ہؤا جس میں لارڈ ڈفرن کی سفارشیں شامل تھیں - اس کا مفاد یہ تھا کہ وزارت کے علاوہ ایک لیجسلیٹو کونسل بنائی جائے جو صوبائی مجلسوں کے منتخب ممبروں اور خدیو کے نامزد ممبروں پر مشتمل ہو - ایک جنرل اسمبلی تجویز کی گئی جس میں وزیروں اور لیجسلیٹو کونسل کے ممبروں کے علاوہ صوبوں اور شہروں کے مزید نمائندے شامل ہوں لیکن کونسل یا اسمبلی کی حیثیت اس سے زیادہ کچھ نہ تھی کہ وہ مشورے دے سکتی تھی - اصل اختیارات کا مالک خدیو تھا اور خدیو کے ذریعے سے برطانیہ کا نمائندہ -

لارڈ کرومر ۱۸۸۳ء - ۱۹۰۷ء

سر ایویلن بیرنگ۱ جس نے ۱۸۹۲ء میں لارڈ کرومر کا خطاب پایا ، ریزیڈنٹ اور قونصل جنرل مقرر ہؤا - اس نے بڑے زور سے حکومت

۱- Evelyn Baring -

Marfat.com

کی ، مالیات کا نظام درست کر دیا ، ملک کی اقتصادی حیثیت کو ترقی دی ، محاصل پر نظر ثانی کی ، بیگار وغیرہ موقوف کر دی ، البتہ عوام کی تعلیم اور خود اختیاری نظام کی ترقی کے لئے کچھ نہ کیا - اہم دیسی افسروں کے ساتھ برطانوی مشیر لگا دئے گئے ، انہوں نے تمام امور پر مؤثر نگرانی قائم رکھی جس کے حدود معین نہ تھے -

مہدی سوڈان

الابیض۱ کی جنگ (۵- دسمبر ۱۸۸۳ء) - جنرل ھکس۲ نے مصری فوج کے ساتھ کامل شکست کھائی اور مہدی محمد احمد ساکن دنقلہ۳ کے عساکر نے ھکس کی فوج کا نشان تک مٹا دیا - مہدی تجدید۴ کا مدعی تھا اور اس نے پورے سوڈان میں مصریوں کے مہلک نظام حکومت کے خلاف ایک زبردست تحریک منظم کر دی تھی - وہ ۱۸۸۲ء - ۱۸۸۳ء میں مصریوں کے خلاف لڑتا رہا۔ کبھی کامیاب ہو جاتا کبھی ناکام - الابیض کی فتح نے پورا صوبہ کردفان اس کے قبضے میں دے دیا - دارفور اور بحرالغزال کے گورنر سلاطین۵ بے اور لپٹن بے حوالگی پر مجبور ہو گئے صرف امین پاشا خط استوا کے علاقے میں اپنی حیثیت بحال

۱- Elobeid - ۲- Hicks -

۳- Dongola -

۴- متن میں ہے کہ نبوت کا دعویدار تھا ، جو صحیح نہیں - حقیقت یہ ہے کہ اھل مغرب نبوت ، تجدید اور ولایت میں چنداں فرق ملحوظ نہیں رکھتے -

۵- یہ شخص اصل میں جرمن تھا - مصری ملازمت کی وجہ سے اسے بے اور پاشا کے خطاب ملے - اس کا نام سلیٹین تھا لیکن عام طور پر سلاطین ھی لکھا جاتا ہے -

Marfat.com

رکھ سکا - مہدی کے نائبوں میں سے عثمان دجنہ سب سے زیادہ قابل تھا - اس نے بحیرہ قلزم کی بندرگاھوں کے خلاف زبردست جارحانہ اقدامات جاری رکھے -

جنرل گارڈن کا تقرر

مصری حکومت سوداں سے دستبرداری پر راضی نہ تھی - برطانیہ نے اسے تخلیے اور دستبرداری پر مجبور کر دیا (۶- جنوری ۱۸۸۴ء) - جنرل چارلس گارڈن کو اسی غرض سے بھیجا گیا کہ مصری فوجوں کو سوداں کے مختلف حصوں سے واپس لے آئے (۱۸- جنوری) - گارڈن ۱۸- فروری کو خرطوم پہنچا - اس نے یہ پیش کش کی کہ محاصل منسوخ کر دئے جائیں گے ، غلاموں کی تجارت میں کوئی دخل نہ دیا جائے گا ، مہدی کو کردفان کا سلطان مان لیا جائے گا - اس کا مقصد یہ تھا کہ مصر کے زیر سیادت مقامی امراء کی حکومتیں از سر نو قائم کر دے - مہدی نے یہ پیشکش مسترد کر دی اور اپنی فتوحات جاری رکھیں -

مصری مالیات کے متعلق لندن میں بین الاقوامی کانفرنس (۲۸- جون تا ۲- اگست) - برطانیہ نے یہ تجویز پیش کی کہ قرضے پر سود گھٹا دیا جائے - اس طرح جو رقم بچے وہ مہمات سوداں کا گرانقدر خرچ پورا کرنے میں صرف کی جائے - یورپی طاقتوں نے یہ تجویز نا منظور کردی - جرمنی کا بسمارک' فرانس کے جیولزفیری ۱ کے ساتھ مل کر کام کرتا رہا تاکہ تجویز درہم برہم ہو جائے - برطانیہ نے فالتو روپیہ قرضوں میں دینے کا سلسلہ ملتوی کر دیا لیکن یورپی طاقتوں نے اس پر سخت احتجاج کیا - مخلوط عدالتوں نے بھی طاقتوں ھی کے حق میں فیصلہ دیا - لہذا برطانیہ یہ ارادہ ترک کرنے پر مجبور ھوگیا -

---

۱- Jules Ferri -

Marfat.com

مہدی کی آخری فتح اور وفات مہدی کا قبضہ خرطوم پر (۲۶- جون ۱۸۸۵ء) - گارڈن اور سپاہ کا قتل - وادی حلفا سے ایک امدادی فوج بھیجی گئی تھی (اگست ۱۸۸۴ء) - لیکن یہ فوج فتح شہر کے بعد پہنچی -

۲۱- جون کو مہدی نے وفات پائی - خلیفہ عبداللہ التعایشی اس کا جانشین ہؤا - ۳۰- جولائی کو مہدی کے پیروؤں نے جو درویش کہلاتے تھے ، کسلا پر قبضہ کر لیا جسے کلیدی حیثیت حاصل تھی - اسی طرح پورا سودان ان کے قبضے میں آ گیا ، صرف بحیرۂ قلزم کے حصار باقی رہ گئے - بحیرہ قلزم کے علاقے میں نیز وادی حلفا کی جانب نئی مصری سرحد پر رزم و پیکار کا سلسلہ آئندہ دس سال تک قائم رہا -

متفرق اُمور پیرس میں بین الاقوامی کانفرنس (۲۷- مارچ) - مالی معاملات کے متعلق فرانسیسی تجاویز مان لی گئیں - سود میں تخفیف - بین الاقوامی ضمانت کے ماتحت قرض کا انتظام - اس طرح ایک حد تک بین الاقوامی نگرانی قائم رکھی گئی - خصوصاً فرانس کو کھلا موقع مل گیا کہ برطانوی پالیسی میں مزاحمت کرے -

ترکی اور برطانیہ عظمیٰ کے درمیان ایک معاہدہ ہؤا (کن ونشن) جسے ڈرمنڈ وولف کنونشن۱ کہا جاتا ہے - برطانیہ نے وعدہ کیا کہ وہ مصر کو تین سال میں خالی کر دے گا ، شرط یہ لگائی کہ ملک کے حالات ساز گار ہو جائیں - یہ بھی کہ دیا کہ اگر باہر سے حملے کا خطرہ پیدا ہؤا یا اندر کوئی بد نظمی رونما ہوئی تو دوبارہ قبضے کا حق محفوظ رہے گا - فرانس اور روس

۱- Drummond-Wolff Convention -

Marfat.com

کے دباؤ کی وجہ سے سلطان نے اس کنونشن کی تصدیق سے انکار کر دیا ۔ برطانیہ کو پورا یقین ہو گیا کہ اسے مصر میں اور کچھ دیر کے لئے رہنا چاہئے ۔

نہر سویز کے متعلق معاہدہ

یہ معاہدہ جسے معاہدہ قسطنطنیہ بھی کہتے ہیں ۲۹- اکتوبر ۱۸۸۸ء کو ہؤا ۔ اس پر برطانیہ ، فرانس ، جرمنی ، اٹلی ، آسٹریا ، ہسپانیہ ، ہالینڈ ، روس اور ترکی کے دستخط تھے ۔ پہلے ۱۸۸۵ء میں ایک بین الاقوامی کانفرنس پیرس میں منعقد ہوئی تھی ۔ وہ نہر سویز کے انتظام کے لئے کوئی مستقل دستور العمل تیار کرنے میں ناکام رہی ۔ ۱۸۸۸ء کے معاهدے کے مطابق اعلان کر دیا گیا کہ نہر سویز جنگ اور امن دونوں حالتوں میں تمام قوموں کے تجارتی اور جنگی جہازوں کی گزر کے لئے آزاد رہے گی ۔ نہر کی ناکہ بندی کبھی نہ ہوگی اور اس کے حدود میں جنگ کی کوئی کاروائی نہ ہونے دی جائے گی ، البتہ سلطان اور خدیو کو پورا حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی فوجوں کے ذریعے سے ایسی تدابیر اختیار کر سکیں جو مصر کی حفاظت اور امن عامہ کے قیام کے لئے ضروری ہوں ۔ حکومت برطانیہ نے اس معاهدے کی دفعات پر کاربندی کے سلسلے میں یہ حق بھی محفوظ رکھا کہ برطانوی افواج کے تصرف مصر کے دوران میں اس کی حکومت کی آزادی پر کوئی پابندی عائد نہ ہو ۔ لہذا یہ معاہدہ حقیقتاً عمل میں نہ آ سکا ۔

عباس حلمی ۱۸۹۲ء۔۱۹۱۴ء

توفیق کے بعد اس کا بیٹا عباس حلمی خدیو بنا ۔ وہ نوجوان اور خود رائے بھی تھا ۔ برطانیہ کی سرپرستی کو ناپسندیدہ سمجھتا تھا اور فرانسیسیوں کی امداد پر بھروسہ کرتے ہوئے اس نے لارڈ کرومر

Marfat.com

کے اقتدار سے نکل جانے کی کوشش کی ، اس وجہ سے بہت کشمکش پیدا ہوئی اور جنوری ۱۸۹۳ء میں حد درجہ نازک صورت حال رونما ہو گئی۔ لارڈ کرومر نے برطانوی اقتدار کو بہ زور قائم رکھا اور فوج کی تعداد بڑھا لی۔

تسخیر سوداں ۱۸۹۶ء تا ۱۸۹۸ء سوداں کو لارڈ کچنر (آو خرطوم) نے دوبارہ فتح کیا۔ اس اقدام کا پہلا محرک یہ نہ تھا کہ درویشوں کی حکومت سے پیدا شدہ صورت حال ناراضی کا باعث تھی۔ اصل محرک یہ تھا کہ دریائے نیل سے مصر کے لئے پانی کی بہمرسانی اسی صورت میں یقینی رہ سکتی تھی اور اس میں اضافہ ہو سکتا تھا کہ سوداں پر قبضہ بحال ہو جاتا۔ ایک وجہ یہ تھی کہ کانگو کا جو حصہ بلجیم کے قبضے میں تھا، ادھر سے بلجیم کی فوجیں نیز فرانس کی فوجیں سوداں کی طرف پیش قدمی کر رہی تھیں۔

دنقلہ پر قبضہ (۲۱- ستمبر ۱۸۹۶ء) - کچنر بڑی احتیاط سے آگے بڑھا۔ پیش قدمی کے ساتھ ساتھ ریلوے لائن کی تعمیر کا بندوبست بھی کرتا گیا۔ ابو حمد کی تسخیر (۷- اگست ۱۸۹۷ء) دریائے عطبرہ۔ کچنر کی فیروز مندی (۸- اپریل ۱۸۹۸ء)۔

۲- ستمبر کو ام درمان میں درویشوں سے جنگ ہوئی۔ خلیفہ نے شکست فاش کھائی اور وہ بچ نکلا۔ مصری فوجیں خرطوم پر قابض ہو گئیں۔ کچنر فشودہ پہنچ گیا (۱۹- ستمبر)، جہاں فرانسیسی فوج میجر مارشاں[1] کی سرکردگی میں جمی بیٹھی تھی۔ فرانس اور برطانیہ کے درمیان نازک صورت حال پیدا ہو گئی۔ کچنر نے فشودہ کے تخلیے کا مطالبہ کیا۔ مارشاں نے اپنی

۱- Marchamd -

Marfat.com

حکومت کی اجازت کے بغیر تخلیے سے انکار کر دیا ۔ برطانیہ نے تخلیے سے پیشتر گفتگو سے انکار کر دیا اور کہا کہ فشودہ حق تسخیر کی بنا پر مصر کی ملکیت ہے ۔ آخر فرانسیسی حکومت جھک گئی ۔ ۲۱- مارچ ۱۸۹۹ء کو فرانس اور برطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوگیا جس کے مطابق فشودہ کا جھگڑا ختم ہؤا ۔ فرانس بحرالغزال اور دریائے نیل کے ساتھ تعلق سے بالکل محروم ہو گیا ۔

ریجنیلڈ ون گیٹ[1] نے کردفان میں خلیفہ کا تعاقب کیا ۔ ۲۴- نومبر کو اس کی شکست اور وفات ۔

۱۹۰۲ء۔ ۱۹۰۷ء برطانیہ اور حبشہ کے درمیان معاہدہ (۱۵- مئی ۱۹۰۲ء) ۔ اس کے مطابق حبشہ اور سودان کی حد بندی پر اتفاق ہو گیا اور حبشہ کی حد دریائے نیل سے خاصے فاصلے پر رکھی گئی ۔ ماہ دسمبر میں بند اسوان کا افتتاح ۔ بالائی دریائے نیل پر آبیاری کے لئے پانی کا پہلا عظیم الشان ذخیرہ یہی تھا ۔

فرانس اور برطانیہ کے درمیان اتحاد (۸- اپریل ۱۹۰۴ء) ۔ اس کے بعد فرانس نے مصر میں برطانوی پالیسی کی مزاحمت ختم کی ۔ برطانیہ نے نہر سویز کے معاہدے کو عملاً مسلم مان لیا ۔ برطانیہ کی طرف سے حکومت ترکی کو الٹی میٹم (۳- مئی ۱۹۰۶ء) ۔ اس کا مدعا یہ تھا کہ حکومت ترکی جزیرہ نمائے سینا سے دستبردار ہو جائے ، چنانچہ ترکی اس مطالبے کو ماننے پر مجبور ہو گیا اور جزیرہ نمائے سینا مصری علاقہ بن گیا ۔

---

۱ - Reginald Wingate -

Marfat.com

برطانیہ اور شاہ لیوپولڈ (بہ حیثیت بادشاہ کانگو) کے درمیان معاہدہ (۹- مئی) - سالہا سال کی کشمکش کے بعد لیوپولڈ بحرلغزال کے متعلق اپنے دعاوی سے دستبردار ہو گیا (۱۸۹۴ء کے معاھدے کے مطابق) ، لیکن اسے بالائی دریائے نیل پر تا حیات ایک علاقہ ٹھیکے پر دے دیا گیا۱ -

واقعہ دنشوائی۲ (۱۳- جون) - بہت سے انگریز افسر کبوتر کے شکار کے لئے گئے ہوئے تھے - دنشوائی کے باشندوں نے ان پر حملہ کیا اور ان میں سے ایک مارا گیا - اس واقعے سے واضح ہو گیا کہ عام لوگ اجنبی حکومت سے سخت نفرت رکھتے ھیں -

مجرموں کو سزائیں دینے پر مظاھرے ہوئے اور مصریوں کے قومی جذبات میں اشتعال پیدا ھؤا -

لارڈ کرومر کی سبکدوشی پر ایلڈن گورسٹ۳ برطانوی ریزیڈنٹ اور قونصل جنرل مقرر ھؤا - اس نے نرمی کی پالیسی اختیار کی - خدیو سے دوستانہ روابط قائم کر لئے اور تعلیم کی حوصلہ افزائی کی -

ایلڈن گورسٹ
۱۹۰۷ء-۱۹۱۱ء

پھلا ملی اجتماع اور مصطفیٰ کامل کی سرکردگی میں قومی جماعت کی تنظیم (۷- دسمبر ۱۹۰۷ء) - اس کا دستورالعمل آزادانہ

---

۱ - اسے انگریزی میں Lado Enclave لاڈو انکلیو کہتے ھیں - یعنی لاڈو کاوہ علاقہ جو ٹھیکے پر دیا گیا -

۲ - یہ واقعہ جون ۱۹۰۶ء میں پیش آیا تھا - اس میں غلطی برطانوی افسروں کی تھی کہ مقامی لوگوں کی اجازت کے بغیر شکار کھیلنا چاھا - پھر فصل کے ذخیرے کو محفوظ رکھنے کی غرض سے ایک خاتون نے کہا کہ ادھر گولی نہ چلائیے انگریز افسر نے گولی چلا دی جس سے وہ عورت زخمی ہوگئی اس طرح واقعے نے نازک صورت اختیار کرلی -

۳ - Eldon Gorst -

Marfat.com

اور مصالحانہ تھا اور اس کی حیثیت ثقافتی تھی ۔ چونتیس سال کی عمر میں مصطفیٰ کامل کی وفات (۱۰- فروری ۱۹۰۸ء) ۔ احیا پذیر قومی تحریک کے لئے یہ بہت بڑا نقصان تھا ۔

خدیو نے غالباً قومی تحریک کے مقابلے کی غرض سے ایک مسیحی قبطی بطروس غالی کو (۱۲- نومبر) وزیر اعظم بنایا تو اس پر مسلمانوں نے شدید رد و کد شروع کر دی ۔ حکومت نے اخباروں پر احتساب قائم کر دیا (۲۵- مارچ ۱۹۰۹ء) ۔ اس کا مدعا یہ تھا کہ قوم پروروں کی طرف سے شعلہ بیانیوں اور شعلہ انگیزیوں کو روکا جائے ۔ پولیس کے لئے نگرانی کے قانون کی منظوری (۴- جولائی) ۔ اس کے مطابق غیر مناسب شورشیوں کو جلا وطن کرنے کا حق حکومت کو حاصل ہو گیا ۔ ایک انتہا پسند قوم پرور نے بطروس غالی کو قتل کر دیا (۲۰- فروری ۱۹۱۰ء) ۔ قاتل کے مقدمے اور سزائے موت کی وجہ سے عوام کی بے چینی انتہا پر پہنچ گئی ۔

لیوپولڈ شاہ بلجیم کی وفات پر وہ علاقہ سودان کے پاس واپس آ گیا جو اسے تا حیات ٹھیکے پر دیا گیا تھا ۔

لارڈ کچنر ۱۹۱۱ء - ۱۹۱۴ء

گورسٹ کی وفات پر لارڈ کچنر کو ریزیڈنٹ اور قونصل جنرل بنایا گیا ۔ اس نے امن میں خلل ڈالنے والی شورش کے خلاف شدید کارروائیاں شروع کیں ۔ ساتھ ساتھ مراعات کے ذریعے سے اہل مصر کو مطمئن کرنے کی بھی کوشش کی ۔ حکومت نے ایک نیا انتخابی قانون اور نیا دستوری نظام پیش کیا (۲۱- جولائی ۱۹۱۳ء) پرانی جنرل اسمبلی موقوف کر دی گئی اور تمام اختیارات نئی مجلس قانون ساز کو دے دئے گئے ، جس میں اکثریت منتخب

Marfat.com

ممبروں کی تھی - انہیں مسودات قانون پیش کرنے کے علاوہ بجٹ پر وسیع نکتہ چینی کے اختیارات مل گئے -

مجلس قانون ساز کا پہلا اجلاس (۲۲- جنوری - ۱۷- جون ۱۹۱۴ء) - پھر یہ عالمگیر جنگ کے باعث معطل ہو گئی - ترکی کے خلاف حالت جنگ کا اعلان (۶- نومبر) - یہ اعلان کہ مصر برطانیہ کے زیر حمایت ہے (۱۸- دسمبر) -

عباس حلمی کی معزولی (۱۹- دسمبر) ، جس پر سلطان ترکی کے ساتھ مل کر ساز باز کا الزام تھا اور جس کے عزائم برطانیہ کے خلاف تھے - عباس حلمی کے چچا حسین کامل کی بادشاہی کا اعلان (۱۹۱۴ء - ۱۹۱۷ء) -

Marfat.com

چوبیسواں باب

شمالی و مغربی افریقہ

مراکش، الجزائر، ٹیونس اور لیبیا

عام حالت

انیسویں صدی کے آغاز پر یہ تمام علاقے (ماسوائے مراکش) کم و بیش سلطنت عثمانیہ کے ماتحت تھے، لیکن مقامی حکمران عملاً خود مختاری اختیار کر چکے تھے - وہ لوگ بحیرہ روم میں فرنگیوں کے تجارتی جہازوں پر قزاقانہ یورشیں کرتے رہتے تھے- اور انہوں نے ساحلی قصبوں کو غلاموں کی منڈیاں بنا رکھا تھا - ان کے علاقوں کا نظام حکومت قبائلی بنیادوں پر قائم تھا اور ان کا اقتدار ساحل سے زیادہ دور نہ جاتا تھا - اس پورے علاقے کی خصوصیت بد نظمی ، افلاس اور عام پسماندگی کے سوا کچھ نہ تھی -

مجلس وی آنا کی ہدایت کے مطابق برطانیہ نے الجزائر پر گولہ باری کی (۱۸۱۶ء) اور وہاں کے حاکم کو مسیحیوں کی بردہ فروشی سے روک دیا - حاکم الجزائر نے فرانس کے قونصل کو پنکھے سے مارا اور بار بار فیصلہ کر لینے کے مطالبے کو

Marfat.com

پس پشت ڈالتا رہا ۔ فرانسیسیوں نے ایک فوج الجزائر بھیج دی (۵- جولائی ۱۸۳۰ء) جس نے معمولی لڑائی کے بعد شہر الجزائر پر قبضہ کر لیا اور حاکم کو معزول کر دیا ۔ بعد ازاں مزید چند ساحلی مقامات قبضے میں لے لیے گئے ۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ فرانسیسیوں کو خود اپنے مقاصد کے متعلق بے یقینی سی تھی ۔

عبدالقادر الجزائری کا جہاد

امیر عبدالقادر ساکن مسکرہ نے فرانسیسیوں پر یورشیں کیں (۱۸۳۲ء - ۱۸۳۴ء) - مقامی سرداروں نے عبدالقادر کی حکمرانی کا اعلان کر دیا ۔ فرانسیسیوں نے متعدد ناکامیوں کے بعد عبدالقادر کو مسکرہ کا حاکم تسلیم کر لیا ۔

طرابلس میں ایک ترک فوج کا نزول (۱۸۳۵ء) - اس نے طرابلس کی آزادی ختم کر دی ۔ قرامانلی حاکم کی جگہ ایک ترک کو گورنر مقرر کر دیا ۔

فرانسیسیوں نے عبدالقادر کے ساتھ دوبارہ لڑائی چھیڑ دی (۱۸۳۵ء - ۱۸۳۷ء) اور بار بار شکست کھائی ۔ معاہدہ طفنہ (۳۰- مئی ۱۸۳۷ء) کے مطابق فرانسیسیوں نے الجزائر کا بیشتر اندرونی علاقہ عبدالقادر کے حوالے کر دیا

تیسری مرتبہ جنگ کا آغاز (دسمبر ۱۸۴۰ء) - فرانسیسیوں نے مارشل بیوجو[۱] کے ماتحت ایک بہت بڑی فوج بھیج دی ، جس نے باقاعدگی سے اندرونی علاقے کی تسخیر شروع کی ۔ عبدالقادر الجزائر کو چھوڑ کر مراکش جانے پر مجبور ہو گیا اور اس نے سلطان مراکش سے امداد حاصل کر لی (۱۸۴۱ء) ۔ فرانسیسیوں نے ڈیوک آو جائن ول[۲] کی سرکردگی میں مراکش

---

۱ - Bugeau -

۲ - Duke of Joinville -

Marfat.com

کے خلاف لڑائی چھیڑ دی - طنجہ۱ پر گولہ باری اور مغادر پر قبضہ کر لیا (۶ - اگست ۱۸۴۴ء) - جنگ اصلی - بیوجو نے عبدالقادر اور مراکشیوں کو شکست فاش دی (۱۴- اگست) - معاہدہ طنجہ (۱۰- ستمبر) - مراکش اور فرانس کے درمیان لڑائی ختم ہو گئی - فرانس نے فوجیں ہٹا لیں - بحیرہ روم کے ساحل پر الجزائر اور مراکش کے درمیان حد بندی کا فیصلہ (۱۸- مارچ ۱۸۴۵ء) - امیر عبدالقادر نے اپنے آپ کو جنرل لموریشیر۲ کے حوالے کر دیا (۲۳- ستمبر ۱۸۴۷ء) - وعدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسے قیدی بنا کر فرانس بھیج دیا گیا - ۱۸۵۲ء میں نپولین ثالث نے اسے رہا کر دیا اور اس نے ۱۸۸۳ء میں بہ مقام دمشق وفات پائی -

۱۸۴۸ء-۱۸۷۰ء

الجزائر کی تنظیم جدید - اسے تین صوبوں میں تقسیم کر کے فرانسیسی پارلیمنٹ میں نمایندگی دے دی گئی (۱۸۴۸ء) - نپولین ثالث نے یہ طریقہ منسوخ کر کے فوجی حکومت از سر نو قائم کر دی - اندرون ملک میں مسلسل بغاوتوں نے فرانس کو فوجی کارروائیاں جاری رکھنے پر مجبور کر دیا - ۱۸۷۰ء تک وہ اس حصے کو مسخر کر چکے تھے جو موجودہ الجزائر کا وسطی حصہ ہے -

اراضی کے متعلق ایک اہم قانون بنایا گیا (۱۸۶۳ء) جس کے مطابق الجزائر میں ذاتی ملکیت تسلیم کر لی گئی - اس طرح قبائلی نظام پر شدید ضرب لگی - فرانسیسیوں نے ملک میں فوجی نوآبادیاں بنانے کی زبردست کوششیں کیں لیکن زیادہ کامیابی نہ ہو سکی -

---

۱ - Tangier -

۲ - Lamoriciere -

Marfat.com

۱۸۷۰ء - ۱۸۸۱ء حاکم ٹیونس نے یورپ سے بے اندازہ روپیہ قرض لیا - قرض ادا نہ ہو سکا تو اس نے انگلستان ، فرانس اور اٹلی کی بین الاقوامی مالی نگرانی منظور کرلی (۱۸۶۹ء) -

برلن میں کانگرس کا انعقاد (۸- جولائی ۱۸۷۸ء) - لارڈ سالسبری نے تجویز پیش کی کہ فرانس کو ٹیونس میں آزادانہ اقدامات کا اختیار ھے - اس کے بدلے میں برطانیہ کو جزیرہ قبرص لے لینے کا حق ہونا چاھئے - الجزائر میں قطعی طور پر سول حکومت قائم کر دی گئی (۱۸۷۹ء) -

ٹیونس کے بارے میں اٹلی اور فرانس کے درمیان شدید رقابت (۱۸۷۹ء - ۱۸۸۱ء) - دونوں فریق کلیدی مراعات کے لئے کوشش اور ساز باز کرتے رہے تھے یعنی ریلوے لائن ، تار ، اور عطیات اراضی وغیرہ -

فرانسیسیوں نے صحرائے اعظم میں سے ایک ریلوے لائن بنانے کی تجویز کی تھی اور اس کے لئے چھان بین شروع ہوگئی تھی لیکن چھان بین کرنے والے مارے گئے تو یہ تجویز بھی ختم ہو گئی (۱۸۸۱ء) -

میڈرڈ میں بڑی بڑی یورپی طاقتوں اور جمہوریہ امریکہ کے نمائیندوں کا اجتماع (۳- جولائی ۱۸۸۰ء) - اس میں مراکش کے اندر غیر ملکیوں کے حقوق اور حیثیت کے متعلق فیصلہ کیا گیا (۳- جولائی ۱۸۸۰ء) -

قبائل کرومر کے حملے ٹیونس سے الجزائر پر (مارچ ۱۸۸۱ء) - اگرچہ ان میں کوئی چیز غیر معمولی نہ تھی لیکن

Marfat.com

ان سے فرانسیسیوں کو ایک بہانہ ھاتھ آ گیا اور انہوں نے حاکم ٹیونس سے اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کر لیا ۔ اس طرح اٹلی کا مقابلہ بھی ختم ہو گیا ۔ فرانس کی بحری فوج نے بزرتہ لے لیا (۳۰ ۔ اپریل) اور الجزائر سے ایک بری فوج نے ٹیونس پر حملہ کیا ۔

۱۸۸۱ء۔۱۸۹۴ء قصرالسعید کا معاھدہ (۱۲۔ مئی) ۔ حاکم ٹیونس نے فرانس کی حفاظت منظور کرلی ۔ حکومت ترکی ، اٹلی اور انگلستان کی طرف سے پر زور احتجاجات جو اس لئے بے نتیجہ رہے کہ بسمارک نے فرانس کی پر زور حمایت کی ۔ علی بن خلیفہ کی سرکردگی میں فرانسیسیوں کے خلاف شدید بغاوت (۳۰۔ جون) ۔ فرانسیسی اس امر پر مجبور ہوئے کہ باقاعدہ جنگ سے جنوبی ٹیونس کو مسخر کریں ۔ عین اسی موقعہ پر الجزائر میں فرانس کے خلاف ایک بہت بڑی بغاوت پھوٹ پڑی جس کا قائد ابو امامہ تھا ۔ یہ ۱۸۸۳ء تک ختم نہ ہوئی ۔ فرانس اور حاکم ٹیونس کے درمیان مرسیٰ کا معاھدہ (۸۔ جون ۱۸۸۳ء) ۔ اس کے مطابق فرانس کو ریزیڈنٹ جنرل کے ذریعے سے ٹیونس کے معاملات میں موثر نگرانی کا حق مل گیا ۔

مراکش کے قبائل ریف نے ھسپانیہ کے ساحلی مقبوضات پر حملے کئے (۱۸۹۳ء) ۔ ھسپانیہ کو اپنا اقتدار بحال رکھنے میں بڑی مشکلات پیش آئیں ۔

۱۸۹۴ء۔۱۹۰۰ء عبدالعزیز (عمر ۱۳ سال) مراکش کا سلطان بنا ۔ وہ سمجھ سوچ والا بھی تھا اور ارادے بھی بڑے نیک تھے لیکن اپنے با اقتدار وزیروں کو قابو میں نہ رکھ سکا اور نہ یورپی مداخلت کی بڑھتی ہوئی قوت کو

Marfat.com

مناسب حدود کے اندر رکھنے میں کامیاب ہؤا ۔ ۱۹۰۰ء تک ملک میں کامل بد نظمی پھیل چکی تھی ۔

فرانس اور اٹلی کے معاہدے نے وہ جھگڑا ختم کر دیا جو ٹیونس میں باشندگان اٹلی کی حیثیت اور درجے کے متعلق چلا آ رہا تھا (۲۸۔ ستمبر ۱۸۹۶ء) ۔ فیصلہ یہ ہؤا کہ ان کی اور ان کے اخلاف کی قومیت اطالوی قانون کے تابع رہے گی ۔

حکومت الجزائر کی از سر نو تنظیم (۱۸۹۸ء) ۔ نظم و نسق میں مرکز سے اختیارات صوبوں کی طرف منتقل ہوئے ۔ ایک اسمبلی قائم کی گئی جس کے تمام ممبر عام انتخاب کے ذریعے سے چنے جاتے تھے ۔

انگریزوں اور فرانسیسیوں کا معاہدہ (۲۱۔ مارچ ۱۸۹۹ء) ۔ فشودہ میں جو نازک صورت حال پیدا ہوئی تھی ، اس کے بعد طرابلس کے اندرونی علاقے کی حد متعین کر لی گئی ۔ اٹلی نے صحرائے اعظم میں فرانس کو زیادہ مراعات دینے کے متعلق پر زور احتجاج کیا ۔ فرانسیسیوں نے اگلی۱ ، گرارہ۲ ، تمی مون۳ ، تدی کلت۴ اور توات۵ کے نخلستانوں پر قبضہ کر لیا جو الجزائر کے جنوب مغرب میں واقع ہیں (۱۹۰۰ء - ۱۹۰۳ء) ۔ یہ نخلستان اصل میں مراکش کے مملوکہ تھے اگرچہ ان پر سلطان کو پورا عمل دخل حاصل نہ رہا تھا ۔

اٹلی اور فرانس کا خفیہ معاہدہ (۱۴۔ دسمبر ۱۹۰۰ء) ۔ اس کے مطابق فرانس کو مراکش میں آزادانہ کارروائی کا موقعہ دے دیا

۱۔ Igli -
۲۔ Gourara -
۳۔ Timmimun -
۴۔ Tidi Kelt -
۵۔ Tuat -

Marfat.com

گیا۔ ان کے بدلے میں اٹلی نے طرابلس میں آزادانہ کاروبار کا حق حاصل کر لیا -

فرانس کا خفیہ معاہدہ مراکش سے (۲۰- جولائی ۱۹۰۱ء - ۱۹۰۷ء ۱۹۰۱ء) - اس کے مطابق فرانس کو سرحدی پولیس کی نگرانی کا وسیع اختیار مل گیا - مراکش میں روز افزوں بد نظمی (۱۹۰۲ء - ۱۹۰۳ء) - عمر زرھونی کی بغاوت، جو تاج و تخت کا دعویدار تھا - برطانیہ اور فرانس کے درمیان اتحاد (۸- اپریل ۱۹۰۴ء) - اس کے مطابق برطانیہ نے بھی مراکش میں فرانس کے لئے آزادانہ کارروائیوں کا حق تسلیم کر لیا اور یقین دلایا کہ برطانیہ سفارتی دائرے میں فرانس کی پوری حمایت کرے گا -

مراکش کے ایک سردار رسولی نے امریکہ کے ایک شہری پرڈی کیرس۱ کو اغوا کر لیا (۱۸- مارچ) - ۲۴- جون کو فدیے کی رقم لے کر اسے رہا کیا - اس کے بعد رسولی نے طنجہ کے آس پاس کے علاقے میں سالہا سال تک دھشت پھیلائے رکھی -

مراکش کے متعلق فرانس اور ھسپانیہ میں معاہدہ (۳- اکتوبر) - ساحل بحیرہ روم کے ساتھ ساتھ جو علاقہ تھا وہ ھسپانیہ کا حلقۂ اثر تسلیم کر لیا گیا - سان رینی تائی لینڈیر۲ ایک مشن لے کر فاس۳ پہنچا - اس کا مقصد یہ تھا کہ سلطان کو فرانس کی رھنمائی میں وسیع اصلاحات پر آمادہ کیا جائے (جنوری - مارچ ۱۹۰۵ء) -

---

۱ - Perdicaris -

۲ - St. Rene Tai Llandier -

۳ - Fez -

Marfat.com

ولیم ثانی شہنشاہ جرمنی بڑی شان و شوکت سے طنجہ پہنچا (۳۱- مارچ) - فرانس اور جرمنی کے درمیان مراکش کے سلسلے میں پہلی مرتبہ نازک صورت حال کا آغاز - سلطان مراکش نے اصلاحات کے انتظام کے لئے یورپی طاقتوں کی کانفرنس بلائی (۳- جون) -

الجزیرہ کی کانفرنس اور الجزیرہ کا قانون (۱۶- جنوری - ۷- اپریل ۱۹۰۶ء) - اس کے مطابق فرانس اور ہسپانیہ کو مراکش کی اصلاحات میں وسیع اختیارات دے دئے گئے لیکن مراکش کی آزادی اور حفاظت نیز اقتصادی مساوات کے حق کی تصدیق کی گئی - سلطان نے یہ قانون ۱۸- جون کو منظور کر لیا - فرانسیسیوں نے قصبہ عجدہ (مراکش کے شمال مغرب میں) پر قبضہ کر لیا (۳۰- جولائی ۱۹۰۷ء) - یہ قدم اس لئے اٹھایا گیا کہ وہاں مسلسل بد امنی جاری تھی اور ڈاکٹر ماشاں[1] کو قتل کر دیا گیا تھا - دارالبیضاء[2] پر فرانسیسی گولہ باری - اس کے بعد ساحل اوقیانوس کے ساتھ ساتھ شاویا کے علاقے پر قبضہ کر لیا - غیر ملکیوں کے خلاف شدید ہنگامے -

۱۹۰۸ء - ۱۹۱۲ء عبدالعزیز کے بھائی مولائے حفیظ کو مراکش میں تخت سلطنت پر بٹھایا گیا تھا (۵- مئی) - ۲۳- نومبر کو سلطانی فوجوں نے اسے شکست دی (۱۹۰۸ء - ۱۹۱۲ء) - ۴- جنوری ۱۹۰۸ء کو فاس میں مولائے حفیظ کی سلطانی کا اعلان - عبدالعزیز نے مراکش میں شکست کھائی (۲۳- اگست) -

---

۱ - Mauchamp -

۲ - Casablanca (کیسا بلنکا) کا مراکشی نام -

Marfat.com

حکومت جرمنی نے مولائے حفیظ کو سلطان تسلیم کر لینے کا اعلان کر دیا (۳- ستمبر) - باقی طاقتوں نے بھی بادل ناخواستہ یہی کیا (۱۷- دسمبر) - مولائے حفیظ نے اقرار کر لیا کہ قانون الجزیرہ اور دوسرے بین الاقوامی واجبات کا احترام کیا جائے -

فرانسیسی فارن لیجین۱ سے جو جرمن بھاگے تھے وہ دارالبیضا میں پکڑے گئے (۲۵- ستمبر) - اس سے ایک یا ہنگامہ پیدا ہؤا - عدالت ہیگ نے ۱۹۰۹ء میں اس معاملے کا تصفیہ کر دیا -

مراکش کے متعلق جرمنی اور فرانس کا معاہدہ (۹- فروری ۱۹۰۹ء) - جرمنی نے فرانس کی خاص سیاسی حیثیت تسلیم کرلی - اس کے بدلے میں اقتصادی مراعات لے لیں -

میلیلہ میں ہسپانویوں پر ریفی قبائل کے حملے (جولائی - اکتوبر) - اگرچہ ہسپانیہ کو سخت نقصان اٹھانا پڑا لیکن جو علاقہ اس کے لئے محفوظ ہو چکا تھا ، اس میں اثر و رسوخ بڑھانے کا سلسلہ جاری رکھا -

ریکونیگی۲ میں روس اور اٹلی کا معاہدہ (۲۴- اکتوبر) - روس نے طرابلس میں اٹلی کی آزادانہ کاروائی کا حق تسلیم کر لیا -

فرانس اور مراکش کے درمیان معاہدہ (۴- مارچ ۱۹۱۰ء) - فرانسیسیوں نے عجدہ خالی کر دیا اور سلطان نے اصلاحات کی سکیم منظور کر لی - بربری قبائل کا حملہ فاس پر (۲- اپریل

---

۱ - فرانس نے شمالی افریقہ کے لئے جیش بنایا تھا جسے فارن لیجین کہتے تھے - اس میں ہر ملک کے من چلے لوگ شامل ہو جاتے تھے -

۲ - Racconigi -

Marfat.com

۱۹۱۱ء) - ایک فرانسیسی فوج نے غیر ملکیوں کی حفاظت کا بہانہ کرتے ہوئے فاس پر قبضہ کر لیا (۲۶- اپریل) -

جرمنی کا ایک جنگی جہاز جس کا نام پینتھر تھا ، اغادیر۱ پہنچا (یکم جولائی) - فرانس اور جرمنی کے درمیان مراکش کے متعلق یہ دوسری نازک صورت حال تھی -

اٹلی نے ترکی کو الٹی میٹم دے دیا کہ طرابلس میں اہل اطالیہ اور اطالوی کاروبار کی حفاظت کے لئے ضمانتیں پیش کی جائیں - اس پر ترکی اور اٹلی کے درمیان جنگ کا آغاز (۲۹- ستمبر) - اس جنگ میں یہ واضح ہؤا کہ اٹلی فرانس میں مراکش کی پیش قدمی کا معاوضہ لینے کے لئے تلا بیٹھا ہے -

مراکش کے متعلق فرانس اور جرمنی کا معاہدہ (۴- نومبر) جرمنوں نے مراکش میں فرانس کے آزادانہ حقوق تسلیم کر لئے اور ان کا معاوضہ فرانسیسی کانگو میں لے لیا - اٹلی نے طرابلس اور سائرا نیکا کے الحاق کا اعلان کر دیا (۵ نومبر) ، اگرچہ اس کے قبضے میں صرف چند ساحلی قصبے آئے تھے (۱۹۱۲ء - ۱۹۱۴ء) -

سنہ ۱۹۱۲ء - سنہ ۱۹۱۴ء

معاہدہ فاس (۳۰- مارچ ۱۹۱۲ء) - سلطان فرانس کی حفاظت قبول کرنے پر مجبور ہؤا - جنرل لیوتی۲ مراکش میں ریزیڈنٹ مقرر ہؤا - اس کی محتاط پالیسی کے باعث امن بڑی تیزی سے بحال ہو گیا اور فرانسیسیوں کا اقتدار مان لیا گیا - مولائے حفیظ نے فرانس کے ماتحت کی حیثیت میں حکمرانی منظور نہ کی اور دستبرداری اختیار کر لی (۱۱- اگست)- مولائے یوسف اس کا جانشین بنا -

---

۱ - Agadir -

۲ - Lyautey -

Marfat.com

معاهدہ لوزان (۱۸۔ اکتوبر) اس کے مطابق طرابلس کی جنگ ختم ہوگئی ۔ سلطان ترکی نے طرابلس سے دستبرداری اختیار کرلی ، البتہ اپنی مذہبی سیادت بحال رکھی ۔

فرانس اور ہسپانیہ کا معاہدہ ، جس میں یہ طے کیا گیا کہ مراکش کے جس علاقے کو فرانس کی حفاظت میں داخل کیا گیا ہے اس کے سلسلے میں ہسپانیہ کا ایک علاقہ الگ کر دیا جائے اور طنجہ کے لئے ایک خاص حیثیت منظور کی گئی ۔ اٹلی نے طرابلس (لیبیا) کا اندرونی علاقہ مسخر کر لیا (۱۹۱۳ء) ۔ لیبیا میں عربوں (سندوسیوں) کی خوفناک بغاوت (ستمبر ۱۹۱۴ء) ۔ اٹلی جنگ عظیم میں شامل ہؤا (مئی ۱۹۱۵ء) تو بغاوت کا دائرہ پھیل گیا ۔ اہل اطالیہ اندرونی علاقے سے نکل جانے پر مجبور ہوئے اور جنگ کے دوران میں وہ صرف طرابلس اور حمص کے ساحلی قصبوں پر قابض رہے۔ مسوراتہ اور دوسری بندرگاہوں کو جرمنوں نے آبدوزوں کا مرکز بنائے رکھا ۔

Marfat.com

پچیسواں باب

ایران

۱۷۹۴ء۔۱۹۲۵ء

خاندان قاچار اس حکمران خاندان کی بنیاد آغا محمد (۱۷۹۴ء - ۱۷۹۷ء) نے رکھی (تاجپوشی ۱۷۹۶ء) - وہ بڑا ظالم ، حریص اور جاہ دوست سردار تھا - اس نے گرجستان میں ایک بغاوت فرو کی ، خراسان کو بھی مسخر کر لیا ، لیکن اس کے قتل ہو جانے کے باعث کامیاب فوجی کارروائیاں رک گئیں -

آغا محمد کا بھتیجا فتح علی شاہ (۱۷۹۷ء - ۱۸۳۵ء) جانشیں ہؤا - وہ دولت اور شان و شکوہ کا آرزو مند تھا - سپہ سالاری کا کوئی جوہر اس میں موجود نہ تھا - اس کے عہد حکومت کا ایک خاص پہلو یہ ہے کہ بیرونی اثرات سرعت سے پھیلے اور روس نے وسط ایشیا میں کامیاب پیش قدمی شروع کردی اس وجہ سے ایران یورپی منازعتوں کا ایک جزو بن گیا -

برطانیہ، روس اور فرانس برطانیہ کو ہندوستان کے متحلق خطرہ پیدا ہؤا لہذا اس نے ایرانیوں کو افغانستان پر حملے کی ترغیب دی (۱۷۹۸ء) - اس طرح ایرا ن نے

Marfat.com

اپنے مشرقی صوبے واپس لینے کے لئے ایک طویل کشمکش شروع کر دی -

روس نے گرجستان کا الحاق کر لیا (۱۸۰۰ء)، اس لئے کہ وہاں کے آخری بادشاہ جارج دوازدہم نے ایران کے خلاف روس سے امداد کے لئے اپیل کی تھی -

سر جان میلکم پہلی مرتبہ ایران گیا (۱۸۰۰ء) - وہ ایسٹ انڈیا کمپنی کا نمایندہ تھا اور ایران سے سیاسی و تجارتی معاہدہ کیا - اس کا مفاد یہ تھا کہ شاہ ایران اس وقت تک افغانستان سے صلح نہ کرے جب تک افغان ہندوستان کے متعلق اپنے ارادوں سے دست کش نہ ہوجائیں - اگر افغانستان یا فرانس ایران پر حملہ آور ہوں تو اسے روپیہ اور ساز و سامان جنگ دیا جائے گا -

روس سے جنگ (۱۸۰۴ء) - روسی اریوان پر بڑھے لیکن پس پائی پر مجبور ہوئے - گیلان میں غیر فیصلہ کن جنگ جاری رہی جوبرٹ کی سرکردگی میں فرانسیسی وفد کی آمد (۱۸۰۶ء) - نپولین نے گرجستان کی واپسی اور ہندوستان پر حملہ کے سلسلہ میں ایران کو ہر ممکن امداد کی پیش کش کی -

معاہدہ فنکن سٹائن[۱] مابین ایران و فرانس (مئی ۱۸۰۶ء) - حکومت فرانس نے جنرل گاردن[۲] کو ستر افسروں کے ساتھ اس غرض سے بھیجا کہ ایرانی فوج کی از سر نو تنظیم کریں لیکن معاہدہ ٹلسٹ کے بعد فرانسیسیوں کو ایران کے معاملات سے کوئی دلچسپی باقی نہ رہی -

---

۱- Finkenstein -

۲- Gardanne -

Marfat.com

۱۸۰۸ء - ۱۸۲۸ء سر ھارفورڈ جونس۱ کا مشن (۱۸۰۸ء) - اس نے ایرانیوں کو ترغیب دی کہ جنرل گاردن کو موقوف کر دیں - اس کے بدلے میں روپیہ بھی دیا جائے گا اور برطانوی افسر بھی بھیجے جائیں گے - میلکم کے ماتحت دوسرا مشن (۱۸۱۰ء) ، جو ایران کے اندر برطانوی اثرات کے قطعی قیام میں کامیاب ھوا - جنگ اسلندز میں روسیوں نے ایرانیوں پر فتح حاصل کی (۱۸۱۲ء) - معاھدہ گلستان (۱۲- اکتوبر ۱۸۱۳ء) مابین ایران و روس - ایران نے دربند ، باکو ، شروان ، شاکی ، قرہ باغ اور طالیش کا ایک حصہ روس کے حوالے کر دیا نیز وہ گرجستان، داغستان، منگریلیا ، امریتیا اور انجازیہ کے متعلق دعاوی سے دست بردار ھو گیا -

برطانیہ سے معاھدہ (۲۵- نومبر ۱۸۱۴ء) اس کے مطابق ایران نے اقرار کیا کہ یورپی طاقتوں سے جتنے معاھدے ھو چکے ھیں ان میں سے برطانیہ کے خلاف تمام معاھدے منسوخ کئے جاتے ھیں - نیز برطانیہ کی مخالف یورپی طاقتوں کے لشکروں کو الگ کر دیا جائے گا - برطانیہ نے حملے کی صورت میں باھمدگر امداد کا اقرار کیا ، نیز ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی رقم پیش کی - ترکی سے آخری جنگ (۱۸۲۱ء - ۱۸۲۳ء) - اس جنگ میں ایران نے کسی قدر کامیابی حاصل کی - ارض روم کے معاھدے کے مطابق صلح ھو گئی جس میں کوئی علاقائی تغیر شامل نہ تھا -

روس سے جنگ (۱۸۲۵ء - ۱۸۲۶ء) - یہ اس وجہ سے شروع ھوئی تھی کہ روس نے گوک چالے پر قبضہ کر لیا تھا ، حالانکہ یہ علاقہ متنازعہ فیہ تھا - پسکائی وچ۲ نے ایرانیوں کو گنجہ میں

۱- Harford Jones -

۲- Paskeivich -

Marfat.com

شکست دی (۱۸۲۶ء) - اس کے بعد روسی اریوان و تبریز پر قابض ہو گئے (۱۸۲۷ء) - معاہدہ ترکمان چائے (۲۲- فروری ۱۸۲۸ء) - ایران نے اریوان اور نخچوان کے صوبے روس کے حوالے کر دئے اور بھاری تاوان ادا کیا -

محمد شاہ قاجار سنہ ۱۸۳۵ء - سنہ ۱۸۴۸ء

فتح علی شاہ کے بعد محمد شاہ برطانیہ اور روس دونوں کی امداد سے تخت نشین ہؤا - اس کی عام پالیسی برطانیہ کے متعلق کم دوست دارانہ تھی - ایک فوجی مشن فوج کو جدید اصول پر مرتب کرنے کی غرض سے بھیجا گیا - (۱۸۳۴ء - ۱۸۳۸ء) لیکن انجام کار اسے واپس بلا لیا گیا -

ایرانیوں نے ہرات کا محاصرہ کر لیا (۱۸۳۷ء - ۱۸۳۸ء) - ہرات کے دفاع میں بہادرانہ جنگ (ایلڈرڈ پاٹنجر۱) آخر شاہ ایران نے برطانیہ کے دباؤ کے ماتحت محاصرہ ترک کر دیا -

معاہدہ ارض روم کی تصدیق (۱۸۴۷ء) - یہ معاہدہ ۱۸۲۳ء میں ہؤا تھا ، جس کے مطابق ایران و ترکی کی حد بندی ہوئی تھی - یہ حد بندی اکتوبر ۱۹۱۴ء تک پوری نہ ہو سکی - برطانیہ اور روس ثالثی کے فرائض انجام دیتے رہے -

ناصر الدین سنہ ۱۸۴۹ء - سنہ ۱۸۹۶ء

یہ محمد شاہ کا بیٹا تھا - بحیثیت مجموعی خاندان قاچار میں یہ سب سے زیادہ قابل حکمران تھا - اس کے ابتدائی عہد حکومت میں (۱۸۵۲ء تک) اس کے سرگرم وزیر مرزا تقی خاں نے وسیع مالی اور فوجی اصلاحات کیں ، جن سے ملک کو فائدہ پہنچنے کی امید تھی لیکن تقی خاں کی وزارت ختم ہونے سے اصلاحات بھی ختم ہو گئیں - شاہ نے تین مرتبہ یورپ کی سیاحت کی (۱۸۷۳ء ، ۱۸۷۸ء ، ۱۸۸۹ء) -

---

۱- Eldred pottinger مراد یہ ہے اس انگریز نے دفاع میں نمایاں حصہ لیا -

Marfat.com

وادی سر دریا۱ کو روسیوں نے مسخر کر لیا (۱۸۴۹ء - ۱۸۵۴ء) - وسط ایشیا میں روسیوں کی پیش قدمی ایرانی سرحد کی طرف شروع ہو گئی -

سید علی محمد باب بانی بابیت کو سزائے موت (۱۸۵۰ء) اسلام میں یہ ایک نئی صوفیانہ تحریک تھی - بعد کے سنین میں باب کے بے شمار پیرو بڑی سختی سے ہدف تعذیب بنائے گئے - پھر انہیں جلا وطن کر دیا گیا (۱۸۶۴ء) - ان میں سے **بعض** نے ترکی میں پناہ لی - باب کا خلیفہ بہاءاللہ جس نے تحریک کو نئی راہ پر لگایا اور بہائیت کی بنیاد رکھی - یہ نئے عقیدے کی ایسی تعبیر ہے جس میں اسلامیت کی پابندی زیادہ سختی سے نہیں کی گئی -

ایرانیوں کا قبضہ ہرات پر- برطانیہ نے ایران کے خلاف اعلان جنگ کر دیا - (۱۸۵۶ء) ایک برطانی فوج جزیرہ خارک پر قابض ہو گئی - نیز بوشہر اور محمرہ لے لیے (۱۸۵۷ء) - معاہدہ پیرس (۱۸۵۷ء) جس کے مطابق شاہ ایران افغانی علاقے سے دست کشی پر مجبور ہو گیا اور اس نے افغانستان کی آزادی تسلیم کرلی - یہ اقرار بھی کر لیا کہ افغانستان کے ساتھ کوئی جھگڑا پیدا ہوگا تو برطانیہ کو ثالث بناؤں گا -

ایران میں تار برق کا انتظام (۱۸۶۴ء بغداد، طہران، بوشہر) - یہ تار برطانوی کمپنی نے بنائی - خیال یہ تھا کہ اسے ہندوستان کی تار برق کا ایک حصہ بنایا جائے - یوروپ سے لائن کا افتتاح (۱۸۷۰ء آڈیسہ، طفلس، طہران)، ایران و افغانستان کی درمیانی سرحد کا فیصلہ (۱۸۷۲ء) - رائٹر کو مراعات (۱۸۷۲ء) بیرن دی رائٹر۲ برطانوی رعیت تھا اور مختلف شہروں میں اقتصادی نشو و ارتقا کا

۱- سردریا جسے عام طور پر سیحوں کہتے ہیں-

۲- Barn de Reuter -

Marfat.com

حامی تھا ۔ یہ مراعات ناقابل عمل ثابت ہوئیں اور حکومت نے انہیں منسوخ کر دیا ۔

کاسک برگید کا قیام ۔ اس فوج کی تربیت روسی افسران نے کی تھی اور یہ روسی اثرات کو پھیلانے کا ایک اہم ذریعہ بن گئی مرو کی تسخیر نے ترکمانستان کی فتح پایۂ تکمیل پر پہنچادی اور روس ایران کی سرحد پر پہنچ گیا ۔ اس وقت سے شمالی ایران میں روسی اثر تیزی سے پھیلا اور اس کا مقابلہ ممکن نہ رہا ۔

۱۸۸۸ء ۔ ۱۸۹۶ء دریائے قاروں کے زیریں حصے میں برطانوی کمپنی کو جہازرانی کی اجازت ۱۸۸۸ء (لنچ برادرز۱) ۔ بیرن دی رائٹر کو امپیریل بنک ایران کی اجازت ، ساتھ ھی ایران میں معدنیات کے لئے سعی و تلاش کا حق (سونے اور چاندی کے سوا)۔ یہ بنک برطانوی مفاد کا نقطہ ماسکہ بن گیا ۔ حکومت نے تنباکو کی پیداوار ، فروخت اور برآمد کا اجارہ دے دیا (۱۸۹۰ء) ۔ اس پر عوام اور علماء میں مخالفت کا ایسا شدید جذبہ پیدا ہو گیا کہ اجارہ منسوخ کرنا پڑا ۔ حکومت برطانیہ نے خلیج فارس کے بحری محاصل کی ضمانت پر ایران کو قرضہ دیا (۱۸۹۲ء) ۔ ناصرالدین شاہ کا قتل (۱۸۹۶ء) ۔

مظفرالدین شاہ ۱۸۹۶ء ۔ ۱۹۰۷ء ناصرالدین کا فرزند تخت نشین ہوا ۔ وہ نا اھل اور کمزور حکمران تھا ، اسے ذاتی اغراض کے لئے ہر وقت روپے کی ضرورت پیش آتی رہتی تھی ۔ اس کے عہد حکومت میں روس و برطانیہ کے درمیان شدید رقابت پیدا ہو گئی ۔ روس نے بنک دی اسکوپٹے دی پرس۲ (جو عملاً روسی وزارت داخلہ کی ایک شاخ

۱- Lynch Brothers -

۲- Bonque d'Escompte de Purse -

Marfat.com

تھی) ایران کو سوا دو کروڑ روبل قرض دیا اور اس کی ضمانت میں ایران کے پورے محاصل گمرک (بہ استثناء محاصل خلیج فارس) ضمانت میں لے لئے - ایران سے اقرار لیا گیا کہ وہ برطانیہ سے لیا ہؤا قرضہ ادا کر دے اور مزید دس سال کے لئے قرضے کی کوئی پیشکش قبول نہ کرے - مارچ ۱۹۰۲ء میں حکومت روس نے مزید قرضہ دے دیا اور اس کے بدلے میں جلفہ سے تبریز اور طہران تک ریلوے لائن بنانے کا اجارہ لے لیا -

روسی جہاز بندر عباس میں (۱۹۰۰ء) اور ایران میں سے ساحل خلیج تک ریلوے لائن بنانے کی تجاویز زیر غور تھیں - برطانیہ نے اس کی کھلم کھلا مخالفت کی - ۱۹۰۳ء میں لارڈ کرزن نے خلیج فارس کا دورہ کیا تا کہ برطانوی اقتدار میں تازگی پیدا کی جائے -

۱۹۰۱ء - ۱۹۰۵ء نیوزی لینڈ کے ایک باشندے ڈبلیو کے ڈی آرسی۱ نے ملک کے بڑے حصے میں ساٹھ سال کے لئے تیل کا ٹھیکہ لیا - فیصلہ یہ ہؤا کہ حکومت کو بیس ہزار پونڈ نقد اور اتنی ہی رقم کے حصے دئے جائیں گے اور تیل کے سالانہ منافع میں سے حکومت کو سولہ فی صد رقم باقاعدہ ملتی رہے گی - اجارہ داروں نے بڑا وقت اور بڑا روپیہ صرف کیا اور کچھ ہاتھ نہ آیا - آخرکار مسجد سلیمان میں تیل کا ایک چشمہ دریافت ہؤا (۱۹۰۸ء) -

روس نے ۱۳- دسمبر ۱۹۰۲ء کو ایران میں ایک نئی شرح محصول نافذ کرائی جو روسی مال کے لئے بڑی مفید اور برطانوی مال کے لئے سخت مضر تھی - ایران کے محاصل گمرک کا انتظام موسیو نوس۲ کے حوالے کر دیا گیا جو بلجیم کا باشندہ تھا -

---

۱- W.K. d'Arcy :

۲- M. Naus -

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

انقلاب ایران کی ابتدا ۵- دسمبر ۱۹۰۵ء شاہان ایران کے نا اہل طرز حکومت کی مخالفت ۱۸۹۱ء سے شروع ہوئی لیکن صرف تاجر اور مذہبی راہنماء اس کے مرکز تھے - بین الاسلامی خیالات و افکار کے شہرہ آفاق استاد جمال الدین افغانی نے اس تحریک میں روح نو پیدا کی - جمال الدین مولداً ایرانی تھا۱ (ہمدان کے قریب ۱۸۳۸ء میں پیدا ہؤا) - ایک وقت میں ناصرالدین شاہ سے اس کے گہرے تعلقات تھے - ۱۹۰۵ء میں بیرونی اثرات اور کنٹرول اس تحریک کا ہدف بن گئے - نیز عین الدولہ کی سخت مخالفت شروع ہوئی ، جو بڑے اثر و رسوخ والا وزیر تھا (۱۹۰۳ء - ۱۹۰۶ء) ، لیکن رشوت خور بھی تھا اور وہی بیرونی اثرات کو لانے اور پھیلانے کا زیادہ تر ذمہ دار سمجھا جاتا تھا -

کئی ہزار انقلابیوں نے برطانوی سفارت خانے کے احاطہ میں پناہ لی - بادشاہ قومی مطالبے کے روبرو جھکنے پر مجبور ہو گیا - اس نے عین الدولہ کو برطرف کر دیا اور مان لیا (۵- اگست) کہ قومی مجلس قائم کی جائے گی - طہران میں مجلس کا پہلا اجلاس (۷- اکتوبر) - ایسے دستور کی ترتیب جو آزاد خیالی کے مسلمہ تصورات

۱- بلا شبہ ایک ایرانی نے سید جمال الدین کے ایرانی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ اسد آباد (ایران) میں پیدا ہوئے لیکن یہ دعویٰ سرا سر بے اصل ہے - سید جمال الدین کنڑ (مشرقی افغانستان) کے ایک مقام اسعد آباد میں پیدا ہوئے - ان کے خاندان کے افراد اب تک کنڑ میں موجود ہیں - سادات کے جس گھرانے سے ان کا تعلق تھا ، اس کی شاخیں نہ صرف افغانستان بلکہ سرحد آزاد میں جا بجا پھیلی ہوئی ہیں - وہ سید علی ترمذی غوث بونیر کے اخلاف میں سے تھے - یہ ایک روشن تاریخی حقیقت ہے اور اس کے خلاف کچھ ماننا سرا سر نا درست ہوگا -

Marfat.com

کے مطابق تھا ، اس دستور پر دستخط کے بعد شاہ کی وفات (۳۰- دسمبر) -

محمد علی شاہ
۱۹۰۷ء - ۱۹۰۹ء

مظفرالدین شاہ کا فرزند محمد علی پہلے وقت سے نئی تحریک (دستوری بادشاہی) کے خلاف تھا - اس نے مجلس کے اختیارات محدود کرنے کی کوشش کی - نتیجہ یہ نکلا کہ اگست ۱۹۰۷ء میں اس کے رجعت پسند وزیر اتابک اعظم کو قتل کر دیا گیا اور اس کی جگہ ایک آزاد خیال وزیر ناصرالملک نے وزارت بنائی -

انگریزوں اور روسیوں کا معاہدہ اتحاد (۳۱- اگست ۱۹۰۷ء) - دونوں طاقتیں مشرق ادنیٰ میں جرمن اثرات کی وجہ سے مضطرب تھیں ، لہذا انہوں نے ایران میں اپنے حقوق کے متعلق راضی نامہ کر لیا - روس نے تسلیم کر لیا کہ خلیج فارس میں برطانوی اثر کو تفوق حاصل ہوگا - جنوبی ایران برطانیہ کے حلقہ میں آ گیا اور ملک کا شمالی حصہ روس کا حلقۂ اثر بن گیا - بیچ میں ایک پٹی چھوڑ دی گئی کہ جو فریق چاہے اس میں ٹھیکے لے لے - اہل ایران سے اس باب میں کوئی مشورہ نہ لیا گیا اور اس راضی نامے میں ایران کی آزادی اور حفاظت کے اقرار سے اہل ایران کو فریب نہ دیا جا سکا -

شاہ نے ایک ناگہانی اقدام سے اپنا اقتدار بحال کرنا چاہا اور آزاد خیال وزیراعظم کو قید کر دیا - اس پر ملک کے مختلف حصوں میں ہنگامے - آخر شاہ کو جھکنا پڑا -

آخری دور

۲۳- جون ۱۹۰۸ء کو شاہ نے پھر اچانک ایک زبردست قدم اٹھایا - روسی سفارت خانہ خفیہ خفیہ شاہ کو امداد دیتا رہا - کاسک برگیڈ کے تعاون سے شاہ نے ایوان مجلس کی دربندی کر لی اور بہت سے آزاد خیال لیڈر مروا دئے - طہران میں

Marfat.com

مارشل لاء ۔ تبریز میں عوام کی بغاوت اور پورے اختیارات پر قبضہ ۔ شاہ نے ایک فوج بھیجی ، لیکن تعطل کی سی کیفیت پیدا ہو گئی ۔

اینگلو پرشین آئل کمپنی کی بنیاد (۱۹۰۹ء) ، جس نے ڈارسی کے اجارہ کو سنبھال لیا ۔ جنوبی و مغربی ایران سے تیل کے لئے ایک پائپ لائن جزیرہ آبادان تک بنائی گئی جو شط العرب کے دھانے میں واقع ہے اور ایران تھوڑی ہی مدت میں تیل کی پیداوار کے لئے امتیازی حیثیت کا مالک بن گیا ۔

شمالی ایران پر روسی فوج کا حملہ (۲۶- مارچ) ، تبریز پر قبضہ ، شہر میں روسیوں کے وحشیانہ اقدامات ۔ بختیاری قبیلے کے سردار علی قلی خان نے دستور کی حفاظت کے لئے طہران پر اقدام کیا (جون) ۔ اس نے شہر پر قبضہ کر کے (۱۲- جولائی) شاہ کو معزول کر دیا (۱۶- جولائی) ۔

سلطان احمد شاہ ۱۹۰۹ء - ۱۹۲۵ء

محمد علی کا دوازدہ سالہ بیٹا بادشاہ بنا ۔ وہ آزاد خیال عناصر کے زیر اثر تھا اور انہیں عناصر نے کاروبار حکومت چلانے کے لئے نائب السلطنت مقرر کیا تھا ۔

مارگن شوسٹر۱ امریکن کی آمد (۱۲- مئی ۱۹۱۱ء) - اسے مالیات ایران کی درستی کے لئے بلایا گیا تھا ۔ مجلس نے اسے کامل اختیارات سونپ دئے تھے - روسی پہلے ہی شوسٹر کے متعلق شبہات میں مبتلا تھے ۔ شوسٹر نے ایک برطانوی افسر میجر سٹوکس۲ کی خدمات حاصل کرنے کے لئے جو کوششیں کیں ، روسیوں نے انہیں ناکام بنا دیا ، نیز اس کی دوسری تعمیری تدابیر کی بھی مخالفت کی ۔ سابق شاہ ایران (محمد علی) جو روس میں مقیم تھا ، بہ ظاہر روسیوں کی مرضی کے

۱- Morgan Shuster -

۲- Major Stokes -

Marfat.com

مطابق روانه هؤا اور استر آباد میں لنگر انداز هؤا ۔ حکومت کے عساکر نے اسے شکست دی (۵۔ ستمبر) ۔

شوسٹر کی برطرفی کے لئے روس کی طرف سے دو الٹی میٹم (۵۔ نومبر اور ۲۹۔ نومبر) ، مجلس نے یه الٹی میٹم ٹھکرا دئے ، لہذا روسیوں نے شمالی ایران پر هله بول دیا ۔ برطانیه اور روس کے تعلقات میں شدید تناؤ ۔ اچانک سیاست دانوں کے ایک گروہ نے ایوان مجلس کے دروازے مقفل کر دئے اور ایک ڈائرکٹری بنا دی ۔ اس وقت سے جنگ عظیم کے آغاز تک ایران زیادہ تر روس هی کے زیر اقتدار رہا ۔

Marfat.com

چھبیسواں باب

افغانستان

۱۷۴۷ء ـ ۱۹۴۰ء

ابتدائی دور

اٹھارھویں صدی سے پیشتر افغانستان کا ایک حصہ ایران کے ماتحت تھا ، دوسرا ہندوستان کے ماتحت اور تیسرے حصے پر بخارا کے خوانین حکمران تھے۔ ۱۷۰۶ء میں قندھار نے درجہ استقلال حاصل کیا ۔ اس کے بعد ایران کی تسخیر کا معاملہ پیش آیا لیکن یہ محض ایک ایسی کہانی رہ گئی جس کا آگے پیچھے سے کوئی تعلق نہیں ۔ ۱۷۳۷ء میں نادر شاہ نے افغانوں کو قندھار سے نکال باھر کیا ۔ پھر مشرق کی جانب پیش قدمی شروع کی اور افغانستان نیز مغربی ہند پر قبضہ کر لیا ۔

احمد شاہ ابدالی ۱۷۴۷ء ـ ۱۷۷۳ء

احمد خاں نادر شاہ کا ایک افغان جرنیل تھا ۔ نادر کے قتل پر اس نے افغانی صوبوں کی عنان نظم و نسق سنبھال لی ۔ وہ ابدالی قبیلے کی درانی (سدوزئی) شاخ کا رکن تھا ۔ اس نے درانی خاندان کی حکومت اور درانی سلطنت کی بنیاد رکھی ۔ اس کے عہد حکومت کا بیشتر حصہ ہندوستان پر نو حملوں میں بیت گیا وہ نادر کے ہندوستانی مقبوضات پر اپنا حق جتانے میں کامیاب ہو گیا

Marfat.com

رو بہ زوال مغلیہ سلطنت مؤثر مزاحمت کا انتظام نہ کر سکی ۔ احمد شاہ نے پہلے لاہور پر قبضہ جمایا (۱۷۵۲ء) پھر دہلی لے لیا اور اسے لوٹا (۱۷۵۵ء) ۔ ۱۷۶۱ء میں اس نے بہ مقام پانی پت مرہٹوں پر اور ۱۷۶۲ء میں لاہور کے قریب سکھوں پر زبردست فتح حاصل کی۱ ۔ احمد شاہ کی وفات پر افغان سلطنت مشرقی ایران (مشہد) ، پورے افغانستان ، پورے بلوچستان اور مشرقی سمت میں کشمیر و پنجاب پر مشتمل تھی ۔

تیمور شاہ
۱۷۷۳ء ۔ ۱۷۹۳ء

احمد شاہ کا فرزند تیمور شاہ ایک کمزور اور غیر موثر حکمران تھا ۔ اس نے دارالحکومت قندھار سے کابل میں منتقل کر لیا ۔ وہ بعض ہندوستانی علاقوں کا نقصان نہ روک سکا ، نیز افغانستان کے اندر بھی اس کے تسلط میں تدریجاً اختلال پیدا ہو گیا ۔

زمان شاہ
۱۷۹۳ء ۔ ۱۷۹۹ء

وہ تیمور شاہ کا فرزند تھا ۔ اس کے عہد حکومت کا آغاز خاندانی جھگڑوں سے ہوا جو مدت تک جاری رہے ۔ نیز قبائلی کشمکش شروع ہو گئی ۔ پنجاب قطعی طور پر چھن گیا اور اس پر سکھ قابض ہو گئے۲ ۔ زمان شاہ پہلے بھائیوں کو شکست دینے میں کامیاب ہو گیا ۔ پھر وہ اپنے بھائی

۱۔ یہ لڑائی ستلج اور جمنا کے درمیان دوراھہ کے آس پاس ہوئی تھی ۔ اس میں کم از کم تیس ہزار سکھ مارے گئے تھے ۔ سکھوں کی تاریخ میں اسے ''گھلو گھاڑا'' کہتے ھیں یعنی ''ناگہانی آفت'' ۔ اسے لاہور سے قریب قرار دینا صحیح نہیں ۔

۲۔ پنجاب زمان شاہ کے عہد میں نہ چھنا ۔ اس کے وسطی اور مغربی اور شمالی حصے بہت دیر بعد سکھوں کے قبضے میں گئے ۔ مثلاً اٹک ۱۸۱۳ء میں ، ملتان ۱۸۲۰ء میں ۔

Marfat.com

محمود شاہ کے ہاتھ گرفتار ہؤا اور اس کی آنکھوں میں سلائی پھروا دی گئی ۔

محمود اور شاہ شجاع

محمود شاہ (اول مرتبہ ۱۷۹۹ء-۱۸۰۳ء) بادشاہ ہؤا ۔ اسے ایران کی حمایت حاصل تھی ۔ شاہ شجاع (۱۸۰۳ء - ۱۸۱۰ء) محمود کا بھائی[۱] اقتدار کا مالک بن گیا ۔ اس کا عہد اس وجہ سے بہ طور خاص قابل ذکر ہے کہ برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی سے تعلقات شروع ہوئے ۔ پہلا معاہدہ ۱۷- جون ۱۸۰۹ء کو ہؤا ۔ انگریزوں کو اندیشہ تھا کہ ایرانی اور فرانسیسی ہندوستان پر حملہ کر دیں گے ۔ لہذا انہوں نے افغانوں کو ہر ایسے اقدام کی مخالفت پر آمادہ کیا اور حسب ضرورت افغانوں کی حمایت و امداد کا وعدہ کر لیا ۔

محمود (دوبارہ ۱۸۱۰ء - ۱۸۱۸ء) قید سے بچ نکلا اور شاہ شجاع کو شکست دے کر دوبارہ تاج و تخت حاصل کر لیا ۔ فتح خاں[۲] وزیر بارک زئی اس کا سب سے بڑا حامی تھا ۔ وہ ایک قابل مدبر اور زبردست سپہ سالار تھا ۔ ایرانیوں نے ہرات پر قبضہ کر لیا (۱۸۱۲ء) ، لیکن افغان انہیں جلد خارج کرنے میں کامیاب ہو گئے ۔ فتح خاں کی برطرفی پر قبائل کی بغاوت (۱۸۱۸ء) ۔ محمود اٹھتے ہوئے طوفان کو روک نہ سکا اور ہرات کے سوا تمام علاقوں سے دستبرداری پر مجبور ہو گیا ۔ ہرات میں وہ ۱۸۲۹ء تک حکمران رہا ۔ باقی ملک پر فتح خاں کے متعدد بھائیوں نے قبضہ کر لیا ۔ انہوں نے اک گونہ مستقل ریاستیں قائم کر لیں ، مثلاً کابل ، قندھار ، غزنی وغیرہ ۔

۱- شاہ شجاع یقیناً محمود کا بھائی تھا لیکن اسے زیادہ قریبی رشتہ زمان شاہ سے تھا ، اس لئے کہ دونوں کی والدہ ایک تھی ۔

۲- مصنف نے اس کا نام فتح علی خاں لکھا ہے ، جو صحیح نہیں ، صحیح نام فتح خاں تھا ۔

Marfat.com

رنجیت سنگھ نے افغانستان کی افرا تفری سے فائدہ اٹھا کر کشمیر فتح کر لیا (۱۸۱۹ء) -

دوست محمد خاں فتح خاں کا بھائی دوست محمد خاں بارک زئی غزنی کا حاکم تھا - وہ کابل پر قابض ہو گیا (۱۸۲۶ء) اور تدریجاً اپنا اثر ملک کے بیشتر حصے میں بڑھانے لگا - اس نے ۱۸۳۴ء میں قندھار پر قبضہ جمایا - ۱۸۳۵ء میں افغانستان کا حکمران بنا اور اپنے لئے امیر کا لقب تجویز کیا - وہ بارک زئی خاندان کا بانی تھا -

دوست محمد خاں مقامی حکمران کو شکست دے کر قندھار پر قابض ہو گیا (۱۸۳۴ء) - اسی سال رنجیت سنگھ نے پشاور فتح کر لیا - دوست محمد خاں پہلی مرتبہ ۱۸۳۵ء سے ۱۸۳۹ء تک حکمران رہا - ایرانیوں نے روسیوں کی حمایت کے بل پر ہرات کے خلاف حملہ کیا - اس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی، رنجیت سنگھ اور شاہ شجاع کے درمیان معاہدہ ہؤا (۲۵- جولائی ۱۸۳۵ء)، جسے تین فریقوں[۱] کا معاہدہ کہتے ھیں - اس کا مدعا یہ تھا کہ شاہ شجاع کو افغانستان کا تخت واپس دلایا جائے، ایرانیوں اور روسیوں کی پیش قدمی کا راستہ بند کیا جائے -

افغانستان کی پہلی جنگ ۱۸۳۹ء - ۱۸۴۲ء یہ دوست محمد خاں کے خلاف انگریزوں کی جنگ تھی - ایک انگریزی فوج قندھار پر بڑھی، وھاں سے غزنی ھوتی ھوئی کابل پہنچی - دوست محمد خاں گرفتار ھؤا اور اسے معزول کر کے ھندوستان بھیج دیا گیا -

شاہ شجاع پھر تخت پر بیٹھا (۱۸۳۹ء - ۱۸۴۲ء) - ملک میں شدید بے چینی اور برطانوی اثر کے خلاف سخت شورش - آخر اس

۱- Tripartite Treaty -

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

شورش نے بغاوت کی شکل اختیار کی (۱۸۴۱ء) - برطانوی سفیروں الیگزانڈر برنز۱ اور ولیم میکناٹن۲ کا قتل - انگریز کابل چھوڑنے پر مجبور ہو گئے (جنوری ۱۸۴۲ء) - واپسی میں افغانوں نے اکبر خاں (ابن دوست محمد خاں) کی سرکردگی میں حملے شروع کر دئے - چند مستثنیات کے سوا تین ہزار کی پوری فوج موت کے گھاٹ اتار دی گئی - شاہ شجاع بھی مارا گیا -

ہندوستان سے ایک تعزیری مہم جنرل پالک۳ کے ماتحت بھیجی گئی (۱۴- ستمبر)، جس نے کابل پر دوبارہ قبضہ کر لیا، مجرموں کو سزا دی گئی لیکن حکومت برطانیہ نے واپسی پر اصرار کیا اس لئے کہ افغانستان میں ٹھہرنا غیر محفوظ تھا -

دوست محمد خان دوبارہ مسند نشین ہؤا (۱۸۴۲ء - ۱۸۶۳ء) - اس نے اپنی طاقت پھر بحال کرلی - قندھار پر ۱۸۵۵ء میں دوبارہ قبضہ کیا -

آخری دور

دوست محمد خاں اور انگریزوں کے درمیان معاھدہ پشاور (۳۰ مارچ ۱۸۵۵ء) - یہ معاھدہ ایرانیوں کے خلاف تھا جو ھرات کی تاک میں بیٹھے تھے - ھرات کا مقامی حاکم فوت ھوا تو ایرانی شہر پر قابض ھو گئے (۱۸۵۶ء) - اس وجہ سے برطانیہ نے ایران کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا جس کی مختصر سی کیفیت ایران کے حالات میں پیش کی جا چکی ھے -

انگلستان اور فرانس کے درمیان معاھدہ پیرس (۴- مارچ ۱۸۵۷ء)- ایران، ھرات پر اپنے حقوق سے دستبردار ھو گیا اور افغانستان کی آزادی تسلیم کرلی - دوست محمد خان نے ۱۸۶۳ء میں دس مہینے کے محاصرے کے بعد اس حاکم سے ھرات واپس لیا جو

۱- Burnes -

۲- Macnaghten -

۳- Pollock -

Marfat.com

ایرانیوں کے تخلیے کے بعد اس پر قابض ہو گیا تھا ۔ امیر دوست محمد خان کی وفات ۔

امیر شیر علی خاں ۱۸۶۳ء۔۱۸۷۹ء

افغانستان میں دوست محمد خان کی وفات پر خانہ جنگی شروع ہو گئی ۔ امیر کے تیسرے فرزند شیر علی خاں کی حکومت برطانیہ نے تسلیم کی لیکن شیر علی خاں کو اپنے بھائیوں سے سلطنت کا دعویٰ منوانے میں بڑی مشکلات پیش آئیں اور کئی سال تک بھائیوں کو اس پر فوقیت حاصل رہی ۔ ۱۸۷۰ء میں شیر علی خاں صحیح معنی میں امیر بنا ۔ اس کی پالیسی یہ تھی کہ برطانوی دباؤ میں توازن قائم کرنے کی غرض سے روس کی طرف جھکا رہے ۔ اس وجہ سے ہندوستان کے ساتھ تعلقات میں تناؤ بڑھتا گیا ۔ جون ۱۸۷۸ء میں روسیوں کا ایک مشن جنرل سٹالی ٹاف۱ کے ماتحت کابل پہنچا اور اگست میں باہمی امداد کا معاہدہ ہو گیا ۔ اس پر حکومت ہند نے اصرار شروع کر دیا کہ برطانیہ کا بھی ایک مشن منظور کیا جائے ۔ شیر علی نے انکار کر دیا ۔ نتیجہ یہ نکلا کہ افغانستان کی دوسری جنگ شروع ہو گئی (۱۸۷۸ء - ۱۸۷۹ء)۔ اس کے دوران میں امیر شیر علی نے وفات پائی (فروری ۱۸۷۹ء) ۔

۱۸۷۹ء۔۱۸۸۰ء

۱۸۷۹ء میں امیر شیر علی خاں کا فرزند یعقوب خاں مسند نشیں ہوا ، انگریز ملک کے بہت بڑے حصے کو پامال کر چکے تھے ، لہذا یعقوب خاں معاہدہ گندمک قبول کرنے پر مجبور ہو گیا ۔ (۱۶ - مئی) ۔ اس کے مطابق انگریزوں کو درۂ خیبر پر قبضے کا حق مل گیا ، لیکن انھوں نے یہ منظور کر لیا کہ ہر سال امیر کو ساٹھ ہزار پاؤنڈ کی رقم بطور امداد ادا کرتے رہیں گے ۔ یہ بھی قرار پایا کہ امیر اپنے

۱- Stolietov -

Marfat.com

خارجہ تعلقات کا انتظام حکومت برطانیہ کے ذریعے کرے گا۔ برطانیہ کو تجارت کی کامل آزادی مل گئی۔

برطانیہ کے خلاف مقامی بغاوت (۳۔ ستمبر) سرلوئی کیواناری[1] اور اس کے ساتھیوں کا قتل۔ اس وجہ سے برطانیہ نے پھر ایک مرتبہ کابل پر پیش قدمی کی (۱۲۔ اکتوبر)۔ امیر یعقوب خاں نے حکومت سے دستبرداری اختیار کرلی اور اپنے آپ کو برطانیہ کے حوالے کر دیا (۱۹۔ اکتوبر)۔

عبدالرحمٰن خاں ۱۸۸۰ء۔۱۹۰۱ء یہ امیر شیر علی کا بھتیجا اور اس کا مخالف تھا۔ حالات سے مجبور ہو کر روس چلا گیا تھا۔ وہاں سے بلا کر اسے امیر بنایا گیا۔ اس نے عمومی حیثیت میں گندمک کا معاہدہ قبول کر لیا لیکن وہ اپنی حکومت کے دوران میں روسیوں کو انگریزوں کے خلاف اور انگریزوں کو روسیوں کے خلاف بے تکلف استعمال کرتا رہا اور یوں اپنے ملک کو بچائے رکھا۔ ساتھ ساتھ بہت سے قبائل کو بھی مسخر کر لیا اور حکمران کی حیثیت میں اپنا اقتدار قائم کر دیا۔ یہ عہد حکومت اس وجہ سے بھی قابل ذکر ہے کہ آہستہ آہستہ افغانستان کی سرحدیں متعین ہو گئیں۔

واقعۂ پنج دہ (اپریل ۱۸۸۵ء)۔ سرحدی جھگڑے کے سلسلے میں روسی اور افغانی فوجوں میں چپلقش۔ اس پر انگلستان اور روس کے درمیان نازک صورت حال پیدا ہو گئی، لیکن گفت و شنید کے ذریعے سے معاملات سلجھالیے گئے (۱۸۔ جون ۱۸۸۶ء)۔

برطانیہ کے ساتھ معاہدہ ڈیورینڈ (۱۲۔ نومبر ۱۸۹۳ء)۔ اس کے مطابق چترال سے بلوچستان تک ہندوستان و افغانستان کی سرحدیں متعین ہو گئی۔

۱۔ Louis Cavaganare ۔

Marfat.com

روس کے ساتھ سالہا سال کی کشمکش کے بعد پامیروالی سرحد کا فیصلہ (۱۱- مارچ ۱۸۹۵ء) - افغانستان نے ایک تنگ پٹی اپنے قبضے میں رکھی جو روس اور برطانیہ کے مقبوضات کو ایک دوسرے سے جدا کرتی تھی -

حبیب اللہ خان سنہ ۱۹۰۱ء - سنہ ۱۹۱۹ء

عبدالرحمن کا فرزند جو اپنے والد کے مقابلے میں کم اثر و رسوخ والا حکمران تھا - وہ آہستہ آہستہ حرم اور مذہبی علماء کے زیر اثر چلا گیا - یورپی خیالات تدریجاً پھیلتے گئے -

برطانیہ سے نیا معاہدہ (۲۱- مارچ ۱۹۰۵ء)، جس میں سابقہ معاہدوں کی از سر نو تصدیق کردی گئی - یہ روس کی ان تازہ سرگرمیوں کا جواب تھا، جن کا سلسلہ ۱۹۰۰ء سے جاری تھا - (تجارتی کارندوں کا مشن وغیرہ) -

انگریزوں اور روسیوں کا اتحاد (۳۱ - اگست ۱۹۰۷ء) - اس کے مطابق ایران کے سلسلے میں برطانیہ اور روس کے درمیان روس کے حقوق کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا تھا - روسیوں نے افغانستان میں برطانیہ کی مقتدر حیثیت بھی تسلیم کرلی اور اس بات پر بھی راضی ہو گئے کہ افغانستان کے معاملات میں دخل نہ دیں گے -

جنگِ یورپ اور حبیب اللہ کا قتل

افغانستان یورپ کی بڑی جنگ میں برابر غیر جانبدار رہا - اگرچہ جرمنی اور ترکی کے مشنون نے اس پر بڑا زور ڈالا تھا اور مذہبی پراپیگنڈا بھی ہوتا رہا تھا کہ افغانستان کو ترکی کا ساتھ دینا چاہئے - اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہندوستان کی حکومت نے بڑی بھاری رقمیں دے کر امیر کو اس بات پر آمادہ کیا کہ اپنے والد کے مسلک پر قائم رہے -

Marfat.com

جلال آباد کے نزدیک حبیب اللہ کا قتل (۱۹- فروری ۱۹۱۹ء) -
بہ ظاہر اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ایک حیثیت میں انگریزوں کے
تابع ہو گیا تھا - قدامت پسندوں اور علماء نے اس کے بھائی نصراللہ
کے امیر ہونے کا اعلان کر دیا اس کے بیٹے امان اللہ حاکم کابل نے
نہ محض دارالحکومت کو اپنے قبضے میں رکھا بلکہ فوج بھی اسی
کی حامی رہی ، لہذا نصراللہ خاں دست بردار ہو گیا -

امان اللہ خان ۱۹۱۹ء - ۱۹۲۹ء

امان اللہ امیر بنا - انگریزوں کے خلاف جذبات کا طوفان
موجزن تھا - ہندوستان چار سال تک جنگ کرتے
کرتے تھک چکا تھا - امان اللہ نے اس صورت حال سے
فائدہ اٹھا کر مذہبی جنگ کا اعلان کر دیا اور ہندوستان کے
مسلمانوں سے اپیل کی کہ برطانوی حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے
ہوں - افغانوں کا حملہ ہندوستان پر - چند ابتدائی کامیابیوں کے بعد
انہیں پیچھے ہٹنا پڑا اور خود ان پر حملے کا خطرہ پیدا ہو گیا -
چونکہ کوئی بھی فریق طویل جنگ کے لئے تیار نہ تھا ، لہذا
گفت و شنید شروع ہو گئی -

افغانستان کا استقلال اور معاہدے

۸- اگست ۱۹۱۹ء کو راولپنڈی میں معاہدہ ہؤا -
(اس سلسلے میں مزید معاہدے ۲۲- نومبر ۱۹۲۱ء)
جس کے مطابق برطانیہ نے پہلی مرتبہ افغانستان کی
کامل آزادی تسلیم کر لی اور اسے تمام طاقتوں سے براہ راست تعلق
پیدا کرنے کا حق حاصل ہو گیا - برطانیہ جو رقم بطور امداد دیتا
تھا وہ بند کر دی گئی -

روس سے دوستانہ معاہدہ (۲۸- فروری ۱۹۲۱ء) - یہ اسی قسم
کا تھا جیسا کہ روس اور ترکی کے درمیان ہو چکا تھا - اس کے بعد
امان اللہ آہستہ آہستہ روس پر زیادہ انحصار کرتا گیا اس لئے کہ
برطانیہ کے خلاف حفاظت کی یہ ایک اچھی صورت تھی -

Marfat.com

ترکی سے دوستانہ معاہدہ (یکم۔ مارچ ۱۹۲۱ء) ۔ اس کے مطابق دونوں ملکوں کے درمیان گہرے تعلقات پیدا ہو گئے ۔

ایران سے معاہدہ (۲۲۔ جون) ۔ یہ ایک دوسرے کے خلاف عدم مزاحمت کا معاہدہ تھا ۔ اسے روس کی سر پرستی میں مشرقیوں کے سلسلہ اتحاد کی ایک کڑی سمجھا جاتا ہے ۔

دستورِ اساسی کا اعلان

۹۔ اپریل ۱۹۲۳ء کو دستور اساسی کا اعلان ہؤا جس میں ترکی دستور کا نمونہ پیش نظر رکھا گیا تھا ۔ یہ دستور امان اللہ خان کی اس خواہش کا اظہار تھا کہ ملک کو جدید اصول پر چلایا جائے ۔ امیر نے وسیع اختیارات اپنے قبضے میں رکھے لیکن نئی قومی مجلس کو بھی قانون سازی کے بعض اختیارات دے دئے گئے ۔ اس کے نصف ممبر منتخب ہوتے تھے اور نصف نامزد کئے جاتے تھے۔ اس دستور کے بعد اصلاحی فرامین جاری ہوئے ، جن کا مدعا یہ تھا کہ مرکز کو نظم و نسق کے مؤثر اختیارات حاصل ہوں ، تعلیم پھیلے ، تجارت اور صنعت و حرفت کی حوصلہ افزائی کی جائے ، ملک کے ہر حصے میں سڑکیں بنا دی جائیں ، وغیرہ ۔

امان اللہ خان نے پیٹر اعظم کا طریقہ اختیار کیا ۔ اس کی خواہش تھی کہ ملک کو انتہائی تیزی سے نئے اصول پر لے آئے ۔

۱۹۲۶ء ۔ ۱۹۲۹ء

امان اللہ خان نے بادشاہ کا لقب اختیار کیا (۱۰۔ جون ۱۹۲۹ء) ۔ روس کے ساتھ جو معاہدہ پہلے ہو چکا تھا اس کی مزید توثیق اور غیر جانبداری ، نیز عدم مزاحمت کا معاہدہ (۳۱۔ اگست) ۔ ایران کے ساتھ دوستی اور حفاظت کا معاہدہ (۲۷۔ نومبر ۱۹۲۷ء) ۔

Marfat.com

امان‌اللہ خان اور اس کی ملکہ نے ہندوستان ، مصر اور یورپ کی وسیع سیاحت کی (جنوری - جولائی ۱۹۲۸ء) - اس سلسلے میں خاص تعلقات پیدا کئے اور اپنے ملک کے لئے اقتصادی اور مشورتی امداد حاصل کی - ترکی کے ساتھ دوسرا معاہدہ (۲۵- مئی ۱۹۲۸ء) -

بادشاہ اور اس کی انقلابی اصلاحات کے خلاف زبردست بغاوت کا آغاز (نومبر) - مختلف حصوں میں مخالفت شروع ہو گئی - مذہبی لیڈر اور قبائلی رؤسا اسے زیادہ تر انگیخت دے رہے تھے -

امان اللہ خاں نے جب دیکھا کہ میں مخالفت کو روک نہیں سکتا تو ۱۴- جنوری ۱۹۲۹ء کو اپنے بھائی عنایت اللہ کے حق میں تاج و تخت سے دستبردار ہوگیا - عنایت اللہ آرام دوست اور بے اثر شخص تھا -

بچہ سقاء

ایک قزاق نے تھوڑے سے مگر من چلے آدمیوں کے ساتھ کابل پر قبضہ کر لیا اور حبیب اللہ غازی کے لقب سے بادشاہی کا اعلان کر دیا - (۱۷- جنوری ۱۹۲۹ء) - اس کے خلاف کئی دعوے دار کھڑے ہوگئے - ان میں سے ایک امان اللہ خاں بھی تھا جس نے قندھار میں فوج جمع کر لی تھی لیکن کابل پر پیش قدمی کرتے ہوئے شکست کھائی -

محمد نادر شاہ ۱۹۲۹ء-۱۹۳۳ء

جنرل محمد نادر خاں افغانوں میں سب سے زیادہ ممتاز فوجی افسر تھا - مارچ میں یورپ سے آیا - فوج جمع کی اور ۸- اکتوبر کو کابل پر قبضہ کر لیا - وہاں ۱۶- اکتوبر کو اس کی بادشاہی کا اعلان ہوگیا -

حبیب اللہ خاں گرفتاری کے بعد مارا گیا - نئے حکمران کے خلاف سلطنت کے کئی دعوے دار کھڑے ہوگئے جو امان اللہ کے پیرو تھے - انہیں آہستہ آہستہ مسخر کیا گیا - نادر شاہ کی

Marfat.com

عام پالیسی یہ تھی کہ ملک کو جدید اصول پر لانے کا کام جاری رکھا جائے، لیکن اس کی نمائش کم کر دی جائے اور طریقہ ایسا اختیار کیا جائے جو زیادہ جارحانہ نہ ہو۔ نئے دستور کا نفاذ (فروری ۱۹۳۲ء)۔ اس کا عام انداز ۱۹۲۳ء کے دستور کا سا تھا لیکن اس میں دو ایوان رکھے گئے تھے، ایک ایوان جس کے لئے ممتاز اصحاب نامزد ہوتے تھے، دوسرا ایوان جس کے تمام ممبر منتخب کئے جاتے تھے۔

جو لوگ نادر شاہ کے ہاتھ سے سزا پا چکے تھے ان میں سے ایک کے ملازم نے نادر شاہ کو شہید کر ڈالا (۸۔ نومبر ۱۹۳۳ء)۔ اس واقعے کی کوئی سیاسی اہمیت نہ تھی اور مرحوم کا فرزند محمد ظاہر شاہ بہ آسانی تخت حکومت پر بیٹھ گیا۔

محمد ظاہر شاہ ۱۹۳۳ء۔ محمد ظاہر شاہ نے اپنے چچاؤں کی امداد سے والد کی دانشمندانہ، اعتدال پسندانہ اور ترقی پذیر پالیسی جاری رکھی۔ نیو یارک کی ایک کمپنی کو جس کا نام انلینڈ ایکسپلوریشن کمپنی[۱] ہے، پچھتر سال کے لئے تیل کی تلاش و تفتیش کا ٹھیکہ دے دیا (۱۹۳۶ء)۔ افغانستان، ترکی، عراق اور ایران کا شمول اتحاد اسلامیہ میں (۱۔ جولائی ۱۹۳۷ء)۔ بہ ظاہر اس کا مدعا یہ تھا کہ بڑی یورپی طاقتوں کے دباؤ کے خلاف اس اتحاد سے کام لیا جائے۔

شامی پیر کی بغاوت (۲۰-۲۴- جون ۱۹۳۸ء)۔ یہ ایک مذہبی رہنما تھا جس نے وزیرستان سے کام شروع کیا۔ اس کی تحریک حکمران خاندان کی پالیسی کے خلاف تھی۔ شکست کے بعد شامی پیر وزیرستان بھاگ آیا اور اسے گرفتار کرکے شام بھیج دیا گیا۔

۱- Inland Exploration Coy. -

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

۱۹۴۶ء ۔ ۱۹۵۰ء

دوسری جنگ یورپ میں بھی افغانستان غیر جانبدار رہا ۔ ایک موقع پر برطانیہ اور روس نے مطالبہ کیا کہ جرمن اور اطالوی افغانستان سے نکال دئے جائیں ۔ حکومت افغانستان نے انتظام کرکے ان سب کو جرمنی اور اٹلی پہنچا دیا ۔

سردار محمد ہاشم خاں نے سترہ سال کے بعد وزارت سے استعفیٰ دے دیا ۔ اور اس کے بھائی سردار شاہ محمود وزیر اعظم بنے ۔ انہوں نے کئی اصلاحات کیں ۔ پاکستان کے ساتھ ایک سرحدی جھگڑا ۔ جو پٹھان خط ڈیورینڈ سے پاکستان کی جانب آباد ھیں ان کے لئے خود مختاری کا مطالبہ ۔ خط ڈیورینڈ ۱۸۹۳ء میں کھینچا گیا تھا ۔

Marfat.com

ستائیسواں باب

سلطنتِ عثمانیہ
۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء

ترکی کی تقسیم کے منصوبے ایشیائی ترکی کی تقسیم کے متعلق برطانیہ، روس اور فرانس کا معاہدہ (۱۶- اپریل ۱۹۱۶ء) - اس معاہدے کے متعلق مارچ ۱۹۱۵ء سے کھچڑی پک رہی تھی جب فرانس اور برطانیہ نے روس کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ قسطنطنیہ اور آبنائیں اسے دے دی جائیں گی - معاہدے کا مفاد یہ تھا کہ جو آزاد عرب حکومت بنے گی اس میں عراق کے علاوہ شام کی بندرگاہوں میں سے حیفا اور عکہ برطانیہ کے حلقۂ اثر میں شامل ہوں گے اور فرانس کا حلقۂ اثر شام کے ساحلی علاقے کے علاوہ ولایت ادانہ، سلیشیا اور جنوبی کردستان پر مشتمل ہوگا - فلسطین میں ایک بین الاقوامی نظم و نسق قائم کیا جائے گا - روس کے متعلق فیصلہ کیا گیا تھا کہ اسے آرمینیا، کردستان کا ایک حصہ، شمالی اناطولیہ کا وہ حصہ جو طرابزوں کے مغرب میں ہے، دیا جائے گا - مغربی حد کا تعین بعد میں ہوگا -

Marfat.com

سائیکس اور پیکو کا معاہدہ

۹- مئی ۱۹۱۶ء کو برطانیہ اور فرانس کے درمیان ایک اور معاہدہ ہؤا جس پر برطانیہ کی طرف سے سائیکس۱ اور فرانس کی طرف سے پیکو۲ نے دستخط کئے - اس کے مطابق فرانس اور برطانیہ کے دعاوی نے زیادہ معین صورت اختیار کر لی - اپریل کے معاہدے میں جن علاقوں کا ذکر تھا ، فیصلہ ہو گیا کہ انہیں فرانس اور برطانیہ کے انتظامی حلقے میں سمجھا جائے گا - باقی عرب فرانس اور برطانیہ کے حلقہ ہائے اثر میں تقسیم ہوگا خواہ ایک عرب حکومت بنے یا مختلف حکومتیں وفاق کی شکل میں متحد ہوں -

ایک نیا معاہدہ

۱۹ - ۲۱- اپریل ۱۹۱۷ء کو ایک نیا معاہدہ ہؤا جسے سان جین دا مارین۳ کا معاہدہ کہا جاتا ھے - اس کے مطابق یہ فیصلہ ہؤا کہ اٹلی سائیکس اور پیکو کے معاہدے کو تسلیم کر لے اور اسے ادالیہ اور سمرنا کے حلقوں میں مزید مراعات دے دی جائیں -

سائیکس اور پیکو کے معاہدے کے مطابق برطانیہ نے اپنے مستقبل کے لئے شدید مشکلات پیدا کر لی تھیں اس لئے کہ یہ معاہدہ ہرگز ان معاہدوں کے مطابق نہ تھا جو حکومت برطانیہ عرب رؤسا سے کر چکی تھی اور وہ معاہدے بھی باہم مطابق نہ تھے -

عرب

لارڈ کچنر نے حسین شریف مکہ کو آزادی کی مشروط ضمانت دی تھی - حکومت برطانیہ اور شریف کے درمیان قطعی گفت و شنید جولائی ۱۹۱۵ء میں شروع ہوئی - ۱۴- جولائی

۱- Sykes -   ۲- Picot -
۳- St. Jean de Maurienne -

کو شریف حسین نے وہ شرطیں پیش کر دیں جن کی بنا پر وہ ترکوں کے خلاف ہتھیار اٹھانے کے لئے تیار تھا ۔ ان شرطوں کے مطابق برطانیہ سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ عرب ممالک کو عرض البلد ۳۷ کے جنوب میں آزادی دے دی جائے ۔ ۲۴۔ اکتوبر کو برطانیہ نے مرسینا ، اسکندرونہ نیز دمشق ، حما ، حمص اور حلب کے مغرب میں عربوں کے دعوے کو قبول نہ کیا ۔ باقی عرب کے تعلق میں مطالبہ مان لیا گیا ۔ لیکن یہ واضح کر دیا گیا کہ اعتراف انہیں علاقوں تک محدود ہے جن میں برطانیہ اپنے حلیف فرانس کو نقصان پہنچائے بغیر آزادانہ طرز عمل کا مجاز ہے ۔

فیصلہ ۵۔ نومبر کو شریف حسین نے مرسینا اور اسکندرونہ کے متعلق برطانوی تجاویز منظور کر لیں ۔ لیکن بیروت ، حلب ، بغداد اور بصرہ کے متعلق کہ دیا کہ وہ عربوں کو مل جانے چاہئیں ۔ ساتھ ہی اقرار کر لیا کہ برطانیہ عارضی طور پر بغداد اور بصرہ پر قبضے کا حق دار ہے ۔ ۲۱۔ دسمبر کو حکومت فرانس نے مغربی شام میں عربوں کے نظم و نسق کی تجویز منظور کر لی لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اسے فرانس کے زیر اثر رہنا چاہئے ۔ ۳۰۔ جون ۱۹۱۶ء کو برطانیہ نے شریف حسین کی تجاویز منظور کر لیں مگر بصرہ اور بغداد کی حقیقی حیثیت اور شام میں فرانس کے حلقہ اثر کو غیر متعین چھوڑ دیا ۔

نجد حکومت ہند نے ابن سعود والئی نجد کے ساتھ طویل گفتگو کے بعد ۲۵۔ دسمبر ۱۹۱۵ء کو ایک معاہدہ کیا (تصدیق ۱۸۔ جولائی ۱۹۱۶ء) ۔ اس کے مطابق نجد ، قطیف ، جبیل اور خلیج فارس کے ساتھ ساتھ عرب علاقوں پر ابن سعود کی آزادانہ حکومت تسلیم کر لی حالانکہ یہ معاہدہ ان مراعات سے واضح طور پر متناقض تھا جو شریف حسین کو دی گئی تھیں ۔

Marfat.com

عربوں کی بغاوت حجاز میں عربوں کی بغاوت کا آغاز (۵- جون ۱۹۱۶ء) - مدینہ کی ترکی فوج پر حملہ - شریف حسین کی طرف سے حجاز کی آزادی کا اعلان (۷- جون) - مکہ کی ترکی فوج کی حوالگی (۱۰- جون) - حسین کے متعلق اعلان کہ وہ پورے عرب کا بادشاہ ہے (۲۹- اکتوبر) - اس نے تمام عربوں کو دعوت دی کہ ترکوں کے خلاف جنگ شروع کر دیں - حکومت برطانیہ کی طرف سے حسین کو شاہ حجاز تسلیم کیا گیا (۱۵- دسمبر) -

سر آرچبالڈ مرے[۱] (جو ۱۹- مارچ ۱۹۱۶ء سے مصری کمان دار تھا) نے جزیرہ نمائے سینا اور فلسطین کے خلاف محتاط جارحانہ کاروائی کا فیصلہ کیا - مقصود یہ تھا کہ عربوں کی بغاوت کو تقویت پہنچائی جائے - پیش قدمی کا آغاز (۱۵- نومبر ۱۹۱۶ء) - برطانوی افواج نے صحرا میں سے ریلوے لائن اور پائپ لائن بنانے کے بعد العریش پر قبضہ کر لیا (۲۱- دسمبر)- اس کے بعد مغزبہ اور رافح کی مستحکم چوکیاں بھی لے لیں (۲۳- دسمبر ۱۹۱۶ء ، ۱- جنوری ۱۹۱۷ء) -

غزہ کی لڑائیاں غزہ کی پہلی جنگ ۲۶- ، ۲۷- مارچ ۱۹۱۷ء کو ہوئی - رسالے نے شہر کو نرغے میں لے لیا لیکن غلط فہمی کی بنا پر اسے واپس بلا لیا گیا - ۱۷- ۱۹- اپریل کو دوسری جنگ ہوئی - اس دوران میں ترکوں نے اپنی پوزیشن مستحکم بنا لی تھی اور جرمن فوج بھی ان کی کمک کے لئے آ گئی تھی (ایشیائی کور) جس کا سالار فان فاکن ہین[۲] تھا - برطانیہ کو شدید نقصان اٹھا کر واپس ہونا پڑا -

---

۱- Archibald Murray -

۲- Von Falken Hayn -

Marfat.com

مرے کی جگہ سر ایڈمنڈ ایلن بی[1] کمان دار مقرر ہؤا (۲۸- جون) - جنگ یورپ کے ایک ممتاز ہیرو کرنل لارنس کا ظہور - اس نے عربوں کی تحریک میں نئی روح پھونک دی - عقبہ پر قبضہ کر لیا اور ترک افواج کے خلاف ایک شاندار پیش قدمی کا آغاز ہؤا ، خصوصاً ان افواج کے خلاف جو حجاز ریلوے کی حفاظت کر رہی تھیں اور حجاز ریلوے کو ترکوں کے وسائل نقل و حرکت میں بڑی اہمیت حاصل تھی -

عراق

۱۹۱۶ء کے موسم خزاں میں عراق کے محاذ پر بھی کاروائی شروع ہوگئی - سر سٹینلے ماڈ فوج کا کمان دار تھا - اس نے ضرورت کے مطابق لشکر جمع کر لئے ، رسد بھی فراہم ہوگئی اور خوب غور و فکر کے بعد نقشہ جنگ بنایا گیا - قط العمارہ پر پیش قدمی (۱۳- دسمبر ۱۹۱۶ء) - جنگ قط (۹- جنوری - ۲۴- فروری ۱۹۱۷ء) - ۲۳- فروری کو شہر پر قبضہ ، پھر فتحمند برطانوی لشکروں نے ترکوں کا تعاقب کیا جو بغداد کی طرف ہٹ رہے تھے - بغداد پر برطانوی قبضہ (۱۱- مارچ) اس زمانے میں روس نے بھی مغربی ایران میں پیش قدمی شروع کر دی تھی - روسیوں نے ہمدان لے لیا (۲- مارچ) ، کرمانشاہ (۱۲- مارچ) ، کرند (۱۷- مارچ) ، خانقین (۴- اپریل) - برطانوی لشکر سامرہ پہنچ گئے (۲۳- اپریل) جو بغداد سے ۸۰ میل شمال میں ہے - مغربی ایران سے روسیوں کی مراجعت (۸- جولائی) - یہ انقلاب روس کا ایک نتیجہ تھا - برطانیہ نے رمادی پر قبضہ کر لیا (۲۹- ستمبر) جو دریائے فرات کے کنارے ہے ، پھر تکریت لے لیا (۶- نومبر) جو دریائے دجلہ پر واقع ہے - ۱۹۱۷ء میں عراق کے اندر پیش قدمی کے یہ آخری نقطے تھے -

---

۱- Allenby -

Marfat.com

یروشلم پر قبضہ نئے برطانوی کمانڈر جنرل ایلن بی نے فلسطین کے محاذ پر اکتوبر ۱۹۱۷ء میں پیش قدمی شروع کی غزہ اور بئر سبع کے درمیان ایک مہینے تک زبردست لڑائی ہوتی رہی، پھر برطانیہ نے بئر سبع پر قبضہ کر لیا اور ترک پیچھے ہٹنے لگے۔ غزہ کا تخلیہ (۷۔ نومبر)، یافہ کا تخلیہ (۱۶۔ نومبر) ۸۔ دسمبر کو یروشلم فتح ہوگیا۔ پیش قدمی میں تاخیر اس لئے ہوئی کہ ایلن بی کو مارچ ۱۹۱۸ء کی نازک حالت کے مقابلے کے لئے خاصی بڑی فوج فرانس بھیجنی پڑی، لہذا ۱۹۱۸ء کے موسم بہار میں تمام جنگی کاروائیاں شرق اردن تک محدود رہیں۔ ترکوں نے اس اثنا میں فلسطین کے محاذ کو نظر انداز کئے رکھا اور قفقاز کے محاذ پر زیادہ توجہ مبذول رکھی۔

مزید اقدامات ۱۸۔ ستمبر ۱۹۱۸ء کو فلسطین میں برطانیہ نے از سر نو پیش قدمی شروع کی۔ جنگ مجیدو۔ بحیرہ روم کے نزدیک برطانیہ نے ترکوں کا خط دفاع توڑ دیا اور ان کی فوجیں رسالے نے محصور کر لیں۔ جرمن فوج شرق اردن کی طرف بچ نکلی، پھر دمشق ہوتی ہوئی حلب پہنچ گئی۔ برطانوی لشکروں کو عربوں نے بہت بڑی کمک پہنچائی۔ اس انتظام کا ذمہ دار لارنس تھا۔ پھر شمال کی طرف پیش قدمی شروع ہو گئی۔ برطانیہ اور عرب کا قبضہ دمشق پر (۱۔ ۲۔ اکتوبر)۔ فرانس کی بحری فوج نے بیروت لے لیا (۷۔ اکتوبر)، حمص پر قبضہ (۱۵۔ اکتوبر)، حلب کا قبضہ (۲۶۔ اکتوبر)۔

انور و طلعت کی علیحدگی نئے ترک سلطان محمد سادس نے (جو ۳۔ جولائی ۱۹۱۸ء کو محمد خامس کا جانشین بنا تھا) طلعت اور انور کو وزارت سے الگ کر دیا (۱۳۔ اکتوبر) اور عزت پاشا کو وزیر اعظم بنایا۔ اس کے بعد ترکوں نے

Marfat.com

انتظام متارکہ کے لئے امریکہ کے صدر ولسن سے اپیل کی (۱۴- اکتوبر) - کوئی جواب نہ آیا تو ترکوں نے جنرل ٹاؤن شینڈ۱ کو رہا کرکے بحیرہ ایجہ کے برطانوی بیڑے کے کمانڈر امیر البحر کال تھارپ۲ کے پاس بھیج دیا -

مدروس کے متارکے کا فیصلہ ہو گیا (۳۰- اکتوبر)

مدروس میں متارکہ جس پر ۳۱ - سے عمل ہونا تھا۔ ترکوں نے آبنائیں کھول دیں ، اتحادی قیدی واپس کر دئے ، فوجیں میدان جنگ سے ہٹا لیں اور وسط یورپ یعنی آسٹریا اور جرمنی سے سیاسی تعلقات توڑ لئے ، اور ترک علاقوں کو فوجی کاروائیوں کے لئے اتحادیوں کے حوالے کر دیا - ۱۲- نومبر کو اتحادی بیڑہ در دانیال سے گزر کر ۱۳- نومبر کو قسطنطنیہ پہنچ گیا -

---

۱- Town Shend -

۲- Calthorpe -

Marfat.com

اٹھائیسواں باب

مصر و سودان

سنہ ۱۹۱۴ء - سنہ ۱۹۳۸ء

سنہ ۱۹۱۴ء - سنہ ۱۹۲۰ء مصر کے متعلق اعلان کہ برطانیہ نے اسے زیر حمایت لے لیا (۱۸- دسمبر ۱۹۱۴ء) - خدیو عباس حلمی کی معزولی (۱۹- دسمبر) اور اس کے چچا حسین کامل (۱۹۱۴ء - ۱۹۱۷ء) کی مسند نشینی - اس وقت فرمانروائے مصر کے لئے خدیو کے بجائے ،،سلطان،، کا لقب تجویز کیا گیا تھا - حسین کامل کے بعد اس کا بھائی احمد فواد سلطان بنا (۱۹۱۷ء - ۱۹۳۶ء) بعد ازاں اس نے بادشاہ (ملک) کا لقب تجویز کیا -

مصر کے قوم پروروں نے سعد زغلول کی سر کردگی میں آزادی کے لئے جد و جہد شروع کر دی اور فیصلہ کیا کہ وہ پیرس جائیں گے جہاں جنگ یورپ کے بعد صلح کی کانفرنس ہو رہی تھی اور وہاں آزادی کا مطالبہ پیش کریں گے - حکومت نے سعد زغلول اور دوسرے قوم پرور لیڈروں کو گرفتار کر کے مالٹا بھیج دیا (۸- مارچ ۱۹۱۹ء) تاکہ وہ صلح کانفرنس میں نہ جا سکیں - قوم پرور جماعت جو بعد ازاں ”وفد“ کے نام سے مشہور ہوئی - زمانہ جنگ میں بہت ترقی کر گئی تھی - اس

Marfat.com

لئے کہ اہل مصر برطانیہ کے طور طریقوں سے سخت غصے میں آ گئے تھے - (مزدوروں کی جبری بھرتی ، فوج کے لئے رسد اور دوسرے سامان کی حکماً طلبی وغیرہ) - اس جماعت کا دستورالعمل یہ تھا کہ مصر کے لئے آزادی کامل حاصل کی جائے - زغلول کی جلا وطنی پر زبردست قومی شورش رو نما ہوئی - جسے فیلڈ مارشل ایلن بی کے زیر قیادت برطانوی فوج نے فرو کیا -

ایلن بی کو مصر کے لئے ھائی کمشنر مقرر کر دیا گیا (۱۷- اکتوبر) - لارڈ ملنر[۱] کے ماتحت ایک کمیشن کا تقرر (۹- دسمبر ۱۹۱۹ء - ۶- مارچ ۱۹۲۰ء) جس کا وظیفہ یہ تھا کہ بد امنی کے واقعات کی چھان بین کرے اور مصر کے آینده انتظام کے بارے میں تجاویز ترتیب دے -

سنہ ۱۹۲۰ء - سنہ ۱۹۲۲ء مجلس قانون ساز نے آزادی کی حمایت میں قرار داد منظور کی (۱۰- مارچ ۱۹۳۰ء) - لندن میں زغلول اور ملنر کے درمیان گفت و شنید (۷- جون - ۹- نومبر) - ملنر کی رپورٹ شائع ہو گئی (۲۸- فروری ۱۹۲۱ء) - اس میں سفارش کی گئی تھی کہ مصر کو آزادی مل جانی چاھئے لیکن برطانوی مفاد کے متعلق تحفظات کا انتظام ضروری ھے - زغلول کی مراجعت (۵- اپریل) - قوم پروروں کے حملے حکومت پر - غیر ملکیوں کے خلاف بے شمار ہنگامے - جن میں بہت سے آدمی مارے گئے -

لندن میں مزید گفت و شنید (۱۲- جولائی - ۲۰- نومبر) جس میں مصر کی طرف سے صرف عدلی پاشا وزیراعظم نے حصہ لیا - یہ گفت و شنید مصر میں برطانوی افواج کے باقی رکھنے پر منقطع ہو گئی - زغلول اور دوسرے قوم پروروں کو پھر

۱- Milner -

جلا وطن کر دیا گیا (۲۲- دسمبر) - حزب وفد نے پر امن مزاحمت کی پالیسی کا اعلان کر دیا (۲۳- جنوری ۱۹۲۲ء) -

سنہ ۱۹۲۲ء - سنہ ۱۹۲۴ء برطانیہ نے یک طرفہ اعلان سے حفاظت (پروٹیکٹوریٹ) کو ختم کر دیا - مصر کی طرف سے اعلان آزادی - بعض مسائل گفت و شنید کے محتاج تھے - مثلاً وسائل حمل و نقل کا بچاؤ، ملک کا دفاع، غیر ملکی باشندوں کی حفاظت، سوڈان کا مستقبل - ان کا فیصلہ گفت و شنید پر موقوف رکھا گیا -

فواد اول نے بادشاہ (ملک) کا لقب اختیار کیا (۱۵- مارچ) برطانیہ نے زغلول پاشا کو رہا کر دیا (۴- اپریل ۱۹۲۳ء) - دستور اساسی کا اعلان (۱۹- اپریل) - اس میں دو ایوان رکھے گئے تھے - ایک سینٹ (دارالامرا) دوسرا چیمبر (ایوان عام) - ایوان عام کے تمام ممبر اور سینٹ کے ۳/۵ ممبر انتخاب کے ذریعے سے پر ہونے تجویز ہوئے - انتخابات میں حزب وفد کو بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی (۲۷- ستمبر) - سعد زغلول وزیر اعظم (۲۸- جنوری ۱۹۲۴ء) - برطانیہ کے خلاف وسیع ہنگامے (۱۴ - ۱۵- جون) - سعد زغلول اور رامزے میکڈانلڈ کے درمیان کانفرنس (۱۵- ستمبر - ۲- اکتوبر) - مسائل محفوظہ کے متعلق اتفاق رائے نہ کر سکا -

سنہ ۱۹۲۴ء - سنہ ۱۹۲۶ء مصری فوج کے سردار اور سوڈان کے گورنر سر لی سٹیک[1] کی وفات جسے ایک جوشیلے محب وطن نے قتل کیا (۱۰- نومبر) - حکومت مصر نے اس واقعے پر فوراً اظہار افسوس کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ اس کے ذمہ داروں کو سزا دے گی -

---

۱- Lee Stack -

Marfat.com

برطانیه کا الٹی میٹم (۲۲- نومبر) - اس میں چار مطالبے کئے گئے -

۱ - ذمہ داران قتل کو سزا دی جائے -
۲ - معافی مانگی جائے -
۳ - سیاسی مظاہروں کو دبا دیا جائے
۴ - سودان سے فوجیں ہٹا لی جائیں -

زغلول نے چوتھے کے سوا تمام منظور کر لئے - حکومت برطانیہ نے اصرار کیا تو زغلول نے احتجاج کرتے ہوئے وزارت سے استعفیٰ دے دیا - اس کے جانشین نے چوتھا مطالبہ بھی مان لیا (۲۴- نومبر) -

سر جارج لائڈ ھائی کمشنر مقرر ھؤا (۱۶- فروری ۱۹۲۵ء)

حزب وفد پھر انتخابات میں کامیاب ھؤا (۱۹- مارچ) - زغلول ایوان عام کا صدر بن گیا - قوم پروروں نے حکومت کے پورے کاروبار میں تعطل پیدا کر دیا - پارلیمنٹ بار بار توڑی گئی - ھر مرتبہ قوم پرور نئے انتخابات میں اکثریت حاصل کر لیتے -

بند مکوار (دریائے سنعار پر) کا افتتاح (۱۱- جنوری ۱۹۲۶ء)

دریائے نیل کے پانی سے استفادے کے سلسلے میں یہ ایک اھم مرحلہ تھا - سودان میں زراعت کی ترقی پر مصریوں کا اضطراب - انہیں یہ اندیشہ پیدا ھؤا کہ کہیں مصر پانی کے مطلوب ذخائر سے محروم ھی نہ ھو جائے -

۱۹۲۷ء - ۱۹۲۸ء ثروت پاشا وزیر اعظم (۱۸- اپریل ۱۹۲۷ء) - برطانیہ کے ساتھ نئے معاھدے کی تجویز جس میں دس سال تک فوجی قبضے کا موقع رکھا گیا تھا - زغلول پاشا کی وفات (۲۳- اگست) - مصطفیٰ نحاس پاشا حزب وفد کا لیڈر بن گیا -

Marfat.com

مجوزہ معاہدے کے متعلق لندن میں مزید گفت و شنید (۳۰- اکتوبر - ۸- نومبر) - مصری پارلیمنٹ نے مجوزہ معاہدہ اس بنا پر رد کر دیا کہ اسے مصر کی آزادی سے کوئی مناسبت نہ تھی (۴- مارچ ۱۹۲۸ء) - نحاس پاشا وزیر اعظم (۱۶- مارچ) - برطانیہ کا الٹی میٹم (۲۱- مارچ) - اس کا مدعا یہ تھا کہ حکومت مصر کو اجتماع عام کی آزادی کا مسودۂ قانون منظور کرانے سے روکے - نحاس پاشا کی بر طرفی (۲۵- جون) - محمد محمود پاشا (حزب السیاست) وزیر اعظم بن گیا - پارلیمنٹ تین سال کے لئے ختم (۱۹- جولائی) - اخبارات اور اجتماعات کی آزادی معطل کر دی گئی -

۱۹۲۹ء - ۱۹۳۰ء لندن میں گفت و شنید کا از سر نو آغاز (۸- مارچ ۱۹۲۹ء - یکم مئی ۱۹۲۹ء) - اھل مصر کو امید تھی کہ لیبر پارٹی کی حکومت مراعات دے دے گی - نیل کے پانیوں کے متعلق معاہدہ (۷- مئی) - قرار پایا کہ صرف نیل ازرق کا پانی سوڈان کے لئے استعمال ہوگا اور نیل ابیض کا پانی مصر کے لئے محفوظ رہے گا -

برطانیہ کے ساتھ نئے معاہدے کی تجویز (۶- اگست) - طے ہو گیا کہ برطانیہ کا فوجی تصرف ختم ہو جائے اور اس کی جگہ ایک فوجی معاہدہ کر لیا جائے - برطانوی فوجیں نہر سویز کے صرف مصری حصوں میں موجود رہیں گی - مصر جمیعۃ اقوام میں شامل ہو جائے گا اور سوڈان مصر اور برطانیہ کی مشترکہ نگرانی میں رکھا جائے گا -

سر پرسی لورین۱ ھائی کمشنر مقرر ھؤا (۸- اگست) - دستور کی بحالی (۳۱- اکتوبر) - حزب وفد نے پھر انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل کی - نحاس پاشا وزیر اعظم (یکم جنوری ۱۹۳۰ء)

۱- Percy Loraine -

Marfat.com

مجوزہ معاہدے کے متعلق لندن میں گفت و شنید جو سوڈان کے مسئلے پر ناکام رہی۔

اسماعیل صدقی پاشا وزیر اعظم (۲۹- جون) - اسے بادشاہ نے نامزد کیا تھا۔ اس لئے کہ وہ قابل منتظم تھا اور سمجھا جاتا تھا کہ عالمگیر سرد بازاری کے باعث جو نازک داخلی الجھنیں پیدا ہو گئی ہیں۔ صدقی پاشا ان سے بخوبی عہدہ بر آ ہو سکے گا۔ برطانیہ کے ساتھ فیصلہ اس وقت تک کے لئے معرض التوا میں ڈال دیا جائے گا جب تک حزب وفد کمزور نہ ہو جائے۔ حزب وفد نے حکومت سے لا تعاون کی پالیسی اختیار کر لی اور مالیہ ادا نہ کرنے کی تحریک شروع کر دی۔ قوم پروروں کے ہنگامے ملک بھر میں عام ہو گئے۔

۱۹۳۰ء-۱۹۳۴ء

نئے دستور کا نفاذ (۲۲- اکتوبر) - اس کے مطابق ایوان بالا کے $\frac{۳}{۵}$ ممبر نامزد کرنے کا فیصلہ ہؤا۔ ایوان عام کے لئے بالواسطہ انتخابات تجویز کئے گئے۔ قوم پروروں کی طرف سے شدید احتجاجات اور فسادات۔ حزب سیاست اور حزب وفد کا اتحاد، بادشاہ اور صدقی پاشا دونوں کے خلاف۔

صدقی پاشا نے حزب خلق کے نام سے اپنی پارٹی بنائی (۸- دسمبر)۔

مصر و عراق کے درمیان معاہدۂ دوستی (۱۱- اپریل ۱۹۳۱ء) - یہ اس سلسلے کی پہلی کڑی تھی جس کے مطابق مصر نے اپنے آپ کو عرب حکومتوں سے وابستہ کیا اور دنیائے عرب کے مشترکہ مسائل کے لئے متفقہ راہ اختیار کرنے کا فیصلہ ہؤا۔

انتخابات (مئی) - حزب وفد کو جلسے کرنے کی ممانعت نیز بعض دوسری تشدد آمیز تدبیروں کے باعث حکومت کی پارٹی کامیاب ہوئی۔

Marfat.com

مسیحیوں اور مسیحی مشنریوں کے خلاف ہنگامے (جون ۱۹۳۳ء) - دفاع اسلام کے لئے ایک مجلس کا قیام - خرابی صحت کی بناء پر صدقی پاشا کا استعفیٰ (۲۱- ستمبر) - قصر شاہی کی مقرر کی ہوئی وزارت کامیاب نہ ہو سکی تو بادشاہ نے محمد توفیق نسیم کی وزارت منظور کر لی (نومبر ۱۹۳۴ء) - نئے وزیر اعظم نے مصالحت کی پالیسی اختیار کی اور وفد کو سر گرمیاں جاری رکھنے کی اجازت دے دی - نیز اس نے اصرار کیا کہ ۱۹۳۰ء کا دستور معطل کر دیا جائے - ۱۹۲۳ء کے دستور کی بحالی کے لئے قوم پروروں نے بہت زور دیا - برطانیہ کے مشورے کی بنا پر یہ مطالبہ نہ مانا گیا -

۱۹۳۵ء - ۱۹۳۶ء

حبشہ میں نازک حالات (۱۹۳۵ء) - اس موقع پر قوم پروروں نے زبردست جد و جہد شروع کر دی (۱۳- نومبر - ۲- دسمبر) - تمام جماعتوں کا اتحاد - ان کا مقصد یہ تھا - کہ برطانیہ کو امداد کی ضرورت ہے - اس سے فائدہ اٹھا کر زیادہ مراعات حاصل کر لینی چاہئیں -

۱۹۲۳ء کے دستور کی بحالی ، جس کے لئے قوم پرور مدت سے مطالبہ کر رہے تھے (۱۲- دسمبر) - علی ماہر پاشا کی وزارت (۲۲- جنوری ۱۹۳۶ء) - اس وزارت کا تعلق کسی پارٹی سے نہ تھا اور مقصود یہ تھا کہ بحال کئے ہوئے دستور کو جاری کر دیا جائے - شاہ فواد کی وفات (۲۸- اپریل) -

فاروق (پیدائش ۱۹۲۰ء) کی تخت نشینی (۱۹۳۶ء - ۱۹۵۲ء) - اس کی مسندنشینی نے بادشاہ کی جانب سے اختیارات کے غصب کا مستقل خطرہ ختم کر دیا - نیا حکمران چونکہ طبیعت کا سادہ اور وضع و طرز عمل میں جاذب تھا - اس لئے اس نے وسیع ہردلعزیزی حاصل کر لی -

Marfat.com

انتخابات میں قوم پروروں نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی ۔ نحاس پاشا کی سر کردگی میں حزب وفد کی نئی وزارت فی الفور بنائی گئی (۱۰- مئی) - اس وزارت نے برطانیہ کے ساتھ نئے معاہدے کے لئے بات چیت کی ۔

مصر و برطانیہ کا نیا معاہدہ

یہ معاہدہ ۲۶- اگست کو ہؤا - فیصلہ ہو گیا کہ برطانیہ تمام فوجیں نکال لے گا - صرف دس ہزار آدمی نہر سویز کے حلقے میں رہ جائیں گے (جنگ کے زمانے میں تعداد بڑھائی جا سکے گی) - اسکندریہ میں انگریزوں کا بحری مرکز صرف آٹھ سال باقی رہے گا - مصریوں کو سودان میں لا محدود داخلے کی اجازت ہوگی - مصری فوجیں سودان واپس چلی جائیں گی - مصر میں غیر ملکیوں کو جو مراعات حاصل ہیں ، ان کی تنسیخ پیش نظر رہے گی - مصر جمیعۃ اقوام کا ممبر بن جائے گا - مصر اور برطانیہ کے درمیان بیس سال کے لئے معاہدہ ہو جائے گا - اس مدت کے انقضاء پر معاہدے کے بارے میں از سر نو غور کیا جائے گا - اگرچہ بعض عناصر نے اس معاہدے پر نکتہ چینی کی لیکن مصری پارلیمنٹ نے ۲۲- دسمبر کو اس کی تصدیق کر دی - ایک برطانوی فوجی مشن اس غرض سے مصر پہنچا (۱۳- جنوری ۱۹۳۷ء) تاکہ حکومت مصر کو فوج کی تربیت کے متعلق مشورے دے - ۱۹۳۸ء میں عام فوجی تربیت کا اصول نافذ کر دیا گیا ۔

۱۹۳۷ء۔۱۹۳۸ء

مانٹرو کانفرنس[۱] (۱۲- اپریل ۱۹۳۷ء - ۸- مئی ۱۹۳۷ء) - کانفرنس ان طاقتوں کے درمیان ہوئی تھی جنھیں مصر میں خاص حقوق حاصل تھے - معاہدہ ہؤا

۱- Montreux Conference -

Marfat.com

که خاص حقوق منسوخ کر دئے جائیں ، البتہ بارہ سال کے لئے مخلوط عدالتیں جاری رہیں اور فوجداری مقدمات بھی ان کے دائرۂ عمل میں شامل کر دئے جائیں (پہلے یہ مقدمات قونصلوں کی مقررہ عدالتوں میں دئے جاتے تھے) ۔ جمیعۃ اقوام کا ایک خاص اجلاس منعقد کرکے مصر کو اس کا ممبر بنا لیا گیا (۲۶- مئی) ۔

شاہ فاروق نے کشمکش کے بعد نحاس کی وزارت موقوف کر دی (۳۰- دسمبر) ، اور حزب سیاست کے لیڈر محمد محمود پاشا کو وزیر اعظم بنایا ۔ حزب وفد مدت تک برطانیہ کی مخالفت کی بنا پر ہردلعزیز بنا رہا تھا ۔ برطانیہ سے تصفیہ ہوگیا تو حزب وفد میں اختلال شروع ہؤا ۔ پارٹی کے اندر نحاس پاشا کی مخالفت ۔ اس وجہ سے بعض ذی اثر ممبر الگ ہوگئے اور بعض الگ کر دئے گئے ۔

بادشاہ نے پارلیمنٹ توڑ دی (۲- فروری ۱۹۳۸ء) ۔ اس میں وفد کی اکثریت قائم تھی ۔ انتخابات میں حکومت کی پارٹی کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی ۔ نحاس کو نشست بھی نہ ملی ۔ حزب وفد کا ملاً گہنا گیا ۔ جون میں وزیر اعظم نے اپنی وزارت میں بعض ان قوم پروروں کو شامل کر لیا جو پہلے اختلاف کرتے رہے تھے ۔ بین الاقوامی تناؤ کے ماتحت حکومت نے وسیع پیمانے پر جنگی تیاریوں کا فیصلہ کیا (ہوائی فوج ، بحری فوج ، سامان جنگ کے کارخانے وغیرہ) ۔

Marfat.com

اُنتیسواں باب

جمہوریہ ترکیہ

سنہ ۱۹۱۸ء - سنہ ۱۹۳۹ء

محمد سادس سلطان (۴- جولائی - یکم نومبر ۱۹۱۸ء)

متارکے کے نتائج ترکی افواج کی شکست (۴- اکتوبر) - انور پاشا اور طلعت پاشا ملک سے چلے گئے - متارکہ مدروس (۳۰- اکتوبر) قسطنطنیہ کا نظم و نسق اتحادیوں کی افواج نے سنبھال لیا (۸- دسمبر) - داماد فرید پاشا کی وزارت (۷- مارچ ۱۹۱۹ء) - اس کی پالیسی یہ تھی کہ فاتح طاقتوں سے تعاون کیا جائے -

ادالیہ میں اطالویوں کا ورود (۲۹- اپریل) - جنوبی و مغربی اناطولیہ پر قابض ہونے کے سلسلے میں یہ پہلا قدم تھا - سمرنا میں یونانیوں کا ورود (۱۴- مئی) - اتحادی اس ورود کی منظوری دے چکے تھے -

مصطفٰی کمال پاشا پیدائش (۱۸۸۰ء) - در دانیال کی جنگ اور شام کی آخری لڑائیوں کا ہیرو - نہایت سر گرم قوم پرور - فوج نمبر ۳ کے انسپکٹر کی حیثیت سے سمسون پہنچا (۱۹- مارچ

Marfat.com

۱۹۱۹ء)۔ اس نے ترکی کا مزید تجزیہ روکنے کے لئے فوراً مزاحمت کا بندوبست شروع کر دیا ۔ سلطان نے اس کی بر طرفی کا حکم دے دیا (۸۔ جولائی) ۔ بعد ازاں قانون حفاظت سے بھی محروم کر دیا (۱۱۔ جولائی) ۔

مصطفیٰ کے زیر سرکردگی ارض روم میں قوم پروروں کا اجتماع (۲۳۔ جولائی ۔ ۶۔ اگست) ۔ سیو اس میں فوجی مجلس کا اجتماع (۴۔ ستمبر) ۔ اور اعلان سیواس (۹۔ ستمبر) ۔ اس کا مفاد یہ تھا کہ ترک علاقے متحد رکھے جائیں ۔ اتحادیوں کو تصرف کا کوئی حق نہیں ۔ آرمینا کی الگ ریاست منظور نہ کی جائے گی ۔

میثاق ملی

۱۳۔ ستمبر کو میثاق ملی کا اعلان ، جس کے چھ اصول تھے اور ان میں حق خود مختاری ، قسطنطنیہ کی حفاظت ، آبناؤں کا افتتاح ، اقلیتوں کے حقوق اور غیر ملکیوں کے لئے مخصوص مراعات کی تنسیخ بھی شامل تھے ۔

پارلیمنٹ کے انتخابات میں قوم پروروں کی کامیابی (اکتوبر) علی رضا کی وزارت جس نے قوم پروروں سے مصالحت کی پالیسی اختیار کی ۔ قسطنطنیہ میں پارلیمنٹ نے میثاق ملی کو اپنا لیا ۔ (۲۸۔ جنوری ۱۹۲۰ء) ۔ قومی تحریک کو دبانے کی غرض سے جنرل ملنے۱ اور اتحادی فوج نے قسطنطنیہ پر قبضہ کر لیا ۔ ساتھ ھی واضح کر دیا کہ اس شہر سے ترکوں کو محروم کرنا ہرگز منظور نہیں ۔ اس اقدام کا اصل مدعا یہ ھے کہ آبناؤں کو کھلا رکھا جائے اور ارمنوں کی حفاظت کی جائے ۔ قوم پروروں کی سرگرمیوں کو ھدف مذمت بنایا گیا اور بہتیروں کو جلا وطن کر دیا گیا ۔

۱۔ Milne ۔

Marfat.com

داماد فرید پاشا نے نئی وزارت بنائی - پارلیمنٹ توڑ دی گئی (۱۱- اپریل) - قوم پروروں نے انگورہ (انقرہ) میں عارضی حکومت بنا لی اور مصطفیٰ کمال پاشا کو اس حکومت کا صدر تجویز کیا گیا - سویٹ روس کے ساتھ قوم پروروں کا فوجی معاہدہ جس کے مطابق ضروری سامان وغیرہ کی بہم رسانی یقینی ہو گئی (اپریل) -

معاہدہ سیورے

معاہدۂ سیورے قسطنطنیہ میں ترکی حکومت کے حوالے کر دیا گیا (۱۰- جون) - اس کی شرطیں یہ تھیں -

۱ - تمام غیر ترک علاقوں سے دستبرداری -

۲ - مملکت حجاز کی خود مختاری کا اعتراف -

۳ - شام اور فرانس کی حکم برداری -

۴ - عراق به شمول موصل نیز فلسطین میں برطانیہ کی حکم برداری -

۵ - سمرنا اور اس کے آس پاس کے علاقے کا انتظام پانچ سال تک یونانیوں کے حوالے رہے گا - بعد ازاں رائے عامہ معلوم کی جائے گی -

۶ - جزائر دواز دہ گانہ (ڈوڈیکانیز) اور جزیرہ روڈس اٹلی کو تھریس اور باقی ترکی جزیرے یونان کو دے دئے گئے -

۷ - آرمینا کی خود مختاری کا اعتراف -

۸ - آبنائیں بین الاقوامی رہیں گی اور ان کے آس پاس دونوں طرف کے علاقے کے فوجی استحکامات ختم کر دئے جائیں گے -

۹ - قسطنطنیہ اور اس کے ساتھ تھوڑا سا علاقہ شتلجہ تک نیز اناطولیہ ترکوں کے پاس رہیں گے -

Marfat.com

سلطان کی طرف سے پر زور احتجاجات اور قوم پروروں کی طرف سے شدید مخالفت ۔ انہیں عوام کی طرف سے روز افزوں امداد ملنے لگی ۔

یونانیوں نے قوم پروروں کے خلاف پیش قدمی شروع کر دی (۲۲- جون) ۔ لائڈ جارج نے بڑے زور شور سے ان کی حوصلہ افزائی کی ۔ وہ چاہتا تھا کہ ترکوں سے شرائط صلح منوانے کے لئے یونانیوں کو آلہ کار کے طور پر استعمال کرے ۔ یونانیوں نے ترکوں کو شکست دی (۲۴- جون) اور بروصہ پر قبضہ کر لیا (۹- جولائی)۔ ادرنہ (اڈریانوپل) یونانیوں کے حوالے (۲۵- جون) ۔

حکومت قسطنطنیہ نے معاہدۂ سیورے پر دستخط کر دئے (۱۰- اگست) ۔ اس وقت سے قوم پروروں اور سلطانی حکومت کے درمیان قطعی طور پر انقطاع علائق کا سلسلہ شروع ہو گیا ۔

مصطفیٰ کمال کی جدوجہد جمہوریہ آرمینیا کے خلاف قوم پروروں کی مہم اور قارص پر قبضہ (۲۱- اکتوبر) ۔ قوم پروروں نے قارص اور ارداہن کے علاقے لے لئے اور ان کے پاس صرف اریوان کا صوبہ رہ گیا (جو بعد میں سویٹ روس کا جزو بن گیا) ۔ ساتھ ہی ارمنوں اور قوم پرور ترکوں کے درمیان معاہدہ صلح ہو گیا (۳- دسمبر) ۔

مجلس انقرہ نے قانون اساسی منظور کیا (۲۰- جون ۱۹۲۱ء) ۔ اس کے مطابق قرار پایا کہ حکمرانی کے اصل مالک عوام ہیں ۔ پارلیمنٹ کا انتخاب بالغوں کے حق رائے کی بناء پر ہوگا ۔ ذمہ دار وزارت بنائی جائے گی اور صدر کو وسیع اختیارات حاصل ہوں گے ۔

Marfat.com

لندن میں کانفرنس (فروری) ـ اس میں اتحادی طاقتوں نیز قسطنطنیه اور انقره کی حکومتوں اور یونان کے نمایندے شریک تھے ـ تصفیه کی کوششیں ناکامی پر منتج ہوئیں ـ

اٹلی سے مصطفیٰ کمال کا معاهده (۱۳- مارچ) ـ اس کی رو سے اٹلی نے اناطولیه کا تخلیه منظور کر لیا اور اسے اقتصادی مراعات دے دی گئیں ـ اٹلی کی آخری فوج ترکی سے جون میں نکل گئی ـ

سویٹ روس سے معاهده (۱٦- مارچ) ـ اس کے مطابق ترکوں نے باطوم چھوڑ دیا ـ روس نے قارص اور اردا ھن پر ترکوں کے قبضے کا اعتراف کر لیا ـ

یونان کی طرف سے نئے جارحانه اقدام کا آغاز

مجاہد ترکوں کی جواں مردی (۲۳- مارچ) ـ انهوں نے افیون قره حصار اور اسکی شهر پر قبضه کر لیا (۲۸ - ۳۰- مارچ) ، لیکن ترکوں نے انہیں پیچھے دھکیل دیا (۲- اپریل) ـ جنگ کوتاهیه (۱٦ - ۱۷- جولائی) ـ یونانی کوتاهیه نیز افیون قره حصار اور اسکی شهر پر قابض ہوگئے ـ

جنگ سقاریه (۲۴- اگست - ۱٦- ستمبر) ـ ترکوں نے انتہائی جانبازی سے مدافعت کا انتظام کیا ـ یونانی انقره پہنچنے میں ناکام رہے ـ اگرچه اتحادی طاقتوں نے اس جنگ میں غیر جانبداری کا اعلان کر دیا تھا اور بیچ بچاؤ کے لئے وہ کوشاں رہے لیکن لائڈ جارج جارحانه اقدام میں یرنانیوں کی حوصله افزائی کرتا رہا ـ

معاهده قارص (۱۳- اکتوبر) ـ ترکوں نے آرمینیا میں سویٹ جمہوریت تسلیم کر لی ـ فرانس اور مصطفیٰ کمال کے درمیان مفاهمت (فرینکلن بوئلان مفاهمت ۲۰- اکتوبر) ـ اس کے بعد سلیشیا

Marfat.com

میں مہینوں تک کشمکش کا سلسلہ جاری رہا ، جسے فرانس نے خالی کر دینے کا عہد کر لیا تھا اور اس کے بدلے میں اقتصادی مراعات لے لی تھیں -

فاتحانہ اقدامات

اب اتحادی طاقتیں معاہدہ سیورے میں ایک حد تک نظر ثانی پر راضی ہو گئیں اور انہوں نے یونانی و ترکی کا جھگڑا بھی ختم کرانے کی کوشش کی (۲۶- مارچ ۱۹۲۲ء) - ترکوں نے اس وقت تک متارکے سے انکار کر دیا جب تک یونان کا ایک ایک سپاھی اناطولیہ سے نکل نہ جائے - ثالثی کی مزید کوشش (جون) بھی بے نتیجہ رہی -

اتحادیوں نے یونانیوں کو الٹی میٹم دے دیا (۲۹- جولائی) اور قسطنطنیہ پر قبضے کی ممانعت کر دی (۲۹- جولائی) .. ترکوں کی جانب سے یونان کے خلاف جوابی جارحانہ اقدامات کا آغاز - افیون قرہ حصار پر قبضہ (۳۰- اگست) - بروصہ پر قبضہ (۵- ستمبر) - یونانی فوجوں کی شکست فاش اور وہ بے ترتیبی سے ساحل کی طرف بھاگیں - ترکوں نے سمرنا لے لیا (۹ - ۱۱- ستمبر) ، جسے یونانی آگ لگا کر بڑی حد تک برباد کر چکے تھے -

لائڈ جارج کی ناکام تگ و دو

لائڈ جارج نے مجاھد ترکوں کے مقابلے میں آبناؤں کو بچانے کے لئے اتحادی طاقتوں اور نو آبادیوں سے امداد کی اپیل کی - فرانس اور اٹلی نے منفیانہ طرز عمل اختیار کیا - نو آبادیوں میں سے صرف آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ نے اس معاملے سے ایک حد تک دلچسپی لی - جنرل هیرنگٹن[۱] کے ماتحت انگریزی فوج چناق میں اتاری گئی (۱۶- ستمبر) -

---

۱- Harrington -

Marfat.com

مدانیہ کی کانفرنس اور مفاہمت ۔ اس میں ایک طرف اتحادیوں کے نمایندے تھے ، دوسری طرف عصمت پاشا ترکوں کی نمایندگی کر رہے تھے (۳ - ۱۱- اکتوبر) ۔ اتحادی اس امر پر راضی ہوگئے کہ مشرق تھریس اور ادرنہ (ایڈریانوپل) ترکوں کو واپس کر دئے جائیں گے ۔ ترکوں نے بین الاقوامی نگرانی کے ماتحت آبناؤں کو غیر مسلح رکھنا منظور کر لیا ۔

مصطفیٰ کمال نے سلطنت کے خاتمے کا اعلان کر دیا (یکم اکتوبر) ۔ سلطان محمد سادس برطانوی جنگی جہاز میں سوار ہوکر قسطنطنیہ سے بھاگ گیا ۔ محمد سادس کے چچیرے بھائی عبدالمجید خاں کی خلافت کا اعلان (۱۸- نومبر) ۔

معاہدہ لوزان ۲۴- جولائی ۱۹۲۳ء

ترکوں اور اتحادیوں کے درمیان صلح کی غرض سے لوزان میں کانفرنس کا انعقاد (۲۰- نومبر) ۔ ۴- فروری ۱۹۲۳ء کو کانفرنس تھوڑی دیر کے لئے رک گئی اس لئے کہ غیر ملکیوں کے خاص حقوق کی تنسیخ اور موصل کے درجے پر بہت گرم باتیں ہوئی تھیں ۔ ۲۳- اپریل سے پھر اس کے اجلاس شروع ہو گئے اور ۲۴- جولائی کو یہ پایۂ اتمام پر پہنچی ۔

جو معاہدہ ہؤا وہ معاہدۂ لوزان۱ کے نام سے مشہور ہے ۔ اس کے مطابق ترک ان تمام علاقوں سے دستبردار ہوگئے جن کی آبادی میں اکثریت غیر ترکوں کی تھی اور یہ دوران جنگ میں ترکوں کے ہاتھ سے نکل چکے تھے ۔ مشرق تھریس کا علاقہ دریائے مرطزا۲ تک ترکوں کو مل گیا ، اس کے ساتھ

۱- Lausanne -

۲- Maritza -

Marfat.com

قرہ غاچ بھی انہیں کے حوالے ہو گیا ۔ امبروس۱ اور ٹینی ڈوس۲ ترکی کو مل گئے اور بحیرہ ایجہ کے باقی تمام جزیرے یونان کو واپس کر دئے گئے ۔ اٹلی جزائر دوازدہ گانہ (ڈوڈیکا نیز) پر قابض رہا اور قبرص برطانیہ نے سنبھالے رکھا ۔ غیر ملکیوں کے خاص حقوق منسوخ کر دئے گئے ۔ ترکوں نے وعدہ کیا کہ وہ عدالتی نظام کی اصلاح کریں گے ۔ ترکوں نے اقلیتوں کی حفاظت کے معاهدے بھی منظور کر لئے ، کوئی تاوان قبول نہ کیا ۔ آبناؤں کے استحکامات ختم کر دئے گئے اور اعلان ہوگیا کہ آبنائیں صلح و جنگ دونوں کے زمانے میں تمام قوموں کے لئے کھلی رہیں گی بشرطیکہ ترک غیر جانبدار رہیں ۔ اگر ترک جنگ میں شریک ہو جائیں تو دشمنوں کے جہازوں کو داخلے کی اجازت نہ ہوگی غیر جانبدار ملکوں کے جہاز بد ستور آتے جاتے رہیں گے ۔

یونانیوں اور ترکوں کے درمیان ایک جداگانہ معاہدہ ہؤا جس کے مطابق دونوں ملکوں نے اپنی اپنی آبادی کا جبری مبادلہ منظور کر لیا ۔

قسطنطنیہ کا تخلیہ (۲۳۔ اگست) ۔ اتحادی فوجیں نکل گئیں ، ترکوں نے ۶۔ اکتوبر کو اس پر قبضہ کر لیا ۔ دولت ملیہ ترکیہ کا آیندہ دارالحکومت انقرہ قرار پایا (۱۴۔ اکتوبر) ۔ ترکی جمہوریت کا رسمی اعلان (۲۹۔ اکتوبر) ۔ مصطفیٰ کمال صدر تجویز ہوئے ، عصمت پاشا وزیر اعظم بن گئے ۔

۱۹۲۴ء۔ ۱۹۲۵ء خلافت کی تنسیخ (۳۔ مارچ ۱۹۲۴ء) ۔ خاندان عثمان کے تمام افراد جلا وطن کر دئے گئے ۔ دستور

۱- Imbros -

۲- Tenedos (یہ دونوں جزیرے دردانیال کے دھانے پر واقع ہیں) ۔

Marfat.com

کی منظوری (۲۰- اپریل) - یہ قانون اساسی کی تفصیلات پر مشتمل تھا - موصل کی حیثیت کے متعلق انگریزوں اور ترکوں کے درمیان جھگڑا (٦- اگست) - معاھدہ لوزان میں اس معاملے کو غیر منفصل چھوڑا گیا تھا - یہ جھگڑا جمعیت اقوام کے پاس تصفیے کے لئے پیش کر دیا گیا - جمعیت اقوام کی کونسل نے عارضی خط (برسلز لائن) لگا دیا جو دونوں فریقوں کے درمیان حد قرار پایا - اس کے مطابق موصل کا بڑا حصہ عراق کو مل گیا -

کردستان میں زبردست بغاوت (فروری - اپریل ۱۹۲۵ء) - اس بغاوت کا مدعا یہ تھا کہ ترکی حکومت کی مذھبی پالیسی کی مخالفت کی جائے اور کردستان کے لئے آزادی حاصل کی جائے - اس بغاوت کو فرو کرنے کے لئے بڑی جد و جہد اور خوں ریزی ھوئی - بغاوت کے لیڈروں کو موت کی سزا دی گئی - اس بغاوت کی وجہ سے نیز مصطفیٰ کمال کے خلاف قاتلانہ اقدامات کے باعث صدر کے اختیارات بہت وسیع ھو گئے -

تعدد ازواج کی تنسیخ اور قانون طلاق کا نفاذ (اگست) - علماء کے حلقے توڑ دئے گئے (۲- ستمبر) - یہ اقدام ان قدامت پسندوں کے لئے شدید ضرب کی حیثیت رکھتا تھا جو مصطفیٰ کمال کی اصلاحات کے مخالف تھے - ترکی ٹوپی پہننے کی ممانعت (نومبر) - عورتوں کے لئے برقعہ پہننا اختیاری بنا دیا گیا لیکن رحجان یہی تھا کہ اس کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے - جمعیت اقوام کی کونسل نے موصل کا آخری فیصلہ کر دیا (١٦- دسمبر) تیل کے بیش بہا چشمے اور بہت بڑا علاقہ عراق کو دے دیا گیا - ترکوں کی طرف سے اس کے خلاف شدید احتجاجات -

Marfat.com

سوویٹ روس کے ساتھ اتحاد (۱۷- دسمبر) - اس کے مطابق گہرے سیاسی اور اقتصادی تعاون کا بندوبست ہوگیا -

۱۹۲۶ء - ۱۹۲۸ء نئے دیوانی اور فوجداری قانون اور نئے تجارتی ضوابط کا نفاذ (جنوری و فروری ۱۹۲۶ء) - یہ قوانین سوئٹزرلینڈ ، اٹلی اور جرمنی کے نظاموں پر مبنی تھے - برطانیہ سے معاہدہ (۵- جون) - اس کے رو سے موصل کا مسئلہ جمعیت اقوام کے فیصلے کے مطابق طے کر لیا گیا - قانونی شادی ۱ لازمی قرار دی گئی (یکم ستمبر) -

انتخابات (۲- ستمبر ۱۹۲۷ء) - مصطفیٰ کمال کو پارٹی (خلق فرقہ سی یعنی حزب العوام) کی طرف سے تمام امیدواروں کو نامزد کرنے کا اختیار دے دیا گیا - گویا وہ پارٹی کے مختار کل بن گئے - قومی مجلس میں مصطفیٰ کمال کی تاریخی تقریر (۱۵- اکتوبر) - اس تقریر میں قومی احیاء اور قومی تحریک کے مفصل حالات بیان کئے گئے - مصطفیٰ کمال کو بالاتفاق چار سال کے لئے صدر منتخب کر لیا گیا (یکم نومبر) -

دستور کی وہ دفعہ منسوخ کر دی گئی جس کے مطابق اسلام کو دولت ترکیہ کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا (۹- اپریل ۱۹۲۸ء) - اٹلی کے ساتھ پانچ سال کے لئے غیر جارحانہ معاہدہ (۳۰- مئی) - جن لوگوں کے پاس عثمانی قرضہ عامہ کے تمسکات تھے ، ادائے قرضہ کے لئے ان کے ساتھ مفاہمت (۱۳- جون) - ایران سے معاہدہ (۱۵- جون) - لاطینی رسم الخط کے نفاذ کا حکم (۳- نومبر) جس کا مفاد یہ تھا کہ پندرہ سال کے اندر یہ رسم الخط عام کر دیا جائے - پہلے اخبار اس رسم الخط میں

۱- Civil Marriage -

Marfat.com

نکلنے لگے ، پھر کتابیں اسی رسم الخط میں چھپنے لگیں - چالیس سال سے کم عمر کے ترکوں کو ہدایت کر دی گئی کہ اس رسم الخط کے سیکھنے کے لئے سکولوں میں جایا کریں - عربی اور فارسی کے الفاظ تدریجاً ترکی زبان سے نکال دئے گئے -

بلغاریہ سے معاہدہ (۶- مارچ) - اس کے ذریعے سے

سنہ ۱۹۲۹ء - ۱۹۳۰ء

متعدد متنازعہ فیہ مسائل طے ہو گئے - ترکی مصنوعات کی حوصلہ افزائی کے لئے بیرونی مال پر بھاری تحفظاتی محصول عائد کر دئے گئے (جون) - حکومت نے بڑی مستعدی سے غیر ملکیوں کو ترکی میں روپیہ لگانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا اور پہلے سے غیر ملکیوں کو جو ٹھیکے دئے گئے تھے وہ آہستہ آہستہ خود خرید لئے - کمیونسٹوں کے پراپیگنڈے کا انسداد (جون) - مصطفیٰ کمال نے روس کے ساتھ دوستی کے حدود پوری طرح واضح کر دئے - روس کے ساتھ نیا معاہدہ (۱۷- دسمبر) جس میں ۱۹۲۵ء کے معاہدے کی میعاد بڑھا دی گئی اور اس کی بعض دفعات کی مزید وضاحت کر دی گئی -

مختلف شہروں کے نام بدل دئے گئے (۲۸- مارچ ۱۹۳۰ء)- قسطنطنیہ کا نام استنبول رکھا گیا - انگورہ کا انقرہ ، سمرنا کا ازمیر اور ایڈریانوپل کا ادرنہ وغیرہ -

حزب مخالف کی تاسیس (مئی) - اس کا نام آزاد خیال جمہوری پارٹی رکھا گیا - علی فتحی بے اس کا لیڈر تھا - اس پارٹی کی اجازت بدیں غرض دی گئی کہ ملک کی سیاسی زندگی میں ایک نئی روح پیدا کی جائے - نئی پارٹی کا نصب العین یہ تھا کہ متوازن قومیت کے لئے کوشش کی جائے اور مغربی

Marfat.com

طاقتوں کے ساتھ تعاون کا سلسلہ بڑھایا جائے۔ انتخابات میں یہ پارٹی حد درجہ کمزور ثابت ہوئی لہذا علی فتحی نے اسے توڑ دیا۔ تاہم قومی مجلس میں آزاد نمایندوں کا ایک الگ گروہ بن گیا۔

کوہ ارارات کے پاس کردوں کی بغاوت (جون و جولائی)۔ ترکی اور ایران کے درمیان کشا کش۔ اس لئے کہ باغی ایران ھی سے تمام مخالفانہ کاروائیاں کر رہے تھے۔

یونان اور ترکی کے درمیان معاهده انقره (۳۰۔ اکتوبر)۔ اس کے مطابق ان لوگوں کی جائدادوں کے متعلق تصفیہ کر لیا گیا جو یونان یا ترکی سے نکال دئے گئے تھے نیز بعض دوسرے مسائل کا فیصلہ ھو گیا۔ دونوں فریقوں نے موجودہ علاقائی حدود کا اعتراف کر لیا اور یہ بھی فیصلہ ھو گیا کہ مشرق بحیرہ روم کے اندر دونوں کی بحری قوت میں مساوات ھوگی۔

ایتھنز میں پہلی بلقان کانفرنس جس میں ترک بھی شریک ھوئے (اکتوبر)۔ ترکوں نے یونان اور بلغاریہ میں مصالحت کے لئے سرگرمی سے کام کیا اور بلقانی طاقتوں میں اک گونہ اتحاد قائم ھوگیا۔

سمرنا کے نزدیک درویشوں کی بغاوت (۲۳۔ دسمبر)۔ اس وجہ سے اصلاحات کی مخالفت کو توڑنے کے لئے مزید ذرائع اختیار کئے گئے۔ اٹھائیس لیڈروں کو موت کی سزا دے دی گئی۔

۱۹۳۱ء۔ ۱۹۳۳ء روس کے ساتھ معاهده (۸۔ مارچ ۱۹۳۱ء)۔ اس کے رو سے طے ھو گیا کہ فریقوں میں سے کوئی بھی بحیرہ اسود کے بیڑے میں اس وقت تک کوئی اضافہ نہ کرے گا جب تک اضافے سے چھ ماہ پیشتر فریق ثانی کو

Marfat.com

اطلاع نہ دے دے - مصطفیٰ کمال کو دوبارہ چار سال کے لئے بالاتفاق پریزیڈنٹ چن لیا گیا (۴- مئی) - روسی نمائندہ لٹوی نوف۱ انقرہ آیا - ترکی اور روسی معاہدے میں پانچ سال کے لئے تجدید (۳۰- اکتوبر) - استنبول میں دوسری بلقانی کانفرنس (۲۰- ۲۶- اکتوبر) - ترکی اور ایرانی سرحد کے جھگڑے کا فیصلہ (۲۳- جنوری ۱۹۳۲ء) - ترکی کا وزیر خارجہ توفیق رشدی رومہ گیا (۲۵- مئی) - اٹلی کے ساتھ معاہدے میں پانچ سال کی توسیع اور دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کے لئے انتظامات - ترکی نے جمعیت اقوام میں شامل ہونے کی دعوت منظور کر لی (۱۸- جولائی) - عثمانی قرضہ ادا کرنے کے لئے نیا انتظام (۲۲- اپریل ۱۹۳۳ء) - قرضے کی رقم دس کروڑ ستر لاکھ ترکی پونڈ سے گھٹا کر اسی لاکھ ترکی پونڈ کر دی گئی - ترکی اور یونان کے درمیان دس سال کے لئے معاہدہ کہ کوئی ایک دوسرے پر حملہ نہ کرے گا -

۱۹۳۴ء - ۱۹۳۶ء صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے پنج سالہ منصوبہ (جنوری ۱۹۳۴ء) - اس منصوبے کے مطابق جن صنعتوں کا انتظام ہونے والا تھا ان میں سے زیادہ تر کی مالک حکومت تھی - کساد بازاری کی وجہ سے سخت کفایت شعاری لازمی ہوگئی - بایں ہمہ زراعت اور معدنیات کی حوصلہ افزائی کی گئی نیز ریلوں اور سڑکوں کی تعمیر جاری رہی -

معاہدہ بلقان (۹- فروری) - یہ معاہدہ ترکی ، یونان ، رومانیہ اور یوگوسلافیہ کے درمیان ہؤا ، بلغاریہ نے اس میں شمول سے انکار کر دیا - چاروں ملکوں نے بلقان میں ایک دوسرے کے

۱- Litvinov -

حدود کے احترام کا اقرار کر لیا اور وعدہ کیا کہ بلقان میں سے جس ملک نے اس معاهدے پر دستخط نہیں کئے ، اس کے خلاف باهم گفت و شنید کے بغیر کوئی کاروائی نہ کی جائے گی ۔

بحیرہ روم میں اٹلی کی پالیسی کے متعلق بے اعتمادی کے باعث سرگرم فوجی تیاریوں کا آغاز (مئی) ۔ عورتوں کو حق رائے دے دیا گیا (۱۴۔ دسمبر) اور انہیں قومی مجلس میں بیٹھنے کی اجازت مل گئی (مارچ ۱۹۳۵ء میں سترہ عورتیں ممبر منتخب ہوئیں) ۔

فیصلہ ہو گیا کہ آیندہ ہر شخص خاندانی نام استعمال کرے (یکم جنوری ۱۹۳۵ء) ۔ قومی مجلس کے ایما پر مصطفیٰ کمال نے کمال اتاترک (بابائے ترکاں) نام اختیار کیا ۔ کمال اتاترک مزید چار سال کے لئے صدر منتخب ہوگیا (یکم مارچ) ۔

حکومت ترکی نے معاہدہ لوزان کے دستخط کنندوں سے اپیل کی کہ آبناؤں کو از سر نو مستحکم کر لینے کی اجازت دی جائے (۱۱۔ اپریل ۱۹۳۶ء) ۔ یہ اپیل حبشہ پر اٹلی کے حملے سے نازک صورت حال پیدا ہو جانے کا نتیجہ تھی اور ترکوں نے اس سلسلے میں جمعیت اقوام کے مسلک کی حمایت کی تھی ۔ مانٹرو میں بین الاقوامی کانفرنس (۲۰۔ جولائی) ۔ ترکوں کی درخواست منظور کر لی گئی ۔ اٹلی نے ووٹ دینے سے احتراز کیا ۔ یوں آبنائیں از سر نو حکومت ترکیہ کے کنٹرول میں چلی گئیں ۔

۱۹۳۷ء جمعیت اقوام کی کونسل نے فرانس اور ترکی کی رضامندی کے بعد اسکندرونہ کی سنجق کے متعلق اساسی قانون منظور کر لیا ۔ یہ قانون ترکی کی اپیل پر غیر جانبدار ماہرین

Marfat.com

نے تیار کیا تھا ۔ اس سنجق کی چالیس فیصد آبادی ترکوں پر مشتمل تھی ، فرانس اور ترکی کے درمیان اکتوبر ۱۹۲۱ء میں جو معاہدہ ہؤا تھا اس میں سنجق کے انتظام کے لئے ایک خاص بندوبست کیا گیا تھا ۔ فرانس اور شام کے معاہدے (ستمبر ۱۹۳۶ء) کے بعد صورت حال بہت نازک ہو گئی اس لئے کہ معاہدہ مذکور میں شام کو آزاد کر دینے کا عہد کیا گیا تھا ۔ نئے انتظام کا مفاد یہ تھا کہ علاقے میں فوجی استحکامات نہ رہیں ، اسے خود اختیاری نظام حکومت مل جائے اور ترک آبادی کے خاص حقوق تسلیم کئے جائیں ۔ لیکن آیندہ انتخابات کے سلسلے میں فسادات جاری رہے ۔

ترکی ، ایران ، عراق اور افغانستان کے درمیان ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا میثاق (۹۔ جولائی) ۔ اس میثاق کے رو سے ترک ایشیائی سمت میں محفوظ ہوگئے جس طرح میثاق بلقان کے مطابق یورپی سمت میں محفوظ ہوئے تھے ، نیز واضح ہوگیا کہ مشرق یورپ اور مغربی ایشیا کے امن کے سلسلے میں ترکی کو بنیادی اور مرکزی حیثیت حاصل ہے ۔

مصطفیٰ کمال کے گہرے رفیق عصمت اینونو کا استعفیٰ (۲۵۔ اکتوبر) ۔ وہ ۱۹۲۵ء سے وزیر اعظم چلا آتا تھا ۔ اس کی جگہ جلال بے بایار وزیر اعظم بنا جو اپنی اقتصادی صلاحیتوں کی بنا پر حکومت کے وسیع صنعتی اور زراعتی پروگرام کا انتظام بہتر طریق پر کر سکتا تھا ۔ اسکندرونہ میں نازک حالات (۷۔ دسمبر) ۔ ترکی حکومت نے شام کے ساتھ دوستی کا معاہدہ (۳۰۔ مئی ۱۹۲۶ء) منسوخ کر دیا ۔ حکومت فرانس نے ایک فوجی مشن انقرہ بھیجا ۔ ایک دوسرے کے خلاف تلخ الزامات اور جنگی دھمکیوں کے بعد آخر فیصلہ ہو گیا ۔

Marfat.com

ترکوں اور فرانسیسیوں کا معاہدہ (۳- جولائی ۱۹۳۸ء)

۱۹۳۸ء اس کے مطابق دونوں فریقوں نے انتخابات کی نگرانی کے لئے اسکندرونہ کی سنجق میں اڑھائی اڑھائی ہزار فوج بھیج دی۔ ترک ۵- جولائی کو سنجق میں داخل ہوئے۔ ستمبر کے انتخابات میں ترکوں نے چالیس نشستوں میں سے بائیس نشستیں حاصل کیں۔ اسکندرونہ میں ایک خود اختیاری جمہوریت کے قیام کا فیصلہ ہو گیا (۲- ستمبر)۔ ترک بہ ظاہر پورے اختیارات کے مالک بن گئے اور جمہوریت کی حیثیت محض رسمی رہ گئی۔

کمال اتا ترک کی وفات (۱۰- نومبر)۔ جمہوریت کے بانی اور اس کے صدر کمال اتا ترک نے ۱۰- نومبر کو وفات پائی۔ ۱۱- نومبر کو قومی مجلس نے بالاتفاق عصمت اینونو کو صدر منتخب کر لیا۔

برطانیہ اور ترکی کے درمیان باہم امداد کا معاہدہ (۱۲- مئی)۔ ۱۹۳۹ء اس کا مفاد یہ تھا کہ اگر ترکی پر حملہ ہو یا بحیرہ روم کے حلقے میں جنگ چھڑ جائے تو دونوں فریق ایک دوسرے کو امداد دیں گے۔ اگرچہ جرمنی کے ساتھ ترکی کے گہرے اقتصادی تعلقات تھے، لیکن حکومت ترکیہ نے اپنے آپ کو برطانوی بلاک سے وابستہ کر لیا تا کہ بلقان میں جرمنی کی توسیع روکی جا سکے۔ فرانس کے ساتھ بھی اسی قسم کے معاہدے کے لئے گفت و شنید شروع ہو گئی، جس کی کامیابی کا امکان تھا، اس لئے کہ فرانس اسکندرونہ سے دستبرداری پر آمادہ تھا اور یہ علاقہ ترکوں کے حوالے ہوتا تھا۔

۲۳- جون کو فرانس اور ترکی کے درمیان ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا معاہدہ ہو گیا۔ فرانس نے اسکندرونہ کو

Marfat.com

ترکی کے حوالے کر دینے پر آمادگی ظاہر کی - اس وقت سے جمہوریہ ترکیہ مغربی طاقتوں کی ہم نوا بن گئی -

۱۹۴۵ء - ۱۹۵۰ء سوویٹ یونین (روس) نے ۱۹۲۵ء کا ترکی اور روسی معاہدہ ختم کر دیا، جس میں فریقین نے ایک دوسرے کے خلاف حملہ نہ کرنے کا اقرار کیا تھا (۱۹- مارچ ۱۹۴۵ء) - ترکی نے بعد ازاں روس کی طرف سے بعض علاقوں کا مطالبہ مسترد کر دیا نیز یہ مطالبہ بھی نہ مانا کہ بحیرہ اسود کی طاقتیں معاہدہ مانٹرو پر نظر ثانی کریں -

حزب مخالف کے لئے پے در پے مطالبے - حکومت نے حزب جمہوریہ کو تسلیم کر لیا جس کا رئیس سابق وزیر اعظم جلال بایار تھا (۸- جنوری ۱۹۴۶ء) - عام انتخابات میں نئی پارٹی نے چھیاسٹھ نشستیں حاصل کیں - حکومت کی پارٹی (خلق فرقہ سی یا حزب عوام) کو تین سو پچانویں نشستیں ملیں - حزب عوام کی طرف سے سراج اوغلو کی جگہ رسپ پیکر وزیر اعظم بنا (۳- اگست) - عصمت اینونو دوبارہ صدر منتخب ہؤا (۵- اگست) -

پریزیڈنٹ ٹرومین نے ترکی کو فوجی اور اقتصادی امداد دینے کا پروگرام شائع کیا (۱۲- مارچ ۱۹۴۷ء) - حسن سقا نے نئی وزارت بنائی (۱۰- ستمبر) -

جمہوریت کی طرف ترکی کی رفتار سست تھی اور پہلے سے یہی امید تھی - حکومت کی پارٹی (خلق فرقہ سی) اختیارات کی اجارہ داری ترک کرنے پر راضی نہ تھی - چنانچہ صدر عصمت اینونو کو بار بار خلق فرقہ سی اور حزب جمہوریہ کے درمیان ثالث بن کر یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ آخر الذکر کو بھی کچھ

Marfat.com

اختیارات دئے جائیں ۔ تدریجاً انتخابی نظام میں اصلاح ہوئی ۔ پولیس کے اختیارات محدود کر دئے گئے اور شہری حقوق بحال ہوگئے ۔ مذہبی تعلیم ۱۹۲۳ء میں بند کی گئی تھی ۔ مئی ۱۹۴۸ء میں پھر اسے پرائمری مدارس میں جاری کیا گیا ۔ ممالک غیر سے تعلقات کے سلسلے میں قابل ذکر امر یہ ہے کہ برطانیہ اور فرانس سے حملہ نہ کرنے کے جو معاہدے ہوئے تھے ، ان کا اعادہ کیا گیا ، البتہ روس سے تعلقات میں اک گونہ افسردگی پیدا ہو گئی ۔

اٹلی کے ساتھ دوستی اور مصالحت کا معاہدہ (۲۴- مارچ ۱۹۵۰ء) ۔ عام انتخابات جن سے ترکی میں جمہوریت کی بحالی مسلم ہوگئی (۱۴- مئی) ۔ حزب جمہوریہ کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی ۔ چار سو سات نشستیں اسے ملیں اور حزب عوام (خلق فرقہ سی) صرف انہتر نشستوں پر قابض ہو سکا ۔ جلال بایار صدر منتخب ہؤا اور عدنان مندرس وزیر اعظم بنا ۔ ترکی نے ساڑھے چار ہزار کا جیش کوریا میں انجمن اقوام متحدہ کی فوج کے لئے بھیجا (۲۰- ستمبر) ۔

Marfat.com

تیسواں باب

شام، فلسطین اور شرق اردن

شام و لبنان -

۱۹۱۸ء - ۱۹۲۰ء

ایک فرانسیسی بیڑے کا قبضہ بیروت پر (۵- اکتوبر ۱۹۱۸ء) بعد ازاں وہاں برطانوی فوج پہنچ گئی - امیر فیصل نے شام کی ایک جداگانہ دولت کی آزادی کا اعلان کر دیا۔ دمشق میں ایک قومی کانفرنس کا انعقاد (۲- جولائی ۱۹۵۹ء) اس نے شام کے لئے آزادی کا مطالبہ کیا - ساتھ ہی کہہ دیا کہ اگر یہ منظور نہ ہو تو شام کو امریکہ یا فرانس کی حکمداری میں دیا جائے۔ برطانیہ نے کنٹرول فرانس کے حوالے کر دیا (۱۵- ستمبر) جنرل گورا۱ فرانس کی طرف سے ہائی کمشنر مقرر ہوا (۹- اکتوبر) - عربوں اور فرانسیسیوں میں لڑائی (دسمبر) شام کی قومی مجلس نے دوبارہ کامل آزادی کا اعلان کیا (۸- مارچ ۱۹۲۰ء) - فیصل کی بادشاہی کا اعلان (۱۱- مارچ) - برطانیہ اور فرانس نے بادشاہی کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا - سوپریم کونسل نے شام کی حکمداری فرانس کے حوالے

۱- Gourand -

کر دی (۲۵- اپریل - جمعیۃ اقوام نے اس کی منظوری ۲۴- جولائی ۱۹۲۶ء کو دی) فرانسیسیوں کا قبضہ دمشق پر (۲۵- جولائی) فیصل کو معزول کردیا گیا اور وہ فرار پر مجبور ہو گیا -

فرانس نے ملک کا از سر نو انتظام کیا - حلب، دمشق اور علوی صوبے - یہ علاقے ایک حد تک خود مختار تھے اور ان کے درمیان گہرا وفاق نہ تھا - سب کا حاکم اعلیٰ فرانسیسی ہائی کمشنر تھا - لبنان کو الگ درجہ دے دیا گیا - فلسطین، عراق اور شام کی سرحدوں کے متعلق فرانس و برطانیہ میں مفاہمت (۲۳- دسمبر) -

۱۹۲۱ء-۱۹۲۵ء جبل دروز کا پانچواں صوبہ، اسے بھی اندرونی لحاظ سے خود مختار تسلیم کر لیا گیا (۴- مارچ ۱۹۲۱ء) مصطفیٰ کمال سے مفاہمت اور ترک قوم پروروں سے جنگ کا اختتام (۲۰- اکتوبر) - سنجق اسکندرونہ کی علیحدگی اور اس کے لئے خود اختیاری نظام (۴- مارچ ۱۹۲۳ء) جنرل ویگاں[۱] ہائی کمشنر مقرر ہؤا -

دمشق اور حلب کا اتحاد اور دولت شام کی تشکیل (یکم جنوری ۱۹۳۵ء) جنرل سرائل[۲] ہائی کمشنر مقرر ہؤا (۲- جنوری) جمعیۃ عوام کی تنظیم (۲۹- فروری) - یہ ایک قومی جمعیت تھی جس کا نصب العین یہ تھا کہ شام کو متحد رکھا جائے اور آزادی دلائی جائے - اسکندرونہ کے متعلق ترکوں سے مفاہمت (۲- اپریل) - دروزی سرداروں کی گرفتاری (۱۱- جولائی) جنہیں دمشق کی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی - دروزیوں نے فرانس پر یہ الزام لگایا کہ وہ مسیحیوں کے ساتھ خاص مراعات کا برتاؤ کر رہے ہیں -

دروزیوں کی زبردست بغاوت (۱۸- جولائی ۱۹۲۵ء - جون ۱۹۲۷ء) سلطان پاشا اس بغاوت کا سالار تھا - انہوں نے دیہاتی علاقوں پر اقتدار

۱- Weygand -

۲- Sarrail -

Marfat.com

قائم کر لیا اور شہروں پر بھی حملے شروع کر دیئے ۔ فرانس نے باغیوں کی لاشیں منظر عام پر رکھیں ۔ اس وجہ سے دمشق میں بغاوت (۱۴۔ اکتوبر) ۔ فرانسیسی شہر چھوڑنے پر مجبور ہوگئے ۔ دمشق پر اڑتالیس گھنٹے تک مسلسل گولہ باری (۱۸۔ اکتوبر) ۔ اس کے بعد ٹینکوں اور ہوائی جہازوں کی یورش ۔ ہنری ڈی جورنیل ۱ ہائی کمشنر مقرر ہوا (۶۔ نومبر)

دمشق پر دروزیوں کا دوسرا حملہ (۷۔ مئی ۱۹۲۶ء) ۔ ۱۹۲۶ء۔ ۱۹۳۲ء اس وجہ سے فرانسیسیوں نے شہر پر دوبارہ گولہ باری شروع کر دی ۔ ۸۔ ۱۹۔ مئی) ۔ لبنان میں فرانسیسیوں کی جانب سے جمہوریت کا اعلان (۲۳۔ مئی) ۔ ہنری پونسٹ۲ ہائی کمشنر (۱۲۔ اکتوبر) ۔ وسیع مہم کے بعد دروزی بغاوت کا خاتمہ (جون ۱۹۲۷ء) ۔ بغاوت کے لیڈر شرق اردن چلے گئے ۔

فرانسیسیوں نے ایک دستور ساز اسمبلی بلائی (۸۔ جون ۱۹۲۸ء) ۔ اس میں قوم پروروں کو بڑی اکثریت حاصل تھی اس نے جو دستور بنایا ، اس میں فرانس کی حکمداری کو قطعاً تسلیم نہ کیا لہذا فرانسیسی ہائی کمشنر نے اسے مسترد کر دیا اور اسمبلی کا اجلاس روک دیا ۔

دستور ساز اسمبلی غیر معین طور پر ملتوی ہوگئی (۵۔ فروری ۱۹۲۹ء) ۔ ہائی کمشنر نے خود ایک دستور بنا کر پیش کیا (۲۲۔ مئی ۱۹۳۰ء) ۔ اس کے مطابق جمہوریہ شام کا اعتراف کیا گیا ۔ ایک پارلیمنٹ بنائی گئی جس کے تمام ممبر انتخاب کے ذریعے سے چنے گئے ۔ اس کی میعاد چار سال رکھی گئی ۔

۱- Henry de Jouvenel -

۲- Henry Ponsot -

Marfat.com

پارلیمنٹ پانچ سال کے لئے انتخاب صدر کی مجاز تھی ۔ لاذقیہ۱ میں ایک جمہوریت بنا دی گئی ۔

جنوری ۱۹۳۲ء میں انتخابات ، فرانسیسیوں کے دباؤ کے ماتحت اکثریت اعتدال پسندوں کو حاصل ہوئی ۔ پارلیمنٹ نے احمد علی بے العابد کو صدر چنا (جون) ۔ فرانسیسیوں نے یہ انتخاب منظور کر لیا ۔

دمیان دی مارٹل۲ ھائی کمشنر (جولائی ۱۹۳۳ء) ۔

۱۹۳۳ء۔ ۱۹۳۶ء فرانس کے ساتھ معاھدہ (۱۶- نومبر) ۔ جس میں برطانیہ اور عراق کے معاھدے کا انداز اختیار کیا گیا ۔ شام نے فرانس کے ساتھ پچیس سال کے لئے اتحاد منظور کر لیا ۔ اس دوران میں فرانس کو فوج ، مالیات اور امور خارجہ میں وسیع کنٹرول دے دیا گیا ۔ یہ معاھدہ دوسری شامی ریاستوں پر عائد نہ ھوتا تھا ۔ فرانس نے وعدہ کیا کہ چار سال کے اندر اندر شام کے لئے جمعیت اقوام میں داخلے کی حمایت کرے گا ۔

پارلیمنٹ کا غیر معین التوا (۳- نومبر ۱۹۳۴ء) ۔ اس لئے کہ معاھدے کی مخالفت شروع ھو گئی تھی ۔ اعتراض اس امر پر تھا کہ دوسری شامی ریاستوں کو علیحدہ کیوں رکھا گیا اور فرانس کو کیوں مسلسل کنٹرول کا اختیار دیا گیا ۔ ساتھ ھی ھنگامے بپا ھو گئے ۔

زبردست قومی شورش اور بد نظمی کے بعد جمعیت ملی (قائم شدہ ۱۹۳۵ء) توڑ دی گئی (جنوری ۱۹۳۶ء) ۔ زیادہ تر شہروں کے اندر بازاروں میں لڑائیاں ، اس کے بعد مارشل لاء کا اعلان ۔ شام میں ھمہ گیر ھڑتال (فروری) ۔ آخر فرانسیسی ایک قومی وزارت کی ترتیب کے لئے اجازت دینے پر مجبور ھو گئے ۔

۱- Latakia -

۲- Damian de Martal -

Marfat.com

فرانس و شام کے درمیان دوستی اور اتحاد کے معاہدے پر دستخط (۹- ستمبر) - اس معاہدے کی تصدیق ۲۶- دسمبر کو ہوئی - حکمداری کا نظام تین سال میں ختم ہو جائے گا - شام جمعیت اقوام کا رکن بن جائے گا - جبل دروز، علوی اور اسکندرونہ کو دولت شام میں شامل کیا جائے گا لیکن ان کی خاص حیثیت قائم رہے گی - لبنان کو علیحدہ رکھا جائے گا - لبنان اور فرانس کے درمیان بھی ایک معاہدہ ہو گیا (۱۳- نومبر) -

۱۹۳۶ء - ۱۹۳۷ء اسکندرونہ میں فسادات کا آغاز (۶- اکتوبر) - اس لئے کہ وہاں کے ترکوں نے نئے انتظام کے خلاف احتجاجات شروع کر دئے تھے - ترکی کی مداخلت کے باعث مسئلے نے نازک صورت اختیار کر لی - آخر جمعیت اقوام نے فرانس اور ترکی کے درمیان ایک جدا گانہ مفاہمت کے ذریعے سے اس مسئلے کو ختم کر دیا -

انتخابات (۳۰- نومبر)، جن میں قوم پروروں کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی - اس پر ایک نئے صدر اور نئے وزیر اعظم کا تقرر (۲۱- دسمبر) - لبنان کا دستور بھی چند سال پیشتر معطل کیا گیا تھا - اس کی بحالی (۴- جنوری ۱۹۳۷ء) - شمالی و مشرق شام میں کردوں کی بغاوت (جولائی - اگست) - وہ خود مختاری اور جدا گانہ حیثیت کے دعوے دار تھے - ہوائی قوت کے وسیع استعمال سے یہ تحریک دبا دی گئی - بلدان میں عربوں کے اتحاد کی کانگرس (۸- ستمبر) - اس کا مقصد یہ تھا کہ فلسطین میں عربوں کے مسئلے کا حل تلاش کرے - ۱۹۳۶ء میں فلسطینی عربوں نے جو بغاوت کی اس کے دوران میں شام ان کی سرگرمیوں کا مرکز بنا رہا -

Marfat.com

جنگ یورپ ۱۹۳۹ء میں یورپ کی دوسری بڑی جنگ شروع ہوگئی۔ اس وجہ سے تمام معاملات نے دوسری صورت اختیار کر لی۔

فرانس، جون ۱۹۴۰ء میں جرمنی کے سامنے ہتھیار ڈال دینے پر مجبور ہوگیا۔ وہاں مارشل پیتاں۱ کی سرکردگی میں ایسی حکومت قائم ہوئی۔ جو بالکل جرمنی کے زیر اثر تھی۔ اگر فرانس کے بیرونی مقبوضات کو سنبھالا نہ جاتا تو وہ بھی جرمنی کے زیر اثر چلے جاتے اور برطانیہ یا اس کے حلیف امریکہ کو بڑی مشکلات پیش آتیں۔ فرانسیسیوں کے جس گروہ نے آزادی کا جھنڈا بلند رکھا، ان کے تعاون سے جہاں دوسرے فرانسیسی مقبوضات کو جرمنی کی دستبرد سے محفوظ رکھا گیا، وہاں شام کو بھی بچانے کی سخت ضرورت محسوس ہوئی، اس لئے کہ جرمنی کارندوں نے کام شروع کر رکھا تھا اور جو فرانسیسی کارکن یا فرانسیسی فوجی شام میں بیٹھے تھے، وہ مارشل پیتاں کی حکومت کے زیر ہدایت کسی وقت بھی اپنے آپ کو جرمنوں کے حوالے کر سکتے تھے۔

برطانیہ اور آزاد فرانس کی حکومت نے مل کر فلسطین، شرق اردن اور عراق سے شام پر حملہ کیا۔ تھوڑی ہی مدت میں پورے ملک پر قبضہ کر لیا گیا۔ اہل شام کے ساتھ پہلے ہی آزادی کا پختہ وعدہ کر لیا گیا تھا۔ ۱۷- ستمبر ۱۹۴۳ء کو آزاد فرانس کی حکومت نے آزادی کا اعلان کر دیا۔ انتخابات ہوئے۔ محمد تاج الدین الحسینی کو صدر بنایا گیا۔ اس کی وفات

۱- Petain -

Marfat.com

کے بعد شکری القوتلی صدر بنے جو آج بھی منصب صدارت پر فائز ہیں ۔

۱۹۴۵ء۔۱۹۵۰ء جنگ ختم ہوگئی ۔ ۱۳۔ دسمبر ۱۹۴۵ء کو فرانس اور برطانیہ کی فوجوں نے شام سے نکل جانے کا عہد کیا اور ۱۵۔ اپریل ۱۹۴۶ء تخلیہ مکمل ہو گیا ۔ بالغوں کے حق رائے کے ماتحت پہلا انتخاب ۲۔ جولائی ۱۹۴۷ء کو ہؤا۔ حکومت کو کم ووٹ ملے ۔ شکری القوتلی صدر کی ھدایت کے مطابق جمیل مردم بے به دستور وزیراعظم رہا ۔ ۱۸۔ اپریل ۱۹۴۸ء کو شکری القوتلی دوبارہ صدر منتخب ہوئے ۔ ۳۰۔ مارچ ۱۹۴۹ء کو اچانک فوجی انقلاب ۔ فوج کے چیف آف دی سٹاف زعیم حسنی نے حکومت کا تختہ الٹ دیا اور خود صدر بن گیا (۲۳۔ جون) ۔ ۱۴۔ اگست کو دوسرا انقلاب ہؤا ۔ زعیم حسنی کی گرفتاری اور سزائے موت ۔ ہاشم العطاسی صدر منتخب ہؤا (۱۴۔ دسمبر) ۔ ۱۹۔ دسمبر کو تیسرا انقلاب ، حکومت کے بعض ممبروں پر الزام کہ وہ عراق سے اتحاد کے لئے ساز باز کر رہے ہیں ۔ نیا دستور منظور ہؤا جس کے مطابق صدر کے اختیارات محدود کر دئے گئے (۴۔ ستمبر ۱۹۵۰ء) ۔

لبنان فرانس اور برطانیہ نے ۱۰۔ مارچ ۱۹۴۶ء کو تخلیے کا فیصلہ کیا اور ۳۱۔ اگست کو تخلیہ مکمل ہوگیا ۔ انتخابات میں حکومت کو پچپن نشستوں میں سے انچاس ملیں (۲۵۔ مئی ۱۹۴۷ء) ، لیکن ان انتخابات کی غیر جانبداری کو محل نظر قرار دیا گیا ۔ بشارالخوری جو پہلے صدر تھا ، دوبارہ چھ سال کے لئے صدر منتخب ہؤا ۔ لبنان نے اسرائیل سے متارکہ کر لیا (۲۳۔ مارچ ۱۹۴۹ء) ، جس کے مطابق لبنان پر اسرائیلی یورش ختم ہو گئی ۔

Marfat.com

فلسطین و شرق اردن

۱۹۱۶ء ـ ۱۹۲۰ء برطانیہ ، فرانس اور روس کا خفیہ معاہدہ (۲۶۔ اپریل ۱۹۱۶ء) کہ فلسطین میں بین الاقوامی حکومت قائم کی جائے گی ۔ اعلان بالفور (۲۔ نومبر ۱۹۱۷ء) ۔ اس میں بتایا گیا کہ حکومت برطانیہ فلسطین میں یہودیوں کے لئے قومی وطن قائم کرنے کو مستحسن سمجھتی ہے اور اس مقصد میں سہولتیں پیدا کرنے میں کوئی دقیقہ بھی اٹھا نہ رکھے گی ۔ لیکن واضح رہے کہ ایسی کوئی بات نہ کی جائے جس سے فلسطین کی غیر یہودی آبادیوں کے موجودہ مذہبی یا شہری حقوق پر کوئی زد پڑے ۔

برطانوی فوج کا قبضہ یروشلم پر (۹۔ دسمبر) ۔ سوپریم کونسل نے فلسطین اور شرق اردن کی حکمداری برطانیہ کے حوالے کی (۲۵۔ اپریل ۱۹۲۰ء) ۔ مجلس اقوام نے ۲۴۔ جولائی ۱۹۲۲ء کو اس کی تصدیق کی ۔ یہ بھی طے ہوگیا کہ اعلاؔن بالفور کی شرطوں کو لباس عمل پہنایا جائے ۔ البتہ شرق اردن اس اعلان کی حدود سے مستثنی ہوگا ۔ فلسطین مین سول حکومت کا آغاز (یکم جولائی) ۔ سر ھر برٹ سیموئیل کو ھائی کمشنر بنایا گیا ۔

۱۹۲۱ء ـ ۱۹۲۵ء عربوں کے ایک اجتماع میں قانون ساز مجلس کا مطالبہ کیا گیا (فروری ۱۹۲۱ء) ۔ یہودیوں کے خلاف خوفناک ہنگامے (یکم مئی ـ ۶۔ مئی) ۔ عربوں نے یہودی تارکان وطن کے داخلے اور یہودی فرموں کی طرف سے خرید اراضی پر سخت ناراضی کا اظہار کیا ۔

ھائی کمشنر کی طرف سے ایک دستور کا نفاذ (یکم ستمبر) اس کا مفاد یہ تھا کہ ایک ہئیت حاکمہ (ایگزکٹو کونسل)

Marfat.com

مقرر کی جائے۔ اس کے ساتھ ایک قانون ساز مجلس ہو، جس کے کچھ ممبر چناؤ کے ذریعے سے لئے جائیں ۔ عربوں نے قانون ساز مجلس کے لئے ووٹ دینے سے انکار کر دیا لھذا دستور پر عمل نہ ہو سکا اور حکومت کا کاروبار ہیئت حاکمہ کی طرف سے جاری ہؤا ۔

شرق اردن میں ایک خود مختار حکومت کی تنظیم (۲۶۔ اپریل ۱۹۲۳ء) ، جس کا فرمانروا (یکم اپریل ۱۹۲۱ء) امیر عبداللہ بن حسین (شریف مکہ) تھا ۔ یروشلم میں لارڈ بالفور نے عبرانی یونیورسٹی کا افتتاح کیا (یکم اپریل ۱۹۲۵ء) فیلڈ مارشل پلومر کو ھائی کمشنر بنایا گیا (یکم جولائی) ۔

۱۹۲۸ء۔۱۹۳۰ء

شرق اردن کی خود مختاری کا اعتراف (۲۰۔ فروری ۱۹۲۵ء) ۔ برطانیہ نے صرف فوجی اور ایک حد تک مالی کنٹرول قائم رکھا ۔ سر جان چانسلر ھائی کمشنر (۶۔ جولائی) ۔ یہودیوں پر پہلا وسیع حملہ (اگست ۱۹۲۹ء) ۔ بہت سے یہودی مارے گئے ۔ تنازعے کا باعث دیوار گریہ تھی ، جسے یہودی استعمال کرنے پر مصر تھے۱ ۔ سر والٹر شا کی

---

۱ ۔ اس تنازعہ کی حقیقت اس وقت تک واضح نہیں ہوسکتی جب تک دیوار گریہ کی حقیقت نہ سمجھ لی جائے ۔ جس جگہ آج کل یروشلم کا حرم شریف ھے ، وھاں زمانہ قدیم میں یہودیوں کا ھیکل تھا ، جسے اسلام کے ظہور سے پیشتر پہلے بابلیوں نے پھر رومیوں نے تباہ کر دیا تھا ۔ حرم کی ایک دیوار کے متعلق یہودیوں کا عقیدہ ھے کہ یہ پرانے ھیکل کے آثار میں سے ھے ۔ یہودی ھیکل کی بربادی کو یاد کرکے ان پتھروں کو پکڑ کر روتے ھیں اور ان کے نزدیک یہ بہت بڑی عبادت سمجھی جاتی ھے ۔ جب تک فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن نہیں بنایا گیا تھا ، یہودی بے تکلف دیوار گریہ کے پاس جاتے تھے ۔ قومی وطن کی تحریک کے بعد مخالفت کا دور آیا تو مسلمانوں نے اس خیال سے یہودیوں کی آمد پر پابندی لگانی چاھی کہ کہیں یہ لوگ دیوار گریہ کا نام لے کر حرم شریف ھی کے مالک نہ بن بیٹھیں ۔

Marfat.com

سر کردگی میں جو تحقیقاتی کمیشن بھیجا گیا تھا ، اس کی رپورٹ (۳۱- مارچ ۱۹۳۰ء) - اس رپورٹ میں جھگڑے کی وجہ یہ بتائی گئی کہ عربوں کو یہودیوں سے سخت نفرت ہے اور وہ (عرب) آزادی نہ ملنے کے باعث سخت مایوس ہیں - ایک ہدایت نامہ جاری کیا گیا کہ یہودیوں کا داخلہ محدود کر دیا جائے - اس پر یہودیوں کی طرف سے احتجاجی ہڑتال (۱۷- مئی) - جمعیت اقوام نے حکمداری کا جو کمیشن مقرر کیا تھا ، عربوں اور یہودیوں کے تصادم کی نسبت اس کی رپورٹ (۲۵- اگست) - اس میں برطانوی نظم و نسق پر سخت اعتراضات کئے گئے تھے کہ پولیس کی حفاظت کا انتظام ناکافی تھا -

سر جان ہوپ سمپسن کی رپورٹ کے بعد پاس فیلڈ کا قرطاس ابیض (۲۰- اکتوبر) - اس میں اس امر پر زور دیا گیا کہ جن عربوں کے پاس زمینیں نہیں ان کی حالت روز بہ روز بگڑ رہی ہے - زمین کی بھوک بڑھ رہی ہے - سفارش یہ کی گئی کہ جب تک عربوں کو زمینیں نہ مل چکیں ، یہودیوں کو خرید اراضی کی ممانعت کر دی جائے اور جب تک عربوں میں بے روزگاری باقی ہے ، یہودیوں کا داخلہ بند کر دیا جائے -

پاس فیلڈ کے قرطاس ابیض پر برطانوی پارلیمنٹ میں گرما گرم بحث - حکومت برطانیہ نے اعلان کیا کہ پالیسی میں تغیر کا کوئی خیال نہیں لیکن یہودیوں کا اعتماد بری طرح زائل ہو گیا -

۱۹۳۱ء - ۱۹۳۶ء

سر آرتھر واشوپ ہائی کمشنر - یہودیوں کے داخلے پر پابندیاں نرم کر دی گئیں - اس پر عربوں کا احتجاج لحظہ بہ لحظہ تیز تر ہوتا گیا - ہائی کمشنر نے عربوں کا یہ مطالبہ رد کر دیا کہ عربوں کی زمینیں فروخت کرنے کی ممانعت ہو جائے ، نیز یہودیوں کا داخلہ محدود رکھا جائے

Marfat.com

(۲۵- فروری ۱۹۳۳ء) - اس پر مجلس اعلی نے برطانیه سے لا تعاون کی پالیسی کا اعلان کر دیا اور برطانوی مال کا بائی کاٹ شروع ہو گیا -

یہودیوں نے داخلے پر پابندی لگانے کے باعث احتجاجات اور فسادات شروع کر دئے - (یہ مسئلہ اس وجہ سے بہت نازک صورت اختیار کر گیا کہ جرمنی میں یہودیوں کے خلاف تعذیبی کاروائیاں شروع ہو چکی تھیں) - یہ دسمبر ۱۹۳۳ء کا واقعہ ہے -

موصل سے حیفا تک برطانیہ کی پائپ لائن کا افتتاح ، جو تیل کے لئے بنائی گئی تھی (۴- جنوری ۱۹۳۵ء) -

عربوں کی مجلس اعلیٰ کی ترتیب ، جس کا مقصد یہ تھا کہ یہودیوں کے دعاوی کے خلاف عربوں کو متحد کیا جائے (اپریل ۱۹۳۶ء) - اس وقت تک عربوں کے مظاہروں اور فسادوں نے یہودیوں کے خلاف کھلم کھلا جنگ کی شکل اختیار کر لی تھی - چار عرب حکمرانوں نے مصالحت کے لئے جو کوششیں کیں (اگست) ، وہ بے اثر رہیں - عربوں نے عام ہڑتال کا اعلان کر دیا جو ماہ اکتوبر تک جاری رہی - صورت حال سے عہدہ بر آ ہونے کے لئے برطانیہ نے مزید فوجیں بھیج دیں - اگرچہ تسلیم کرنا چاہئے ، اس بارے میں تاخیر سے کام لیا گیا - نیز حالات کی تحقیق اور سفارشات کی ترتیب کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا گیا (پیل کمیشن) ، جس نے موسم خزاں میں فلسطین پہنچ کر شہادتیں لیں - عربوں نے اس کمیشن کا اس وقت تک بائیکاٹ جاری رکھا جب تک یہ جنوری ۱۹۳۷ء میں مراجعت کے لئے تیار نہ ہؤا -

تقسیم فلسطین کی تجویز پیل کمیشن کی رپورٹ شائع ہو گئی (۸- جولائی ۱۹۳۷ء) - کمیشن نے یقین ظاہر کیا کہ عرب

Marfat.com

اور یہودی اکٹھے نہیں رہ سکتے اس وجہ سے سفارس کی کہ فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے ۔

۱ - یہودی ریاست (فلسطین کا تقریباً ایک تہائی حصہ) ۔ اس میں پورا ساحلی علاقہ شامل تھا جو فلسطین کی شمالی حد سے یافا کے جنوب تک آتا تھا ۔ اندازہ یہ تھا کہ اس میں تقریباً تین لاکھ یہودی ہوں گے اور تقریباً دو لاکھ نوے ہزار عرب۱ ۔ یہاں کی زمینیں زیادہ تر عربوں کے قبضے میں ہوں گی ۔

۲ - برطانوی حکمداری کا علاقہ جو ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ یافا سے یروشلم تک جاتا تھا ۔ یافا ، یروشلم اور بیت لحم اسی میں شامل ہیں ۔

۳ - عرب ریاست ، جس میں باقی فلسطین شامل ہو اور اسے شرق اردن سے ملا دیا جائے ۔

یہودیوں کی مجلس عالمگیر صہیونی کانگرس نے یہ سکیم منظور کر لی ، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اس کے اندر یہودیوں کے حق میں ترمیمات کر دی جائیں (۲- اگست ۱۹۳۷ء) ۔ کچھ ووٹ اس کے خلاف آئے ۔ غیر صہیونی یہودیوں کی رائے اس کے خلاف تھی اور اسے اعلان بالفور کی خلاف ورزی قرار دیا گیا ۔ جمعیت اقوام نے حکمداری کا جو کمیشن بنا رکھا تھا ، اس نے نیز بعد ازاں جمعیت کی اسمبلی نے اس تجویز کو اصولاً منظور کر لیا ۔

۱- یہ بات غالباً تمام اصحاب کو عجیب معلوم ہوگی کہ جب عربوں اور یہودیوں کے اکٹھے رہنے کی کوئی صورت نہ تھی تو تین لاکھ یہودیوں کے ساتھ دو لاکھ نوے ہزار عربوں کو کس بنا پر اکٹھے کیا گیا ؟

Marfat.com

عربوں کے مطالبات

مجلس اتحاد عرب نے بُلدان (شام) میں ایک اجلاس منعقد کیا (۸- ستمبر) - اس میں تمام عرب ممالک کی طرف سے تقریباً چار سو غیر سرکاری نمایندے شریک ہوئے۱ - اجلاس فلسطین کے مسئلے پر غور کے لئے بلایا گیا تھا اور اس نے بہت بڑی اکثریت سے پیل کمیشن کی سفارش کے خلاف فیصلہ صادر کیا - عربوں نے یہ مطالبات پیش کئے -

۱ - حکمداری کو ختم کیا جائے اور فلسطین میں ایک آزاد حکومت بن جائے ، جو برطانیہ سے دوستی کا تعلق قائم رکھے -

۲ - فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن بنانے کی سکیم ترک کر دی جائے اور یہودیوں کا داخلہ بند کر دیا جائے -

۳ - جو یہودی فلسطین میں آ چکے ہیں ، انہیں فلسطین کی عرب ریاست کے ماتحت ایک منظورہ اقلیت کی حیثیت حاصل رہے -

۴ - تقسیم کی تجویز غیر مشروط طریق پر مسترد کی جاتی ہے -

کانگرس نے ایک مستقل مجلس منتظمہ بنا دی جو فلسطینی عربوں کے لئے اقتصادی امداد کا بندوبست کرے نیز اس بارے میں پروپیگنڈا کرتی رہے - یہودیوں کے مال اور منصوبوں کا بائیکاٹ ضروری قرار دیا گیا -یہ فیصلہ بھی ہوگیا کہ حسب ضرورت برطانوی مال کا بھی بائیکاٹ کیا جائے -

---

۱ - مطلب یہ ہے کہ نمایندے عوام کی طرف سے تھے نہ کہ عرب حکومت کی طرف سے -

Marfat.com

حکومت کی انسدادی کارروائیاں

گلیل کے برطانوی، ڈسٹرکٹ کمشنر یلنڈ اینڈریوز۱ کا قتل (۲۶- ستمبر) - یہ واقعہ عربوں کی بغاوت میں نہایت نازک دور کا مظہر تھا - برطانوی نظم و نسق کے ذمہ داروں نے مجلس اعلیٰ کے ممبروں کو گرفتار کرکے سیچی لس بھیج دیا - یروشلم کا مفتی اعظم الحاج امین الحسینی، جو سب سے بڑھ کر ذی اثر لیڈر تھا، مسجد اقصیٰ میں جا بیٹھا اور بعد ازاں شام پہنچ گیا (۱۶- اکتوبر) - اس وقت سے شام مخالفین حکومت کا مرکز بن گیا - انتہا پسند (دہشت پسند) تحریک میں زیادہ سے زیادہ اثر و رسوخ کے مالک بن گئے اور یہودیوں کے خلاف جارحانہ اقدامات زبردست لڑائیوں کی شکل اختیار کر گئے (یروشلم ۱۴- نومبر) -

برطانوی ہائی کمشنر نے خاص فوجی عدالتیں دہشت پسندوں کے مقدمات کی غرض سے قائم کرادیں محض ہتھیار یا بم لے کر نکلنے کی سزا بھی موت قرار دی گئی (۱۱- نومبر) -

نئے کمیشن کا تقرر

حکومت برطانیہ نے تقسیم کی تجویز کے دستور کا اعلان کر دیا (۴- جنوری ۱۹۳۸ء) اور سر جان وڈ ھیڈ۲ کی سر کردگی میں ایک نیا کمیشن مقرر کیا گیا - اس کا مقصد یہ تھا کہ مجوزہ ریاستوں کے حدود کی دیکھ بھال کے علاوہ اس کے اقتصادی اور مالی پہلوؤں کا بھی جائزہ لے لے - اس کمیشن نے اپریل سے اگست تک فلسطین میں شہادتیں لیں - عربوں نے بالاہتمام اس کا بائیکاٹ جاری رکھا -

سر آرتھر واشوپ کی جگہ سر ہیرلڈ میک مائیکل۳ ہائی کمشنر مقرر ہؤا (۳- مارچ)- سمجھا گیا کہ اب زیادہ سخت ذرائع اختیار کئے

۱- Yelland Andrews -

۲- John woodhead -

۳- Harold Mac Michael -

Marfat.com

جائیں گے۔ اختتام سال سے پیشتر فلسطین میں پچیس ہزار سے تیس ہزار تک فوج پہنچ چکی تھی۔

دہشت پسند یہودی

ایک دہشت پسند یہودی نوجوان سالومن۱ بن یوسف کو سزائے موت (۲۱- جولائی)۔ یہ شخص یہودیوں کی اس جماعت سے متعلق تھا جو عربوں کے خلاف انتقامی کارروائیوں کے داعی تھے۔ جولائی اور اگست میں فلسطین پر اعلان کے بغیر جنگ کی کیفیت طاری رہی۔ یروشلم، حیفا اور یافا کی عرب منڈیوں میں شدید بم باری، جس میں بہت جانی نقصان ہوا۔ بہت سے آدمیوں کی رائے تھی کہ یہ یہودیوں کا نہیں بلکہ دہشت پسندوں کا کام ہے، جو پوری عرب آبادی پر حاوی تھے۔

طبریہ۲ میں بیس یہودیوں کا قتل (۲- اکتوبر)۔ انتہا پسند عربوں نے متعدد قصبات پر قبضہ کر لیا۔ برطانوی نظم و نسق کے ذمہ داروں نے خاصی مشکل کے بعد انہیں واپس لیا۔ (بیت لحم کی واپسی ۱۰- اکتوبر۔ پرانے یروشلم کی واپسی ۱۸- اکتوبر)۔

کمیشن کی رپورٹ اور کانفرنس

وڈ ہیڈ کمیشن کی رپورٹ ۹- نومبر کو شائع ہوئی۔ تقسیم کی مختلف تجاویز کا تجزیہ کرنے کے بعد کمیشن اس نتیجے پر پہنچا کہ ان میں سے کوئی بھی قابل عمل نہیں۔ اس پر حکومت برطانیہ نے تقسیم کو ترک کر دیا اور فیصلہ کیا کہ یہودیوں اور عربوں کی ایک کانفرنس بلائی جائے۔ صرف فلسطین نہیں بلکہ دوسرے ملکوں سے بھی عرب نمائندے بلائے جائیں، اس لئے سارے عرب اپنے فلسطینی بھائیوں سے متحد تھے۔

فلسطینی کانفرنس کا انعقاد لندن میں (فروری۔ مارچ ۱۹۳۹ء)۔ اگرچہ غیر فلسطینی عربوں نے مصالحت کی بڑی کوشش کی لیکن

۱- Solomon -

۲- Tiberias -

Marfat.com

عربوں یا یہودیوں میں سے کوئی بھی برطانوی تجویز ماننے پر آمادہ نہ ہؤا لہذا کانفرنس کسی فیصلہ پر پہنچے بغیر ختم ہو گئی (۱۷- مارچ) -

برطانیہ کی تجویز برطانوی تجویز کی اشاعت (۱۷- مئی) جس کا مفاد یہ تھا کہ فلسطین کو دس سال میں آزاد کردیا جائے۔ برطانیہ کے ساتھ دوستی کا معاہدہ ہو جائے۔ عرب اور یہودی اس طریق پر حکومت میں شریک ہوں کہ دونوں کے بنیادی مفاد کی حفاظت ہوتی رہے۔ عبوری دور میں عرب اور یہودی محکموں کے ذمہ دار رہیں گے لیکن برطانوی مشیروں کے مشورے کے مطابق کام کریں گے اور آبادی کے تناسب کے مطابق ایک مشورتی مجلس حاکمہ بنادی جائے گی۔ پانچ سال کے بعد ایک نمائندہ مجلس دستور تیار کرے گی جس میں مختلف اقوام اور یہودی وطن کے لئے انتظام ہوگا۔ یہودیوں کی آمد کے سلسلے میں ملک کی حیثیت جذب کا اصول ترک کر دیا گیا اور کہ دیا گیا کہ پانچ سال کے لئے کسی یہودی کو آنے کی اجازت نہ ہوگی، عرب اجازت دے دیں تو دوسری بات ہے۔ پانچ سال میں بھی صرف پچھتر ہزار یہودی آ سکیں گے۔ اس طرح انہیں ۱۹۴۴ء میں فلسطین کے اندر ایک تہائی آبادی کا تناسب حاصل ہو جائے گا۔ حکومت آئندہ اراضی کا انتقال بالکل بند کر دے گی یا ان کا مناسب انتظام کرے گی[۱]۔

۱- یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اس سکیم کے کئی حصے سرا سر مبہم تھے۔ مثلاً یہ کہ عرب اور یہودی حکومت میں اس طرح حصہ لیں کہ دونوں کے مفاد محفوظ رہیں۔ اس کا مطلب دونوں قومیں اپنی اپنی مرضی کے مطابق سمجھ سکتی تھیں اور ان میں یکجہتی کے بجائے سراسر تضاد ہوتا۔

Marfat.com

جنگِ یورپ برطانوی پارلیمنٹ نے یہ سکیم منظور کر لی لیکن صرف ۸۹ ووٹ کی اکثریت سے ، حالانکہ حکومت کے حق میں عموماً دو سو ووٹ پڑا کرتے تھے (۲۳- مئی) - یہودیوں نے اس سکیم کی سخت مذمت کی اور کہا کہ ہمارے قومی وطن کو ''علاقائی باڑہ''۱ بنا دیا گیا ہے - فلسطینی عربوں نے بھی اسے رد کر دیا - ملک میں پھر کشاکش اور چپقلش کے واقعات پیش آنے لگے - حالات بڑے غیر تسلی بخش تھے لیکن اس اثنا میں یورپ کے اندر جو خوفناک کیفیت پیدا ہوئی ، اس کی موجودگی میں ہر شے ماند پڑ گئی - برطانیہ نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا (۳- ستمبر ۱۹۳۹ء) تو صیہونی جماعتوں نے اعلان کر دیا کہ ہم ظالم جرمنی کے خلاف برطانیہ کے حامی ہیں -

یہودیوں کی نئی کروٹ دوران جنگ میں فلسطین کے اندر یہودیوں کے آنے کی رفتار بہت تیز ہوگئی - مئی ۱۹۴۲ء میں امریکہ کے صیہونیوں نے بلٹ مور پروگرام۲ اپنا لیا ، جس کا مفاد یہ تھا کہ جو تجویز حکومت برطانیہ نے ۱۹۳۹ء میں آزاد فلسطین کے لئے پیش کی تھی ، اسے رد کر دیا جائے اور اس کی جگہ ایک یہودی ریاست اور یہودی فوج کا مطالبہ کیا جائے - جنگ ختم ہوئی تو یہودیوں اور عربوں دونوں

۱- یہودیوں کے لئے مسیحی حکومتوں نے خاص حلقے بنا دئے تھے ، جن کے باہر وہ نہ رہ سکتے تھے - انہیں Ghetto یا 'باڑہ' کہتے تھے - یہودیوں کا مقصود یہ تھا کہ ہماری آبادی کی افزائش پر پابندی لگا دی گئی ہے -

۲- Biltmore Programme -

Marfat.com

نے ارض مقدس میں فوجی تنظیمات قائم کر رکھی تھیں اور دونوں کے درمیان ایک اضطراب انگیز متارکے کی حالت قائم تھی -

کل عالم صہیونی کانگرس نے مطالبہ کیا کہ فلسطین میں دس لاکھ یہودیوں کو آباد کیا جائے (۱۳- اگست ۱۹۴۵ء) - صدر ٹرومین نے فوراً ایک لاکھ یہودیوں کو داخلے کی اجازت دینے کے لئے کہا (۳۱- اگست) جو یورپ میں بے خانماں ہو چکے تھے -

اسلامی ملک اور برطانیہ و امریکہ

مصر ، عراق ، شام اور لبنان نے امریکہ کو متنبہ کیا کہ اگر فلسطین میں یہودی ریاست بنائی گئی تو اس کا انجام جنگ کے سوا کچھ نہ ہوگا (۲۰- اکتوبر) - برطانیہ اور امریکہ نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جس نے تقسیم کے خلاف مشورہ دیا (۲۱- اپریل ۱۹۴۶ء) اور سفارش کی کہ فلسطین کو آزاد کر دیا جائے۔ مختلف صوبوں کو خود اختیاری نظام دے دیا جائے۔ اس تجویز پر کوئی بھی مطمئن نہ ہؤا -

صہیونیوں کی غیر آئینی سرگرمیاں کمال پر پہنچ گئیں - کنگ ڈیوڈ ہوٹل[1] (یروشلم) میں برطانوی نظم و نسق کے دفاتر تھے ، اسے اڑا دیا گیا - اس میں اکانوے آدمی موت کے گھاٹ اتر گئے (۲۲- جولائی) -

لندن کانفرنس

فلسطین کے متعلق لندن میں کانفرنس (ستمبر - دسمبر) - صہیونیوں نے اسکا بائیکاٹ کیا - عرب حکومتوں کی طرف سے یہ تجویز پیش ہوئی کہ فلسطین میں ایک آزاد حکومت بنا دی جائے جس میں اکثریت اور تفوق عربوں کو حاصل ہو - اس کے برعکس صہیونیوں نے باسل[2] میں ایک

۱- King David Hotel -

۲- Basel -

Marfat.com

کانفرنس منعقد کرکے یہودی ریاست کا مطالبہ پیش کر دیا۔ یہودیوں اور عربوں دونوں کی رائے تھی کہ برطانیہ فلسطین کی حکمداری سے دست کش ہو جائے۔ برطانیہ نے تجویز پیش کی کہ فلسطین کو یہودی اور عرب حلقوں میں تقسیم کر دیا جائے اور دونوں کا نظم و نسق ٹرسٹی کی حیثیت میں برطانیہ کے پاس رہے۔ یہ تجویز عربوں اور یہودیوں دونوں نے مسترد کر دی (۷۔ فروری ۱۹۴۷ء)۔ آخر برطانیہ نے فلسطین کا مسئلہ انجمن اقوام متحدہ کے رو برو پیش کر دیا (۲۔ اپریل)۔

انجمن اقوام متحدہ کا فیصلہ انجمن اقوام متحدہ نے فلسطین کے متعلق ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کمیٹی کی اکثریت نے تقسیم کی سفارش کی تھی لہذا انجمن اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ملک میں دو ریاستیں قائم کر دینے کا فیصلہ صادر کر دیا۔ ایک یہودی ریاست اور دوسری عرب ریاست۔ (۲۹ - نومبر) - یہودیوں نے اسے قبول کر لیا اور عربوں نے اسے مسترد کر دیا اور عرب لیگ کی کونسل نے ۱۷ - دسمبر کو فیصلہ کیا کہ وہ ارض مقدس کی تقسیم کو بہ زور روکے گی۔

یہودی ارگون، ''سٹرن کے جتھے''[۱] اور ایک حد تک کم درجے پر ''ھگانہ''[۲] کی دہشت پسندانہ سرگرمیاں، جنھوں نے جنگ کی شکل اختیار کر لی اور ہزاروں عرب گھر بار چھوڑ کر نکلنے پر مجبور ہو گئے (۱۹۴۸ء)۔ حکومت برطانیہ فلسطین کا مسئلہ حل نہ کر سکی لہذا اس نے اپنی فوج ہٹا لینے کا فیصلہ کر لیا۔ ۱۴۔ مارچ کو برطانوی حکمداری ختم کر دی۔ اسی روز یہودیوں نے

۱۔ Stern Gang ۔ سٹرن دہشت پسندوں کے ایک خطرناک گروہ کا رئیس تھا اور مارا گیا تھا۔

۲۔ Hagana یہودیوں کا ایک گروہ۔

Marfat.com

''ڈیوڈ'' بن غوریاں کی سر کردگی میں ''اسرائیل'' کی عارضی یہودی حکومت بنا لی ۔ چائم ویز مان[۱] کو اس کا صدر بنایا گیا ۔ دو روز کے اندر جمہوریہ امریکہ اور سویٹ روس نے اس حکومت کو تسلیم کر لیا ۔

یہودیوں اور عربوں جنگ میں

اسرائیل اور عرب لیگ کے درمیان جنگ (مئی ۱۹۴۸ء—جولائی ۱۹۴۹ء)۔ یہ جنگ دفاع میں شروع ہوئی ۔ یہودی بہت جلد غلبہ حاصل کر گئے ، اس لئے کہ ان کے پاس اعلیٰ ساز و سامان تھا اور ان کی جنگی صلاحیت بھی بڑھی ہوئی تھی ۔ انجمن اقوام متحدہ نے صلح کرانے کی کوشش کی ۔ اگرچہ جون سے اکتوبر تک متارکہ رہا لیکن حالت بہ دستور اضطراب انگیز تھی ۔ اقوام متحدہ نے کونٹ فوک برنادو[۲] کو ثالث بنا کر بھیجا تھا ، اسے صہیونی دھشت پسندوں نے قتل کر دیا (۱۷ - ستمبر) ۔ اقوام متحدہ کی مسلسل کوششوں نے اسرائیل اور عربوں کی مختلف حکومتوں کے درمیان متارکوں کا انتظام کرا دیا ۔

فلسطین کے عربوں کی ایک کانگرس اریحا[۳] میں منعقد ہوئی ۔ جس میں عبداللہ شاہ شرق اردن کو فلسطین کا بادشاہ بنا دیا گیا (یکم دسمبر ۱۹۴۸ء) ۔ اسرائیل کے پہلے انتخابات (۲۵- جنوری ۱۹۴۹ء) ۔ وزیراعظم بن غوریاں کی پارٹی مپائی[۴] کو اکثریت حاصل ہوئی ۔ اسرائیل انجمن اقوام متحدہ میں شامل ہو گیا (۱۱- مئی) ۔

انجمن اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے یروشلم کو بین الاقوامی شہر بنایا تھا ۔ اسرائیل نے اس فیصلے کو پس پشت ڈالتے ہوئے

۱- Chaimweizmann -
۲- Folke Bernadotte -
۳- Jericho -
۴- Mapai -

Marfat.com

مرکز حکومت تل ابیب سے یروشلم میں منتقل کر لیا - (۱۴ - دسمبر) -

۱۹۵۰ء

جنگ اور یہودیوں کی مسلسل و غیر محدود آمد نے اسرائیل کے لئے نازک اقتصادی صورت حال پیدا کر دی - اس میں بدیں وجہ اضافہ ہوگیا کہ اسرائیل اور اس کی ہمسایہ عرب حکومتوں میں کشمکش جاری تھی - اقوام متحدہ نے فلسطین میں مصالحت کے لئے جو کمیشن مقرر کیا تھا - اس نے مصالحانہ تصفیہ کی جتنی کوششیں کیں ، وہ ناکام رہیں -

شرق اردن

برطانیہ نے شرق اردن کی آزادی تسلیم کی (۲۲- مارچ ۱۹۴۶ء) اور گہرے تعاون کا معاہدہ کر لیا - امیر عبداللہ نے باقاعدہ شرق اردن کی بادشاہی کا اعلان کیا (۲۵- مئی) - اسے انجمن اقوام کا ممبر بنانے کی تجویز کو روس نے ویٹو کر دیا - شرق اردن اور ترکی کے درمیان دوستی کا معاہدہ (۱۱- جنوری ۱۹۴۷ء) - عراق کے ساتھ معاہدۂ اتحاد (۱۴- اپریل) - قومی اسمبلی کے لئے انتخابات (۲۰- اکتوبر) - تقریباً تمام نشستیں سرکاری پارٹی کو مل گئیں ، جس کا نام حزب احیاء[۱] تھا - برطانیہ کے ساتھ نیا معاہدۂ اتحاد (۱۵- مارچ ۱۹۴۸ء) - اس کے مطابق ایک مشترکہ دفاعی بورڈ کا قیام - شرق اردن کے عرب لیجئن نے جسے ، برطانیہ نے تربیت دی تھی ، فلسطین پر حملہ کیا اور وہ یروشلم میں داخل ہو گیا (۱۵- مئی) - فلسطینی عربوں کی ایک کانفرنس نے عبداللہ کو پورے فلسطین کا بادشاہ بنا دیا (یکم دسمبر) اور ۱۳- دسمبر کو شرق اردن کی پارلیمنٹ نے فلسطین کی عرب ریاست سے اتحاد کی تجویز منظور کر لی - عرب لیگ نے اس پر اعتراض کیا اس لئے کہ ضمناً

۱- Reviwal party -

فلسطین کی تقسیم منظور کر لی گئی تھی اور تجویز پیش کی کہ شام کلاں کی سکیم عبداللہ کی سرکردگی میں پایۂ تکمیل کو پہنچائی جائے۔ شرق اردن کا نام ''ملوکیت ھاشمیہ اردن'' رکھا گیا (۲- جون ۱۹۴۹ء)۔ عرب لیگ کی اکثریت کے احتجاج کے باوجود عربی فلسطین کو اردن میں شامل کر لینے کی سکیم قطعی طور پر عمل میں آ گئی (۲۴- اپریل ۱۹۵۰ء)۔

Marfat.com

اکتیسواں باب

دولتِ سعودیہ، یمن اور عراق

۱۹۱۵ء۔۱۹۱۶ء شریف حسین اور حکومت برطانیہ کے درمیان ترکی کے خلاف عربوں کی شرکت جنگ کے متعلق خط و کتابت (جولائی—دسمبر ۱۹۱۵ء) - حسین نے دولت عربیہ کے قیام کا اعلان کیا - (۲۷- جون ۱۹۱۶ء) - حسین کے بارے میں اعلان کہ وہ عربوں کا بادشاہ بن گیا ہے - (۲۹- اکتوبر) - برطانیہ، فرانس اور روس نے حسین کو حجاز کا بادشاہ اور اقوام عرب کا سردار تسلیم کر لیا - (۶ - نومبر) -

عبدالعزیز آل سعود عبدالعزیز بن سعود امیر وھابیان نجد نے حجاز کی فوج کو شکست دی (مئی ۱۹۱۹ء)- وھابی مسلمانوں کے ایک اصلاحی فرقے کے افراد تھے، جس کا ظہور ۱۷۴۰ء کے قریب ہؤا اور وہ بڑی تیزی سے اندرون عرب میں پھیل گیا - وھابیوں نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر قبضہ جما لیا (۱۸۰۳ء - ۱۸۰۶ء) اور دمشق کے لئے خطرہ پیدا کر دیا (۱۸۰۸ء) - محمد علی خدیو مصر نے انہیں شکست دی اور دبا دیا - (۱۸۱۲ء - ۱۸۲۰ء) ابن سعود نے ۱۹۱۳ء تک مشرق عرب کا بڑا حصہ مسخر کر لیا تھا اور برطانیہ کے ساتھ دوستی کا معاہدہ بھی ہو گیا تھا - (۲۶ - دسمبر ۱۹۱۵ء) - اس کے دعاوی شریف حسین کے دعاوی سے تصریحاً متصادم تھے -

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

عسیر، حائل اور حجاز ابن سعود کے ہاتھوں عسیر کی فتح اور الحاق (اگست ۱۹۲۰ء) ۔ حائل کی فتح اور رشیدی خاندان کی حکومت کا خاتمہ (۲۔ نومبر ۱۹۲۱ء) ۔ جوف پر قبضہ اور شعلان خاندان کی حکومت کا خاتمہ (جولائی ۱۹۲۲ء) ۔ عراق کے ساتھ حد بندی کے بارے میں معاہدہ (۲ ۔ دسمبر) ۔ وھابیوں نے طائف (حجاز) پر حملہ کیا (۲۴۔ اگست ۱۹۲۴ء) اور اسے فتح کر لیا (۵ ۔ ستمبر) ۔ شاہ حسین (سابق شریف مکہ) کو رعایا نے بادشاھی سے دست برداری پر مجبور کر دیا اور اس کا بیٹا علی شاہ حجاز ھؤا (۳۔ اکتوبر) ۔ علی کو مکہ معظمہ سے نکلنا پڑا ۔ ابن سعود کا قبضہ مکہ معظمہ پر (۱۳ ۔ اکتوبر) ۔

وھابیوں نے جدہ کا محاصرہ کر لیا (جنوری۔جون ۱۹۲۵ء) ۔ عراق کے ساتھ ابن سعود کا معاھدہ سرحدی قبائل کے متعلق (یکم نومبر) ۔ شرق اردن کے حدود کے متعلق برطانیہ اور ابن سعود کا معاھدہ (۲۔ نومبر) ۔ مدینہ منورہ ابن سعود کے حوالے ھو گیا (۵۔ دسمبر) ۔ شریف علی شاہ حجاز کی دست برادری (۱۹۔ دسمبر) جدہ پر ابن سعود کا قبضہ (۲۳۔ دسمبر) ۔

۱۹۲۶ء۔۱۹۳۲ء ابن سعود کے ملک حجاز اور سلطان نجد ھونے کا اعلان (۸۔ جنوری ۱۹۲۶ء) ۔ فروری ۱۹۲۷ء میں ابن سعود کا لقب ملک نجد و حجاز مقرر ھؤا ۔

اٹلی اور امام یمن کے درمیان دوستی کا معاھدہ (۲۔ ستمبر ۱۹۲۶ء) ۔ اطالویوں نے بحیرہ احمر کے مشرق ساحل پر اپنے اثر و رسوخ کے قیام کی ابتدا کی ۔ ابن سعود اور برطانیہ کے درمیان معاھدہ (۲۔ مئی ۱۹۲۷ء) ۔ اس کے رو سے سلطنت نجد و حجاز کی آزادی کامل کا اعتراف کر لیا گیا ۔ ترکی کے ساتھ معاھدہ دوستی (۳۔

Marfat.com

اگست ۱۹۲۹ء) - ایران کے ساتھ معاہدہ دوستی (۲۴- اگست) - عراق کے ساتھ معاہدہ دوستی (۲۴- فروری ۱۹۳۰ء) - شرق اردن کے باغیوں کا حملہ (مئی --- جولائی ۱۹۳۲ء) بعد ازاں خود نجد میں بغاوت شروع ہو گئی ، جس کی وجہ بہ ظاہر یہ تھی کہ مغربی طور طریقوں کا آغاز ہو گیا تھا - سڑکوں کی تعمیر ، تار اور ہوا بازی کا انتظام وغیرہ) - نیز ابن سعود کے مسلک مرکزیت سے ناراضگی پیدا ہوئی تھی - مملکت نجد و حجاز کا نام بدل کر دولت سعودیہ عربیہ رکھ دیا گیا (۲۲- ستمبر) -

۱۹۳۳ء - ۱۹۳۷ء شرق اردن سے معاہدۂ دوستی (۲۷- جولائی ۱۹۳۳ء)- اس معاہدے نے دونوں سلطنتوں کے درمیان عداوت اور کشمکش کا طویل دور ختم کیا - برطانیہ کے ساتھ چالیس سال کے لئے یمن کا معاہدہ جو معاہدہ صنعا کے نام سے مشہور ہے (۱۱- فروری ۱۹۳۴ء) - بہت سی سرحدی چپقلشوں اور کشاکشوں کے بعد یمن کے خلاف دولت سعودیہ کے جنگی اقدامات (مارچ --- جون) - ابن سعود ان اقدامات میں ہر لحاظ سے کامیاب ہوا - برطانیہ کی مداخلت سے ۲۳- جون کو صلح ہوئی - اس کے مطابق یمن کو آزاد چھوڑ دیا گیا البتہ باہمی حدود کا تصفیہ ہو گیا - دولت سعودیہ اور عراق کے درمیان معاہدہ مواخات جس کے مطابق ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا فیصلہ ہو گیا - اس کے بعد عرب حکومتوں کے درمیان معاہدوں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا - وہ تمام حکومتیں فلسطین کے مسئلے پر ہم آہنگ تھیں - اتحاد عرب کی تحریک کا فروغ اور عرب حکومتوں کے درمیان وفاق کی گفتگو - یمن بھی اپریل ۱۹۳۷ء میں اس معاہدے میں شریک ہو گیا - دولت سعودیہ اور مصر کے درمیان مفاہمت ، جس کے مطابق مصر نے حجاز کا الحاق تسلیم کر لیا - (۷- مئی) - اٹلی اور یمن کے درمیان ۱۹۲۶ء کے

Marfat.com

شجرہ خاندان ہاشمی

حسین بن علی شاہ حجاز
(دست برداری ۱۹۲۴ء)

- عبداللہ
  (امیر بعد ازاں
  شاہ اردن)
  ۱۹۲۱ء - ۱۹۵۱ء
  - طلال
    ۱۹۵۱ء
    - حسین
- فیصل
  شاہ عراق
  ۱۹۲۱ء - ۱۹۳۳ء
  - غازی اول
    ۱۹۳۴ء - ۱۹۳۹ء
    - فیصل ثانی
      پیدایش ۱۹۳۵ء
      تخت نشینی ۱۹۳۹ء
- علی شاہ حجاز
  ۱۹۲۴ء - ۱۹۲۵ء

Marfat.com

Marfat.com

معاهدے کی تجدید پچیس سال کے لئے (۱۵ - اکتوبر ۱۹۳۷ء) - امام یمن بحیرہ احمر پر ایک نہایت اہم حیثیت کا مالک تھا۔ اس نے دولت سعودیہ ، برطانیہ اور اٹلی کے مقابلے میں اپنی آزادی بحال رکھنے کی زبردست کوشش جاری رکھی -

عراق بغداد پر برطانیہ کا قبضہ (۱۰- جنوری ۱۹۱۹ء) - سوپریم کونسل نے عراق پر حکمداری کا پروانہ برطانیہ کو دیا (۲۵ - اپریل ۱۹۳۰ء) اور اسے قبول کر لیا گیا (۵- مئی) - برطانیہ کے خلاف عربوں کی زبردست بغاوت (جولائی—دسمبر) - متعدد برطانوی افواج جا بجا ہفتوں محصور رہیں - آخر بغاوت فرو کر دی گئی - عربوں کے عزم آزادی کامل کا یہ پہلا مظاہرہ تھا -

سر پرسی کاکس۱ کو ہائی کمشنر بنایا گیا (یکم اکتوبر) - امیر فیصل سابق شاہ شام بصرہ پہنچا (۲۳- جون ۱۹۲۱ء) - کاکس نے فیصل کے شاہ عراق ہونے کا اعلان کیا (۲۳- اگست) - رائے عامہ چھیانوے فی صد اس کے حق میں تھی -

۱۹۲۱ء - ۱۹۲۴ء فیصل کی بادشاہی (۱۹۲۱ء—۱۹۳۳ء) - برطانیہ کے ساتھ ایک فوجی مفاہمت جس کے مطابق آخرالذکر کو وسیع اختیارات دے دئے گئے (۲۵- مارچ ۱۹۲۲ء) - شیخ محمود کی سرکردگی مین کردوں کی بغاوت (۱۸- جون) - اس بغاوت کا مقصد یہ تھا کہ آزادی و خود مختاری حاصل کی جائے - یہ جولائی ۱۹۲۴ء تک فرو نہ ہو سکی -

برطانیہ سے مفاہمت ، جس کے مطابق حکمداری کو معاہدہ دوستی کی شکل دے دی گئی (۱۰- اکتوبر) - عراق کی اسمبلی نے ۱۱- جون ۱۹۲۴ء کو اس کی تصدیق کی - سرحدات کے متعلق

۱- Percy Cox -

Marfat.com

نجد سے معاہدہ (۲ - دسمبر) لیکن بعد کے چند برسوں میں مسلسل سرحدی حملے جاری رہے - قبائل کی باھمی کشمکش بھی نہ رکی - ان میں بعض مفاہمت کی بنا پر دو حصوں میں تقسیم ہو گئے تھے -

۱۰ - اکتوبر کے معاہدے کا مسودہ (۳۰ - اپریل ۱۹۲۳ء) - اس کا مفاد یہ تھا کہ عراق جمعیة اقوام کا رکن بنتے ھی آزاد ہو جائے گا - یہ فیصلہ بھی ہو گیا کہ ترکی سے معاہدے کے بعد آزادی میں چار سال سے زیادہ دیر نہ لگے گی - معاہدہ لوزان (۲۴ - جولائی) - موصل کے علاقے میں تیل کے بیش قیمت چشمے تھے - ان کے متعلق ترکوں سے گفت و شنید ملتوی رکھی گئی اور زبردست جھگڑا جاری رہا -

سرھنری ڈابس[۱] ھائی کمشنر مقرر ھؤا - دستور ساز اسمبلی کا اجلاس منعقد ھؤا - (۲۷- مارچ ۱۹۲۴ء) اور برطانیہ سے مفاہمت کی تصدیق کر دی گئی - اسمبلی نے دستور منظور کیا جس میں آزادانہ پارلیمنٹری نظام کے اجراء کا فیصلہ ھؤا - ۱۹- جولائی کو کردوں کی بغاوت ختم ہو گئی -

۱۹۲۵ء - ۱۹۲۶ء سرحدی قبائل کی مالکی اور حقوق کے متعلق نجد کے ساتھ مفاہمت (یکم نومبر ۱۹۲۵ء) - جمعیة اقوام نے سفارش کی کہ اگر موصل عراق کے حوالے کیا گیا تو برطانیہ کے ساتھ تعلق میں توسیع ہو جانی چاہئے - اس وجہ سے ایک نیا معاہدہ کیا گیا ، جس میں تعلقات پچیس سال کے لئے بڑھا لئے گئے یا اس وقت تک کے لئے کہ عراق جمعیة اقوام میں شامل ہو جائے - (۱۳- جنوری ۱۹۲۶ء)

۱- Henry Dobbs -

Marfat.com

برطانیہ اور ترکی کے درمیان رضامندی کی بنا پر مسئلۂ موصل کا حل (۵- جون) - موصل کا زیادہ بڑا حصہ عراق کے حوالے ہوا - جمعیۃ اقوام میں فوری شمول کے انتظام کی غرض سے شاہ فیصل لندن گیا (نومبر ۱۹۲۷ء) - برطانیہ سے نیا معاہدہ (۱۴- دسمبر)، جس میں عراق کی آزادی کا اعتراف کر لیا گیا اور وعدہ کیا گیا کہ عراق کو ۱۹۳۲ء میں جمعیۃ اقوام کا ممبر بنا لینے کی حمایت کی جائے گی - عراق نے برطانیہ کے لئے تین نئے ہوائی اڈے منظور کئے نیز اس بات سے اتفاق کیا کہ برطانوی افسر عراقی فوج کو تربیت دیں -

سر گلبرٹ کلیٹن۱ ہائی کمشنر مقرر ہوا (۲- مارچ ۱۹۲۹ء) - ایران سے معاہدہ دوستی (۱۱- اگست) - گلبرٹ کلیٹن کی وفات (۱۱- ستمبر ۱۹۲۹ء) پر سر فرانسس ھمفریز۲ ہائی کمشنر بنا (۳- اکتوبر) -

۱۹۳۰ء تا ۱۹۳۳ء نجد سے معاہدہ دوستی (۲۴- فروری ۱۹۳۰ء) - شیخ محمود کی سرکردگی میں کردوں نے از سر نو بغاوت کر دی (۱۱- ستمبر) - شیخ کی حوالگی ۱۱- ستمبر کو عمل میں آئی - عراق پارلیمنٹ نے برطانیہ سے اس معاہدے کی تصدیق کر دی جس میں عراق کو ۱۹۳۲ء میں جمعیۃ اقوام کا ممبر بنانے کا وعدہ کیا گیا تھا (۱۶- نومبر) - اس میں عراق کی کامل آزادی اور خود مختاری کو قطعی طور پر تسلیم کر لیا گیا تھا - برطانیہ و عراق کا معاہدہ جمعیۃ اقوام کے پاس پیش کیا گیا (۲۲- جنوری ۱۹۳۱ء) - کردوں کی تیسری بغاوت (اپریل—جون ۱۹۳۲ء) - عراقی فوجوں نے

۱- Gilbert Clayton -

۲- Francis Humphreys -

Marfat.com

برطانیہ کے پھریدار ہوائی جہازوں کی مدد سے باغیوں کو بھگا کر ترکی کے حدود میں پہنچا دیا۔

جمعیت اقوام میں عراق کا شمول (۳- اکتوبر) ۔ یہ شمول حکمداریوں کے کمیشن کی ساز گار مگر مبہم رپورٹ کی بنا پر عمل میں آیا۔ عراق سے مندرجہ ذیل امور کی ضمانت طلب کی گئی: اقلیتوں کی حفاظت، غیر ملکیوں کے حقوق کی حفاظت، ضمیر کی آزادی، قرضوں کی تسلیم وغیرہ۔

شام کے ساتھ سرحد کے متعلق مدت سے جھگڑا چلا آتا تھا۔ جمعیت اقوام کی امداد سے اس کا تصفیہ (نومبر) ۔ مسیحی اشوریوں کا قتل، جب وہ سرحد سے گزر کر دوبارہ شام میں داخل ہو رہے تھے اور نقل مکان کر کے وہیں جا بسے تھے۔ جمعیت اقوام نے یہ مسئلہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور انہیں دوسری جگہ آباد کرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ برن میں شاہ فیصل کی وفات (۸- ستمبر) ۔

۱۹۳۳ء - ۱۹۳۹ء فیصل کے بیٹے غازی کی مسند نشینی (۱۹۳۳ء - ۱۹۳۹ء) ۔ موصل سے طرابلس الشام تک تیل کی پائپ لائن کا افتتاح (۱۴- جولائی ۱۹۳۴ء) ۔ حیفا والی لائن کا افتتاح ۱۴- جنوری ۱۹۳۵ء کو ہؤا تھا۔

جنرل یاسین پاشا الہاشمی کی قیادت میں قومی حکومت کی ترتیب (مارچ ۱۹۳۵ء) ۔ بغاوتیں ابتدائی دور ہی میں قوت سے فرد کر دی گئیں۔ جبری فوجی تربیت نافذ ہو گئی (۱۹- جون) ۔ انتخابات میں نئی حکومت نے فیصلہ کن کامیابی حاصل کی (۶- اگست) ۔

دولت سعودیہ کے ساتھ عربی مواخات کا معاہدہ جس میں یہ بھی طے ہو گیا کہ ایک دوسرے پر حملہ نہ کیا جائے گا۔ (۱۲-

Marfat.com

اپریل ۱۹۳۶ء) ۔ یہ معاہدہ عام عرب مملکتوں کے اتحاد کی بنیاد بن گیا جو تحریک اتحاد عرب کا اصل نصب العین تھا ۔ دوسری عرب ریاستوں کو اس میں شرکت کی دعوت ۔ جنرل بکر صدیقی کا ناگہانی اقدام (۲۹۔ اکتوبر) ۔ وہ اتحاد عرب کی تحریک کا ایک ممتاز لیڈر تھا ۔ بادشاہ اس اقدام کا حامی تھا ۔ پارلیمنٹ توڑ دی گئی اور جنرل صدیقی نے عملاً ڈکٹیٹرشپ قائم کر دی ۔

نئی جماعت کا قیام جس کا نام مجلس اصلاح امت تھا ۔ یہ در اصل حکمران گروہ کی جماعت تھی ۔ ریلوے لائنوں ، سڑکوں ، آبپاری کی سکیموں اور نشو و ارتقاء کے دوسرے منصوبوں پر سر گرمی سے عمل ۔ ترکی، ایران ، عراق اور افغانستان کے درمیان ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا معاہدہ ۔ (۹۔ جولائی ۱۹۳۷ء) ۔ یوں مسلمان حکومتوں نے اتحاد مشرق کی بنیاد رکھی تاکہ بیرونی طاقتوں کے سامراجی منصوبوں کی مزاحمت کامیابی سے ہو سکے ۔

جنرل صدیقی کو ایک کرد نے قتل کر دیا (۱۱۔ اگست) ۔ اتحاد عرب کی حامی نئی وزارت ۔ فلسطینی عربوں کے حقوق کی حمایت میں حکومت عراق نے سرگرم حصہ لیا اور وہ اتحاد عرب میں ایک زبردست عامل بن گئی ۔

بغداد میں موٹر کے ایک حادثے کے باعث شاہ غازی کی وفات (۴۔ اپریل ۱۹۳۹ء) ۔ اس پر فسادات شروع ہوئے ۔ سمجھا گیا کہ حادثہ انگریزوں کی سازش کا نتیجہ ہے اور برطانوی قونصل کو سنگ سار کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ۔ غازی کا سہ سالہ بیٹا فیصل ثانی کے لقب سے جا نشین ہؤا (۱۹۳۹ء) ۔

دوسری جنگِ یورپ کا زمانہ

دوسری جنگ یورپ کے زمانے میں عراق کے اندر اس وجہ سے تشویشناک حالت پیدا ہوئی کہ رشید عالی الجیلانی نے جو پہلے وزیراعظم رہ چکا تھا ،

Marfat.com

فوجی افسروں کی امداد سے حکومت پر قبضہ کر لیا ، نائب سلطنت امیر عبدالالہ پہلے بغداد سے بصرہ پھر شرق اردن چلا گیا ۔ انگریزی فوجیں عراق میں پہنچیں ۔ بغداد پر قبضہ کر لیا ۔ رشید عالی الجیلانی اور اس کے ساتھی جس میں سید امین الحسینی مفتیِ اعظم فلسطین بھی تھے ، ایران چلے گئے اور وہاں سے ترکی کے راستے جرمنی پہنچ گئے ۔

۱۹۴۶ء - ۱۹۴۸ء ترکی سے معاهده دوستی (۲۹- مارچ ۱۹۴۶ء) - جس میں دجلہ و فرات کے بالائی حصوں پر مشترکہ کنٹرول کا فیصلہ ہو گیا ۔ شرق اردن سے معاهده اتحاد (۱۴- اپریل ۱۹۴۷ء) - برطانیہ نے عراق سے فوجیں واپس بلا لیں ۔ صرف ایک فوجی مشن اور دو ہوائی دستے باقی رہ گئے - (۲۶- اکتوبر) - برطانیہ کے ساتھ معاهده پورٹسمتھ ، جس کا مفاد یہ تھا کہ عراق کی حفاظت میں برطانیہ بہ دستور امداد دیتا رہے ۔ عوام میں اس کی شدید مخالفت ۔ اس وجہ سے معاهدے کی تصدیق نہ ہو سکی اور ۱۹۳۰ء ہی کا معاهده جاری رہا ۔

Marfat.com

بتّیسواں باب

ایران

۱۹۱۴ء تا ۱۹۵۰ء

ایران کہا جا سکتا ہے کہ پہلی جنگ عظیم نے ایران کی پرانی حکومت پر بد بختی کی مہر لگا دی - حکومت نے غیر جانبداری کا اعلان کیا (یکم نومبر ۱۹۱۴ء)، لیکن وہ اتنی بے دست و پا تھی کہ اپنے کسی فیصلے کو نافذ نہ کر سکتی تھی - حکومت کے پاس یا تو کاسک بریگیڈ تھا، جس کے افسر روسی تھے یا جندارمہ تھا جس کی بنیاد ۱۹۱۱ء میں پڑی تھی - اس کے افسر اہل سویڈن تھے جن کی همدردیاں جرمنی کے ساتھ تھیں - روسی فوجیں اس وقت تک شمالی ایران کے اہم شہروں پر قابض تھیں اور برطانیہ خلیج فارس کے سواحل پر مسلط تھا -

ترکوں نے قفقاز میں روسیوں کے خلاف اقدامات کرتے ہوئے تبریز لے لیا (۷- جنوری ۱۹۱۵ء)، لیکن کچھ دن بعد روسی دوبارہ تبریز پر قابض ہو گئے (۳۰- جنوری) - فریقین بے تکلف حدود ایران کی بے حرمتی کرتے رہے - ساتھ ہی برطانیہ نے اپنے حلیف روسیوں کو تقویت پہنچانے کے خیال

Marfat.com

سے روسی حلقہ اثر میں (۱۹۰۷ء کے معاہدے کے مطابق) من مانی کار روائیوں کی اجازت دے دی اور جس حلقے کو غیر جانبدار چھوڑا گیا تھا ، اسے برطانوی حلقۂ اثر میں شامل کر لیا ۔

جرمنوں کی مداخلت جنوری میں ہر ویس مس۱ ایران پہنچ گیا ، جو پہلے بوشہر میں جرمن قونصل تھا ۔ اس نے بوشہر کے آس پاس مختلف قبائل کو منظم کر کے انگریزوں کے لئے خاصی تشویش پیدا کئے رکھی جو بوشہر پر قابض تھے ۔ ساتھ ہی دوسرے جرمن کارندے (نیڈر میئر۲ اور زگ میئر۳) دوسرے قصبات میں قدم جما کر بیٹھ گئے ۔ ان کی غرض یہ تھی کہ افغانستان تک راستہ کھلا رکھیں تاکہ ترکی و جرمنی کی مشترکہ فوج ایران و افغانستان کے راستے ہندوستان پہنچ جائے ۔ ایک مشن افغانستان پہنچ گیا مگر امیر افغانستان اقدام سے گریزاں رہا ۔ تا ہم ایک وقت میں جرمنی کا اثر افغانستان کے اندر بہت بڑھ گیا تھا ۔ روسیوں نے جرمن اثر کو زائل کرنے کی غرض سے شمالی ایران پر حملہ کر دیا (نومبر) ۔ ترکوں نے برطانیہ کو عراق میں شکست دینے کے بعد ایران پر دو مرتبہ حملہ کیا لیکن روسیوں نے دونوں مرتبہ یہ اقدامات روک دئے ۔

۱۹۱۶ء۔۱۹۱۸ء بندر عباس میں سر پرسی سائیکس کا ورود (مارچ ۱۹۱۶ء) اور جنوبی ایران میں جیش کی ترتیب (ساؤتھ پرشیا رائفلس) ۔ امید تھی کہ اس فوج کے ذریعے سے جنوبی ایران میں جرمنوں کا اثر بھی توڑا جاسکے گا اور ترکی حملے کو بھی روکا جا سکے گا ۔ سائیکس کرمان مئی میں پہنچا ،

۱- Herr Wessmuss -
۲- Niedermayer -
۳- Zugmayer -

Marfat.com

یزد (اگست میں) ، اصفہان میں جہاں روسی پہلے سے قابض تھے اور شیراز (نومبر - میں) - آخری دور میں سائیکس کی فوج گیارہ ہزار پر جا پہنچی تھی - اس کے ذریعے سے ایرانی جندارمہ اور جنگجو قبائل دونوں کے مقابلے میں برطانوی وضعیت کو تقویت پہنچی - ترکوں نے مارچ ۱۹۱۷ء میں بغداد پر شکست کھائی اور ایران سے پیچھے ہٹ گئے - روسی بھی بالشویکی انقلاب کے بعد ایران سے ہٹنے لگے - اس وقت تک ملک بد نظمی کا شکار ہو چکا تھا (نومبر) -

تھوڑی سی انگریزی فوج کے ساتھ جنرل ڈنسٹرول۱ کی آمد (جنوری ۱۹۱۸ء) - اس کا مقصد یہ تھا کہ گرجستان اور ارمنستان کو ترکوں کے مقابلے میں تقویت پہنچائے اور قفقاز میں ایک ایسا محاذ قائم کر دے جو یوکرین کے راستے جرمنی کی پیش قدمی کو روک سکے - ڈنسٹرول بغداد سے انزلی پہنچا لیکن باکو میں جو بالشویک بیٹھے تھے ، ان کے حملے کا ایسا خطرہ پیدا ہؤا کہ وہ ہمدان کی طرف مراجعت پر مجبور ہو گیا - آہستہ آہستہ اس کی فوج میں اضافہ ہوتا گیا - پھر جنرل سر ولفرڈ میلی سن۲ کی سر کردگی میں ایک اور فوج شمالی و مشرقی ایران بھیج دی گئی تا کہ اگر بالشویک اس طرف سے ہندوستان پر پیش قدمی کرنا چاہیں تو انہیں روکا جاسکے - بحیرہ قزوین میں برطانیہ کا ایک بیڑا بھی پہنچایا گیا ، جس نے ترکوں کو باکو سے نکال دیا - (نومبر)-

۱۹۱۹ء - ۱۹۲۰ء ڈی ٹی نارس۳ نے جو برطانوی بیڑے کا کمانڈر تھا ، بالشویکوں کی بحری فوج کو الگزانڈروسک

۱- Dunsterville -

۲- Wilfrid Malleson -

۳- D. T. Norris -

Marfat.com

میں شکست (۲۱- مئی ۱۹۱۹ء) - اگست میں برطانوی جہاز سفید روسیوں۱ کے حوالے کر دئیے گئے -

حکومت ایران نے پیرس کی صلح کانفرنس میں ایک وفد بھیجا جس نے مطالبہ کیا کہ ۱۹۰۷ء کا معاہدہ منسوخ کیا جائے - غیر ملکیوں کے لئے خاص حقوق ختم کر دینے چاہئیں - ہر قونصل خانے کے ساتھ جو گارد ہے اسے توڑ دیا جائے - نیز ماورائے قزوین، مرو، خیوا، قفقاز، دربند، اریوان، باکو، کردستان اور دریائے فرات تک کے تمام علاقے ایران کو واپس دلائے جائیں - (۱۹۱۹ء) برطانیہ کے اشارے پر اس وفد کو سرکاری طور پر سند قبول حاصل نہ ہوئی -

برطانوی اور ایرانی معاہدہ (۶ - اگست) جس کے لئے سرپرسی کاکس نے گفت و شنید کی تھی - برطانیہ نے پھر ایک مرتبہ ایران کی آزادی اور حدود کے احترام کا عہد کیا - اس معاہدے کے باقی اجزا یہ تھے -

۱- ایران کے لئے انگریز مشیروں اور افسروں کا بندوبست نیز سامان جنگ کی فراہمی جو امن قائم کرنے والی فوج کے لئے مطلوب تھا -

۲ - قرض کا انتظام نیز سڑکوں کی اور ریلوے لائن کی تعمیر میں امداد کا وعدہ -

محصولات پر نظر ثانی کا عہد کر لیا گیا - چونکہ اس معاہدے کے ذریعے سے برطانیہ کی برتری اور تفوق کی توثیق منظور تھی لہذا عوام نے اس کی شدید مخالفت کی - اس کی تصدیق کے لئے مجلس کا اجلاس بلانے ہی سے انکار کر دیا گیا -

---

۱- سفید روسیوں سے مراد وہ روسی ہیں جو بالشویکوں کے خلاف لڑرہے تھے - انہوں نے سفید کا امتیازی لقب اس بناء پر حاصل کیا کہ بالشویکوں کا خاص رنگ سرخ تھا -

Marfat.com

ایران جمعیت اقوام کے ابتدائی ممبروں میں شامل ہو گیا (۱۰- جنوری ۱۹۳۱ء) بالشویکوں کے بیڑے نے انقلاب کے مخالفوں کو شکست دے کر انزلی اور رشت پر قبضہ کر لیا اور گیلان کے بڑے حصے پر وہ مسلط ہو گئے (بلکہ اکتوبر ۱۹۲۱ء میں گیلان کے اندر سویٹ جمہوریت بنا دی) شمالی ایران کی برطانوی فوج قزوین کی طرف ہٹ آئی (۱۸- مئی) - ایران کے کاسک برگیڈ نے کرنیل سٹوروسکی۱ کے ماتحت بالشویکوں سے رشت چھین لیا لیکن اس نے بعد ازاں شکست کھائی اور انزلی سے نکالا گیا - آخر برطانیہ نے اس برگیڈ کو از سرنو ترتیت میں امداد دی (۲۴- اگست) - برطانیہ نے شمالی ایران کا تخلیہ شروع کر دیا -

رضاخاں کا اقدام رضاخاں ، زندران میں پیدا ہؤا (۱۸۷۸ء) وہ کاسک برگیڈ میں ایک افسر تھا - وہ بڑا دور اندیش ، بڑا سر گرم اور بہ درجہ کمال محب وطن تھا - انزلی میں کاسک برگیڈ کی شکست کے بعد اس نے روسی افسرون کی برطرفی کا انتظام کیا پھر سید ضیاءالدین طباطبائی سے گفت و شنید شروع کردی - جو ایک ممتاز محرر و مصلح تھا - تین ہزار کاسکوں کے ساتھ رضاخاں نے طہران کی جانب اقدام کیا اور سید ضیاءالدین کی قیادت میں نئی حکومت قائم کی - خود رضا خاں کو اس حکومت میں سپہ سالار اور وزیر جنگ کے عہدے مل گئے -

نئی حکومت کا پہلا قدم یہ تھا کہ برطانیہ سے جس معاھدے کی تصدیق نہ ہوئی تھی ، اسے پس پشت ڈال دیا گیا اور بالشویکوں سے عہد نامہ کر لیا گیا - بالشویکوں نے برطانیہ کے تفوق کو توڑنے کی غرض سے ایران کو خالی کر دینے پر آمادگی ظاہر کی -

---

۱- Storroselki -

Marfat.com

خاص حقوق ترک کر دئے - قرضوں اور مراعات پر خط تنسیخ کھینچ دیا - اور ایران میں روس کی جتنی جائداد تھی کسی معاوضے کے بعد حکومت ایران کو دے دی - یہ معاہدہ ۲۶- فروری کو ہؤا - ترکی اور ایران کا معاہدہ امن دوستی (۱۲- دسمبر) -

ایک امریکی ماہر مالیات ڈاکٹر اے - سی ملسپا۱ کا مشن (۱۹۲۲ء - ۱۹۲۷ء) - اسے وسیع اختیارات دے دئیے گئے - رضا خاں اس کا زبردست حامی تھا ، حالانکہ جن مالیات کا تعلق فوج سے تھا ، وہ ملسپا کے کنٹرول سے خارج تھے - نئی اور زبردست فوج تیار کرکے رضا خاں نے گیلان میں ایک خطرناک بغاوت فرو کی اور آذر بائیجان کو مسخر کر لیا (۱۹۲۲ء) -

رضاخاں وزیراعظم رضا خاں نے وزارت عظمیٰ سنبھال لی (۲۸- اکتوبر ۱۹۲۳ء) - شاہ ڈکٹیٹری منظور کرنے کے لئے تیار نہ ہؤا اور یورپ چلا گیا جہاں سے وہ واپس نہ ہؤا (وفات ۱۹۳۰ء) - شاہ کی مراجعت کی افواہ (مارچ ۱۹۲۴ء) - اس پر زبردست پروپیگنڈا شروع ہو گیا کہ ایران میں جمہوری حکومت قائم کر دی جائے - سمجھا گیا کہ اس پروپیگنڈے کے محرک بالشویک ہیں اور اسے ترکی کے واقعات سے تقویت پہنچی ہے - علما و مجتہدین نے اس پروپیگنڈے کی سخت مخالفت کی اور رضا خاں کو بھی اپنا ہم نوا بنا لیا - رضا خاں نے استعفیٰ کی دھمکی دے کر عوام کا اضطراب ختم کیا -

محمرہ کے شیخ خزعل اور جنوبی ایران کے بختیاری سرداروں کے خلاف مہمیں - یہ لوگ اینگلو پرشین آئل کمپنی اور حکومت برطانیہ کی امداد کے باعث عملاً خود مختار ہو گئے تھے - وہ

۱- Dr. A. Millspaugh -

Marfat.com

اطاعت پر مجبور ہو گئے اور ایران کے بڑے حصے میں حکومت کا اقتدار مستحکم ہو گیا -

مجلس نے رضا خاں کو ڈکٹیٹری کے اختیارات دے دئے (فروری ۱۹۲۵ء) - غیر حاضر بادشاہ کی معزولی کا اعلان (۳۱- اکتوبر) - رضا کی بادشاہی کا اعلان (۱۳- دسمبر) -

رضا شاہ پہلوی ۲۵- اپریل ۱۹۲۹ء کو رضا خاں کی تاج پوشی ہوئی اور اس نے رضا شاہ پہلوی کا لقب اختیار کیا - نئے بادشاہ نے وہ پالیسی اختیار کی جو مصطفیٰ کمال نے ترکی میں اختیار کی تھی ، البتہ کوئی بات مذہب کے خلاف گوارا نہ کی - اس نے قیام امن کا کام جاری رکھا - فوج کی ترتیب و توسیع پر خاص توجہ کی - سڑکیں بنائیں - بحیرہ قزوین سے خلیج فارس تک ریلوے لائن شروع کر دی - ہوا بازی کی حوصلہ افزائی کی -

روس کی سرپرستی میں ایران ، ترکی اور افغانستان کا معاہدہ جس میں ایک دوسرے کی حفاظت کا اقرار کیا گیا تھا (۲۲- اپریل ۱۹۲۶ء) ، لیکن سرحدات کی کرد آبادی کے متعلق تینوں ملکوں کے درمیان کشمکش کی ناخوشگواری باقی رہی - جرمنی کی جنکر کمپنی نے باکو ، طہران اصفہان اور بوشہر کے درمیان ہوائی آمد و رفت باقاعدہ جاری کر دی - (فروری ۱۹۲۷ء) - یہ سروس اپریل ۱۹۳۲ء تک باقی رہی - حکومت ایران نے جزائر بحرین کے متعلق اپنا دعویٰ پیش کیا جہاں کے شیخ نے برطانوی حفاظت قبول کر لی تھی (۲۲- نومبر ۱۹۲۷ء) - تیل کی دریافت نے ان جزائر کی قدر و قیمت بہت بڑھا دی - متصادم دعاوی کا اب تک کوئی تصفیہ نہیں ہو سکا -

ایران نے امپیریل ایرویز (برطانوی کمپنی) کے ساتھ مفاہمت کی اور اس کمپنی کو اجازت دے دی کہ ساحل خلیج ، کراچی اور

Marfat.com

ہندوستان کے ساتھ پرواز کا سلسلہ جاری کر دے (۱۹۲۸ء)۔ حکومت ایران نے ایک نیا جوڈیشیل نظام جاری کیا جو فرانس کے نمونے پر بنایا گیا تھا (۱۹۲۷ء) - غیر ملکیوں کے لئے خاص حقوق منسوخ کر دئے۔ مختلف اقوام کے ساتھ معاھدے کر کے نئے کم سے کم محصول عائد کر دئے گئے - برطانیہ نے اور اس کے بعد دوسری طاقتوں نے یہ نظام قبول کر لیا - ایران میں قومی بنک (بانک ملی) کا قیام (ستمبر) - دولت عراق کو تسلیم کر لیا گیا (۱۱- اگست ۱۹۲۹ء) - اس طرح بہتر تعلقات کے لئے راستہ ھموار ھو گیا -

۱۹۳۰ء - ۱۹۳۳ء معیار زر (گولڈ سٹینڈرڈ) کا نفاذ (۲۸- مارچ ۱۹۳۰ء) - ایرانی و ترکی سرحد پر کردوں کی ایک اور زبر دست بغاوت (جون و جولائی) - دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات میں کشیدگی لیکن اس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ دونوں نے اطمینان بخش سرحد کے تعین پر توجہ مبذول کی - غیر ملکیوں کے لیے ایران میں زرعی زمین کی ملکیت ممنوع قرار دی گئی (جنوری ۱۹۳۱ء) - انڈو یورپین (ہندی و فرنگی) تار برق کمپنی کی جو لائینیں ایران میں واقع تھیں ، وہ حکومت نے سنبھال لیں (فروری) - ساتھ ھی حکومت نے پوری غیر ملکی تجارت پر گہری نگرانی قائم کر دی اگرچہ انفرادی کاروبار کی اجازت پہلے کی طرح قائم رکھی -

کوہ ارارات کے پاس ایران و ترکی کی سرحد میں ترمیم (۲۳- جنوری ۱۹۳۲ء) - اس طرح ترکی کے ساتھ مستقل کشمکش کا ذریعہ ختم کر دیا گیا - فیصل شاہ عراق کی تشریف آوری ایران میں (۲۶- اپریل) اور دوستانہ تعلقات کا انتظام - خلیج میں ایرانی بیڑے کی تاسیس (۲۶ - اپریل) - اس بیڑے کا آغاز یوں ہؤا کہ اٹلی میں حکومت ایران نے متعدد جنگی کشتیاں بنوائی تھیں - ڈراسی کو

Marfat.com

۱۹۰۱ء میں تیل کے لئے جو اجارہ دیا گیا تھا، حکومت ایران نے اسے منسوخ کر دیا (۲۶- اپریل) - یہی اجارہ ۱۹۰۹ء میں اینگلو پرشین آئل کمپنی نے سنبھال لیا تھا - اجارے میں ترمیم کے لئے طویل گفت و شنید ناکام رہی - حکومت برطانیہ نے چونکہ سب سے زیادہ حصے خرید لئے تھے اس لئے مالی لحاظ سے وہ ۱۴- اگست ۱۹۱۴ء سے اس کمپنی کے ساتھ وابستہ ہو گئی تھی - اس نے یہ معاملہ جمعیۃ اقوام کے پاس پیش کر دیا - جمعیۃ نے براہ راست گفتگو سے مسئلہ طے کر لینے پر زور دیا -

۱۹۳۳ء - ۱۹۳۹ء

براہ راست گفتگو سے ۲۹- مئی ۱۹۳۳ء کو نیا اجارہ منظور ہؤا، جس نے پہلے اجارے میں ۱۹۶۱ء سے ۱۹۹۳ء تک توسیع کر دی لیکن اجارے کا رقبہ پانچ لاکھ مربع میل سے گھٹا کر اڑھائی لاکھ مربع میل کر دیا گیا - نیز کہ دیا گیا کہ ۱۹۳۸ء کے بعد صرف ایک لاکھ مربع میل رقبہ زیر اجارہ رہ جائے گا - کمپنی نے قبول کیا کہ پندرہ سال تک سوا لاکھ پونڈ ٹیکسوں کی شکل میں ادا کرتی رہے گی اور آئندہ پندرہ سال کے لئے یہ رقم تین لاکھ پونڈ سالانہ ہوگی - رائلٹی کی کم سے کم رقم سالانہ ساڑھے سات لاکھ پونڈ ہوگی -

سویڈن اور ڈنمارک کی کمپنیوں کو اس ریلوے لائن کی تکمیل کا اجارہ دے دیا گیا جو ایران کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بننے والی تھی (اپریل ۱۹۳۳ء) - کیلی فورنیا کی سٹینڈرڈ آئل کمپنی کو جزائر بحرین میں تیل کی دریافت کا ٹھیکہ دیا گیا تو ایران نے پھر جزائر کی ملکیت کا سوال کھڑا کر دیا (مئی ۱۹۳۴ء) - رضا شاہ نے انقرہ اور قاہرہ کا سفر کیا (۱۶- جون—۱۲- جولائی) - ایران اور ترکی کے درمیان تعلقات بہت گہرے ہو گئے - پرشیا کا نام

Marfat.com

بدل کر ایران رکھا گیا (۲۱- مارچ ۱۹۳۷ء) - افغانستان ، ترکی ایران اور عراق کے درمیان ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا میثاق (۹- جولائی ۱۹۳۷ء) - گویا ان چار ملکوں نے باہم اتحاد کر لیا ، جو بلقانی ممالک کے اتحاد سے مشابہ تھا - قزوین سے خلیج فارس تک ریلوے لائن کا افتتاح (جنوری ۱۹۳۹ء) - اس لائن کی تعمیر ۱۹۲۷ء میں شروع ہوئی تھی اور یہ خالص ایرانی سرمائے سے بنی تھی -

دُوسری جنگِ یُورپ کا زمانہ

دوسری جنگ یورپ کے زمانے میں برطانیہ اور روس کے نقطۂ نگاہ سے حالات اس لئے تشویشناک ہو گئے کہ حکومت ایران نے جرمنی سے معاہدہ کر کے ماہرین کی ایک تعداد منگوا لی تھی - برطانیہ اور روس نے یہ سمجھا کہ جرمنوں کی بڑی تعداد ایران سے تیل کی بہم رسانی نیز روس کو فوجی ساز و سامان کے ارسال میں خلل پیدا کر دے گی- ۱۹۴۱ء میں دونوں حکومتوں کی طرف سے مطالبہ کہ جرمنوں کی تعداد گھٹائی جائے - آخر ۲۵- اگست ۱۹۴۱ء کو روس اور برطانیہ دونوں شمال اور جنوب کی طرف سے ایران پر حملہ آور ہوئے- علی منصور وزیراعظم نے استعفیٰ دے دیا - علی فروغی نے نئی حکومت بنائی - ۱۰- ستمبر کو حکومت ایران نے یہ مطالبات منظور کر لئے -

۱- جرمنی ، اٹلی ، ھنگری اور رومانیہ کے سفارت خانے بند کر دئے جائیں گے اور ان ملکوں کے جو باشندے ایران میں ھیں وہ برطانیہ اور روس کے حوالے کر دئے جائیں گے -

۲- روس کو سامان جنگ پہنچانے میں سہولتیں مہیا کی جائیں گی -

Marfat.com

شجرہ خاندان پہلوی

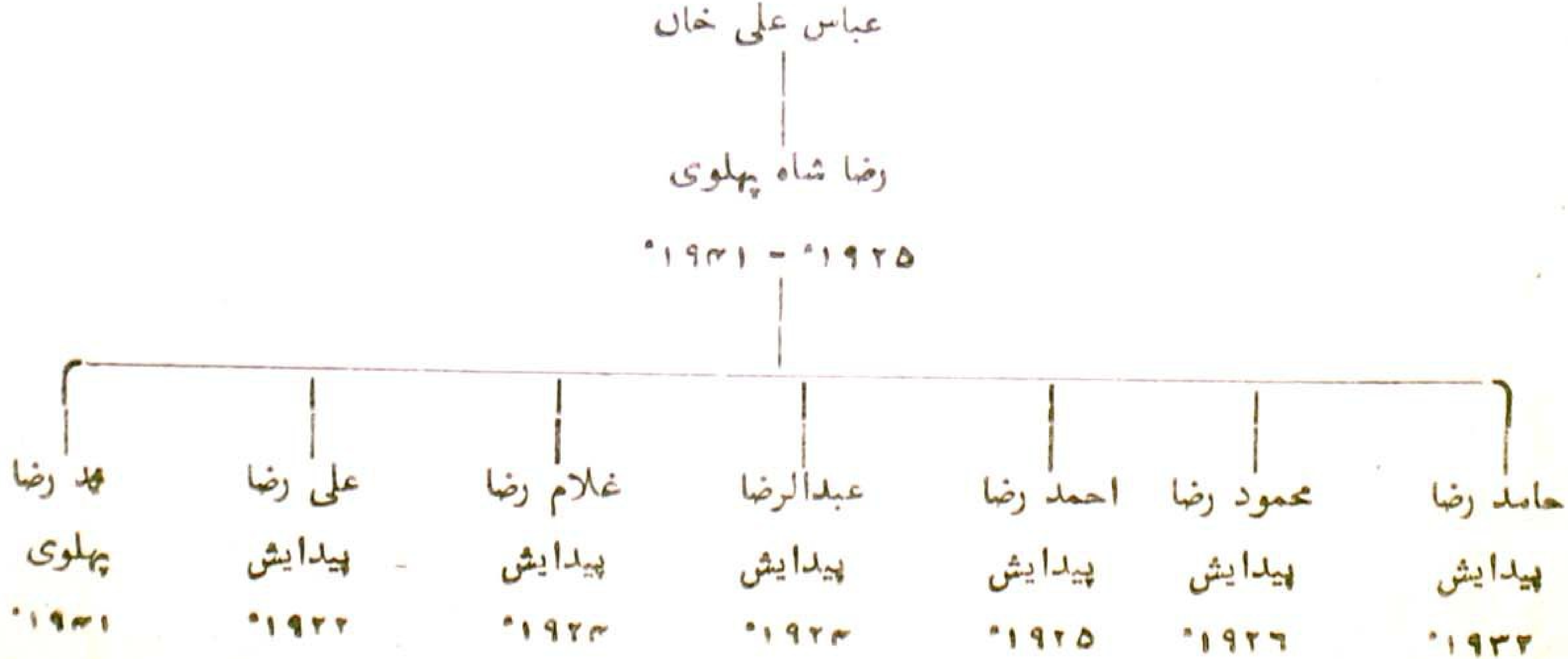

Marfat.com

Marfat.com

معلوم ہؤا کہ رضا شاہ کی طرف سے دشمن ملکوں کے باشندوں کو حوالے کرنے میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے - خوراک کی کمی کے باعث عوام میں بے چینی - ۱۶- ستمبر ۱۹۴۱ء کو رضا شاہ، ولی عہد کے حق میں تاج و تخت سے دست بردار ہوگیا اور ملک چھوڑ کر باہر چلا گیا - باہر ہی اس نے وفات پائی - چونکہ تیل کی قیمت بڑھ گئی تھی اس لئے ایران کی رائلٹی دوران جنگ میں بڑھا دی گئی - ۱۹۴۳ء میں وہاں چرچل، سٹالین اور روز ویلٹ کی کانفرنس ہوئی -

۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۶ء جنگ ختم ہو گئی تو حکومت ایران نے برطانوی، امریکی اور روسی فوجوں کی واپسی کا مطالبہ کیا (۱۳- ستمبر ۱۹۴۵ء) - اسے یقین دلا دیا گیا کہ ۲- مارچ ۱۹۴۷ء تک تمام فوجیں نکال لی جائیں گی- تو دہ پارٹی (کمیونسٹ) نے آذر بائیجان میں ایک بغاوت کی تنظیم کر لی - حکومت نے باغیوں کے خلاف کارروائی کا ارادہ کیا تو سویٹ یونین اس میں مزاحم ہوئی اور روسی فوجیں بھی ایران سے نہ نکلیں (۱۸- نومبر) - روس کی سرگرمیوں کے خلاف ایران نے مجلس اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے پاس احتجاج کیا (۱۹- مارچ ۱۹۴۶ء) - ایران اور روس میں تخلیہ افواج کے متعلق معاہدہ (۵- اپریل) - تخلیہ ۹- مئی کو مکمل ہؤا - آذر بائیجان میں اصلاحات کا نفاذ - شمالی ایران میں تیل کے لئے سویٹ ایرانی کمپنی کی ترتیب - آذر بائیجان پر ایران کا اقتدار مسلم ہو گیا لیکن اسے خود اختیاری نظام دے دیا گیا (۱۳- جون) - صوبے میں کچھ مدت تک بے چینی قائم رہی - فارس میں بغاوت (۲۲- ستمبر) - وہاں اصلاحات جاری ہوئیں اور جنوبی قبائل کو خود اختیاری نظام سے مطمئن کیا گیا -

۱۹۴۷ء سے ۱۹۴۹ء پارلیمانی انتخابات میں حکومت کی حمایت (جنوری و فروری ۱۹۴۷ء) - امریکہ سے مفاہمت (۶-

Marfat.com

اکتوبر) ۔ اس کے مطابق امریکہ سے ایک فوجی مشن منگوایا گیا۔ نیز امریکی سامان جنگ خریدا گیا۔ سویٹ یونین کو اپریل ۱۹۴۶ء میں تیل کا جو اجارہ دیا گیا تھا۔ اس کے خلاف مسلسل غم و غصہ کا اظہار۔ پارلیمنٹ نے ۲۲۔ اکتوبر کو اس معاہدے کی تصدیق نہ کی بلکہ اسے کالعدم قرار دیا۔ اس کے خلاف نیز امریکی فوجی مشن کے خلاف روس کا احتجاج مسترد کر دیا گیا۔

تودہ پارٹی کے افراد نے شاہ محمد رضا پہلوی پر قاتلانہ حملے کا اقدام کیا، اس لیے یہ پارٹی خلاف قانون قرار دی گئی (۵۔ فروری ۱۹۴۹ء) ۔ دستور میں ترمیم کر کے بادشاہ کو پارلیمنٹ توڑنے کا اختیار دے دیا گیا۔ امریکی ماہرین کے زیر نگرانی ایران کی اقتصادی نشو و نما کے لئے ہفت سالہ منصوبہ (۱۰۔ مئی) ۔ اینگلو ایرانی کمپنی کے ساتھ نیا معاہدہ (۱۸۔ جولائی) جس کے مطابق کمپنی کے منافع سے زیادہ حصے کا مطالبہ کیا گیا۔ کمپنی نے اسے رد کر دیا۔

Marfat.com

تینتیسواں باب

جمہوریہ انڈونیشیا

انڈونیشیا

پاک و ہند کے مشرق میں جزیرون کا ایک بہت بڑا مجموعہ ہے جنہیں پہلے جزائر شرق الہند کہتے تھے ۔ چونکہ جزیرے بہت زرخیز تھے اور وہاں وہ قیمتی مسالے کثرت سے موجود تھے جن کی ضرورت دنیا بھر کو تھی ، مثلاً لونگ سیاہ مرچ ، دار چینی وغیرہ ، اس لئے سب لوگ وہاں پہنچنے اور مسلط ہونے کے آرزو مند تھے ۔ پہلے ہندوؤں نے وہاں سلطنتیں قائم کیں ، پھر چینی پہنچے ۔ عرب تاجرون کے ذریعے سے اسلام کی اشاعت ہوئی ۔ دسویں صدی سے پندرھویں صدی تک اسلام تیزی سے پھیلا یہاں تک کہ جزیروں کی آبادی میں مسلمانوں کا تناسب نوے فی صد سے بھی بڑھ گیا ۔

یورپی قوموں میں سے پہلے پرتگیزوں نے ادھر کا رخ کیا ۔ پھر ولندیز وہاں قدم جمانے لگے ۔ انگریز بھی پہنچے لیکن چونکہ ان کی توجہ ہندوستان پر زیادہ تھی ، لہذا ولندیزوں کے لئے میدان خالی ہو گیا اور انہوں نے جزائر شرق الہند کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا ۔ مسلمانوں نے وقتاً فوقتاً بغاوتیں کیں ، جن میں سے (۱۸۲۵ء - ۱۸۳۰ء) کی بغاوت خاص طور پر اہم ہے، لیکن ولندیزوں کے بہتر ساز و سامان

Marfat.com

جنگ اور بہتر تنظیمات کے مقابلے میں نری کثرت تعداد سے کچھ فائدہ نہ پہنچا۔

دوسری جنگِ عظیم

جزائر شرق الہند کی اسلامی آبادی نے آزادی حاصل کرنے کے لئے کئی تحریکات شروع کر رکھی تھیں، جن کی وجہ سے عوام میں بیداری پیدا ہوئی اور سیاست کے علاوہ تعلیم، صنعت و حرفت اور کاروبار میں بھی انہوں نے خاصی ترقی کر لی۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران میں جاپان اتحادیوں (برطانیہ، امریکہ، روس وغیرہ) کے خلاف جنگ میں شامل ہؤا تو جہاں اس نے فلپائنز، ملایا، برما وغیرہ پر قبضہ کر لیا۔ وہاں جزائر شرق الہند کا مالک بھی وہی بن گیا اور باقی مدت میں یہ جزیرے جاپان ہی کے پاس رہے۔ اگرچہ باشندگان جزائر کے لئے یہ محکومی کا نیا دور تھا، تاہم اس سے فائدہ بھی پہنچا۔ وہ اس طرح کہ ایک تو افراتفری کے دوران میں آزادی پسند جماعتوں کی تنظیمات بدرجہا بہتر اور مستحکم تر ہو گئیں، دوسرے جاپانیوں نے مقامی آبادیوں کو اس غرض سے مسلح کر دیا کہ وہ جاپانیوں کے ساتھ ہو کر فرنگی طاقتوں کا مقابلہ کریں۔

۱۹۴۵ء - ۱۹۴۶ء

جاپانیوں کے ہتھیار ڈالنے سے دو روز بعد جزائر شرق الہند (جن کا مجموعی نام انڈونیشیا رکھا گیا) کے لیڈروں احمد سوکارنو اور محمد عطا نے جمہوریہ انڈونیشیا کی آزادی کا اعلان کر دیا (۱۷- اگست ۱۹۴۵ء)۔ ولندیزوں نے نئی حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

برطانیہ اور ہالینڈ کی فوجیں ان جاپانی فوجوں سے جو انڈونیشیا میں موجود تھیں ہتھیار لینے اور جاپان بھیجنے کے لئے بٹاویا پہنچ گئیں (۲۹- ستمبر - ۳- اکتوبر)۔ کچھ دیر بعد ان فوجوں اور انڈونیشیا کے عوام کی فوجوں کے درمیان جنگ شروع ہوگئی۔

Marfat.com

ہالینڈ کی حکومت نے انڈونیشیا کے ان باشندوں سے بات چیت پر آمادگی ظاہر کی جو ہالینڈ کی بادشاہی کے اندر خود اختیاری نظام قبول کر لینے پر آمادہ تھے (۱۲- اکتوبر) - ایک نوجوان اشتراکی شہر یار انڈونیشیا کی نئی جمہوریت کا وزیر اعظم بن گیا - سوکارنو کو صدر بنایا گیا (۱۳- نومبر) -

انڈونیشیا اور ہالینڈ کے نمائندوں میں گفت و شنید کا آغاز (۱۹- فروری ۱۹۴۶ء) اس اثنا میں ہالینڈ اور برطانیہ کی فوجیں انڈونیشیا کی قومی فوجوں کو جاوا کے وسطی اور شرق حصے کی طرف دھکیلتی رہیں -

فوجی متارکے کا بندوبست (۱۰- نومبر) - اس کے بعد ہالینڈ اور انڈونیشیا کے نمائندوں نے مفاہمت چیری بون۱ پر دستخط کر دیئے - اس کے مطابق ہالینڈ کی حکومت نے جمہوریہ انڈونیشیا (جاوا ، سماٹرا ، مدورا) کو تسلیم کر لیا اور یہ اقرار بھی کر لیا کہ ریاستہائے متحدہ انڈونیشیا کے قیام کا انتظام کر لیا جائے جس میں جمہوریہ انڈونیشیا کے علاوہ بورنیو۲ اور شرق کلاں (سیلی بیز۳ ، سنڈا۴ اور ملکاہ۵ کے جزائر) بھی شامل ہوں گے - یہ متحدہ ریاستیں تاج ہالینڈ کے تحت برابر کی رفیق اور حصہ دار ہوں گی اس مفاہمت پر ۵- مارچ ۱۹۴۷ء کو دستخط ہوئے - برطانوی فوج کے آخری دستے ۲۹- نومبر ۱۹۴۶ء کو انڈونیشیا سے نکلے -

سنہ ۱۹۴۷ء - سنہ ۱۹۴۸ء

جب مفاہمت چیری بون پر عمل شروع ہوا (مئی - جولائی ۱۹۴۷ء تو یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ اس

۱- Cheribon - ۲- Borneo -
۳- Cebbes - ۴- Sunda -
۵- Molucca -

کی تعبیرات میں ھالینڈ اور انڈونیشیا کے ارباب اختیار کے درمیان دور رس اختلافات ۔ وزیر اعظم شہر یار نے ۲۶۔ جون کو استعفیٰ دے دیا ۔ اس کا جا نشین امیر شرف الدین بھی تعطل کو گفت و شنید کے ذریعے سے ختم کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا ۔ فریقین بندش جنگ کے سمجھوتے کی خلاف ورزی کرتے رہے ۔ حکومت ھالینڈ نے یہ تجویز پیش کی کہ امن شکن انڈونیشیائی دستوں کے خلاف مشترکہ پولیس کے ذریعے سے اقدامات کئے جائیں ۔ حکومت جمہوریہ نے یہ تجویز مسترد کر دی ۔ اس پر حکومت ھالینڈ نے وسطی اور مشرق جاوا کے خلاف پورے زور سے اقدامات شروع کردیئے (۲۰۔ جولائی) اور حکومت کی فوجیں تیزی سے آگے بڑھیں ۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے ایک قرار داد کے ذریعے سے جنگ کی بندش کا مطالبہ کیا ۔ فریقین نے اسے قبول کر لیا لیکن اس کی پوری پابندی کبھی نہ ہوئی (یکم اگست) ۔

انجمن اقوام کی ایک مجلس کی سر پرستی میں ھالینڈ اور انڈونیشیا کے درمیان گفت و شنید کا آغاز (۸۔ دسمبر) ۔ انڈونیشیا اور ھالینڈ کے نمائندوں نے این ول جہاز میں عارضی صلح کے معاھدے پر دستخط کئے جس میں آئندہ گفت و شنید کے اصول واضح کئے گئے تھے ، (۱۷۔ جنوری ۱۹۴۸ء) لیکن بہت جلد ان اصول کی تعبیر کے متعلق اختلافات شروع ھوگئے ۔ محمد عطا کی قیادت میں انڈونیشیا کی نئی وزارت بنی (۳۱۔ جنوری) ۔ انڈونیشیا کا ایک کمیونسٹ روس سے واپس آیا تھا ، اس نے جاوا میں سویٹ حکومت کی بنیاد رکھ دی (۱۸۔ ستمبر) جمہوریہ انڈونیشیا کی حکومت نے اس کمیونسٹ گروہ کے خلاف کامیاب اقدامات کئے اور کمیونسٹ جنگلوں میں چلے گئے ۔ گفت و شنید میں بار بار ناکامی کے بعد ھالینڈ نے پھر جارحانہ اقدامات شروع کر دئیے (۱۸۔ دسمبر) ۔ تھوڑے ھی دنوں میں وہ جمہوریہ

Marfat.com

کے بڑے بڑے شہروں پر قابض ہوگئے اور سوکارنو کی حکومت بھی ان کے ہاتھ آگئی -

۱۹۴۹ء - ۱۹۵۱ء

سلامتی کونسل نے مطالبہ کیا کہ جنگ فوراً بند کی جائے - حکومت کے لیڈر رہا کر دئیے جائیں اور جمہوریہ انڈونیشیا کو یکم جولائی ۱۹۵۰ء تک تمام اختیارات منتقل کر دئیے جائیں (۲۸- جنوری ۱۹۴۹ء) - اقوام متحدہ کی مزید کوششوں سے ہالینڈ اور انڈونیشیا کے نمائندوں کے درمیان ہیگ میں ایک گول میز کانفرنس کا بندوبست ہؤا - جمہوریہ متحدہ انڈونیشیا کو پورے اختیارات منتقل کرنے کے متعلق مکمل سمجھوتا - ساتھ ھی ہالینڈ کے ساتھ تعلقات اور روابط کا فیصلہ ہوگیا - (۲- نومبر) -

سوکارنو جمہوریہ متحدہ انڈونیشیا کا پہلا صدر اور محمد عطا پہلا وزیر اعظم مقرر ہؤا (۱۶- دسمبر) - حکومت ہالینڈ اور حکومت جمہوریہ انڈونیشیا نے تمام اختیارات جمہوریہ متحدہ انڈونیشیا کو منتقل کئے (۲۷- دسمبر) - یہ سولہ ریاستوں کی وفاقی جمہوریت تھی، جس کا اعلان جکارتا (بٹاویا) سے ہؤا - ڈچ نیوگنی جمہوریہ متحدہ میں شامل نہ ہؤا - اس کی حیثیت کے بارے میں فیصلے کو آئیندہ گفت و شنید پر ملتوی رکھا گیا -

نئی جمہوریت کے مختلف حصوں میں بغاوتیں بھی ہوئیں اور چھاولی جنگ بھی جاری رہی (۱۹۵۰ء) - وفاقی حکومت اور ریاستوں کی ایک کانفرنس میں فیصلہ ہؤا کہ جمہوریہ متحدہ میں وحدانی (یونٹری) طرز حکومت جاری کیا جائے (۱۹- مئی) چنانچہ ایک عارضی دستور بنا کر جمہوریہ انڈونیشیا کے قیام کا بندوبست کردیا گیا (۱۷- اگست)- محمد ناصر نے نئی وزارت بنائی (۶- ستمبر) - جمہوریہ انڈونیشیا کو اقوام متحدہ میں داخل کر لیا گیا (۲۸- ستمبر) -

Marfat.com

چونتیسواں باب

مشرقی افریقہ

کیفیت اور آبادی مشرق افریقہ میں کینیا ، یوگنڈا ، ٹانگانیکا ، نیاسالینڈ اور موزنبیق شامل ہیں ۔ ان علاقوں میں عموماً نبتو نسل کے حبشی آباد ہیں ۔ انیسویں صدی کے آغاز تک یہاں فرنگستانی قوموں میں سے صرف پرتگیزوں کی آبادیاں موجود تھیں اور ان میں سے بھی صرف وہی باقی رہ گئی تھیں جو زیادہ جنوب میں واقع تھیں ۔ باقی علاقوں پر سترھویں صدی کے اواخر میں مسقط کے عرب قابض ہو گئے تھے ۔ راس ڈلگاڈو۱ سے شمالی سمت میں اسی علاقے تک جسے آج کل اطالوی صومالی لینڈ کہتے ہیں پورا ساحل سلطان مسقط کے زیر نگیں تھا ۔ اور یہاں سلطان کی طرف سے ایک نائب (سید) حکومت کرتا تھا جس کا مرکز شروع میں ممباسہ تھا ، بعد میں یہ مرکز زنجبار منتقل ہو گیا ۔ عرب غلاموں کی کامیاب تجارت کرتے رہے ۔ آہستہ آہستہ غلام پکڑنے والے لوگ اندرون ملک کی طرف بڑھتے رہے یہاں تک کہ وہ بڑی جھیلوں۲ کے حلقے

۱- Delgado ۔

۲- بہ ظاہر بڑی جھیلوں سے مراد جھیل وکٹوریہ ، جھیل ٹانگا نیکا اور جھیل نیاسا ہین ۔

Marfat.com

میں پہنچ گئے ۔ جب یورپی طاقتوں نے اس حصے کے معاملات میں دلچسپی لینا شروع کی تو اُن کے دو مقصد تھے ، ایک یہ کہ بردہ فروشی کو روکیں ، دوسرا یہ کہ اپنی تجارت کو ترقی دیں ۔ انہیں دو مزاحمتوں سے سابقہ پڑا ۔ اول عرب حکمران جو پورے علاقے کے مالک ہونے کا دعویٰ رکھتے تھے ، دوسرے پرتگیز جنھوں نے پہلے سے وہاں اپنی آبادیاں قائم کر رکھی تھیں ۔

۱۸۲۳ء - ۱۸۴۱ء ۱۸۲۳ء میں امیرالبحر اوون[۱] برطانوی جہازوں کا ایک دستہ لے کر خلیج ڈلگووا میں پہنچا اور وہاں برطانوی جھنڈا نصب کر دیا ۔ لیکن وہ واپس ہؤا تو پرتگیزوں نے جھنڈا ایک طرف پھینک دیا ۔

اوون نے (۱۸۲۴ء - ۱۸۲۸ء) مشرقی افریقہ کے ساحل پر ممباسہ اپنے قبضے میں لے لیا ۔ اس خطے کے متعلق سلطان مسقط اور اس کے مقامی نائب کے درمیان جھگڑا پیدا ہو گیا ۔ سلطان مسقط کا نائب سید سعید مشرقی افریقہ کے ساحل کا حاکم تھا ۔ اس نے زنجبار کو اپنا دارالحکومت بنایا (۱۸۴۰ء) ۔ زنجبار میں پہلے برطانوی قونصل جنرل کا تقرر (۱۸۴۱ء) ۔ اس وقت سے مشرقی افریقہ میں برطانیہ کی تجارت تیزی کے ساتھ ترقی کر گئی ۔

۱۸۴۲ء - ۱۸۷۵ء جرمنی کے ایک مشہور سیاح فان ڈرڈیکن[۲] نے مشرقی افریقہ کے مختلف حصوں میں چکر لگائے (۱۸۶۰ء - ۱۸۶۵ء) ۔ اس کی خواہش تھی کہ اس حصے میں جرمنی کے لئے نو آبادیاں قائم کرے ۔ اس کے لئے ایک منصوبہ بھی تیار کر لیا ۔ برطانوی دباؤ کے ماتحت سلطان مسقط کے مقبوضات تقسیم کئے گئے (۱۸۶۱ء) ۔ زنجبار سلطان ماجد کا مرکز بن گیا ، جو

۱- Owen -

۲- Von Der Decken -

Marfat.com

ساحل کے ساتھ ساتھ کئی ہزار میل کے رقبے میں تسلط کا مدعی تھا - برطانیہ اور فرانس نے سلطان زنجبار کی آزادی تسلیم کر لی (۱۰- مارچ ۱۸۶۲ء) - سر جان کرک[1] زنجبار میں برطانوی قونصل جنرل بنا (۱۸۶۶ء - ۱۸۸۷ء) - اس کے کہنے سننے سے سلطان نے بردہ فروشی کے خلاف تدابیر اختیار کیں - برطانیہ کا اثر بہت بڑھ گیا اور کرک ہی بڑی حد تک سلطان کی پالیسی وضع کرنے کا مختار تھا- سید برغاش زنجبار کا سلطان بنا (۱۸۷۰ء - ۱۸۸۸ء) - برطانوی دباؤ کے ماتحت سلطان نے اپنے علاقے میں بردہ فروشی بند کر دی (۵- جون ۱۸۷۳ء) - اور زنجبار میں بردہ فروشی کی جتنی منڈیاں تھیں وہ ختم ہو گئیں -

لونگ سٹون کے انکشافات - یہ پہلا برطانوی مشنری تھا جو دریائے شیرے[2] اور جھیل نیا سا کے آس پاس نمودار ہؤا - اور بلنٹائر[3] کی بنیاد رکھی گئی (۱۸۷۶ء) - فرانس کے صدر میکمہُن نے خلیج ڈلگووا کا جنوبی کنارہ پرتگال کے حوالے کر دیا (۲۴- جنوری ۱۸۷۵ء) اور برطانیہ کا دعویٰ مسترد ہو گیا -

۱۸۷۶ء - ۱۸۸۳ء سلطان زنجبار نے اپنے افریقی مقبوضات برٹش انڈیا سٹیم نیوی گیشن کمپنی کے صدر ولیم میکینان[4] کے حوالے کر دئے - (۱۸۷۶ء) - میکیناں نے حکومت برطانیہ سے امداد کے لئے اپیل کی - جب کوئی امداد نہ مل سکی تو سلطان کی پیش کش واپس کر دی - شاہ ٹیساہ (۱۸۵۷ء - ۱۸۸۴ء) نے سٹینلے کے

۱- John Kirk -

۲- Shire یہ دریا موزنبیق کے علاقے میں دریائے زیمبزی سے مل جاتا ہے -

۳- Blantyre یہ نیا سا لینڈ کا ایک بڑا شہر ہے -

۴- Mackinnon -

۵- Mtesa -

Marfat.com

ذریعے سے ایک اپیل کی جس کی بنا پر پراٹسٹنٹوں کا پہلا مشن یوگنڈا بھیجا گیا (۱۸۷۷ء) - جرمنی کی افریقی سوسائٹی نے جو بین الاقوامی افریقی ایسوسی ایشن کی ایک شاخ تھی باگا مویو۱ اور جھیل ٹانگانیکا کے درمیانی علاقے میں کئی چوکیاں قائم کیں - برطانوی مشنریوں اور تاجروں نے مل کر جھیل نیا سا پر تجارت کے لئے ایک کمپنی بنائی - فرانس سے کیتھلک مشنریوں کا ایک گروہ یوگنڈا پہنچا (۱۸۷۹ء) - انہیں عام طور پر سفید فام۲ پادری کہا جاتا تھا -

حکومت پرتگال نے خلیج ڈلگووا سے ٹرانسوال تک ریلوے لائن بنانے کی غرض سے ایک امریکی میکمرڈو۳ کو ٹھیکہ دیا - (۱۴ - دسمبر ۱۸۸۳ء) -

سنہ ۱۸۸۴ء - سنہ ۱۸۸۵ء

معاہدہ کانگو کے مطابق پرتگال نے نیاسا کے حلقے میں برطانوی دعاوی تسلیم کر لئے (۲۶- فروری ۱۸۸۴ء) -

یوگنڈا کے بادشاہ ٹیسا کی وفات (۱۰ - اکتوبر) - بیٹا اس کا جا نشین ہؤا - وہ عمر کا نوجوان اور بڑا خود رائے تھا - تھوڑی ہی مدت میں مختلف مذہبی گروہوں سے اس کے جھگڑے شروع ہو گئے جن میں عرب مبلغین بھی شامل تھے ، برطانوی پراٹسٹنٹ بھی اور فرانسیسی کیتھولک بھی - اس کا نام ونگا۴ تھا -

جرمنوں کی استعماری تحریک کا روح و رواں کارل پیٹرز۵ تھا - اس نے باگامویو کے پاس کے علاقوں میں مختلف مقامی سرداروں سے

۱- Bagamoyo زنجبار کے قریب دارالسلام سے اوپر ساحل پر واقع ہے -

۲- White Fathers -

۳- Macmurdo -

۴- Mwanga -

۵- Karl Peters -

Marfat.com

معاہدے کئے جن میں سے پہلے معاہدے پر ۱۹- نومبر کو دستخط ہوئے - جرمن ایسٹ افریقہ کمپنی کی منظوری - اس کا کام یہ تھا - کہ پیٹرز نے جو حقوق حاصل کئے تھے ان کے مطابق کام شروع کر دے - (۱۲- فروری ۱۸۸۵ء) - حکومت جرمنی نے جنوب میں دریائے امبا سے شمال میں دریائے رؤما تک مشرق افریقہ میں اپنی پروٹریکٹوریٹ قائم کر دی (۱۷- فروری) - جرمنوں کی ایک فرم نے جس کا نام ڈین ہارٹ۱ برادرز تھا وٹو۲ کا علاقہ مقامی سلطان سے وٹو کمپنی کے لئے حاصل کر لیا (۸- اپریل) - اس پر حکومت جرمنی کی پروٹریکٹوریٹ کا اعلان (۲۷- مئی) - سلطان زنجبار کے خلاف ایک بحری مظاہرہ اور الٹی میٹم جس سے مجبور ہو کر اس نے وٹو پر جرمن پروٹریکٹوریٹ منظور کر لی (۱۴- اگست) -

۱- Denhardt -   ۲- Wito -

Marfat.com

پینتیسواں باب

ہندوستان اور پاکستان

ہندوستان کے حالات ہم نے دوسری جنگ میسور پر چھوڑے تھے ، جس کے دوران میں حیدر علی نے وفات پائی اور ٹیپو سلطان، سلطان میسور بنا ۔ انگریزوں سے لڑائی کے ارادے پر ثابت قدم رہا ۔ ہندوستان کے اندر اور باھر کی طاقتوں سے رشتۂ اتحاد استوار کرنے کی بڑی کوششیں کیں ۔ دو مرتبہ انگریزوں سے جنگیں پیش آئیں جو میسور کی تیسری اور چوتھی جنگیں کہلاتی ھیں ۔ ۴۔ مئی ۱۷۹۹ء کو سلطان اپنے دارالحکومت سرنگاپٹم کی حفاظت کرتا ھؤا شہید ھؤا ۔ انگریزوں نے اس کی سلطنت کے کچھ حصے نظام اور مرہٹوں کو دے دیئے ۔ ایک حصہ آپ لے لیا اور میسور کی گدی پر قدیم راجاؤں کے خاندان میں سے ایک فرد کو بٹھا دیا ۔ اس کے بعد انگریز آھستہ آھستہ سارے ہندوستان پر قابض ھوگئے اور یہاں کی تاریخ اصلاً اسلامی نہ رھی بلکہ غیر اسلامی بن گئی ۔ چونکہ اس دور میں بھی مسلمانوں نے ہندوستان کی آزادی کے لئے کوششیں جاری رکھیں اور اپنی تنظیم کر کے ایک آزاد

Marfat.com

حکومت کا بھی انتظام کیا ۔ اس لئے پس منظر کے طور پر انگریزی عہد کے اہم واقعات نیز مسلمانوں کی جد و جہد اور تنظیم کی کیفیت پیش کی جاتی ہے ۔

۱۷۸۴ء - ۱۷۹۸ء ولیم پٹ کے آئین حکومت کی منظوری (۱۷۸۴ء) علاقائی توسیع کو روکنے کی غرض سے حکم دے دیا گیا کہ دیسیوں کے معاملات میں مداخلت نہ کی جائے اور لڑائی اس وقت تک ہرگز نہ ہو جب تک کوئی طاقت ایسٹ انڈیا کمپنی کے مقبوضات پر حملہ نہ کر دے ۔ کمپنی کے معاملات تاج کی نگرانی میں آ گئے اور دوگانہ حکومت کا بھدا نظام قائم ہؤا جو ۱۸۰۸ء تک جاری رہا ۔

وارن ہیسٹنگز گورنر جنرل کا دور ۱۷۸۵ء میں ختم ہؤا ۔ بیس مہینے کے بعد (اس اثناء جان میکفرسن گورنر جنرل کے فرائض انجام دیتا رہا) لارڈ کارنوالس کو مستقل گورنر جنرل بنایا گیا (۱۷۸۶ء - ۱۷۹۳ء) اسے امن قائم رکھنے کی تاکید کی گئی تھی لہذا انتظامی اصلاحات کیں ۔ مثلاً ملازمین کمپنی کے لئے مستقل مشاہروں کا انتظام ۔ بنگال ، بہار ، اڑیسہ میں دوامی بندوبست (۱۷۹۳ء) یہ بندوبست بنارس میں بھی جاری ہؤا (۱۷۹۵ء) ۔ عدالتی نظام برطانوی نمونے پر مرتب ہؤا ۔ زمینداروں کو صرف تحصیل زر کے اختیارات حاصل ہوئے ۔ مجسٹریٹی اور پولیس کے پورے اختیارات ججوں اور ہندوستانی پولیس کو دے دئیے گئے ۔ مدراس میں رعیت سے براہ راست مالیہ وصول ہونے لگا ۔ یہ نظام بنگال کے نظام سے بہتر تھا ۔ مادھوجی سندھیا ، بادشاہ دھلی کا مختار اور وکیل بن گیا اور اس نے شمالی ہند میں اپنی طاقت بڑھالی ۔ سر جان شور گورنر جنرل (۱۷۹۵ء - ۱۷۹۸ء) ۔

۱۷۹۸ء - ۱۸۳۵ء

مارکوئیس ویلزلی گورنر جنرل (۱۷۹۸ء - ۱۸۰۵ء) اس نے فوجی امداد[1] کی پالیسی اختیار کی جس کا مطلب یہ تھا کہ دیسی حکمرانوں میں سے ہر ایک کے لئے فوج اور حفاظت کا بندوبست کر دیا اور اس کے بدلے میں نقد رقمیں یا اتنی آمدنی کے علاقے لے لئے - انگریزوں کے سوا تمام غیر ملکیوں کو ملازمت سے خارج رکھنے کا عہد لے لیا اور خارجی معاملات خود سنبھال لئے - البتہ ان حکمرانوں کے اندرونی معاملات میں دخل نہ دینے کا عہد کر لیا - چوتھی جنگ میسور، جس میں ٹیپو سلطان نے شہادت پائی، ویلزلی ھی کے عہد میں ہوئی تھی - مرہٹوں سے جنگ ہوئی، جس کے اختتام پر پیشوا سے عہد نامہ بسین ہؤا (۱۸۰۲ء) اس پر بہت خرچ آیا اور کمپنی کے ڈائرکٹروں میں تشویش پھیل گئی - چنانچہ ویلزلی کو واپس بلا لیا گیا اور اس نے جو پالیسی اختیار کی تھی، وہ ترک کر دی گئی -

مختلف گورنر جنرل برسرکار رہے - رنجیت سنگھ نے لاھور پر قبضہ جما لیا تھا - لارڈ منٹو (۱۸۰۷ء - ۱۸۱۲ء) نے رنجیت سنگھ سے معاھدہ کر کے دریائے ستلج کو سکھ حکومت اور انگریزی حکومت کی درمیانی حد بنا لیا (۱۸۰۹ء) اس وقت سے رنجیت سنگھ نے پنجاب کے شمالی و مغربی حصوں کی طرف بے خلش پیش قدمی شروع کر دی - فرانس نپولین کے ماتحت یورپ کے بڑے حصے پر قابض ہو گیا تھا اور خطرہ تھا کہ وہ ھندوستان کی طرف نہ بڑھے، منٹو نے اس کی روک تھام کے لئے سندھ، ایران اور افغانستان سے معاھدے کئے (۱۸۰۸ء - ۱۸۱۰ء) مرہٹوں سے جنگ شروع ہوئی تھی تو انگریزوں نے دھلی اور آگرہ کو بھی فتح کر لیا تھا (۱۸۰۳ء) اور بادشاہ دھلی، اس وقت سے مرہٹوں کے بجائے انگریزوں

---

[1] - Subsidiary System -

کی حفاظت میں آ گیا تھا ۔ اسے ایک مقررہ رقم ماہ بہ ماہ ملتی تھی ۔ انگریز ملنے کے لئے جاتے تھے تو پرانے دستور کے مطابق نذرین پیش کرتے تھے اور سکہ بھی بادشاہ کے نام کا چلتا تھا ۔ مارکوئیس ہیسٹنگز گورنر جنرل بن کر آیا (۱۸۱۳ء - ۱۸۲۳ء) تو اس نے بادشاہ کی حیثیت کم کرنے کا خاص اہتمام کیا ۔ چنانچہ پہلے نذریں بند ہوئیں ۔ پھر سکے سے بادشاہ کا نام بھی حذف کر دیا گیا (۱۸۳۵ء) ۔

۱۸۳۵ء - ۱۸۵۶ء

لارڈ آک لینڈ (۱۸۳۶ء - ۱۸۴۲ء) کے عہد میں افغانستان کے ساتھ پہلی جنگ ہوئی ۔ جو لارڈ ایلن برا (۱۸۴۲ء - ۱۸۴۴ء) میں ختم ہوئی اور دوست محمد خان کو افغانستان کا امیر تسلیم کر لیا گیا حالانکہ جنگ اسی کے خلاف شروع کی گئی تھی۔ سندھ کا الحاق (۱۸۴۳ء) ۔ لارڈ ہارڈنگ (۱۸۴۴ء - ۱۸۴۸ء) اور لارڈ ڈلہوزی (۱۸۴۸ء - ۱۸۵۶ء) کے عہد میں سکھوں سے دو جنگیں ہوئیں ۔ پہلی جنگ میں انگریزوں نے دوآبہ بست جالندھر کے علاوہ پہاڑی علاقے کشمیر تک سکھوں سے لے لئے اور بہت بڑا تاوان ان پر ڈالا ۔ سکھ پوری رقم ادا نہ کر سکے تو کشمیر اور جموں کے علاقے گلاب سنگھ ڈوگرا کے ہاتھ فروخت کر کے رقم پوری کر لی گئی ۔ یوں کشمیر میں ڈوگروں کی حکومت شروع ہوئی ۔ دوسری جنگ کے بعد انگریز پنجاب پر قابض ہو گئے اور سکھوں کے آخری حکمران دلیپ سنگھ کو الگ کر دیا گیا ۔ لارڈ ڈلہوزی نے بہت سے دوسرے علاقوں کے علاوہ اودھ کو بھی اپنے قبضے میں لے لیا اور وہاں کے بادشاہ واجد علی شاہ کو معزول کر کے کلکتہ لے گئے ۔

۱۸۵۷ء - ۱۹۰۰ء

لارڈ کیننگ گورنر جنرل مقرر ہوا (۱۸۵۶ء - ۱۸۶۲ء)۔ اسی کے عہد میں ہندوستانیوں نے آزادی ملک کے لئے وہ جنگ شروع کی جسے انگریز ” غدر ،، قرار دیتے رہے

Marfat.com

(۱۸۵۷ء) - اس کے اختتام پر ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت ختم ہو گئی اور ملک کا انتظام براہ راست تاج برطانیہ نے سنبھال لیا (یکم ستمبر ۱۸۵۸ء) - لیجسلیٹو اور ایگزکٹو کونسلوں کا آغاز (۱۸۶۱ء) - ان میں ہندوستانیوں کو بھی شریک کیا جانے لگا -

ملکہ وکٹوریہ نے قیصرہ ہند ہونے کا اعلان کیا (۱۸۷۷ء) - دوسری جنگ افغانستان (۱۸۷۸ء - ۱۸۸۱ء) جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عبدالرحمان خان افغانستان کا امیر بن گیا -

انڈین نیشنل کانگرس کا پہلا اجلاس (۲۸ - دسمبر ۱۸۸۵ء) - اس سے پہلے بھی ملک کے مختلف حصوں میں اک گونہ عوامی تحریکیں جاری ہو چکی تھیں - مثلاً بنگال میں برٹش انڈین ایسوسی ایشن (۱۸۵۱ء) - بمبئی میں بمبے ایسوسی ایشن ، مہا راشٹر پونا سرو جانک سبھا- پھر بنگال میں انڈین ایسوسی ایشن کے نام سے ایک نئی انجمن بنی (۱۸۷۶ء) جس کے روح و روان سریندر ناتھ بینر جی تھے - جب کل ہند عوامی انجمن بنانے کا فیصلہ ہؤا تو پہلے اس کا نام انڈین نیشنل یونین ، رکھا گیا ، پھر انڈین نیشنل کانگرس کا نام تجویز ہؤا - ابتدا میں اس کی حیثیت بہت معمولی تھی - مختلف ممتاز لوگ اہم ملکی معاملات کے متعلق غور و فکر کے بعد جو فیصلے کرتے وہ حکومت کے پاس بھیج دئے جاتے- سریندر ناتھ بینر جی ، گوپال کرشن گو کھلے اور بال گنگا دھر تلک نے جمنا سٹک کی انجمنوں اور اخباروں کے ذریعے سے اسے خاص پر زور قومی تحریک بنا دیا -

لیجسلیٹو کونسلوں میں توسیع (۱۸۹۲ء) - سرحدی قبائل میں شدید بے چینی اور ان کی ہنگامہ آرائی (۱۸۹۷ء) -

Marfat.com

سیداحمد خاں اور علی گڑھ کالج مسلمان ۱۸۵۷ء کے بعد بہت خستہ حال اور پس ماندہ رہ گئے تھے۔ وہ انگریزی علوم کی تحصیل سے اس لئے متنفر تھے کہ یہ علوم بے شک و شبہ اجنبیوں کے تھے، جن میں وقت صرف کرنا ان کے نزدیک دین کے لئے نقصان کا باعث تھا اور ان علوم کی تحصیل کے بغیر وہ انگریزی حکومت کے قائم کردہ انتظامی ڈھانچے میں کوئی حصہ نہ لے سکتے تھے۔ اس موقع پر سر سید احمد خاں نے مسلمانوں میں تعلیمی تحریک جاری کی۔ ۱۸۷۷ء میں بہ مقام علی گڑھ نمونے کی ایک درسگاہ قائم کر دی، جس نے عالمگیر شہرت پائی۔ تھوڑی ھی مدت میں اس درسگاہ کے تعلیم یافتہ مسلمان نوجوان گروہ در گروہ نظم و نسق کے عہدوں پر فائز ہونے لگے اور مسلمانوں کی تباھی کا جو خطرہ پیدا ہؤا تھا، وہ زائل ھو گیا۔ علی گڑھ کالج کی وجہ سے دوسرے حصوں میں بھی مسلمانوں نے اعلیٰ تعلیمی ادارے قائم کر لئے اور انگریزی علوم کی تعلیم مسلمانوں میں عام ھو گئی۔ آگے چل کر انہیں اداروں کے تعلیم یافتہ مسلمانوں نے قومی تحریکات میں نمایاں حصہ لیا۔ سرسید کی تعلیمی تحریک احیاء ملت اسلامیہ کی سر گزشت کا نہایت شاندار باب ھے۔

خالص دینی اور اسلامی علوم کی اشاعت کے لئے بھی بہت سے ادارے قائم ھو گئے جن میں سے دارالعلوم دیو بند کو خاص اھمیت حاصل ھے۔

تقسیمِ بنگال لارڈ کرزن (۱۸۹۸ء - ۱۹۰۵ء) کے عہد حکومت میں بنگال تقسیم ہؤا۔ یہ تقسیم اصل میں انتظامی سہولت کے پیشِ نظر عمل میں آئی تھی۔ بنگال، بہار اور اڑیسہ کا متحدہ صوبہ بہت بڑا تھا، پھر اس میں آسام بھی شامل ہوگیا تھا۔

Marfat.com

تقسیم میں مشرقی بنگال اور آسام کو ملا کر ایک صوبہ بنا دیا گیا ، مغربی بنگال ، بہار اور اڑیسہ کا صوبہ الگ رہا ۔ اس پر بنگالیوں میں شورش پیدا ہوئی ۔ یہ عموماً ہندوؤں تک محدود تھی ۔ شورش کی بنیاد یہ تھی کہ بنگالی (ہندو) اس طرح دو حصوں میں بٹ گئے ہیں ۔ شورش پسندوں نے بدیشی مال کا بائیکاٹ شروع کر دیا اور دہشت انگیزی کے واقعات بھی پیش آئے ۔ اس وجہ سے جلسوں اور اخباروں پر پابندیاں لگانی پڑیں ۔ ۱۹۱۱ء میں یہ تقسیم منسوخ کر دی گئی ۔ بنگال کو متحد رکھا گیا ۔ بہار و اڑیسہ کو الگ صوبہ بنا دیا گیا اور آسام الگ صوبہ بن گیا ۔ ہندوستان کی سیاسی بیداری اور مسلمانوں کی قومی تحریک میں اس واقعے کو نمایاں حیثیت حاصل ہے ۔

مسلم لیگ اور جداگانہ انتخابات

اب تک ہندوستان میں کانگرس ہی کو ملک کی آواز سمجھا جاتا تھا ۔ حالانکہ مسلمان بہت کم اس میں شریک تھے اور کانگرس کے فیصلوں میں بھی زیادہ تر ملک کی اکثریت یعنی غیر مسلموں ہی کا نقطۂ نگاہ سامنے رکھا جاتا تھا ۔ یہاں نمائندہ ادارے شروع ہو چکے تھے ، جن میں انتخاب مخلوط تھا اور رائے دہی کے معیار ایسے مقرر کئے گئے تھے کہ مسلمان جہاں اکثریت میں تھے ، وہاں بھی انہیں اپنی حیثیت کے مطابق نمائندے منتخب کرانے کا موقع نہ ملتا تھا ۔ ۱۹۰۶ء میں مسلمان لیڈروں نے بہ مقام ڈھاکہ جمع ہوکر اپنی ایک قومی انجمن کی بنیاد رکھی جس کا نام آل انڈیا مسلم لیگ قرار پایا ۔ اگرچہ کانگرس کی طرح اس کے بھی سرگروہوں کا ابتدائی دور معمولی تھا ۔ تاہم یہی انجمن ہے جس نے مسلمانوں کی تنظیم اور ان کے حقوق کی حفاظت کا فرض سب سے بہترین طریق پر ادا کیا ، یہاں تک کہ ان کے لئے ایک آزاد دولت پیدا کر دی ۔

Marfat.com

۱۹۰۶ء ہی میں مسلمانوں کا ایک نمائندہ وفد لارڈ منٹو وائسرائے (۱۹۰۵ء - ۱۹۱۰ء) سے ملا اور کہا کہ مسلمانوں کے لئے انتخابی اداروں میں جداگانہ انتخاب کا حق منظور کیا جائے تاکہ ان کی نمائندگی تعداد اور حیثیت کے اعتبار سے بگڑنے نہ پائے - جداگانہ انتخاب مسلمانوں کی علیحدہ قومی ہستی کا سنگ بنیاد تھا -

۱۹۰۹ء - ۱۹۱۶ء

ہندوستانی کونسلوں کے قانون کی منظوری (۱۵ - نومبر ۱۹۰۹ء) ، جسے عام طور پر منٹو مارلے اصلاحات کہتے ہیں اس لئے کہ ان اصلاحات کی ترتیب اور منظوری کے زمانے میں لارڈ منٹو ہندوستان کا وائسرائے اور لارڈ مارلے وزیر ہند تھا - اس کے مطابق کونسلوں کے اختیارات بڑھا دئے گئے - ممبروں کی اکثریت کے لئے انتخاب کا طریقہ تجویز ہوا - مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخاب منظور کیا گیا - ایک ہندوستانی کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا رکن بنایا گیا - دو ہندوستانی وزیر ہند کی کونسل (برطانیہ) کے لئے تجویز ہوئے - (۱۹۱۹ء میں یہ تعداد بڑھا کر تین کر دی گئی) -

لارڈ ہارڈنگ وائسرائے (۱۹۱۰ء - ۱۹۱۶ء) - ہندوستان میں قومی تحریکات کا زور اور اسباب (۱) روس و جاپان کی جنگ (۱۹۰۵ء) میں اہل ایشیا کی فتوحات اہل یورپ پر ، اس سے اہل یورپ کی برتری کا طلسم ٹوٹا - (۲) یونیورسٹیوں کے ایکٹ (۱۹۰۴ء) پر بے اطمینانی (۳) تقسیم بنگال کے سلسلے میں ایجی ٹیشن (۴) برطانیہ اور روس نے باہم سمجھوتے سے ایران میں اپنے حلقہ ہائے اثر مقرر کر لئے (۱۹۰۷ء) - اس طرح ایران کی آزادی قریباً ختم ہو گئی - آگے جا کر روس نے ایران کے بعض شہروں پر قبضہ کر لیا اور بڑے ظلم کئے - (۵) اٹلی کا حملہ طرابلس الغرب (لیبیا) پر جو سلطنت عثمانیہ کا ایک حصہ اور خالص اسلامی آبادی کا ملک تھا

Marfat.com

اور سلطنت عثمانیہ کو خلافت اسلامیہ کا منصب بھی حاصل تھا (۲۹- ستمبر ۱۹۱۱ء - ۵- اکتوبر ۱۹۱۲ء) - مسلمانوں میں جوش ، اس لئے کہ یورپی طاقتیں جن میں برطانیہ بھی شامل تھا ، اٹلی کی حامی تھیں (۶) دھلی میں جارج پنجم کی تاج پوشی کا دربار (۱۹۱۱ء) اور اس میں تقسیم بنگال کی تنسیخ کا اعلان - تقسیم کو مسلمان اپنے لئے مفید سمجھتے تھے اور خود انگریزوں نے مسلمانوں کو یقین دلایا تھا کہ تقسیم منسوخ نہ ہوگی- (۷) جنگ بلقان (اکتوبر ۱۹۱۲ء- ستمبر ۱۹۱۳ء) جس میں برطانیہ اور دوسری یورپی طاقتوں کی شہ پر بلقانی ریاستوں نے سلطنت عثمانیہ ترکیہ کے خلاف جنگ کی اور خاصے بڑے علاقے لے لئے - (۸) کان پور (یو پی) میں ایک سڑک سیدھی کرنے کے لئے مسجد کے ایک حصے کی شہادت اور جب مسلمانوں نے شہید شدہ حصے کو بچانا چاھا تو ان پر گولی چلائی گئی (۹) پہلی جنگ عظیم میں ترکوں کا برطانیہ ، فرانس اور روس کے خلاف جنگ میں شامل ھونا - ان تمام اسباب نے مل کر مسلمانوں میں همه گیر بیداری پیدا کر دی - مشہور مسلمان لیڈروں (مولانا محمد علی ، مولانا شوکت علی ، مولانا ظفر علی خاں ، مولانا ابوالکلام آزاد ، مولانا حسرت موهانی) کی نظر بندی اور اسیری - (۱۰) جنگ کے دوران میں برطانیہ کی شہ پر شریف مکہ (حسین بن علی) کی بغاوت ترکوں کے خلاف (۱۹۱۶ء) اس سے برطانیہ اور شریف کے خلاف مسلمانوں میں جذبہ مخالفت (۱۱) مولانا محمود حسن حج کے لئے مکہ معظمہ گئے ھوئے تھے - انہوں نے شریف مکہ کے حق میں اور ترکوں کے خلاف فتویٰ پر دستخط نہ کئے - شریف نے انہیں اور ان کے رفیقوں کو مکہ معظمہ میں گرفتار کیا اور جدہ میں انگریزوں کے حوالے کر دیا - وہ مولانا کو پہلے مصر ، پھر مالٹا لے گئے جہاں وہ جنگ کے اختتام تک

Marfat.com

نظر بند رہے - حرم پاک میں ایسے بزرگ کی گرفتاری مسلمانوں کے لئے بڑی ہی رنج افزا تھی - اس سے حرم کی عزت پر بھی زد پڑی -
(۱۲) عام لوگوں میں حکومت کے خلاف جذبہ ، جیسے کوما گاٹا مارو جہاز کے واقعے (۲۱ - مئی ۱۹۱۴ء) نے بہت مشتعل کیا - امریکہ کے مختلف علاقوں میں ہندوستانیوں کے داخلے پر پابندیاں عائد تھیں - گوردت سنگھ نے کوما گاٹا مارو جہاز جاپانیوں سے کرائے پر لیا - اور چار سو ہندوستانیوں کو لے کر وینکوور پہنچا جو کینیڈا کا حصہ اور سلطنت برطانیہ کا جزو تھا - وہاں انہیں اترنے کی اجازت نہ دی گئی - جہاز ہندوستان واپس آیا تو کلکتہ کے قریب بج بج میں ہنگامہ ہؤا - (۲ - اکتوبر) سولہ ہندوستانی مارے گئے ، کچھ قید اور کچھ فرار -

۱۹۱۶ء - ۱۹۱۹ء جنگ کے ابتدائی دور میں فی الجملہ امن رہا اور لیڈروں کی نظر بندی یا اسیری یا اخباروں پر پابندی کے سوا کوئی خاص واقعہ پیش نہ آیا - سپاہیوں اور مزدوروں میں ہندوستان سے کم و بیش بارہ لاکھ آدمی بھرتی ہوئے - جنھوں نے یورپ ، عراق ، فلسطین ، مصر اور مشرق افریقہ کی مہموں میں حصہ لیا - پھر جنسوں کی قیمتیں بڑھ گئیں - ٹیکسوں میں اضافہ ہو گیا - اس وجہ سے بے چینی بھی زیادہ ہوئی لیکن اصل بے چینی کے اسباب وہ تھے جن کا ذکر پہلے آ چکا ہے -

اصلاحات کا مطالبہ - کانگرس اور مسلم لیگ نے باہم سمجھوتا کر لیا اور نمائیندگی کے متعلق ایک مشترکہ سکیم پیش کر دی (دسمبر ۱۹۱۶ء)- یہ سمجھوتہ میثاق لکھنؤ کے نام سے مشہور ہؤا- بال گنگا دھر تلک ، مسز اینی بینٹ وغیرہ نے ہوم رول کی تحریک چلائی - (۱۹۱۶ء) -

Marfat.com

مسٹر مانٹیگو وزیر ہند کی معرفت اعلان کہ حکومت برطانیہ خود اختیاری ادارات کے نشو و ارتقاء سے ہندوستان میں ذمہ دار حکومت قائم کرنا چاہتی ہے ۔ مسٹر مانٹیگو خود ہندوستان آیا اور مختلف جماعتوں کے نمائندوں یا لیڈروں سے بات چیت کر کے لارڈ چیمسفورڈ وائسرائے (۱۹۱۶ء - ۱۹۲۱ء) کے اشتراک سے اصلاحات کی سکیم تیار کی (۲۲ - اپریل ۱۹۱۸ء) اور جولائی میں اسے منظوری کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کر دیا ۔ ہندوستان کے لیڈروں نے اسے سراسر ناکافی قرار دے کر رد کر دیا ۔

قانون رولٹ (۲۱ - مارچ ۱۹۱۹ء) ۔ اس کے ذریعے سے حکومت کو اختیار دیا گیا تھا کہ مقدمات کے بغیر لوگوں کو نظر بند کر دے اور ججوں کو اختیار دیا گیا تھا کہ وہ جیوری کے بغیر مقدمات کی سماعت کر لیں ۔ اس پر بے چینی اور اضطراب ۔ جنگ کے خاتمے پر سلطنت عثمانیہ کے لئے جو معاہدہ برطانیہ ، فرانس وغیرہ نے منظور کیا (معاہدہ سیورے) ، اس سے سلطنت کے حصے بخرے ہوتے تھے نیز عرب کی تقدیس خطرے میں پڑتی تھی ۔ مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر ۔یوں ہندو ، مسلمان ، سکھ وغیرہ سب متحد ہو گئے اور گاندھی جی کی سرکردگی میں لا تعاون کی تحریک کا آغاز ہؤا ، جس میں درسگاہوں ، عدالتوں ، خطابات ، کونسلوں اور بدیشی مال کے بائیکاٹ پر خاص زور دیا گیا ۔

امرتسر میں جلیانوالہ باغ کے ایک اجتماع پر جنرل ڈائر نے فوج سے گولی چلوا دی (۱۳ - اپریل ۱۹۱۹ء) ۔ سرکاری بیان کے مطابق اس درد ناک واقعے میں ۳۷۹ آدمی مارے گئے اور بارہ سو زخمی ہوئے ۔ (ایک فوجی کونسل نے ڈائر کے فعل کو فیصلے کی غلطی قرار دیا ۔ دارالعوام کی کمیٹی نے اس کی مذمت کی) ۔

Marfat.com

آئین حکومت ہند ۲۳ دسمبر ۱۹۱۹ء کو مانٹیگو اور چیمسفورڈ کی تجاویز کے مطابق آئین حکومت ہند جاری ہؤا اور اصلاحات کا وہ نظام عمل میں آیا جسے دو عملی کا نظام کہتے ہیں ۔ اس کے مطابق ہندوستان کی مجلس قانون ساز کی ہیئت ترکیبی یہ تھی کہ وائسرائے ، کونسل آف سٹیٹ (جس کے ساٹھ ممبروں میں سے چھبیس سرکاری افسر تھے) اور لیجسلیٹو اسمبلی (ایک سو چالیس ممبر جن میں سے ایک سو منتخب ہوئے تھے) ۔ فروری ۱۹۲۱ء میں بمقام دھلی ہندوستانی پارلیمنٹ کا افتتاح ہؤا ۔

صوبائی حکومتوں کے باب میں طے ہؤا کہ ان میں انگریز بھی وزیر ہوں گے اور ہندوستانی بھی ۔ اھم معاملات گورنر اور اس کی ایگزیکٹو کونسل کے لئے ,, محفوظ ،، رکھے گئے ۔ کم اھمیت رکھنے والے معاملات (حفظان صحت، تعلیم، زراعت وغیرہ) ہندوستانی وزیروں کے حوالے کر دئے گئے ۔ گویا تمام معاملات کی دو قسمیں ہو گئیں ، محفوظہ اور منتقلہ ۱ ۔

صوبائی لیجسلیٹو کونسلوں کے لئے ستر فی صد ممبروں کا منتخب ہونا ضروری قرار دیا گیا ، لیکن جائداد کی بناء پر حق رائے بہت محدود رکھا گیا ، کانگرس نے نئے نظام کو بے تامل مسترد کر دیا ۔ اعتدال پسند عناصر نے کانگرس کو چھوڑ دیا اور اس کی جگہ نیشنل لبرل فیڈریشن کے نام سے ایک نئی انجمن کی بنیاد رکھی، جس کے ممبروں نے حکومت سے تعاون کیا اور بعض مقامات پر نئے نظام کو خاصی کامیابی سے چلایا ۔

۱- Reserved and transferred -

Marfat.com

چھتیسواں باب

ہندوستان اور پاکستان

تحریک ترک موالات نیشنل کانگرس نے گاندھی جی کی قیادت میں لا تعاون کی پہلی مہم شروع کی (ستیہ گرہ) اور برطانوی مال کا بائیکاٹ کیا ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس موقع پر تین اہم شکایتیں جمع ہو گئی تھیں ، اول خلافت کی بحالی اور عرب کی آزادی ، دوم پنجاب میں جلیانوالہ باغ اور مارشل لاء کے مظالم ، سوم سوراج ۔ خلافت کو معاہدہ سیورے کے ذریعے سے سخت نقصان پہنچا تھا ۔ عرب کی آزادی شریف حسین کی بغاوت اور حکومت برطانیہ کے ساز باز کے باعث بہ طور خاص خطرے میں پڑ چکی تھی ۔ سوراج کی تحریک میں زیادہ قوت و ہمہ گیری اس وجہ سے پیدا ہوئی کہ جنگ کے دوران میں ہندوستانیوں کی طرف سے غیر محدود امداد ملنے کے باوجود برطانیہ نے ایسی اصلاحات منظور کیں ، جو ہندوستان کی امیدوں اور آرزوؤں سے بہت کم تھیں ۔ اسی زمانے میں مجلس خلافت کی بنیاد رکھی گئی ۔ ترک موالات کی تحریک میں کانگرس ، خلافت اور دوسری جماعتیں شریک تھیں ۔ اس میں کونسلوں ، عدالتوں ، درسگاہوں ، خطابوں اور جاگیروں نیز غیر ملکی خصوصاً برطانوی مال کا بائیکاٹ شامل تھا اور اس امر

Marfat.com

پر خاص زور دیا جاتا تھا کہ ملک کا بنا ہؤا کپڑا پہنا جائے۔ مسلمانوں کی ایک اور مجلس اسی عہد میں بنی جس نے مذہبی پیشوائی کا وظیفہ بڑے اچھے انداز میں پورا کیا ، یعنی جمیعۃالعلماء۔

قومی تحریکات کازور

چیمسفورڈ کی جگہ لارڈ ریڈنگ وائسرائے مقرر ہؤا (۱۹۲۱ء - ۱۹۲۶ء) اس کے عہد میں مذہبی تحریکات بہت کمال پر پہنچ گئیں اور ان کا زور کم بھی اسی عہد میں ہؤا ۔ مثلاً کانگرس ، خلافت اور جمیعۃالعلماء کے لیڈروں نے مشترکہ دورے شروع کر دئے۔ ترک موالات یا لا تعاون کی تحریکات کو کامیاب بنایا ۔ مولانا محمد علی ایک وفد لے کر انگلستان گئے تاکہ وزیراعظم اور دوسرے ذمہ دار مدبروں سے مل کر خلافت و جزیرۃالعرب کو محفوظ کر رکھیں ، لیکن نتیجہ حسب مراد نہ نکلا ۔ کراچی کے اجتماع میں یہ قرار داد بھی منظور ہوئی کہ کسی غیر مسلم حکومت کی فوج میں ملازم ہو کر مسلمانوں کے خلاف جنگ ہرگز جائز نہیں ۔ مذکورہ بالا قرارداد کی حمایت کے سلسلے میں مولانا محمد علی ، مولانا شوکت علی اور بعض دوسرے اصحاب پر مقدمے چلے اور انہیں دو دو سال کی قید ہوئی ۔ پھر عام گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ۔ پرنس آف ویلز ہندوستان آیا ۔ اس کی پیشوائی اور استقبال کا بائیکاٹ کیا گیا اور ہر جگہ اس بائیکاٹ کو کامیاب بنایا گیا ۔ اس سلسلے میں بھی ہزاروں قید ہوئے۔ اندازہ کیا گیا تھا کہ ترک موالات کی تحریک میں مسلمان قیدیوں کا تناسب اسی فی صد سے کم نہ تھا ۔

سکھوں میں اکالیوں کی تحریک منظم ہوئی جس کا مقصد یہ تھا کہ مذہبی احیا کا بندوبست ہو ۔ انہوں نے گوردواروں کو مہنتوں کے قبضے سے آزاد کرانے کے لئے بڑی قربانیاں کیں اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔

Marfat.com

چوری چورا اور اُس کے نتائج

کانگرس نے گاندھی جی کو تمام معاملات کا اختیار دے دیا کہ قومی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے جو کچھ مناسب سمجھیں کریں - بردولی (گجرات) سے پر امن سول نافرمانی کی تحریک جاری کرنے کا اعلان - اس سے پیشتر چوری چورا (صوبجات متحدہ) میں پولیس کے تھانے پر حملہ ہو گیا اور پولیس کے بائیس جوان مارے گئے - گاندھی جی نے تشدد کے اس واقعے کی بنا پر سول نافرمانی ملتوی کر دی - حکومت کی طرف سے انتہائی تادیبی اقدامات - گاندھی جی کی گرفتاری (۱۰- مارچ) اور چھ سال کی قید - اس کے بعد پر امن مزاحمت کی مہم میں اختلال شروع ہؤا -

کانگرس میں ان لوگوں کی تنظیم جو قانون ساز مجلسوں کے انتخابات میں حصہ لینے اور مجلسوں کے اندر جا کر سرکاری کارروائیوں کی مزاحمت کرنے کے معتقد تھے یعنی سوراج پارٹی جس کی قیادت سی آرداس کو حاصل تھی - (۲۵ - ستمبر ۱۹۲۳ء) - ان لوگوں کا خیال تھا کہ حکومت کو اسی طرح سوراج دینے پر مجبور کیا جا سکتا ہے - چنانچہ انتخابات میں انہوں نے مؤثر اکثریت حاصل کی لیکن آہستہ آہستہ بے امتیاز مزاحمت کا جوش ہلکا پڑنے لگا اور صرف انہیں سرکاری تجاویز کی مخالفت کی جانے لگی ، جن کی مضرت کے واضح دلائل موجود تھے - سوراج پارٹی کے لیڈر داس اور موتی لال نہرو ہندوستان کے لئے نو آبادیوں کے درجے کا مطالبہ پیش کرنے لگے - خرابی صحت کی بناء پر گاندھی جی کی رہائی (۴- فروری ۱۹۲۴ء) - اس وقت تک ملک کے حالات خاصے بدل چکے تھے - اور ہنگاموں کی گرمی باقی نہ رہی تھی -

Marfat.com

اسلامی جماعتوں نہیں ، لیڈروں کے نقطۂ نگاہ میں طریق انتخاب کے متعلق جزوی اختلافات موجود تھے ۔ مسلمان لیڈروں نے سمجھوتے کے لئے ایک تجویز مرتب کی (۱۹۲۷ء) ۔ اس کا مفاد یہ تھا کہ پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت بحال کر دی جائے ۔ سرحد اور بلوچستان کو دوسرے صوبوں کے برابر درجہ دے دیا جائے ۔ سندھ کو بمبئی سے الگ کر دیا جائے ۔ پھر مسلمان مشترکہ انتخاب قبول کر لیں گے ۔ ہندوؤں نے مشترکہ انتخاب کے قبول کا خیر مقدم کیا اور باقی تجویزیں مسترد کر دیں ۔

سائمن کمیشن اور نہرو رپورٹ

حکومت کی طرف سے ایک کمیشن کا تقرر جس کا صدر جان سائمن تھا (اگست ۱۹۲۷ء) ۔ اس میں برطانوی پارلیمنٹ کی تمام پارٹیوں کے نمائندے شریک تھے اور اس کا اصل کام یہ تھا کہ ہندوستان کے سیاسی حالات کا مطالعہ کرے اور دیکھے کہ مانٹیگو چیمسفورڈ کی اصلاحات کس حد تک کامیاب ہوئی ہیں ۔ بعض ملکی جماعتوں نے کمیشن کے بائیکات کا فیصلہ کیا ۔ بعض نے اعلان کیا کہ اپنا نقطۂ نگاہ کمیشن کے روبرو پیش کر دینے میں مضائقہ نہیں ۔ مسلم لیگ میں اختلاف ۔ ایک گروہ بائیکاٹ کا حامی تھا ، دوسرا گروہ کہتا تھا کہ کانگرس مسلمانرں سے سمجھوتہ کر لے تو بے شک بائیکاٹ مناسب ہوگا ۔ اگر سمجھوتہ نہ کرے تو مسلمانوں کو اپنے مطالبات کمیشن کے رو برو پیش کر دینے چاہئیں ۔

ادھر کانگرس نے باھم سمجھوتے کے لئے ایک قرار داد منظور کی (دسمبر ۱۹۲۷ء)۔ اس کے مطابق دھلی میں آل پارٹیز کانفرنس ہوئی ، جس میں کمیشن کو بائیکاٹ کرنے والے مسلم لیگیوں نے شرکت کی (فروری ۱۹۲۸ء) ۔ کانفرنس بے نتیجہ رھی اور گاندھی جی نے

Marfat.com

موتی لال نہرو کی سر کردگی میں آٹھ آدمیوں کی ایک کمیٹی بنا دی کہ وہ سمجھوتے کی سکیم بنائے، جن میں دو مسلمان بھی شامل تھے۔ اس کمیٹی نے وہ نظام مرتب کیا جو نہرو رپورٹ کے نام سے مشہور ہؤا (۱۰۔ اگست ۱۹۲۸ء)۔ اس کی تجاویز سے مسلمانوں کی اکثریت کا شدید اختلاف۔ اس کے متعلق کلکتہ میں آل پارٹیز کنونشن کا انعقاد (۲۲۔ دسمبر ۱۹۲۸ء—یکم جنوری ۱۹۲۹ء)۔

کانگرس نے تمام قوموں کے اعتراضات ٹھکرا دئے اور نہرو رپورٹ کو ملک کا متحدہ دستور قرار دے کر حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایک سال کے اندر اندر اسے منظور کر لیا جائے، ورنہ نو آبادیوں کے درجے (ڈومینین سٹیٹس) کی جگہ کامل آزادی کا مطالبہ پیش کر دیا جائے گا۔

مُسلم کانفرنس اور گول میز کانفرنس

دسمبر ۱۹۲۸ء میں تمام اسلامی جماعتوں کے نمائیندوں، صوبائی اور مرکزی قانون ساز مجلسوں کے مسلمان ممبروں، دوسرے ممتاز مسلمانوں کا ایک اجتماع بہ مقام دھلی زیر صدارت سر آغا خاں منعقد ہؤا تا کہ آئیندہ دستور میں مسلمانوں کے مطالبات کے متعلق ایک متفقہ نقشہ تیار ہو جائے۔ اس اجتماع میں تجاویز دھلی کو (۱۹۲۷ء) ایک طویل قرار داد کی شکل دے کر منظور کر لیا گیا۔ یہی قرارداد جزوی ترمیم کے ساتھ بعد ازاں مسٹر جناح (قائداعظم) کے چودہ نکات کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس کا خلاصہ یہ تھا کہ پنجاب و بنگال میں اسلامی اکثریت بحال کر دی جائے۔ سرحد اور بلوچستان کو دوسرے صوبوں کے مساوی نظام حکومت دیا جائے۔ سندھ کو احاطہ بمبئی سے الگ کر دیا جائے۔ مرکز میں مسلمانوں کی نمائیندگی $\frac{1}{3}$ سے کم نہ ہو اور طرز حکومت وفاق رکھا جائے۔ جس میں صوبے زیادہ سے زیادہ اختیارات کے مالک ہوں۔

Marfat.com

دھلی کے اس اجتماع نے مسلم کانفرنس کا نام پایا جو گول میز کانفرنس کے دور میں اسلامی حقوق کے متعلق مسلمانوں کی سب سے بڑی نمائندہ جماعت سمجھی جاتی تھی ۔

گول میز کانفرنس کی تجویز لارڈ ارون (۱۹۲۶ء - ۱۹۳۱ء) نے پیش کی ۔ پہلی گول میز کانفرنس ۱۹۳۰ء میں بہ مقام لندن منعقد ہوئی ۔ کانگرس اس سے پیشتر نہرو رپورٹ منظور نہ ہونے کی بنا پر گاندھی جی کی قیادت میں سول نافرمانی شروع کر چکی تھی اور وہ گول میز کانفرنس میں شریک نہ ہوئی ۔ ۱۹۳۱ء میں دوسری مرتبہ اس کانفرنس کا انعقاد ہؤا تو کانگرس کی طرف سے گاندھی جی شریک ہوئے ۔ زیادہ تر اختلافات مختلف قوموں کے حقوق کے متعلق تھے اور ان کے تصفیے کی کوئی شکل پیدا نہ ہوئی لہذا قوموں کے حقوق کا معاملہ وزیراعظم برطانیہ کے حوالے ہو گیا کہ وہ فیصلہ صادر کر دے تاکہ دوسرے معاملات کے بارے میں گفتگو شروع ہو سکے ۔

فرقہ وار فیصلہ اور آئین حکومت ہند

وزیراعظم نے اگست ۱۹۳۲ء میں فرقہ وار فیصلہ صادر کیا ، جس میں پورے مطالبات کسی بھی قوم کے نہ مانے گئے البتہ اچھوتوں اور مسلمانوں کو پہلے سے زیادہ حقوق مل گئے ۔ پھر یہاں مختلف قوموں کے درمیان گفت و شنید کا آغاز ہؤا ۔ ایک اتحاد کانفرنس منعقد کی گئی لیکن اس میں شرکت سے زیادہ تر مسلمانوں نے انکار کر دیا ۔ اس میں پہلے کی طرح پھر چھوٹے چھوٹے معاملات کے متعلق بحثیں شروع ہو گئیں ۔ اس اثنا میں حکومت برطانیہ نے سرحد اور بلوچستان کی مساوات ، سندھ اور اڑیسہ کی علیحدگی اور مرکز میں مسلمانوں کے لئے ایک تہائی نمائندگی کا اعلان کر دیا ۔ گویا مسلمانوں کے بعض مزید مطالبات منظور ہو گئے ۔

Marfat.com

گاندھی جی قید تھے ۔ انہوں نے اچھوتوں کے لئے ہندوؤں سے جداگانہ نمائیندگی تجویز کئے جانے پر مرن برت کا اعلان کر دیا ۔ بڑی تگ و دو کے بعد ہندوؤں اور اچھوتوں کے درمیان سمجھوتا ہؤا ۔ اس طرح گاندھی جی کے برت کھولنے کا موقع پیدا کیا گیا ۔

نئے آئین حکومت کے دو حصے تھے، ایک صوبائی ، دوسرا مرکزی ۔ صوبائی نظام پہلے جاری کرنا تجویز ہؤا اور اس کے مطابق ۱۹۳۷ء میں انتخابات ہوئے ۔ اسے عام طور پر صوبائی خود اختیاری نظام کہتے تھے ۔ مرکزی نظام جاری نہ ہؤا تھا کہ جنگ شروع ہو گئی ۔ اس دوران میں آزادی اور تقسیم کا فیصلہ ہو گیا ۔

پاکستان کے لیے پہلی صدا

پاکستان کے لئے پہلی صدا علامہ اقبال نے اس خطبے میں بلند کی تھی جو انہوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس الہ آباد میں بہ طور صدر پڑھا تھا۔ (دسمبر ۱۹۳۰ء) ۔ یہ صدا بر وقت کوئی مؤثر عملی صورت اختیار نہ کر سکی لیکن جیسے جیسے کانگرس اور مسلم لیگ کے نقطہ ہائے نگاہ میں اختلاف بڑھتا گیا ، مسلموں اور غیر مسلموں کے درمیان سمجھوتے کے امکانات کم ہوتے گئے اور مسلمان علامہ اقبال کی تجویز کی جانب متوجہ ہوتے گئے ۔ صوبائی خود اختیاری نظام کے انتخابات میں ان تمام صوبوں کے اندر کانگرس کو اکثریت حاصل ہوئی ، جہاں ہندوؤں کی آبادی زیادہ تھی ۔ کانگرس پارٹی نے حکومت بناتے وقت مسلم لیگ سے تعاون نہ کیا ۔ اس طرح حقیقی مسلمان نمائیندے شرکت سے الگ رہے ۔ اس کے بعد کانگرسی حکومتوں کے خلاف اسلامی حقوق سے بے پروائی کی شکائتیں پے بہ پے پیش ہونے لگیں ۔ تمام حالات نے مل جل کر ایسی

Marfat.com

صورت پیدا کر دی کہ مسلمان آزاد ہندوستان میں اپنی حفاظت کے لئے کوئی مؤثر اقدام کریں -

قائداعظم محمد علی جناح بہت پہلے سے اسلامی حقوق کی حفاظت کے لئے کوشاں چلے آتے تھے - اور دوسرے لیڈروں کی طرح ان کی خواہش بھی یہی تھی کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان عزت مندانہ سمجھوتا ہو جائے - سمجھوتے کی طرف سے فی‌الجملہ مایوسی - مسلمانوں کی مستقل تنظیم کو تقویت پہنچا کر مسلم لیگ کو زبردست عوامی جماعت بنا دینے کا فیصلہ (۱۹۳۵ء) -

پاکستان کی قرارداد

مسلم لیگ کے اجلاس لاہور میں قرار داد پاکستان کی منظوری (۲۳- مارچ ۱۹۴۰ء) اس کا مطلب یہ تھا کہ ہندوستان کے شمال مغرب اور شمال مشرق میں جن علاقوں کے اندر مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہے ، انہیں الگ کر کے آزاد حکومت قائم کر دی جائے - اس آزاد اسلامی حکومت اور باقی ہندوستان کے تمام حصوں میں اقلیتوں کے جملہ حقوق کی حفاظت کا بندوبست کر دیا جائے - یہ قرار داد ۱۹۴۰ء سے مسلمانوں کا نصب‌العین بنی اور تھوڑی ہی مدت میں آل انڈیا مسلم لیگ مسلمانان ہند کی واحد نمائندہ جماعت قرار پائی -

اس قرار داد کی بنیاد یہ تھی کہ اگر ہندوستان متحد رہے تو اس کی مرکزی حکومت میں بہ ظاہر غیر مسلموں کو ہمیشہ اکثریت حاصل رہے گی ، اس لئے کہ ان کی تعداد مسلمانوں کے مقابلے میں تین چوتھائی تھی - ایسے مرکز کے ماتحت اکثریت والے علاقوں کے مسلمان بھی بے بس رہ جائیں گے - ان مسلمانوں کے طبعی حقوق کی حفاظت صوبائی خود اختیاری کے نظام یا دوسرے تحفظات کے ذریعے سے ممکن نہ تھی - لازم تھا کہ ملک کو تقسیم

Marfat.com

کر کے دو مرکز بنائے جاتے، ایک اسلامی اور دوسرا غیر اسلامی۔

ملک کی آزادی اور قومی حقوق

ملک کی آزادی پر تمام جماعتیں اور قومیں متفق تھیں۔ کانگرس چاہتی تھی کہ آزادی کے بعد مرکز ایک رہے۔ مسلم لیگ کا مطالبہ یہ تھا کہ مرکز دو ہوں۔ جنگ کے دوران میں سرسٹافورڈ کرپس آزادی کی ایک سکیم لے کر آئے (۱۹۴۲ء)۔ یہ سکیم کانگرس اور مسلم لیگ دونوں نے نا منظور کر دی۔ جنگ کے خاتمے پر انتخابات میں نشستوں کی بہت بڑی تعداد کانگرس اور مسلم لیگ کو مل گئی (۲۷۔ دسمبر ۱۹۴۵ء)۔

حکومت برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کے لئے آزادی کا اعلان (۱۴۔ مارچ ۱۹۴٦ء)۔ اور وزارتی مشن کا تقرر۔ اس مشن میں تین وزیر شامل تھے۔ پیتھک لارنس، سرسٹافورڈ کرپس اور اے، وی، الیگزانڈر۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ وائسرائے کے مشورے اور مختلف پارٹیوں کے لیڈروں سے بات چیت کے بعد نظام آزادی کے نفاذ کی مناسب صورت پیدا کریں۔

ان کی سکیم کے دو حصے تھے۔ ایک کا تعلق عبوری حکومت کے قیام سے تھا، دوسرے کا مستقل نظام حکومت سے۔ مشن مختلف فریقوں میں ہم آہنگی پیدا نہ کر سکا۔

عبوری حکومت کا قیام (۲۴۔ اگست)۔ اس میں کانگرس کی طرف سے سات ممبر شریک ہوئے۔ پانچ غیر لیگی مسلمانوں کو شامل کیا گیا۔ مسلم لیگ نے شرکت قبول نہ کی۔ ۲۵۔ اکتوبر کو مسلم لیگ اپنے مستقل حق کی بناء پر شامل ہوئی تو غیر لیگی مسلمان مستعفی ہو گئے۔

Marfat.com

دستور ساز اسمبلی اور اعلانِ آزادی

دستور ساز اسمبلی کا انتخاب ہؤا تو اس میں ہندوؤں کی زیادہ تر نشستیں کانگرس کو اور مسلمانوں کی زیادہ تر نشستیں مسلم لیگ کو ملیں - اس کا پہلا اجلاس (۹- دسمبر)- مسلم لیگ نے شامل ہونے سے انکار کر دیا ، اس لئے کہ وہ ملک کی تقسیم پر اصرار کر رہی تھی اور متحدہ ہندوستان کا دستور بنانے میں اصولاً حصہ نہ لے سکتی تھی -

حکومت برطانیہ کا اعلان کہ وہ حکومت کے تمام اختیارات زیادہ سے زیادہ جون ۱۹۴۸ء تک ہندوستانیوں کے حوالے کر دے گی - (۲۰- فروری ۱۹۴۷ء) لارڈ مونٹ بیٹن کو وائسرائے مقرر کیا گیا (۲۰- فروری - ۱۰ - اگست) -

مونٹ بیٹن نے ہندو اور مسلمان لیڈروں سے بات چیت شروع کی - جب متحدہ دستور پر سب قومیں متفق نہ ہو سکیں تو تقسیم کی سکیم تجویز ہوئی - گفت و شنید کے بعد ملک کی تقسیم کا اعلان (۳- جون) - اس تجویز کو مسلم لیگ نے (۹- جون کو) اور کانگرس نے (۱۶- جون کو) منظور کر لیا -

ہندوستان کی آزادی کا مسودہ قانون پارلیمنٹ میں (۵- جولائی) - قرار پایا کہ ہندوستان کے دو ڈومینین بنیں گے ایک کا نام ہندوستان ہو گا اور دوسرے کا پاکستان - ریاستوں پر برطانوی سیادت ختم - مسودہ جولائی کو قانون بن گیا -

دو آزاد ملک

۱۵- اگست (۱۹۴۷ء) کو ایک محکوم ہندوستان کی جگہ دو آزاد ملک وجود پذیر ہوئے - ہندوستان کا گورنر جنرل لارڈ مونٹ بیٹن ہی رہا - پاکستان کا گورنر جنرل قائد اعظم محمد علی جناح کو بنایا گیا - تقسیم کے ساتھ ہی مسلموں

Marfat.com

اور غیر مسلموں کے درمیان خوفناک فسادات (خصوصاً پنجاب کے حلقے میں) چند مہینوں میں کم و بیش ستر لاکھ آدمی ہندوستان سے منتقل ہو کر پاکستان آئے اور کم و بیش پینتالیس لاکھ غیر مسلم پاکستان سے ہندوستان چلے گئے -

ہندوستان

ہندوستان میں پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم بنے - حیدرآباد ، کشمیر اور جونا گڑھ کے سوا تمام ریاستیں ہندوستان میں شامل ہو گئیں ، جو ہندوستان کے حدود میں تھیں - ایک مرہٹے ناتھو رام گاڈسے کے ہاتھ سے دہلی میں گاندھی جی کا قتل (۳۰- جنوری ۱۹۴۸ء) - مونٹ بیٹن کی جگہ راجگو پال اچاریا گورنر جنرل (۲۱- جون) حیدر آباد پر ہندوستانی فوجوں کی یورش (۱۳ - جون) - نیا دستور جس کے مطابق ہندوستان "فیڈرل ری پبلک" (وفاق جمہوریت) بنا - (۲۶- نومبر) جمہوریت کا افتتاح (۲۶- جنوری ۱۹۵۰ء) اور بابو راجندر پرشاد اس کے پہلے صدر قرار پائے -

پاکستان

حکومت پاکستان کی وزارت عظمیٰ لیاقت علی خاں صاحب نے سنبھالی - حضرت قائداعظم کا انتقال (۱۱- ستمبر ۱۹۴۸ء)- خواجہ ناظم الدین نئے گورنر جنرل مقرر ہوئے-

ہندوستان کی یورش کشمیر پر (۲۶- اکتوبر ۱۹۴۷ء) - جونا گڑھ کا اعلان الحاق پاکستان کے ساتھ - وہاں ہنگامہ ، ہندوستانی فوج کا داخلہ اور اعلان الحاق بہ ہند (۹- نومبر) - کشمیر میں جنگ- ہندوستان نے یہ معاملہ اقوام متحدہ کے پاس پیش کر دیا - (۳۰- دسمبر) - کشمیر میں بندش جنگ کا اعلان (یکم جنوری ۱۹۴۹ء) اور فیصلہ ہؤا کہ انجمن اقوام متحدہ کی نگرانی میں اہل کشمیر کی رائے معلوم کی جائے گی - اس کے مطابق کشمیر کا آخری فیصلہ ہو گا - ہر قدم پر رکاوٹیں پیدا ہوتی رہیں -

Marfat.com

سینتیسواں باب

انجمن اقوامِ متحدہ

ابتدائی دور

انتیس قوموں نے منشور کی تصدیق کر دی - اس طرح ۲۴- اکتوبر ۱۹۴۵ء کو انجمن اقوام متحدہ رسمی طور پر وجود میں آئی ، اور اس کے لئے مرکز جمہوریہ امریکہ میں تجویز ہوا -

انجمن کی جنرل اسمبلی کا پہلا اجلاس ۱۰- جنوری ۱۹۴۶ء کو لندن میں ہوا جس میں اکیاون قوموں کے نمائندے شریک ہوئے - بلجیم کے پال سپاک[۱] کو اس کا پہلا صدر چنا گیا ، سلامتی کی کونسل کے لئے گیارہ ممبر تجویز کیے گئے تھے ، پانچ مستقل اور چھ غیر مستقل - چین ، فرانس ، جمہوریہ امریکہ ، برطانیہ اور روس کے نمائندے مستقل حیثیت رکھتے تھے- ۱۲- جنوری - کو غیر مستقل چھ ممبروں کا انتخاب ہوا اور اس طرح سلامتی کی کونسل کی ممبری مکمل ہوئی - یہ چھ نمائندے برازیل ، پولینڈ ، آسٹریلیا میکسیکو ، ھالینڈ اور مصر کے تھے -

ناروے کے ٹریجیولی کو[۲] انجمن اقوام متحدہ کا سیکرٹری جنرل چنا گیا (یکم فروری) - جمعیت اقوام کی اسمبلی نے جنیوا میں آخری

۱- Paul Hspaak -

۲- Trygvilie -

Marfat.com

اجلاس کے بعد اپنے خاتمے کا اعلان کر دیا اور اپنی ہر چیز انجمن اقوام متحدہ کے نام منتقل کر دی - (۱۸ - اپریل) -

انجمن اقوام کی جنرل اسبلی نے فیصلہ کیا کہ فرینکو کو انجمن کی تمام سرگرمیوں سے محروم رکھا جائے اور ممبروں سے سفارش کی کہ ھسپانیہ سے سیاسی تعلقات توڑ لیں (۱۱ - دسمبر) -

جوھری قوت کے کمیشن نے جمھوریہ امریکہ کی یہ تجویز منظور کر لی کہ جوھری قوت کی نگرانی اور معائنے کا زیادہ سے زیادہ حق حاصل ھوگا ، روس اور پولینڈ نے رائے دینے سے احتراز کیا (۳۰- دسمبر) -

۱۹۴۷ء جوھری قوت کے کمیشن نے بین الاقوامی نگرانی کا جو درجہ تجویز کیا تھا ، روس نے اس میں ترمیمات پیش کیں - بعد میں سلامتی کی کونسل نے جوھری قوت کی نگرانی کے لیے جو تجویز مرتب کرنی چاھی تھی وہ روس کی مخالفانہ رائے کے باعث نا کام ھوگئی (۱۸- فروری) بحرالکاھل کے جو جزیرے پہلے جاپان کی حکم داری میں تھے ، سلامتی کی کونسل نے ان کے لیے امریکہ کو ٹرسٹی مقرر کر دیا (۲- اپریل) - سلامتی کی کونسل نے انڈونیشیا میں جنگ بند کرنے کا مطالبہ کیا (یکم اگست) اور مصالحت کے لیے ایک کمیٹی مقرر کر دی جس کا وظیفہ یہ قرار پایا کہ ھالینڈ ، اور انڈونیشیا کے درمیان جھگڑے کے طے کرانے میں مدد دے -

پاکستان اور یمن کو انجمن اقوام کا ممبر بنایا گیا (۳۰- ستمبر)- جنرل اسمبلی نے ایک قرار داد منظور کی جس میں یونان اور اس کے شمالی ھمسایوں (یوگو سلافیہ ، البانیہ ، بلغاریہ) سے اپیل کی کہ وہ اپنے جھگڑے پر امن ذرائع سے طے کرلیں (۲۱- اکتوبر) -

Marfat.com

بلقان کمیٹی کے نام سے ایک مجلس بنا دی گئی کہ مذکورہ بالا چاروں حکومتوں سے اس قرار داد کی تکمیل کرائے۔

جنرل اسمبلی نے آزادی کے متعلق کوریا کا دعوے تسلیم کر لیا اور ایک منصوبہ تیار کیا کہ وہاں قومی حکومت قائم کر دی جائے اور جو فوجیں کوریا پر قابض ہیں انہیں ہٹا لیا جائے (۱۴- نومبر) ۔

فلسطین کے متعلق ایک خاص کمیٹی بنائی گئی تھی اس کی اکثریت کی رپورٹ کے مطابق جنرل اسمبلی نے فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی تجویز مان لی ، ایک حصے میں یہودیوں کی سلطنت تجویز ہوئی دوسرے میں عربوں کی آزاد سلطنت ۔ یروشلم کے متعلق طے ہوا کہ اسے انجمن اقوام کی نگرانی میں دے دیا جائے (۲۹- نومبر)

۱۹۴۸ء سلامتی کی کونسل نے ایک کمشین بنایا جو ریاست جموں وکشمیر کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کے جھگڑے کا فیصلہ کرادے (۲۰- جنوری ۱۹۴۸ء) ۔ طویل گفت و شنید کے بعد طے ہو گیا کہ جنگ بند کر دی جائے اور ریاست میں رائے عامہ کے استصواب کے لئے انتظامات کئے جائیں (۲۳- ۲۵ دسمبر) ۔

برما کو انجمن اقوام کا ممبر بنا لیا گیا (۱۹ - اپریل) ۔ کاؤنٹ فوک برنادوا صدر صلیب احمر سویڈن کو انجمن اقوام کی طرف سے فلسطین کے لیے ثالث مقرر کیا گیا ۔ (۲۰-) مئی دهشت پسند یہودیوں نے اسے ۱۷- ستمبر کو قتل کر دیا ۔ سلامتی کی کونسل نے فلسطین

۱- Folke Bernadotte -

Marfat.com

میں متارکے کا حکم دیا (۱۵- جولائی) - اس سے کشمکش بالکل تو نہ رکی لیکن کھلم کھلا اور طویل جنگ کی حالت کے انسداد کو بڑی مدد ملی (۱۵- جولائی) -

اسلحہ کی روک تھام کے کمیشن نے فیصلہ کیا کہ موجودہ حالات ایسے نہیں جن میں مروجہ اسلحہ کی تخفیف اور نگرانی کے پروگرام پر عمل کیا جاسکے (۱۲- اگست) -

سلامتی کی کونسل کے غیر عارضی ممبروں نے برلن کی ناکہ بندی کے تصفیے کے لیے جو تجویز پیش کی تھی ، سوویٹ یونین کے ویٹو نے اسے ناکام بنا دیا (۲۵- اکتوبر) -

جنرل اسمبلی نے استیصال نسل کے انسداد اور سزا کے لیے ایک تجویز منظور کی نیز انسانی حقوق کے متعلق عالمگیر اعلان کیا - (۹ - ۱۰ دسمبر) -

اسمبلی نے جنوبی کوریا کی حکومت کو صحیح آئینی منتخب حکومت تسلیم کیا اور ملک کے اتحاد میں مدد دینے کے لیے ایک کمیشن مقرر کر دیا (۱۲- دسمبر) -

۱۹۴۹ء انڈونیشیا میں جنگ جاری رہی لہذا سلامتی کی کونسل نے اسے روکنے اور انڈونیشیا کا مسئلہ قطعی طور پر حل کرنے کے لئے ازسر نو کوششیں شروع کردیں (۲۸- جنوری) -

آخرش حکومت ہالینڈ اور جموریہ انڈونیشیا کے درمیان ۲- نومبر کو فیصلہ ہو گیا -

بین الاقوامی عدالت نے رود بار کارفو میں دھماکوں کی ذمہ داری البانیہ پر ڈالی اور برطانیہ کو حق دے دیا کہ اپنے نقصانوں کی تلافی کرالے (۹- اپریل) -

Marfat.com

اسرائیل کو انجمن اقوام کا ممبر بنایا گیا (۱۱- مئی) -

جنرل اسمبلی نے هندوستان ، پاکستان اور جنوبی افریقه کی یونین کو هندی الاصل باشندوں اور گوروں کے درمیان بیان کرده امتیازات کے مسلئے پر گفتگو کی دعوت دی (۱۴- مئی) -

جوهری قوت کے کمیشن نے اپنے اجلاس اس وقت تک کے لئے ملتوی کر دئے جب تک بڑی طاقتوں کے درمیان مفاهمت کی کوئی بنیاد طے نه هو جائے (۲۹- جولائی) -

جنرل اسمبلی نے اسلحه کے کمیشن کی تجاویز منظور کرلیں جن کا مفاد یه تھا که جو حکومتیں اسمبلی کی ممبر هیں وه اپنے اسلحه کی مقدار اور فوجوں کی تعداد کے متعلق مفصل اطلاعات بہم پہنچائیں (۵- دسمبر) -

جنرل اسمبلی نے مشرق بعید میں بین‌الاقوامی صورت حال کے استحکام کی غرض سے تمام حکومتوں کو مشوره دیا که وه چین کی سیاسی آزادی کا احترام کریں اور اهل چین کا یه حق مانیں که وه اپنے لئے سیاسی ادارے منتخب کرنے میں بالکل آزاد هیں (۸- دسمبر) -

جنرل اسمبلی نے یروشلم کو انجمن اقوام متحده کے مستقل انتظام میں لانے کی تجویز از سر منظور کی (۹- دسمبر) -

سنه ۱۹۵۰ء سوویٹ یونین نے پہلے یه کوشش کی که قوم پرست چینیوں کو انجمن اقوام متحده کے تمام اداروں سے خارج کیا جائے - یه کوشش کامیاب نه هو سکی تو اعلان کر دیا که انجمن اقوام کی جن مجالس میں قوم پرور نمائندے شریک هوں گے ، ان میں سوویٹ یونین کے نمائندے شریک نه هوں گے - (۳- جنوری) -

کوریا میں جنگ کا آغاز (۲۵- جون) - سلامتی کی کونسل نے جنگ بند کرنے اور شمالی کوریا کی فوجیں ہٹا لینے کا مطالبہ کیا - شمالی کوریا کی حکومت نے اس مطالبے پر عمل نہ کیا ، لہذا سلامتی کی کونسل نے انجمن اقوام متحدہ کی طرف سے امریکہ کی سرکردگی میں ایک متحدہ کمان کا انتظام کر دیا جو جنوبی کوریا کو ہر ممکن امداد دے - (۷- جولائی) - بعد ازاں انجمن کی ممبر اقوام میں سے ترپن نے اس فیصلے کی تصدیق کر دی - ان میں سے متعدد قوموں نے فوجی یا اقتصادی امداد بھی دی تا کہ انجمن اقوام متحدہ کے مقصد کو تقویت پہنچے - (۷- جولائی) -

انڈونیشیا انجمن اقوام کا ممبر بن گیا - (۲۸- ستمبر) - یہ ساٹھواں ممبر تھا- چودہ مزید ممالک ممبری کے درخواست گزار تھے یعنی آسٹریا ، سیلون ، فن لینڈ ، آئر لینڈ ، اٹلی ، شرق اردن ، جمہوریہ کوریا ، پرتگال ، نیپال ، البانیہ ، بلغاریہ ، ہنگری ، جمہوریہ منگولیہ اور رومانیہ لیکن انہیں سلامتی کی کونسل کی متحدہ حمایت حاصل نہ ہو سکی جو ممبری کی لازمی شرط تھی -

جنرل اسمبلی نے متحدہ کوریا میں ایک آزاد جمہوری حکومت کے قیام کی تجویز منظور کی اور ایک کمیشن بنا دیا جو اتحاد اور کوریا میں بحالی امن کو تقویت پہنچائے (۷- اکتوبر) -

جنرل اسمبلی نے ایک دور رس قرارداد ۲- نومبر کو منظور کی- اس کا مقصد یہ تھا کہ اگر سلامتی کی کونسل کسی موقع پر ہم آہنگ نہ ہونے کے باعث کوئی قدم نہ اٹھا سکے تو اس حالت میں اسمبلی کا اجلاس چوبیس گھنٹے کے نوٹس پر بلا لیا جائے - اس میں اجتماعی تدابیر کا فیصلہ کیا جائے- ضرورت پڑے تو مسلح فوجیں بھی استعمال کی جائیں -

Marfat.com

انجمن اقوام متحدہ کی اسمبلی نے ۱۱۔ دسمبر ۱۹۴٦ء کو فرینکو کے خلاف جو قرارداد منظور کی تھی وہ منسوخ کر دی (۴۔ نومبر)۔ اس طرح ہسپانیہ کو مغربی یورپ کے اس اجتماع میں شریک ہونے کے لیے سہولت مل گئی جو کیمونسٹوں کے خلاف تھا۔

Marfat.com

باقی اہم واقعات

ذیل میں ۱۹۵۱ء سے آخر تک کے اہم واقعات اختصاراً پیش کئے جاتے ہیں ۔ دو باتیں پیش نظر رکھنی چاہئیں ، اول کوئی ضروری واقعہ نظر انداز نہیں کیا گیا ۔ البتہ حکومتیں بننے اور بگڑنے یا اسی قسم کے دوسرے واقعات چھوڑ دئیے گئے ہیں ، اس لئے کہ ان کا تعلق ملکوں کی مفصل تاریخ سے ہے نہ کہ ایسے واقعات سے جو تاریخی انسائیکلو پیڈیا کے معیار پر پورے اترتے ہوں ۔ دوسرے واقعات دہرائے نہیں گئے ۔ مثلاً بندونگ کانفرنس میں تمام اسلامی ملکوں کے نمائندے شریک ہوتے تھے لیکن اس کا ذکر ہر ملک کے سلسلے میں نہیں آیا صرف انڈونیشیا کے ضمن میں کانفرنس کی مجمل سی کیفیت پیش کر دی گئی ہے ۔

مصر

۱۹۵۱ء برطانیہ اور مصر کے درمیان نہر سویز کا حلقہ خالی کر دینے کے باب میں جو کشمکش شروع ہو گئی تھی ، اس کے ضمن میں نہر کے استعمال پر بعض پابندیاں عائد ہوگئی تھیں ۔ یہ معاملہ سکیوریٹی کونسل (انجمن اقوام متحدہ) کے پاس پہنچا ۔ یکم ستمبر کو کونسل نے فیصلہ کیا کہ پابندیاں اٹھا لی جائیں ۔ حکومت مصر نے فیصلے کو ماننے سے انکار کر دیا ۔

Marfat.com

۸- اکتوبر : مصطفیٰ پاشا نحاس وزیراعظم نے برطانیہ سے ۱۹۳٦ء کا معاہدہ بھی منسوخ کر دیا اور مصر و برطانیہ نے ۱۸۹۹ء سے سوداں کے مشترکہ انتظام کا جو معاہدہ کر رکھا تھا ۔ اسے بھی توڑ دیا ۔ برطانیہ نے ۹- اکتوبر کو اعلان کیا کہ نہ ہمیں معاہدوں کے متعلق مصر کی یک طرف کارروائی منظور ہے اور نہ ہم حلقہ نہر سے فوج نکالنے پر آمادہ ہیں ۔

۱۳- اکتوبر : امریکہ ، برطانیہ ، فرانس اور ترکی کے سفیروں کی تجویزیں کہ (۱) مصر کو شرق اوسط کے تحفظ میں برابر کی حیثیت دی جائے اور اسے بانی ممبروں میں رکھا جائے ۔ (۲) نہر کے دفاعی انتظامات کو بین الاقوامی بنا دیا جائے ۔ (۳) برطانیہ نے اس بات پر آمادگی ظاہر کی کہ سوداں میں آئینی ترقی کی نگرانی ایک بین الاقوامی کمیشن کے حوالے کر دی جائے ۔

۱۵- اکتوبر : مصری پارلیمنٹ نے معاہدوں کی تنسیخ پر مہر تصدیق ثبت کر دی اور شرق اوسط کے دفاع میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ۔

۱٦- اکتوبر : اسماعیلیہ اور پورٹ سعید میں برطانیہ کے خلاف زبردست مظاہرے ، برطانیہ نے حلقہ نہر میں مزید فوج بھیجنے کا اعلان کر دیا ۔

۱۷- اکتوبر : حکومت نے ریزرو پولیس بلا لی اور ایک ہزار دو سو آدمی حلقہ نہر میں بھیج دئیے ۔ ساتھ ہی اعلان کر دیا کہ برطانیہ نے بلا وجہ پورٹ سعید میں کسٹمز ، پاسپورٹ اور قرنطینہ کے دفاتر پرقبضہ کر لیا ہے ۔ دس روز بعد اٹھارہ سال سے پچاس سال تک کے تمام مصریوں کو تیار رہنے کا حکم مل گیا ۔ وزیراعظم کے زیر صدارت ایک مجلس جنگ بن گئی ۔

۱۱- نومبر : علمائے ازہر کا اعلان کہ ہر مسلمان کو مصر کی حمایت میں جان و مال قربان کر دینے کے لئے تیار ہو جانا چاہئے ۔

Marfat.com

۱۲- نومبر : اعلان هؤا که ترپن هزار مصریوں نے حلقه نہر میں انگریزوں کی ملازمت ترک کر دی ہے ۔

۱۷- نومبر - ۳۰- دسمبر : اسماعیلیه اور سویز سے باهر انگریز سپاهیوں اور مصریوں میں کشمکش ، حکومت مصر نے تمام انگریزوں کو ملازمت سے بر طرف کر دیا اور حلقه نہر کے انگریزوں سے تعاون کرنے والوں کے لیے قید و جرمانه کی سزا تجویز کر دی ۔ انگریزوں نے مصر سے سفیر واپس بلا لینے کا فیصله کر دیا ۔

۱۹۵۲ء

۲۶- جنوری : اسماعیلیه میں چالیس مصریوں کا قتل ۔ اس پر پورے مصر میں فرنگیوں کے خلاف مظاهرے ، قاهره میں هنگامے ۔ امریکه ، فرانس ، برطانیه اور یونان کی کروڑوں روپے کی جائداد تباه ۔ کوئی ۶۷ مقتول هوئے مجروحین کی تعداد بہت زیاده تهی ۔ مصر میں مارشل لا کا اعلان هو گیا ۔ اس سے اگلے روز (۲۷- جنوری) مصطفیٰ پاشا نحاس کی وزارت بر طرف کر دی گئی اور علی ماهر پاشا وزیر اعظم مقرر هوئے ۔

۲۸- جنوری : قنطره کے قریب نہر سویز پر ایک فوجی ٹرین اڑا دی گئی ۔ ۱۵- فروری کو ایک ٹرین میں تیل جا رها تها اسے بهی تباه کر دیا گیا ۔

یکم مارچ ـ ۲۰ جولائی : علی ماهر پاشا کا استعفیٰ اور احمد نجیب هلالی پاشا وزیر اعظم ۔ حلقه نہر اور سودان کے متعلق برطانیه سے گفت و شنید ۔ هلالی پاشا کی جگه حسین سری پاشا وزیر اعظم لیکن بیس بائیس روز میں وه بهی استعفیٰ پر مجبور هو گیا اور دوسری مرتبه هلالی پاشا کو وزارت سونپی گئی ۔

۲۳- جولائی : میجر جنرل محمد نجیب (عمر ۵۱ سال) نے قاهره میں فوجی اقدام کیا ۔ جنرل موصوف پیاده ڈویژن کے کمانڈر اور

Marfat.com

قاھرہ میں فوجی افسروں کی کلب کے صدر تھے ۔ شاھی محل کا محاصرہ ۔ ھلالی کا استعفیٰ ، علی ماھر پاشا وزیر اعظم اور خود جنرل نجیب سپہ سالار مقرر ھوئے ۔

۲۶- جولائی : صبح کے وقت پیادہ فوج اور بکتر بند دستوں کی بڑی جمعیت نے جنرل محمد نجیب کے زیر ھدایت اسکندریہ کے شاھی محل کا محاصرہ کر لیا ، جہاں شاہ فاروق مقیم تھا ۔ علی ماھر پاشا نے شاہ کی خدمت میں فوج کی طرف سے دو مطالبے پیش کئے (۱) شاہ فاروق اپنے شیر خوار بچے احمد فواد کے حق میں تاج و تخت سے دست بردار ھو جائے ۔ (۲) اسی دن شام کے چھ بجے سے پیشتر سر زمین مصر کو چھوڑ دے ۔ شاہ نے دونوں مطالبے مان لئے ۔ دست برداری کے اعلان پر دستخط کر دئے اور چھ بجے وہ اپنے خاص جہاز ''محروسہ'' پر سوار ھو گیا ۔ ملکہ نریمان ، شہزادہ احمد فواد اور سابق ملکہ سے شاہ فاروق کی تین شہزادیاں بھی ساتھ تھیں ۔ رات کے دس بجے مجلس وزراء نے احمد فواد کی بادشاھی کا اعلان کر دیا ۔ چند روز بعد ایک مجلس نیابت بنا دی گئی تاکہ احمد فواد ثانی کی نابالغی کے زمانے میں باد شاھی کے فرائض ادا کرے ۔

۳۰- جولائی—۲۶- دسمبر : مجلس انقلاب نے تمام سویلین خطابات ختم کر دئے ۔ شاہ فاروق کی جائداد حکومت کی تحویل میں چلی گئی ۔ اعلان کر دیا گیا کہ فروری ۱۹۵۳ء میں نئے انتخابات ھوں گے ۔ زرعی اصلاحات کا آغاز ھو گیا ۔ تمام سابقہ و موجودہ وزیروں سے کہ دیا گیا کہ اپنے مالی وسائل کی پوری کیفیت پیش کر دو ۔ شاہ فاروق کے مقربین میں سے پچاس بڑے بڑے آدمی گرفتار ۔ علی ماھر پاشا کا استعفیٰ اور جنرل محمد نجیب نے خود وزارت بنائی ۔ بجٹ کو صحیح اصول پر مرتب کرنے کے لئے

Marfat.com

جرمنی کے مشہور مالیات ڈاکٹر شاخٹ کی خدمات مستعار لی گئیں ۔ اشیائے خورو نوش کی قیمتوں میں ۱/۳ کی تخفیف ۔ ۲۶۔ اگست ۱۹۳۶ء سے ۲۳۔ جولائی ۱۹۵۲ء تک کے تمام سیاسی قیدیوں کی معافی کا اعلان ۔ جنرل نجیب کو چھ ماہ کے لئے خاص اختیارات دے دئے گئے ۔ ۱۹۲۳ء کا دستور منسوخ اور نئے دستور کی ترتیب ۔ اعلان کیا جو سرکاری آدمی رشوت یا اختیارات کے بیجا استعمال کے مجرم ثابت ہوں انہیں ملازمت اور سیاسیات سے الگ کر دیا جائے اور ناجائز طریق پر وصول کی ہوئی تمام رقمیں واپس لی جائیں ۔

۱۹۵۳ء

۳۔ جنوری : ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے پہلا پنج سالہ منصوبہ تیار ہوا ۔

۱۲۔ جنوری : تمام طبقوں میں سے پچاس ماہرین چنے گئے اور انہیں نئے دستور کی ترتیب پر لگا دیا گیا ۔

۱۴۔ جنوری : جنرل محمد نجیب کے اختیارات خصوصی میں مزید چھ ماہ کے لئے توسیع کر دی گئی ۔

۱۲۔ فروری : اسوان میں ھائیڈرو الیکٹرک (پن بجلی) کی سکیم کو پورا کرنے کے لئے ایک فرانسیسی فرم نے ایک کڑور مصری پونڈ کا تخمینہ پیش کیا ۔ یہ تخمینہ منظور کر لیا گیا ۔

۷۔ مئی : عرب ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس قاھرہ میں ہوئی ۔ فیصلہ کیا گیا کہ مصر و برطانیہ کے درمیان نہر سویز کے متعلق جو جھگڑا ھے ۔ اس میں مصر کی پوری حمایت کی جائے گی ۔

۲۷۔ اپریل : حلقہ نہر سے فوجیں نکالنے کے متعلق برطانیہ سے گفتگو شروع ہوئی ۔

۱۸۔ مئی : جمال عبدالناصر کو مجلس انقلاب کا نائب صدر بنا دیا گیا ۔

Marfat.com

۱۸- جون : مجلس انقلاب کا اعلان کہ بادشاہی ختم کر کے مصر میں جمہوریت قائم کی جاتی ہے - جنرل محمد نجیب جمہوریہ مصر کے صدر اور وزیراعظم ہوں ہے - جمال عبدالناصر کو نائب وزیراعظم کے عہدے پر مامور کیا گیا -

۲۷- جون : شاہ فاروق نے اوقاف کی اراضی میں سے ساٹھ ہزار فدان اراضی خود سنبھال لی تھی - وزارت نے یہ پوری اراضی وزارت اوقاف کو واپس کر دی -

۲۳- جولائی : انقلاب کی پہلی سالگرہ - ایک سو ایک توپ کی سلامی - تیرہ ہزار ایکڑ زمین ان مزارعین میں تقسیم کی گئی جن کے پاس کوئی زمین نہ تھی -

یکم ستمبر : برطانیہ سے جو غیر رسمی گفتگو ہوئی اس میں یہ تجویزیں قرار پائیں - (۱) حلقہ نہر کی فوج کا کمانڈر مصری ہوگا - (۲) انگریز نائب کمانڈر رہے گا جو فنی مشیر (ٹیکنیکل ایڈوائزر) کے طور پر کام کرے گا - (۳) چار ہزار برطانوی ماہرین فن (ٹیکنیشین) اس وقت تک موجود رہیں گے جب تک مصری پورے دفاعی انتظامات کو سنبھالنے کے لئے تیار نہ ہو جائیں - (۴) معاہدہ ہو جانے سے اٹھارہ مہینے بعد برطانوی فوج حلقہ نہر سے نکل جائے گی - انقلابی ٹریبونل بنا دیا گیا ، جس نے مختلف لوگوں کو سزائیں دیں -

۲۱- اکتوبر : چونکہ حلقہ نہر کے بارے میں کوئی تصفیہ نہ ہو سکا تھا ، اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ مصری اور برطانوی نمائندے اپنی اپنی تجاویز لکھ کر پیش کریں - آخر میں اعلان ہو گیا کہ باہم سمجھوتے سے کوئی مناسب صورت پیدا نہیں ہو سکی -

Marfat.com

۵- نومبر : اعلان ہو گیا کہ حکومت مصر نے آخری تجاویز برطانیہ کو لکھ بھیجی ہیں -

۱۹۵۴ء ۲۲- فروری : مصر کے صدر اور وزیراعظم جنرل محمد نجیب تمام عہدوں سے مستعفی ہو گئے -

۲۵- فروری : کرنیل جمال عبدالناصر جو نائب وزیراعظم تھے ، وزیراعظم بن گئے - جنرل نجیب صرف صدر رہے - مجلس انقلاب کی صدارت بھی کرنیل ناصر کے حوالے کر دی گئی -

۷- مارچ : پہلے جنرل نجیب مصر کے فوجی گورنر تھے اب یہ عہدہ کرنیل ناصر نے سنبھال لیا -

۲۵- مارچ : مجلس انقلاب نے اعلان کر دیا کہ وہ ۲۴- جولائی کو اپنے تمام اعلیٰ اختیارات دستور ساز مجلس کے حوالے کر دے گی - چار روز بعد دستور ساز اسمبلی کا انعقاد جنوری ۱۹۵۶ء پر ملتوی کر دیا گیا -

۶- اکتوبر : گیارہ اسرائیلی جاسوس پکڑے گئے اور ان کے خلاف مقدمہ دائر ہؤا - ایک نے خود کشی کر لی - دو کو پھانسی کی سزا - باقی مجرموں کو مختلف میعاد کی قید ہوئی -

۱۹- اکتوبر : حلقہ سویز کے متعلق برطانیہ کے ساتھ سمجھوتا ہو گیا جو تیرہ دفعات پر مشتمل تھا - اس کا خلاصہ یہ تھا کہ ۱۹۳۶ء کا معاہدہ مصر و برطانیہ ختم ہو گیا - برطانوی فوجیں ۱۸- جون ۱۹۵۶ء تک حلقہ نہر سے نکل جائیں گی - لیکن اگر ترکی اور عرب پر حملہ ہو تو برطانیہ اور اس کے حلیفوں کی فوجوں کو حلقہ نہر میں واپس آنے کا حق حاصل رہے گا - اس حق کے لئے سات سال کی انتہائی مدت مقرر کر دی گئی - نہر کے متعلق ۱۸۸۸ء کی کن ونشن کو قائم رکھا گیا - ۲- نومبر کو اس معاہدے کی تصدیق ہو گئی -

Marfat.com

۲۶- اکتوبر : اسکندریہ میں جمال عبدالناصر پر قاتلانہ حملہ ہؤا جو کامیاب نہ ہو سکا ۔ بعد میں ثابت ہؤا کہ حملہ آور کا تعلق جمعیۃ اخوان سے تھا ۔

۱۴- نومبر : جنرل محمد نجیب کو گھر میں نظر بند کر دیا گیا۔

۱۹۵۵ء ۲۶- فروری : مزید پانچ یہودی جاسوس گرفتار ہوئے نیز اخوان المسلمین کے مختلف مجرموں کی گرفتاریاں اور سزائیں ۔

۶- اپریل : مصر اور ہندوستان کے درمیان دوستی کا معاہدہ ۔

یکم- اگست : چین اور مصر کا معاہدہ جس کے مطابق چین نے اسی لاکھ پونڈ کی روئی خریدنے کا فیصلہ کیا ۔

۳- اگست : برطانیہ نے دوران جنگ میں مصر سے جو رقم قرض لی تھی اس کے ادا کرنے کا معاملہ طے ہو گیا۔ ساڑھے چھبیس کروڑ پونڈ کی رقم ادا ہو چکی تھی اور ساڑھے تیرہ کروڑ کی رقم باقی تھی ۔ برطانیہ نے کہ دیا کہ ۱۹۶۳ء تک مختلف قسطوں میں پوری رقم دے دی جائے گی ۔

۶- ستمبر : مصر اور روس کے درمیان جنس بہ جنس مبادلے کا فیصلہ ۔ ساٹھ ہزار ٹن چاول دے کر پانچ لاکھ ٹن تیل لیا جائے گا۔

۱۱- ستمبر : حکومت مصر نے خلیج عقبہ میں جہازوں کی نقل و حرکت کے متعلق نئے قاعدے جاری کئے اور ان کا اعلان کر دیا تا کہ سب ان کی پابندی کر سکیں ۔

۲۷- ستمبر : کرنیل ناصر کا اعلان کہ مغربی طاقتوں سے اسلحہ حاصل کرنے کی جتنی کوششیں کی گئیں ، وہ کامیاب نہ ہو سکیں ۔ لہذا فیصلہ کرنا پڑا کہ فالتو روئی اور چاول دے کر چیکوسلواکیہ سے اسلحہ خریدے جائیں ۔ چنانچہ اس بارے میں دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی معاہدہ ہو چکا ہے ۔

Marfat.com

۱۴- اکتوبر : مصر اور چین کے درمیان تین سال کے لیے نیا تجارتی معاہدہ جس کے مطابق مصر نے چین سے ہلکی مشینری خریدنے کا فیصلہ کیا ۔

۲۰- اکتوبر : مصر اور شام کے درمیان فوجی معاہدہ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ دونوں ملک ایک متحدہ کمان اور متحدہ حربی مجلس بنا لیں ۔ فوجی منصوبہ بندی کا خرچ مشترکہ طور پر برداشت کیا جائے گا ۔ اس میں ۶۵ فی صد حصہ مصر کا ہوگا اور ۳۵ فی صد شام کا ۔

۲۷- اکتوبر : مصر اور دولت سعودیہ عربیہ کے درمیان فوجی معاہدہ ۔ اس میں بھی مصر و شام کے معاہدے کی طرح متحدہ فوجی کمان بنانے کا فیصلہ کیا گیا ۔ یہ بھی قرار پایا کہ دونوں ملکوں میں سے کسی ایک پر حملہ ہوگا تو وہ حملہ دونوں پر متصور ہوگا ۔ نیز مصر ، شام اور دولت سعودیہ نے پختہ عہد کیا کہ وہ میثاق بغداد میں شامل نہ ہوں گے ۔

یکم- دسمبر : مارشل ٹیٹو صدر جمہوریہ یوگوسلافیہ کا دورۂ مصر ۔

۱۷- دسمبر : امریکہ اور برطانیہ نے مجوزہ بند اسوان کے سلسلے میں مصر کی امداد کا اعلان کیا ۔ امریکہ نے کہا کہ وہ پانچ کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالر مصر کو دے گا ۔ برطانیہ نے اعلان کیا کہ ایک کروڑ چالیس لاکھ ڈالر کی رقم مصر کو واپس کر دی جائے گی ۔

۱۹۵۶ء ۲۱- مارچ : حلقہ سویز سے آخری برطانوی جیش کی روانگی ۔ ۱۴- اپریل کو آخری ہوائی دستہ بھی چلا گیا ۔

Marfat.com

۲- مئی : نہر سویز کی کمپنی اور حکومت مصر کے درمیان سمجھوتا ھؤا جس کے مطابق کمپنی اپنے محفوظ سرمائے میں سے چھ کروڑ ڈالر کی رقم مصر کی ترقی کے منصوبوں میں لگانے پر آمادہ ہوئی -

۱۶- مئی : حکومت مصر نے چین کی کمیونسٹ حکومت تسلیم کر لی -

۲۳- مئی : امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کہا کہ اگر بند اسوان کے سلسلے میں مصر نے روس سے بھی امداد لی اور اسے اس کام میں شریک کیا تو امریکہ کے لیے امداد دینا مشکل ہو جائے گا -

۱۸- جون : کرنیل ناصر نے نئے دستور کا اعلان کر دیا - اس کا خلاصہ یہ تھا کہ مجلسی امتیازات اور سول خطابات ختم کر دئے گئے طرز حکومت وہ قرار پایا جسے صدارتی جمہوری طرز کہتے ھیں یعنی وضع قوانین کا اختیار قومی اسمبلی کو ہوگا اور اسے نافذ کرنے کا اختیار صدر کی تحویل میں رہے گا - سرکاری مذہب اسلام ہوگا اور سرکاری زبان عربی -

یہ بھی بتا دیا گیا کہ ۱۸- جون سے ۲۳- جون تک انگریزی فوجوں کے نکل جانے پر قومی جشن منایا جائے گا - ۲۳- جون کو دستور کے متعلق رائے عامہ لی جائے گی نیز نئے صدر کا انتخاب ہوگا -

۲۳- جون : دستور کی تصدیق ہو گئی - کرنیل ناصر ننانوے فی صد ووٹوں سے مصر کے صدر منتخب ہوئے - ۲۴ - جون کو مارشل لاء ختم کر دیا گیا گویا انقلاب کے بعد عبوری دور بالکلیہ ختم ہو گیا -

Marfat.com

۱۱- جولائی : جمہوریہ امریکہ نے حکومت مصر کو اطلاع دے دی کہ اسوان کے مقام پر بڑے بند کی تعمیر میں سر دست کوئی امداد نہ دی جا سکے گی ۔ اس سے اگلے روز برطانیہ نے اسی قسم کا اعلان کر دیا ۔ بند کی تعمیر میں ایک ارب تیس کروڑ ڈالر کے خرچ کا اندازہ کیا گیا تھا ۔ اس میں سے نوے کروڑ ڈالر کی رقم خود مصر نے مہیا کرنے کا فیصلہ کیا تھا ۔ بند کے مکمل ہونے پر کم از کم بارہ اور زیادہ سے زیادہ سولہ سال لگ سکتے تھے ۔ امریکہ اور برطانیہ نے امداد سے دست کشی کے لئے عذر یہ پیش کیا کہ دریائے نیل کے ساتھ محض مصر نہیں بلکہ سودان ، حبشہ اور یوگنڈا کا مفاد بھی وابستہ ہے ۔ اور ان ملکوں کے ساتھ مصر نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ۔ انٹرنیشنل بنک (بین الاقوامی بنک) نے بیس کروڑ ڈالر امداد کا جو وعدہ کیا تھا وہ بھی واپس لے لیا ۔

۲۶- جولائی : کرنیل ناصر نے سکندریہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کر دیا کہ نہر سویز قومی ملکیت بنا دی گئی ہے ۔ اس سے کم و بیش دس کروڑ ڈالر سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے یہ آمدنی بند اسوان کی تعمیر میں صرف کی جائے گی ۔ اس پر مغربی طاقتوں کے حلقے میں اضطراب پیدا ہوا ۔ کرنیل ناصر نے یہ اعلان بھی کر دیا کہ سویز کمپنی کے حصہ داروں کو حصوں کی رقم ادا کر دی جائے گی ۔

۱۶- اگست : حکومت برطانیہ نے سویز کے متعلق کانفرنس کے لئے چوبیس ملکوں کو دعوت دی ۔ جن میں سے مصر اور یونان نے شرکت نہ کی ۔ جو ملک شریک ہوئے ان کے نام یہ ہیں : آسٹریلیا، سیلون ، ہندوستان ، پاکستان ، ڈنمارک ، اٹلی ، جاپان ، فرانس ، جرمنی ، سویڈن ، ناروے ، پرتگال ، ہسپانیہ ، نیوزی لینڈ ، امریکہ ، روس ، حبشہ ، انڈونیشیا ، جاپان ، ہالینڈ ، ترکی ، ایران ۔

Marfat.com

برطانیہ خود داعی تھا۔ مختلف تجویزوں پر غور و حوض کے بعد فیصلہ ہؤا کہ پانچ آدمیوں کا ایک کمیشن کرنیل ناصر سے بات چیت کرے۔

۳- ستمبر : سویز کے متعلق وفد ، زیر سرکردگی وزیراعظم آسٹریلیا مصر پہنچا اور ۹- ستمبر تک بات چیت ہوتی رہی۔ وفد کی تجاویز مانی نہ گئیں۔ کرنیل ناصر نے اپنی طرف سے تجویزیں پیش کر دیں ، جو مصر کے نقطہ نگاہ سے مناسب تھیں۔

۱۲- ستمبر : سویز کے متعلق دوسری کانفرنس ، جس میں نہر کو استعمال کرنے والوں کی انجمن (Canal Users Association) بنائی گئی۔ اس میں صرف پندرہ ملک شریک ہوئے۔ جن ملکوں نے شرکت سے انکار کیا۔ ان میں پاکستان اور ہندوستان بھی تھے۔

۲۳- ستمبر : نہر سویز کا مسئلہ سکیورٹی کونسل میں پیش کر دیا گیا۔

۲۶- ستمبر : سکیورٹی کونسل نے فیصلہ کیا کہ فرانس و برطانیہ اور مصر کی درخواستوں پر یکساں غور ہوگا۔

۵- اکتوبر : سکیورٹی کونسل نے سویز کا تصفیہ کرنے کے لئے چند اصول طے کر دئے اور کہا کہ ان اصولوں کے مطابق انجمن اقوام متحدہ کی سر پرستی میں فریقین کے درمیان بات چیت شروع کی جائے۔ اس بات چیت سے بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا۔

۲۹- اکتوبر : اسرائیل نے جزیرہ نمائے سینا پر حملہ کر دیا۔ پانچ روز کی جنگ کے بعد سینا اور غزہ پر اسرائیل کا قبضہ ہو گیا۔

۳۰- اکتوبر : اسرائیل کی کامیابی کا ایک سبب یہ ہؤا کہ برطانیہ اور فرانس نے مصر و اسرائیل کو الٹی میٹم دے دیا۔ اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ اس کی فوجیں نہر سویز سے دس دس میل

Marfat.com

دور رہیں ۔ مصر سے مطالبہ کیا کہ فرانس اور برطانیہ کی فوجوں کو عارضی طور پر پورٹ سعید ، اسماعیلیہ اور سویز میں قیام کی اجازت دی جائے ۔ بارہ گھنٹے کے اندر اندر الٹی میٹم کا جواب مانگا ۔ مصر نے الٹی میٹم یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ یہ مصر کے حقوق اور وقار پر حملہ ہے اور اسے انجمن اقوام متحدہ کے منشور سے کوئی مناسبت نہیں بلکہ اس کی خلاف ورزی کی گئی ہے ۔

۳۰۔ اکتوبر : سکیوریٹی کونسل میں امریکہ نے قرار داد پیش کی جس میں اسرائیل کو مجرم قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنی فوجیں ہٹا کر خط متارکہ کے اندر لے جائے ۔

۳۱۔ اکتوبر : برطانیہ اور فرانس کے ہوائی جہازوں نے مالٹا اور قبرص کے اڈوں سے اڑ کر مصر کے ہوائی اور فوجی مرکزوں پر سخت بم برسائے ۔ سامان جنگ کے انبار بھی تباہ کئے ۔ ۴۔ نومبر تک بم باری ہوتی رہی ۔ ۵۔ نومبر کو نہر کے حلقے میں فوجیں اتاریں ۔ پورٹ سعید اور اس کے بالمقابل پورٹ فواد پر اک گونہ کنٹرول قائم کر لیا ۔ پورٹ سعید پر بم باری سے عمارتوں کو سخت نقصان پہنچا ۔ جانیں بھی بہت تلف ہوئیں ۔ مصر نے جا بجا جہاز ڈبو کر نہر کو بند کر دیا ۔

یکم۔ نومبر : سکیوریٹی کونسل نے جنرل اسمبلی کا اجلاس اس غرض سے طلب کیا کہ شرق اوسط کے معاملات پر بحث کی جائے ۔ برطانیہ اور فرانس نے اجلاس کی تجویز کو ویٹو کرنے کی کوشش کی ۔ جنرل اسمبلی نے باسٹھ ووٹوں سے یہ کوشش نا کام بنا دی ۔ ۲ اور ۳۔ نومبر کو اجلاس جاری رہا ۔ بالآخر فیصلہ ہؤا کہ جنگ بند کر دی جائے ، تمام فوجیں ہٹا لی جائیں اور بین الاقوامی حفاظتی پولیس مناسب مقامات پر متعین کر دی جائے ۔

Marfat.com

۷- نومبر : دنیا بھر نے اسرائیل اور فرانس و برطانیہ کے اس اقدام مذمت کی - ہر مقام پر پر جوش مظاہرے - میثاق بغداد کے چار مسلم ممبروں (ترکی ، پاکستان ، ایران اور عراق) کے وزرائے اعظم کا ایک اجلاس شاہنشاہ ایران کی دعوت پر تہران میں منعقد ہؤا ، جس میں اقدام کی سخت مذمت کرتے ہوئے اسرائیل، برطانیہ اور فرانس سے فوجیں ہٹا لینے کا مطالبہ کیا گیا اور کہا گیا کہ سویز کا مسئلہ انجمن اقوام متحدہ کی نگرانی میں طے کیا جائے -

فرانس و برطانیہ نے فوجیں ہٹا لینے پر آمادگی ظاہر کی - اسرائیل نے غزہ اور عقبہ کے حلقے میں ٹھہرے رہنے پر اصرار کیا - آخر اسے بھی انجمن اقوام متحدہ کا فیصلہ قبول کرتے ہوئے فوجیں ہٹا لینے پر مجبور ہونا پڑا - مصر نے اعلان کر دیا تھا کہ جب تک پوری فوجیں سر زمین مصر سے ہٹ نہ جائیں گی ، نہر کی صفائی شروع نہ ہوگی -

پہلے مختلف حصوں میں بین الاقوامی پولیس متعین ہوئی - پھر مصر نے تمام انتظامات خود سنبھال لئے - نہر آہستہ آہستہ صاف کر دی گئی اور اس میں سے باقاعدہ آمد و رفت شروع ہو گئی -

Marfat.com

ایران

۱۹۵۰ء
۲۳- ستمبر : شاھنشاہ نے انتظامی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے جو کمیشن مقرر کیا تھا ، اس نے کم و بیش پانسو افراد کو ملازمت اور عہدیداری کے نا قابل بتایا ۔

۱۹۵۱ء
۲۷- جنوری : شاھنشاہ کا اعلان کہ میں اپنی وسیع جاگیرات کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کرکے لمبی قسطوں پر کسانوں کو دے دوں گا ۔

۱۲- فروری : شاھنشاہ اور ثریا اسفندیاری کی شادی تہران میں ۔

۴- مارچ : جنرل علی رزم آرا وزیر اعظم نے اس کمیٹی کے سامنے شہادت دی جو پارلیمنٹ نے اینگلو ایرانی آئل کمپنی کے بارے میں مقرر کی تھی ۔ وزیر اعظم نے اپنی شہادت میں کمپنی کو قومی بنانے (نیشنلا ئزیشن) کی مخالفت کی ۔

۷ - مارچ : علی رزم آرا کو گولی مار کر ھلاک کر دیا گیا ۔ عبداللہ رستگار اور تین ساتھی بہ سلسلہ الزام قتل گرفتار ھوئے ۔ شاھنشاہ نے خالد فہیمی کو عارضی وزیر اعظم مقرر کیا ، وہ پہلے آذربائیجان کا گورنر رہ چکا تھا ۔

۸- مارچ کمیٹی نے فیصلہ کر دیا کہ اینگلو ایرانی آئل کمپنی کو قومی ملکیت بنا دیا جائے ۔

Marfat.com

۹- مارچ فدائیان اسلام کی طرف سے اعلان ہؤا کہ اگر رزم آرا کے قاتل کو تین روز مین رہا نہ کر دیا گیا تو شاھنشاہ اور دوسرے سرکاری افسر قتل کر دئے جائیں گے -

۱۰- مارچ وزارت مستعفی ھوگئی - اور حسین علا کو وزیراعظم مقرر کیا گیا -

۱۲- مارچ پارلیمنٹ نے باسٹھ ووٹوں کی تائید اور ستائیس ووٹوں کی مخالفت سے آئل کمپنی کو قومی بنانے کی تصدیق کردی -

۱۴- مارچ : انگریز سفیر کا اعلان کہ اینگلو ایرانی کمپنی کے اجارے کی تنسیخ نا درست ھے اور رزم آرا کے قتل سے پیشتر کمپنی منافع میں حصہ داری کے مسئلے پر گفتگو کے لئے تیار تھی -

۲۹- اپریل : شاھنشاہ نے ڈاکٹر مصدق کو وزیر اعظم مقرر کیا جو پارلیمنٹ کے انتہا پسند گروہ کا لیڈر تھا - آئل کمپنی کی نیشنلا ئزیشن کا اعلان ھوگیا اور ۱۹۳۳ء کا معاھدہ منسوخ کر دیا گیا -

۵- ستمبر : اینگلو ایرانی کمپنی نے اعلان کیا کہ حکومت ایران سے تیل خریدنے والوں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا افغانستان نے سب سے پہلے ایران کے ساتھ تیل کی خرید کے متعلق سمجھوتا کیا -

۲۷- ستمبر : آبادان میں تیل صاف کرنے والے کارخانوں (ریفائنریز) پر ایرانی فوج نے قبضہ کر لیا -

۱۹- اکتوبر : برطانیہ نے یہ مسئلہ سکیوریٹی کونسل میں پیش کیا ، وھاں سے ھدایت ھوئی کہ بین الاقوامی عدالت کے فیصلے تک سب کاروبار ملتوی رھے -

Marfat.com

۱۰- دسمبر : اس امر پر اتفاق ہوگیا کہ یہ مسئلہ ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کے روبرو پیش کیا جائے۔ حکومت ایران نے ۱۲- دسمبر کو اعلان کر دیا کہ سابقہ خریدار ۲۲- دسمبر تک تیل لے لیں ۔

۱۹۵۲ء یکم جنوری انٹرنیشنل بنک نے تیل کے بارے میں سمجھوتے کے لئے جو تجویزیں پیش کی تھیں وہ ڈاکٹر محمد مصدق نے مسترد کر دیں ۔

۱۲- جنوری : تمام برطانوی قونصل خانوں کو ہدایت کہ ۲۱- جنوری تک انہیں بند کر دیا جائے

۱۵- فروری : حسین فاطمی سابق نائب وزیر اعظم ایک فدائی اسلام کی گولی سے سخت زخمی ہؤا ۔

۲۷- اپریل مجلس کا رسمی افتتاح ہوا لیکن ارکان مجلس کا کورم پورا نہ تھا ۔

۲۰ مئی ۔ ڈاکٹر مصدق نے نئی مجلس کے لئے عام انتخابات ہیگ سے اپنی واپسی تک ملتوی کر دئیے ۔

۲- جون ۔ حکومت ایران نے عراق و برطانیہ کو اطلاع دے دی کہ بحرین ایران کی ملکیت ہے ۔

۵- جولائی ۔ عام انتخابات کے بعد ڈاکٹر مصدق نے حسب معمول استعفیٰ دے دیا اور دوبارہ وزیر اعظم مقرر ہوئے ۔

۱۳- جولائی ۔ ڈاکٹر مصدق نے مجلس سے درخواست کی کہ مجھے اقتصادیات ، بنک کاری اور نظم و نسق کے دائروں میں چھ مہینے کے لئے پورے اختیارات دے دئے جائیں تا کہ غیر معمولی احکام کے ذریعے سے ضروری اصلاحات کر سکوں ۔ نیز وزارت عظمیٰ

Marfat.com

کے علاوہ وزیر جنگ کا قلمدان بھی میری ہی تحویل میں رہے ۔ مجلس نے ڈاکٹر صاحب کے دونوں مطالبے منظور کر لئے ۔

۱۶۔ جولائی شاھنشاہ نے ڈاکٹر مصدق کو وزارت عظمیٰ کے علاوہ وزیر جنگ بنانا منظور نہ کیا لہذا ڈاکٹر صاحب موصوف نے استعفیٰ دے دیا اور ان کی جگہ قوام السلطنت کو وزیر اعظم مقرر کر دیا گیا ۔

۱۹۔ جولائی ۔ تہران میں ڈاکٹر مصدق کے لئے زبردست مظاھرے اور ھنگامے ۔ ان پر قوام السلطنت نے استعفیٰ دے دیا اور دو روز بعد ڈاکٹر مصدق کو دوبارہ وزیر اعظم بنایا گیا ۔

۲۲۔ جولائی ۔ ھیگ کی بین الاقوامی عدالت نے اعلان کیا کہ وہ اینگلو ایرانی کمپنی اور حکومت ایران کے جھگڑے کا فیصلہ کرنے کی مجاز نہیں ۔ ساتھ ھی کہہ دیا گیا کہ ۵۔ جولائی کو آخری فیصلے تک جو احکام صادر کر دئے گئے تھے وہ ختم سمجھے جائیں ۔

۳۔ اگست ۔ مجلس نے ڈاکٹر مصدق کے لئے اختیارات خصوصی کی قرارداد کا مسودہ منظور کرلیا ۔ ڈاکٹر رزم آرا کے قاتل کو رھا کر دیا گیا اور آیت اللہ کاشانی کو مجلس کا صدر بنا دیا گیا ۔ ساتھ ھی برطانیہ کو نوٹ بھیجا گیا جس کے اھم نکات یہ تھے (۱) آئل کمپنی نے جو رقم واجب الوصول بتائی تھی ، وہ فوراً ادا کی جائے (۲) اس کی ادائگی میں تاخیر کا تاوان دیا جائے (۳) حکومت ایران نیشنلائزیشن کے متعلق نو نکتوں والے پروگرام کے مطابق گفت و شنید کے لئے تیار ہے ۔

۱۳۔ اگست ۔ ڈاکٹر مصدق نے خاص احکام جاری کئے (۱) بڑے زمینداروں کے نام حکم کہ وہ مالیے سے بیس فیصد رقم زاید

Marfat.com

ادا کریں ۔ یہ رقم دیہات کی اصلاح اور امداد باہمی میں صرف ہوگی۔ تمام افسروں کو تاکید کر دی گئی کہ وہ پندرہ دن میں دیہاتی کونسلیں بنا دیں ۔

۲۱۔ اگست ۔ پچھلے انکم ٹیکس کی وصولی کے لئے کمیشنوں کا تقرر ۔ اعلان کر دیا گیا کہ جو انکم ٹیکس ادا نہ کرے اس کی جائداد ضبط کر لی جائے نیز اسے قید کی سزا دی جائے۔ جو رقم وصول ہوگی اس میں ایک فی صد رقم کمیشن کو یا وصولی میں مدد دینے والوں کو دی جائے ۔

۲۳۔ اگست ۔ پندرہ جرنیل برطرف کر دیئے گئے ۔

۲۷۔ اگست ۔ امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے نئی تجاویز پیش ہوئیں (۱) کمپنی کے معاوضے کا مسئلہ ہیگ کی عدالت سے طے کرا لیا جائے (۲) تیل کے لئے گفت و شنید کی غرض سے نمائندے مقرر کئے جائیں ۔ یہ دونوں باتیں منظور ہوں تو کمپنی جمع شدہ تیل اٹھالے گی ۔ قیمت پہلے سے طے ہو چکی ہے اور ایران کو برآمد ہونے والی چیزوں پر کوئی پابندی باقی نہ رہے گی ۔ امریکہ ایک کروڑ ڈالر دے گا تاکہ ایران کا بجٹ ٹھیک رہے ۔ مصدق نے یہ تجاویز مسترد کر دیں ۔

۷۔ اکتوبر : مصدق نے امریکہ و برطانیہ کی تجاویز کے جواب میں اپنی طرف سے تجاویز پیش کیں ۔ نیز حکومت برطانیہ کو لکھا کہ ان پر بات چیت کے لئے ایک ہفتے میں کمپنی کے نمائندے آ جانے چاہئیں نیز کمپنی کے ذمے جو چار کروڑ نوے لاکھ روپے کی رقم ہے اس میں سے دو کروڑ فوراً دے دئے جائیں ۔ برطانیہ نے سات روز بعد یہ تجاویز مسترد کر دیں ۔

۲۲۔ اکتوبر : برطانیہ سے سیاسی تعلقات منقطع کر لینے کا فیصلہ ہو گیا ۔

Marfat.com

۱۰- نومبر : خلیل طہماسپی کو جس پر رزم آرا کے قتل کا الزام تھا ، رہا کر دیا گیا ۔

۱۹۵۳ء

۸- جنوری : ڈاکٹر مصدق نے اختیارات خصوصی میں مزید ایک سال کی توسیع کے لئے درخواست کی ، جو منظور ہوگئی - اس پر حسین مکی نائب وزیر اعظم اور آیت اللہ کاشانی صدر مجلس مستعفی ہو گئے ۔

۱۵- جنوری : امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے پھر سمجھوتے کے لئے تجاویز پیش ہوئیں ۔

۲۸- فروری : شاہ کے حق میں مظاہرے اور مصدق کے گھر پر حملہ ۔ اس نے بھاگ کر امریکہ کے سفارت خانے میں پناہ لی ۔ مصدق نے مجلس سے کہا کہ اڑتالیس گھنٹے میں مجھ پر اظہار اعتماد کرو ، یہ نہ ہؤا تو ملک کی رائے عامہ سے اپیل کروں گا ۔

۷- اپریل : تہران میں حامیان شاہنشاہ اور حامیان مصدق کے مظاہرے ۔

۲۰- اپریل : پولیس کا سب سے بڑا افسر برگیڈیر جنرل افشار توس گم ہو گیا - ۲۶- اپریل کو اس کی لاش تہران کے قریب ایک غار میں ملی ، اسے گلا گھونٹ کر مارا گیا تھا ۔

۶- جون : شاہی اختیارات میں تجدید کا مسودۂ قانون پیش ہؤا تو مجلس ختم ہو گئی ۔

۱۸- جون : آیت اللہ کاشانی کا اعلان کہ حکومت نے اپنے حق میں جو مظاہرے کرائے ، ان کا مقصد یہ تھا کہ فسادات بپا ہوں اور اسے مخالفوں کے خلاف شدید کارروائیوں کا بہانہ ملے ۔

Marfat.com

یکم جولائی : آیت اللہ کاشانی کی جگہ ڈاکٹر عبداللہ معظمی کو صدر منتخب کیا گیا ۔ یہ صاحب ڈاکٹر مصدق کے نامزد کئے ہوئے تھے ۔

۹۔ جولائی : پریزیڈنٹ آئسن ہاور کا خط ڈاکٹر مصدق کے نام کہ جب تک برطانیہ سے تیل کے متعلق سمجھوتا نہ ہو گا یا اس معاملے کو ثالثوں کے حوالے نہ کیا جائیگا، امریکہ کی طرف سے امداد نہ ملے گی ۔

۲۹۔ جولائی : ڈاکٹر مصدق کی تجویز کہ مجلس کو توڑنے کے بارے میں رائے عامہ معلوم کی جائے ۔ آیت اللہ کاشانی نے اس تجویز کی مذمت کی اور کہا کہ یہ خلاف آئین بھی ہے اور مضرت رساں بھی ۔ میعشت میں گرانی کا باعث ڈاکٹر مصدق ہے، اس لئے کہ اس کی وجہ سے تیل کی قیمت میں پچاس فی صد کمی ہوگئی ہے ۔

۲۔ اگست : ڈاکٹر معظمی نے مجلس کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا ۔

۳۔ اگست : مجلس کو توڑنے کے متعلق تہران اور دوسرے مقامات پر ووٹ ۹۹،۹۳ ۔ ووٹ توڑنے کے حق میں نکلے ۔

۱۲۔ اگست : ڈاکٹر مصدق نے مجلس کو توڑ دینے کا فیصلہ کر لیا حالانکہ یہ اختیار صرف شاھنشاہ کو تھا ۔

۱۳۔ اگست : شاھنشاہ نے ڈاکٹر مصدق کو بر طرف کر کے جنرل فضل اللہ زاھدی کو وزیراعظم مقرر کیا ۔ ایک کرنیل کو مع سپاہ برطرفی کی اطلاع کے لئے مصدق کے پاس بھیجا گیا ۔ کرنیل کو گرفتار کر لیا گیا اور جنرل زاھدی رو پوش ہو گیا ۔

۱٦۔ اگست : مصدق نے بتایا کہ شاھنشاھی گارد ایک فوجی اقدام کی تدبیر کر رھی تھی، اسے کچل دیا گیا ہے ۔ اس کے

Marfat.com

بعد مجلس کی شکست کا اعلان کر دیا گیا ۔ شاھنشاہ اور ملکہ ثریا شمالی ایران میں تعطیل منا رہے تھے ۔ وہ ھوائی جہاز میں ایران سے نکلے اور روما پہنچ گئے ۔ جنرل زاھدی نے اعلان کر دیا کہ شاہ نے روانگی سے پیشتر ڈاکٹر مصدق کی جگہ مجھے وزیراعظم مقرر کر دیا تھا ۔

۱۷- اگست : تہران میں شاھی خاندان کے خلاف مظاھرے ۔ ان مظاھروں میں شاھنشاہ کی تصویریں پھاڑی گئیں ۔ آپ کے والد ماجد مرحوم رضا شاہ پہلوی کا مجسمہ توڑ دیا گیا ۔

۱۸- اگست شاھنشاہ کے حق میں مظاھرے۔ فوج ان مظاھروں میں شامل ھو گئی ۔ شاھنشاہ کی طرف سے اعلان کہ میں تاج و تخت سے دست بردار نہیں ھؤا ۔ مظاھرے کرنے والوں کا ھجوم مصدق کے گھر کی طرف ۔ گھر پر قبضہ ، تہران ریڈیو پر قبضہ ، مصدق کے ساتھی گرفتار ۔ ۲۰- اگست کو ڈاکٹر مصدق بھی گرفتار ھو گئے ۔

۲۱- اگست ۔ جنرل زاھدی نے معاً انتظام سنبھال لیا تھا ۔ ۲۱- اگست کو وزارت بنائی ۔ ۲۲- اگست کو شاھنشاہ تہران واپس آ گئے ۔

۸- نومبر : مصدق کے خلاف مقدمہ ایک فوجی عدالت میں شروع ھؤا ۔ مصدق نے کہا کہ نہ شاھنشاہ کو میری گرفتاری کا اختیار تھا اور نہ موجودہ عدالت میرے خلاف کوئی مقدمہ سننے کی مجاز ہے ۔

۲۶- نومبر : مصدق کے مقدمے میں سرکاری وکیل نو روز تک الزامات کی تفصیلات بتاتا رھا بالآخر اس نے کہا کہ ملزم کو موت کی سزا ملنی چاھئے ۔

Marfat.com

۲۱- دسمبر : مصدق کو تین سال قید تنہائی کی سزا -

۱۹۵۴ء

۱۵- جنوری--۱۱- مارچ : ایرانی پارلیمنٹ کے دونوں اجلاسوں کے لئے انتخابات ہوئے -

۱۳- مارچ : حسین فاطمی جو ڈاکٹر مصدق کی وزارت میں وزیر خارجہ تھا ، مصدق وزارت ختم ہونے کے وقت سے رو پوش تھا اسے گرفتار کر لیا گیا -

۱۰- اپریل : تیل کی مختلف کمپنیوں نے ایک رفاقت نامے کا انتظام کیا جس کے مطابق وہ مل گئیں اور مشترکہ طریق پر کام کرنے لگیں - انہوں نے فیصلہ کیا کہ گفت و شنید سے مستقل شرطیں طے کر لی جائیں تا کہ کام جلد شروع کر دیا جائے -

۲۶- اپریل - نئے ایوان بالا نے جنرل زاھدی کے حق میں اعتماد کی قرار داد منظور کی -

۱۲- مئی : ڈاکٹر مصدق نے تین سال کی قید تنہائی کے خلاف اپیل کی تھی - وہ نا منظور ہو گئی -

۱۹- ستمبر : حکومت ایران اور تیل کی مشترکہ کمپنیوں کے درمیان معاہدہ ہو گیا - اس کے مطابق فیصلہ ہؤا کہ آبادان میں تیل صاف کرنے کے جو کارخانے ھیں ، ان میں فوراً کام شروع ہو جائے گا اور ایران سے تیل جہازوں پر لا کر باھر بھیجا جائے گا- تہران میں اس معاھدے پر دستخط ہوگئے -

۱۰- اکتوبر : ڈاکٹر حسین فاطمی کو سزائے موت سنائی گئی-

۲۰- اکتوبر : وزیر خارجہ کی کمیٹی نے میثاق بغداد سے وابستگی کی منظوری دے دی -

۲- نومبر : شاھنشاہ کے بھائی شہزادہ علی رضا ولی عہد ہوائی جہاز میں پرواز کر رہے تھے - جہاز گر گیا اور شہزادہ علی رضا اس

Marfat.com

حادثے میں جاں بحق ہوئے - ان کی میت ٹوٹے ہوئے ہوائی جہاز کے ملبے میں ملی -

۱۰- نومبر : ایک فوجی دستے نے ڈاکٹر فاطمی کو سزائے موت دی -

۲- دسمبر : روس و ایران کے درمیان جنگی قرضے کی ادائگی کا فیصلہ ہو گیا - روس نے وعدہ کر لیا کہ وہ گیارہ ٹن سونا اور ستائیس لاکھ پونڈ کی رقم ادا کر دے گا - حد بندی کے متعلق بھی سمجھوتا ہو گیا -

۱۹۵۵ء

۶- اپریل : جنرل فضل‌اللہ زاھدی نے استعفیٰ دے دیا - شاھنشاہ نے اپنے وزیر دربار حسین علا کو وزیر اعظم مقرر کیا -

اگست : تیل کے بارے میں آخری فیصلہ ہو گیا اور اس پر فریقین نے دستخط کر دئے - اس میں حکومت کی رائلٹی بڑھا دی گئی - ڈاکٹر مصدق کے مزید حامی گرفتار ہوئے -

ستمبر : ایک جرمن، ایک فرانسیسی اور ایک امریکی کمپنی کو پانچ کروڑ ستر لاکھ پونڈ کے اجارے اس غرض سے دئے گئے کہ ملک کے طول و عرض میں سات سو زرعی سکول اور کالج نیز جابجا ہسپتال اور مراکز صحت قائم کر دیں - ایک انگریزی کمپنی کو پینسٹھ لاکھ کا ٹھیکہ آبادان سے تہران تک پائپ لائن بنانے کے لئے دیا گیا -

۴- اکتوبر : پوست کی کاشت پر پابندی عائد کر دی گئی اس لئے کہ پوست ھی سے افیون بنائی جاتی تھی، جو ایران میں بہت سے لوگوں کی تباھی کا باعث بنی تھی -

Marfat.com

۱۱- اکتوبر : ایران میثاق بغداد میں شامل ہو گیا ۔

۱۹۵۶ء جنوری : حسین علا پر قاتلانہ حملہ اور اس سلسلے میں چار فدائیان اسلام کو سزائے موت دی گئی ۔ ان میں جماعت کا لیڈر بھی شامل تھا ۔

۸- مارچ : ایران کی عدالت عالیہ نے بھی ڈاکٹر مصدق کی اپیل نا منظور کر دی ۔

۸- اپریل : برطانیہ نے ۵- اپریل کو بحرین کی خود مختاری کا اعلان کیا تھا ۔ ایران کے وزیر خارجہ نے اس موقع پر پھر ایران کی سیادت بحرین کا اعادہ کیا ۔

۱۶—۱۹- اپریل : میثاق بغداد کی کونسل کا دوسرا سالانہ اجلاس تہران میں زیر صدارت وزیر اعظم ایران منعقد ہؤا ۔ اس موقع پر ترکی، عراق، پاکستان اور برطانیہ کے نمائندوں کے علاوہ امریکہ سے بھی ایک وفد بہ طور ناظر آیا تھا ۔ امریکی وفد کے رئیس نے بتایا کہ جمہوریہ امریکہ مختلف ذرائع سے میثاق بغداد کے ساتھ تعاون کو وسعت دے گی ۔ مثلاً اقتصادی کمیٹی اور تخریبی سرگرمیوں کو روکنے والی کمیٹی میں شریک رہے گی ۔ مستقل سکرٹریٹ کے مصارف میں ایک رقم دے گی ۔ میثاق میں جو ملک شریک ھیں انہیں مالی اور فنی امداد دی جائے گی ۔ فوجی امداد کا سلسلہ بھی جاری رہے گا ۔

۲۵- جون : شاھنشاہ ایران اور ملکہ ثریا روس تشریف لے گئے ۔ تین ھفتے کے دورے میں انہوں نے بہت سے صنعتی، زرعی اور تعلیمی مرکز ملاحظہ فرمائے ۔ ۱۲- جولائی کو واپس آئے ۔

Marfat.com

عراق

۱۹۵۰ء ۱۶- ستمبر : نوری السعید نے نئی وزارت بنائی -

۱۰- اکتوبر : قومی ترقیات کے لئے آٹھ آدمیوں کا ایک بورڈ بنا دیا گیا - پہلے پنجسالہ منصوبے کی تکمیل کے لئے تیل کی آمدنی مخصوص کر دی گئی - دجلہ و فرات کے نظام آبیاری کی تکمیل -

۲۵- دسمبر : خانقین اور رافدین پٹرولیم کمپنیوں اور حکومت کے درمیان نیا سمجھوتا - حکومت نے تیل کی صفائی اور فروخت اپنے ذمے لے لی -

۳۰- دسمبر : نوری السعید نے پارلیمنٹ میں تقریر کی کہ عرب حکومتوں کو اپنی سرحدیں ملا دینی چاہئیں اور انہیں صرف انتظامی حدیں سمجھنا چاہئیے -

۱۹۵۱ء ۲۲- فروری : طویل المیعاد صنعتی ترق کا پروگرام اور انٹرنیشنل بنک سے امداد کی درخواست - اقتصادی جانچ پڑتال کے لئے ایک مشن کے ارسال کا اعلان بنک نے کیا -

۲۵- مارچ : ۱۸ ممبروں کا مطالبہ کہ عراق پٹرولیم کمپنی کو قومی بنا دیا جائے - وزیر اعظم نے چھ سات روز بعد پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ اگر کمپنی نے رائلٹی میں اضافے کا مطالبہ

Marfat.com

منظور نہ کیا تو کمپنی کا اجارہ منسوخ کر دیا جائے گا ۔ اسے قومی بنانے کی ضرورت نہیں ۔ دوسرے روز اعلان کہ کمپنی نے رائلٹی میں اضافے کا مطالبہ منظور کر لیا ، یعنی کمپنی کے منافع میں سے پچاس فی صد حکومت کو قبل از انکم ٹیکس ملے گا اور سال بھر میں دو کروڑ بیس لاکھ ٹن تیل نکالا جائے گا ۔

۲۸- اپریل : مدام عائشہ توفیق وھبی (صدر انجمن اتحاد خواتین عراق) نے عورتوں کے لئے مساوی سیاسی حقوق کی درخواست پیش کی ۔

۶- مئی : وزیر اعظم کا اعلان کہ عراق چشمے قومی ملکیت ھیں ۔ کارکردگی کے لئے کمپنیوں کو اجارے دے رکھے ھیں ۔ ھمیں ایران اور دولت سعودیہ کے برابر رائلٹی مل رھی ھے ۔

سنہ ۱۹۵۲ء

۹- جولائی : نوری پاشا نے استعفیٰ پیش کر دیا اور سید مصطفیٰ العمری وزیر اعظم مقرر ھوا جو نوری پاشا کی وزارت میں وزیر تھا ۔

۱۲- اگست : شاہ فیصل اور امیر عبدالالہ پانچ ھفتے کے لئے امریکہ گئے ۔

۲۰- اگست : بصرہ میں تیل صاف کرنے کے قومی کارخانے کا افتتاح جو ھر سال دو کروڑ اسی لاکھ گیلن پٹرول صاف کرے گا ۔

۲۷- اکتوبر : پارلیمنٹ توڑ دی گئی اور ساٹھ روز بعد نئے انتخابات کا اعلان ۔ تین سیاسی جماعتوں نے اس فیصلے سے اختلاف کیا ۔ حزب استقلال اور ایک اور جماعت نے یہ مطالبات پیش کئے : (۱) وزیروں کی جائدادیں دریافت کی جائیں ۔ بادشاہ کے بجائے

Marfat.com

پارلیمنٹ وزیر مقرر کرے - (۳) قبائلی قوانین منسوخ کئے جائیں - (۴) زمینداریوں کی حد مقرر کر دی جائے - (۵) شرق اوسط کے مجوزہ دفاع سے علیحدہ رہا جائے -

۱۷- نومبر : وزیر اعظم نے انتخابی قانون بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی اور اعلان کر دیا کہ انتخابات براہ راست ہونے چاہئیں -

۲۲- نومبر : مصطفیٰ العمری کا استعفیٰ- بغداد میں مارشل لا- جنرل نورالدین محمود وزیر اعظم بنا اور وزارت بنائی - اس نے تمام سیاسی پارٹیاں ختم کر دیں - بارہ اخباروں کی اشاعت معطل ہو گئی - چھ سیاسی لیڈر قید کر دئے گئے -

۱۹۵۳ء

۱۷- جنوری : مندوبین کے نئے ایوان کے لئے انتخابات ، جس کے ۱۳۵ ممبر تھے -

۲۶- جنوری : جنرل نورالدین کا استعفیٰ اور جمیل مدفعی وزیر اعظم مقرر ہوا -

۲- مئی : شاہ فیصل نے اپنی اٹھارھویں سالگرہ پر شاہی اختیارات سنبھال لئے اور امیر عبدالالہ کی نیابت ختم ہو گئی -

۸- مئی — دسمبر : جمیل مدفعی کے بعد ڈاکٹر فاضل جمالی نے وزارت بنائی -

۱۹۵۴ء

۷- مارچ — ۲۹- اپریل : ڈاکٹر جمالی کے بعد ارشدالعمری نے عبوری حکومت بنائی اور ۹- جون کو عام انتخابات ہوئے -

۴- اگست : نوری السعید کے زیر قیادت نئی وزارت بنی اور شاہی فرمان کے ذریعے سے پارلیمنٹ توڑ دی گئی - پھر نئے انتخابات کے بعد نوری السعید نے وزارت بنائی -

Marfat.com

۱۹۵۵ء روس سے سیاسی تعلقات توڑ لئے گئے - ۴- اپریل کو برطانیہ کے ساتھ معاہدہ ہو گیا کہ تمام ہوائی اڈے خالی کر دئے جائیں گے -

۲۱- نومبر کو میثاق بغداد میں شریک ہونے والے ملکوں کے وزرائے اعظم کا اجلاس بغداد میں منعقد ہؤا - تیل میں عراق کی رائلٹی ۱۹۵۱ء میں ڈیڑھ کروڑ تھی اور ۱۹۵۵ء میں پانچ کروڑ نوے لاکھ ہو گئی -

۱۹۵۶ء ۲- اپریل : شاہ فیصل نے اس بند کا رسمی افتتاح کیا - جو دریائے دجلہ پر سامرہ کے نزدیک بنایا گیا تھا اور ۵- اپریل کو حبانیہ کے قریب ایک نئے بند کی تعمیر کا آغاز ہؤا -

۷- اپریل : برطانیہ نے ۴- اپریل ۱۹۵۵ء کے معاہدے کے مطابق دو ہوائی اڈے خالی کر دئے -

Marfat.com

دولتِ سعودیہ عربیہ

۱۹۵۱ء ۲۴- اکتوبر : دمم سے ریاض تک ۳۵۱ میل لمبی ریلوے لائن کا آخری حصہ مکمل ہو گیا ۔

۱۹۵۴ء ۲۹- مارچ : برطانیہ کو انتباھی نوٹ بھیجا گیا کہ اکتوبر ۱۹۵۳ء میں صورت حال بحال رکھنے کا جو اقرار کیا گیا تھا ، برطانیہ نے اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جنوبی و مشرق سعودی عرب میں تجاوز کیا ۔

۲- اپریل : برطانیہ کی تجویز کہ نخلستان بریمی کے متعلق جو منازعت پیدا ہوئی ہے ، اسے ثالثی کے حوالے کر دیا جائے ۔

۲۵- اگست : سعود بن عبدالعزیز ولی عہد کو تمام افواج کا سپہ سالار بنا دیا گیا ۔

۲۳- ستمبر : سعود نے یروشلم میں ہسپتال بنانے کے لئے ایک لاکھ ڈالر کی رقم دی اور وعدہ کیا کہ مستقل سالانہ رقم بھی دی جائے گی ۔

۹- اکتوبر : دولت سعودیہ میں وزارت تجویز ہوئی ، سعود بن عبدالعزیز ولی عہد کو وزیراعظم مقرر کیا گیا ۔

۹- نومبر : جلالت الملک عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود فرمانروائے دولت سعودیہ نے بہ مقام طائف تہتر سال کی عمر میں

Marfat.com

وفات پائی اور ان کی میت ہوائی جہاز سے ریاض بھیجی گئی جہاں خاندانی مقبرے میں انہیں دفن کیا گیا ۔ مرحوم کے ولی عہد امیر سعود بن عبدالعزیز کی بادشاہی کا اعلان ہؤا اور مرحوم کے دوسرے فرزند امیر فیصل کو ولی عہد قرار دیا گیا ۔ مسند نشینی کے وقت سعود کی عمر ۵۶ سال کی تھی ۔

۲۲- دسمبر : وزیر مواصلات کو حکم کہ حجاز ریلوے کی مرمت کا نقشہ جلد سے جلد تیار کیا جائے ۔

۱۹۵۴ء

۳- فروری : فیصلہ ہو گیا کہ حجاز ریلوے کی درستی کے لئے دولت سعودیہ ، شام اور شرق اردن ہر ممکن امداد دیں گے اور یہ ریلوے بہ دستور اسلامی وقف رہے گی ۔

۲۸- جولائی : نخلستان بریمی کے متعلق ثالثی پر اتفاق ہو گیا۔ قرار پایا کہ ثالثی کا کمیشن پانچ افراد پر مشتمل ہو ۔ ایک ممبر برطانیہ کی طرف سے بہ جانب سلطان مسقط و عمان مقرر ہو ، دوسرا ممبر دولت سعودیہ کی طرف سے نامزد کیا جائے ۔ باقی تین ممبر یہ دونوں مل کر انتخاب کر لیں ۔

۲۹- دسمبر : نخلستان بریمی کے متعلق کمیشن نے اپنا کام شروع کیا ۔

۱۹۵۵ء

بریمی کے متعلق تحقیقات کا سلسلہ جاری رہا ۔

۷- جون : مصر کو پوری فوجی اور مالی امداد کا یقین دلایا گیا ۔

۱۱- ستمبر : برطانیہ کی طرف سے اعلان کہ دولت سعودیہ نے رشوت دے کر شیوخ کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے ۔ ۱۵- ستمبر کو پھر یہ اعلان دہرایا گیا ۔

Marfat.com

۴۔ اکتوبر : دولت سعودیہ نے برطانیہ کے اس اعلان کو بالکل بے اصل قرار دیا ۔

۱۹۵۶ء جنوری : شاہ سعود ہندوستان و ایرن گئے نیز پاکستان آئے۔

شاہ سعود نے امریکہ ، ہسپانیہ اور مغرب اقصیٰ کا دورہ کیا اور عربوں کے اتحاد کو مضبوط و مستحکم رکھنے کے لئے سرگرم کوششیں جاری رکھیں ۔

Marfat.com

افغانستان

۱۹۵۳ء ۶- ستمبر : مارشل شاہ محمود خان غازی نے خرابی صحت کی بناء پر وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دے دیا -

۲۰- ستمبر : جنرل محمد داؤد خاں کو وزیراعظم بنایا گیا اور انہوں نے نئی وزارت بنائی -

۱۹۵۵ء ۲۹- مارچ : وزیراعظم افغانستان کا احتجاج کہ حکومت پاکستان کیوں صوبہ سرحد اور قبائلی علاقے کو مغربی پاکستان کے مجوزہ صوبے میں شامل کر رہی ہے - کابل میں حکومت پاکستان کے خلاف مظاہرے -

۳۰- مارچ ; فسادات ، سفارت خانہ پاکستان پر یورش - پاکستانی پرچم کی بے حرمتی -

جون : مختلف اسلامی ملکوں نے پاکستان و افغانستان کے درمیان مصالحت کی کوششیں کیں - جن میں سے مصر ، دولت سعودیہ عربیہ اور جمہوریہ ترکیہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں -

۱۰- اگست : افغانستان اور روس کے درمیان پانچ سال کے لئے ایک معاہدہ جس کے مطابق دونوں ملکوں نے مال لانے لے جانے کے لئے ایک دوسرے کو آزادانہ حق گزر دے دیا -

Marfat.com

۹- ستمبر : سردار محمد نعیم خاں وزیر خارجہ افغانستان اور سفیر پاکستان کے درمیان باھمی جھگڑے کے متعلق بات چیت اور اسی روز باھم تصفیہ ھو گیا ۔

۱۳- ستمبر : افغانی اور پاکستانی افسروں نے سفارت خانہ پاکستان (کابل) پر پاکستانی جھنڈا لہرایا اور ۳۰- مارچ کے بعد حالات پھر سے درست ھو گئے ۔

اکتوبر : پھر دونوں ملکوں کے تعلقات میں اک گونہ تکدر ۔

۱۸- دسمبر : افغانستان کو روس نے دس کروڑ ڈالر کی رقم قرض دی ۔

۱۹۵۶ء ۱۸- فروری : امریکہ سے بیس لاکھ ڈالر کی امداد ٹیکنیکل (فنی) معاملات میں ۔

میجر جنرل سکندر مرزا صدر جمہوریہ پاکستان کابل گئے اور پاکستان و افغانستان کے درمیان از سر نو تعلقات بہتر ھو گئے ۔

Marfat.com

پاکستان

۱۹۵۰ء

۹- ستمبر : جنرل ایوب پہلے پاکستانی سپہ سالار مقرر ہوئے -

۸- اکتوبر : ترقی کا شش سالہ منصوبہ ، جس پر دو ارب ساٹھ کروڑ روپے کے خرچ کا اندازہ کیا گیا -

۲۰- اکتوبر : ایک مسودۂ قانون منظور ہوا جس کے مطابق گورنر جنرل کو اختیار دے دیا گیا کہ وہ ملک معظم کے نام سے مسودات قانونی کی تصدیق ترک کر دے -

۱۹۵۱ء

۹- مارچ : لیاقت علی خاں صاحب کا اعلان کہ گورنر جنرل اور کابینہ کو قبضے میں لے کر ملٹری ڈکٹیٹر شپ قائم کرنے کی سازش کی گئی جس میں متعدد اصحاب گرفتار ہوئے - فوجی بھی اور غیر فوجی بھی -

۱۳- مارچ : مشرقی پاکستان میں تیل دریافت ہوا -

۲۰- مارچ : پاکستان کی مردم شماری کے بعد اعلان ہوا کہ کل آبادی ۷۵۶۸۷۰۰۰ ہوئی -

۱۴- جون : تیرہ فوجیوں اور تین سویلینوں کے خلاف سازش کا مقدمہ اور ان کا بیان کہ ہم نے کوئی سازش نہیں کی -

Marfat.com

۱۶- اکتوبر : راولپنڈی کے ایک پبلک جلسے میں تقریر کے لئے اٹھتے وقت لیاقت علی خاں پر گولی چلائی گئی اور تھوڑی دیر بعد ان کی شہادت ، ۱۷- اکتوبر کو خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل نے وزارت عظمیٰ سنبھال لی اور ملک غلام محمد وزیر مالیات کو گورنر جنرل بنا دیا گیا ۔

۱۳- نومبر : مصر کی حمایت میں پانچ ہزار سے زیادہ طلبہ کا مظاہرہ برطانوی ھائی کمشنر کے دفتر واقعہ کراچی کے سامنے ۔

۱۹۵۲ء ۲- فروری : فنی امداد کے سلسلے میں امریکہ کے ساتھ ایک کروڑ ڈالر کی امداد کے لئے معاہدہ ۔

۲۱ — ۲۳- فروری : مشرقی پاکستان میں بنگالی کو سرکاری زبان بنائے جانے کے متعلق پر زور مظاہرے جن میں آٹھ جانیں تلف ہوئیں اور ایک سو آدمیوں کے زخم لگے ۔

۲۷- مارچ : انٹرنیشنل بنک کا اعلان کہ پاکستان کو ریلوے نظام کی بحالی کے لئے دو کروڑ ڈالر قرض دئے گئے ۔

۱۶- ستمبر : روس کے ساتھ جنس بہ جنس تجارت کا معاہدہ ۔ روس گندم دے گا اور پاکستان سے پٹ سن اور روئی لے گا ۔

۱۵- دسمبر : خواجہ ناظم الدین نے مسودۂ دستور پیش کیا ۔

۱۹۵۳ء ۵- جنوری : ملزمان سازش میں سے چودہ کو سزائیں ۔

۲۷- فروری — ۹- مارچ : کراچی ، لاہور ، راولپنڈی اور دوسرے پاکستانی شہروں میں شدید مظاہرے ، جن کا مدعا یہ تھا کہ حکومت احمدیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دے ۔ ۶- مارچ کو لاہور میں مارشل لا کا اعلان ہو گیا - ۸ اور ۹ کو راولپنڈی میں ھنگامے ہوئے ۔

Marfat.com

۲۴- مارچ : پنجاب میں دولتانہ وزارت مستعفی ہو گئی اور ملک فیروز خاں نون نے نئی وزارت بنائی -

۱۷- اپریل : ملک غلام محمد گورنر جنرل نے خواجہ ناظم الدین کی وزارت برطرف کر دی اور محمد علی بوگرا کو نیا وزیر اعظم مقرر کیا جو امریکہ میں پاکستان کی طرف سے سفیر تھا -

۷- جون : کینیڈا اور امریکہ سے پاکستان کے لیے گندم کی بہت بڑی مقدار آئی تاکہ نازک غذائی صورت حالات کی درستی میں مدد ملے -

۲۵- جولائی : پنڈت جواہر لال نہرو تین روز کے لئے کراچی آئے - مدعا یہ تھا کہ پاکستان و ہندوستان کے درمیان اختلافی مسائل خصوصاً کشمیر کے متعلق گفتگو ہو جائے -

۲۷- اگست : شیخ محمد عبد اللہ کی گرفتاری پر اظہار تشویش ، وزیراعظم پاکستان نے ہندوستان کے سامنے تجویز پیش کی کہ دونوں ملکوں کی فوجیں ہٹا لی جائیں اور ایک غیر جانبدار ناظم (ایڈمنسٹریٹر) مقرر کر دیا جائے جو رائے عامہ معلوم کرے -

۲- نومبر : نرائن گنج (مشرق پاکستان) میں پٹ سن کا کارخانہ قائم ہؤا ، جو دنیا میں اپنی نوعیت کا سب سے بڑا کارخانہ ہے -

۲۲- نومبر : مہاجرین فلسطین کے لئے حکومت پاکستان نے ۳۹۷۷۰ ڈالر کی رقم بہ طور امداد منظور کی -

۴- جنوری : عوامی لیگ نے انتخابی مہم کا آغاز کیا -

۱۹۵۴ء ۵- جنوری : عبدالغفار خان جو ۱۹۴۸ء میں قید ہوئے تھے ، رہا کر دئے گئے - نیز چوالیس اور سپاہی قیدی رہا کئے گئے -

Marfat.com

۲۱- فروری : مولانا عبدالحمید بھاشانی (مشرقی پاکستان) نے امریکہ سے مجوزہ معاہدے کے خلاف ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ متحدہ محاذ انتخابات میں کامیاب ہؤا تو وہ اس معاہدے کو توڑ دے گا۔

۲۳- مارچ : مشرقی پاکستان میں انتخابات کے نتائج نکل آئے۔ کل تین سو نو نشستوں میں سے دو سو تئیس متحدہ محاذ کو ملیں، جس میں عوامی لیگ، کرشک سرمک پارٹی اور بعض دوسرے گروہ شامل تھے۔ ان کے علاوہ، اچھوت ۲۷، کانگرس ۲۴، مسلم لیگ ۹، متفرق پارٹیاں ۲۶۔

۲۶- مارچ : مولوی ابوالقاسم فضل الحق کو جو کرشک سرمک پارٹی کے لیڈر تھے، متحدہ محاذ کے لیڈر ہونے کی حیثیت میں وزارت بنانے کی دعوت دی گئی۔

۴- اپریل : مشرقی پاکستان میں مظاہرے، عوام کا مطالبہ کہ اول دستور ساز اسمبلی کو ختم کرکے عوام کو براہ راست نئی اسمبلی منتخب کرنے کا موقع دیا جائے، دوم مولانا بھاشانی کے مطالبے کی تائید کہ امریکہ سے مجوزہ معاہدہ توڑا جائے، سوم تین سو سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے۔

۶- مئی : ڈھاکہ جیل میں ہنگامہ۔ گارڈ گولی چلانے پر مجبور ہوئی۔ تین آدمی مقتول اور ستر مجروح ہوئے۔

۷- مئی : دستور ساز اسمبلی میں فیصلہ کہ اردو کے علاوہ بنگالی پاکستان کی دوسری زبان ہوگی۔

۱۵- مئی : آدم جی ملز میں لیبر کے دو گروہ باہم لڑ پڑے، نو آدمی مقتول اور اڑھائی سو مجروح۔

Marfat.com

۱۹- مئی : امریکہ اور پاکستان کے درمیان دفاعی معاہدہ اور امریکہ کی طرف سے عہد کہ پاکستان کو سامان جنگ بھی دیا جائے گا اور فنی امداد بھی دی جائے گی ۔

۳۰- مئی : گورنر جنرل نے متحدہ محاذ کی وزارت توڑ دی جس کے وزیر اعلیٰ مولوی فضل الحق تھے اور وہاں گورنری راج قائم کر دیا ۔ چودھری خلیق الزماں گورنر تھے ۔ ان کی جگہ میجر جنرل سکندر مرزا ڈیفنس سکرٹری کو مشرقی پاکستان کا گورنر بنا دیا ۔

۱۶- جون : حکومت پاکستان نے بلوچستانی ریاستوں کی یونین کو بلوچستان میں شامل کر لیا ۔ یونین میں چار ریاستیں شامل تھیں : قلات ، لس بیلہ ، مکران اور خاران ۔

۲- اگست : دستور ساز اسمبلی کو اختیار دیا گیا کہ ۱۹۴۷ء کے آئین آزادی ہند میں اپنی مرضی کے مطابق ترمیمات کر لے اور کامل سیادت کے اختیارات سنبھال لے ۔ ان میں یہ اختیار بھی شامل تھا کہ اسمبلی کو پاکستان کے لئے محض نو آبادیوں ہی کے درجے کا دستور نہیں بلکہ آزاد جمہوریت کا دستور بنانے کا بھی حق حاصل ہے ۔

۲۰- دسمبر : دستو ساز اسمبلی نے آئین حکومت ہند میں ایک ترمیم منظور کی جس کا مفاد یہ تھا :

(۱) گورنر جنرل فیڈرل قانون ساز مجلس کے اس ممبر کو وزیر اعظم مقرر کرنے کا مجاز ہے جسے ممبروں کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہو ۔

(۲) وزیر ، وزرائے وزارت اور نائب وزیر صرف ممبروں میں سے بنائے جائیں ۔

Marfat.com

(۳) مجلس وزرا مشترکہ طور پر فیڈرل قانون ساز مجلس کے روبرو جواب دہ ہوگی - وزیر یا وزیر اعظم مجلس کا اعتماد کھو بیٹھے گا تو برسرکار رہنے کا حقدار نہ رہے گا -

(۴) گورنر جنرل وزراء کے مشورے کا پابند ہوگا -

ایک قانون پروڈا کے نام سے ۱۹۴۹ء میں بنا تھا ، اس کا مدعا یہ تھا کہ وزیروں اور عہدے داروں کے خلاف بعض حالتوں میں مقدمے چلائے جا سکیں گے ، یہ قانون منسوخ کر دیا گیا -

۷- اکتوبر : سر محمد ظفراللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان بین الاقوامی عدالت کے جج مقرر ہوئے -

۲۴- اکتوبر : گورنر جنرل نے نازک صورت حالات کی بناء پر دستور ساز اسمبلی توڑ دی اور مسٹر محمد علی بوگرا وزیر اعظم کو ہدایت کی کہ وزارت از سر نو بنائیں - اسی شام کو نئی وزارت بن گئی -

۲- نومبر : ریاست بہاول پور کا انتظام مرکز نے سنبھال لیا -

۸- نومبر : دستور ساز اسمبلی کے صدر مسٹر تمیزالدین خاں نے چیف کورٹ سندھ میں درخواست دی کہ دستور ساز اسمبلی کی تنسیخ کے متعلق گورنر جنرل کا حکم آئینی حیثیت سے قابل اعتراض ہے -

۱۱- نومبر : میجر جنرل سکندر مرزا نئی وزارت میں وزیر داخلہ مقرر ہوئے - ریاستی اور سرحدی علاقوں کا انتظام بھی انہی کے حوالے ہؤا - انہوں نے اعلان کیا کہ مرکز میں ایک ایوان کی پارلیمنٹ بنائی جائے گی جس میں مشرق اور مغربی پاکستان کے

Marfat.com

ممبروں کی تعداد برابر ہوگی ، نیز مغربی پاکستان کے تمام اجزا کو ملا کر ایک صوبہ بنا دیا جائیگا ۔

۲۲- نومبر : مسٹر محمد علی بوگرا وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ مغربی پاکستان کے چار صوبوں اور دیسی ریاستوں کو ملا کر ایک انتظامی یونٹ بنانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے ۔ گویا ملک کی وفاقی حکومت کے صرف دو یونٹ ہوں گے ۔ ایک مشرق پاکستان دوسرا مغربی پاکستان ۔ آخر الذکر کا نظام تیار کرنے کے لئے ایک کونسل بنا دی گئی ۔ مسٹر مشتاق احمد گورمانی کو اس کونسل کا صدر مقرر کیا گیا ۔

۱۹۵۵ء

۱۰- جنوری : سول ایر لائینز کو قومی بنانے کا اعلان ۔ اورینٹ ایر ویز اور نیشنل ایر کمپنی کے اتحاد سے ایک نئی کمپنی کی تاسیس ، جس کا سرمایہ پچاس لاکھ رکھا گیا ۔

۹- فروری : سندھ چیف کورٹ کی فل بنچ نے گورنر جنرل کے اعلان مورخہ ۲۴- اکتوبر ۱۹۵۴ء کو خلاف قانون قرار دیا - جس کے مطابق پاکستان کی دستور ساز اسمبلی توڑی گئی تھی - ساتھ ھی قرار دیا کہ فیصلے کا نفاذ چودہ روز کے لئے ملتوی رکھا جائے تاکہ اس اثنا میں فریق ثانی چاہے تو فیڈرل کورٹ میں اپیل داخل کر سکے -

۲۲- فروری : حکومت کی طرف سے فیڈرل کورٹ میں اپیل ۔

۱۵- مارچ : لوئر سندھ بیراج کا افتتاح ، جس کا نام غلام محمد بیراج رکھا گیا ۔

۲۱- مارچ : فیڈرل کورٹ نے سندھ چیف کورٹ کا فیصلہ رد کر دیا اور اعلان کیا کہ اسمبلی نے دستور ساز جماعت کی حیثیت

Marfat.com

میں جو قانون منظور کئے، انھیں آئینی حیثیت دینے کے لئے گورنر جنرل کے دستخط ضروری تھے - باقی معاملے کو فیڈرل کورٹ نے سیاسی معاملہ قرار دیتے ہوئے فریقین کو مشورہ دیا کہ باھم بات چیت کرکے متفقہ تصفیے پر پہنچ جائیں - چنانچہ تصفیہ ہو گیا کہ دستور ساز اسمبلی خود کو ختم کر لے اور نئے انتخابات کئے جائیں -

۲۳- جون : نئی دستور ساز اسمبلی کے انتخابات ہوئے - کل ۸۰ نشستیں رکھی گئی تھیں ، ان میں مسلم لیگ کو ۲۵ ملیں ، متحدہ محاذ کو ۱۶ ، عوامی لیگ کو ۱۳ ، اقلیتوں کو ۱۱ اور انڈی پنڈنٹوں کو ۷ - باقی آٹھ نشستیں قبائلی علاقوں اور سرحدی ریاستوں کو دی گئیں -

مشرق پاکستان میں وزارت بحال کر دی گئی اور مسٹر ابو حسین سرکار وزیر اعلیٰ مقرر ہوئے -

۲۵- جون : لیاقت علی خاں کی شہادت کے سلسلے میں مزید تحقیقات کے لئے جس ماھر کو مقرر کیا گیا تھا ، اس کی رپورٹ کہ ملک میں سیاسی اختلافات یقیناً موجود تھے، مگر ایسی کوئی شہادت نہیں مل سکی جس سے ثابت ہو کہ لیاقت علی خاں کی موت کسی سیاسی سازش کا نتیجہ تھی -

۳۰- جون : پاکستان نے اس میثاق میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا جو فروری میں عراق ، ترکی اور برطانیہ میں ہؤا تھا اور عام طور پر اسے میثاق بغداد کہا جانے لگا -

۳۱- جولائی : پاکستانی روپے کی قیمت گھٹا دی گئی -

۷- اگست : ملک غلام محمد گورنر جنرل نے خرابیٔ صحت کی بناء پر دو ماہ کی رخصت لی اور ان کی جگہ میجر جنرل سکندر مرزا عارضی گورنر جنرل مقرر ہوئے -

Marfat.com

۱۰- اگست : مسٹر محمد علی بوگرا نے اس بناء پر وزارت سے استعفیٰ دے دیا کہ لیگ پارٹی نے ان کی جگہ چودھری محمد علی کو لیڈر منتخب کر لیا تھا - چودھری صاحب نے نئی وزارت بنائی -

۱۲- اگست : نئی وزارت کا اعلان - چودھری محمد علی نے عوامی لیگ سے کولیشن کی کوشش کی لیکن مسٹر سہروردی نے صاف صاف اعلان کر دیا کہ عوامی لیگ کولیشن میں شامل نہ ہوگی ، اس لئے کہ وزارت کے سلسلے میں مشرقی پاکستان کے ساتھ برابر کا سلوک نہیں کیا گیا - گورنر جنرل بھی پنجاب ھی کی طرف سے نمایندہ ھے اور وزیر اعظم کا تعلق بھی پنجاب ھی سے ھے -

۱۹- ستمبر : ملک غلام محمد نے گورنر جنرل کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا اور میجر جنرل سکندر مرزا مستقل گورنر جنرل مقرر ہوئے -

۲۳- ستمبر : پاکستان میثاق بغداد میں شامل ہو گیا -

۵- اکتوبر : مغربی پاکستان کے ایک یونٹ ہونے کا اعلان ہؤا اور ۱۴- اکتوبر کو نیا صوبہ معرض وجود میں آ گیا - مسٹر گورمانی اس صوبے کے گورنر اور ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعلیٰ مقرر ہوئے - ڈاکٹر خاں صاحب نے ری پبلیکن پارٹی کے لیڈر کی حیثیت میں وزارت بنائی -

۱۹۵۶ء ۲۹- فروری : اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کی منظوری کا اعلان -

۲- مارچ : میجر جنرل سکندر مرزا صدر جمہوریہ پاکستان منتخب ہوئے نیز اعلان ہو گیا کہ جمہوریہ پاکستان دولت مشترکہ (کامن ویلتھ) میں شامل رہے گی -

Marfat.com

۵- مارچ : مولوی ابوالقاسم فضل الحق مشرق پاکستان کے گورنر مقرر ہوئے۔

۲۹- مارچ : ہندوستان کے وزیراعظم نے لوک سبھا میں اعلان کیا کہ کشمیر کے متعلق استصواب رائے عامہ کو ترک کر دیا گیا ہے۔

۳۱- مارچ : وزیراعظم پاکستان نے مذکورہ بالا اعلان کی مذمت کرتے ہوئے پاکستان کے مضبوط ارادے کا اعادہ کیا کہ کشمیر کے متعلق استصواب ضرور کرایا جائے گا اور کشمیر کے مستقبل کا منصفانہ فیصلہ استصواب ہی کی بنا پر ہو سکتا ہے۔

۲۶- اپریل : وزیراعظم کا اعلان کہ کشمیر کا معاملہ دوبارہ سلامتی کی کونسل میں پیش کر دیا جائے گا۔

۲۶- جون : روس کے ساتھ تجارتی معاہدہ۔

۲۷- اگست : چودھری محمد علی نے وزارت سے استعفیٰ دے دیا ، اس لئے کہ مسلم لیگ کے متعدد ممبر ری پبلیکن پارٹی میں شامل ہو گئے تھے - ری پبلیکن پارٹی اور عوامی لیگ نے متحد ہو کر مسٹر حسین شہید سہروردی کے زیر قیادت نئی وزارت بنائی۔

۴- ستمبر : مشرق پاکستان میں سرکار وزارت مستعفی ہو گئی اور وہاں کی عوامی لیگ کے لیڈر مسٹر عطاء الرحمن نے وزارت بنائی۔

Marfat.com

۲۶- ستمبر : نہروں کے پانی کے متعلق ہندوستان سے عارضی سمجھوتا ہو گیا کہ پانی کی بہم رسانی کا جو انتظام پہلے سے چلا آ رہا ہے ۳۱- مارچ ۱۹۵۷ء تک بہ دستور جاری رہے گا اور اس اثناء میں مستقل سمجھوتے کے بارے میں بات چیت ہوتی رہے گی -

مصر پر اسرائیل ، برطانیہ اور فرانس کے حملے سے جو نازک بین الاقوامی حالات پیدا ہوئے تھے ، ان کے سلسلے میں صدر جمہوریہ پاکستان اور وزیراعظم نے شرق اوسط کے دورے کئے -

Marfat.com

کشمیر

۱۹۴۸ء جب تک چودھری غلام عباس کشمیر میں قید تھے، سردار ابراہیم آزادی کشمیر کے تمام معاملات کو سنبھالے بیٹھے تھے - ۱۹۴۸ء میں چودھری صاحب قید سے رہا ہو کر آ گئے تو مسلم کانفرنس کے صدر بن گئے اور سردار ابراہیم انتظامی امور کے ذمہ وار رہے -

۱۹۵۰ء چودھری غلام عباس ''سو پریم ہیڈ،، بن گئے ، کرنیل شیر احمد خاں آزاد کشمیر کے صدر قرار پائے اور سردار ابراہیم کشمیر کا مسئلہ بیرونی ملکوں کو سمجھانے کے لئے دورے پر روانہ ہو گئے -

۱۲- اپریل : سر اوون ڈکسن[۱] انجمن اقوام متحدہ کی طرف سے سمجھوتے کے لئے آئے - سمجھوتہ نہ ہو سکا اور ان کی رپورٹ پر پاکستان میں غصے اور رنج کا اظہار کیا گیا -

۱۹۵۱ء ۷- ستمبر : ڈاکٹر گراہم[۲] ثالثی کے لئے انجمن اقوام متحدہ کی طرف سے مقرر ہوئے - ۷- ستمبر کو انہوں نے اپنی تجاویز پیش کیں - ان کی بناء پر بھی کوئی فیصلہ نہ ہو سکا اور انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کر دی -

---

۱- Owan Dixon -

۲- Graham -

Marfat.com

دسمبر : چودھری غلام عباس نے سیاسیات سے علیحدگی کا اعلان کر دیا اور میر واعظ یوسف کو مسلم کانفرنس کا صدر بنا دیا ۔

۱۹۵۲ء ۲۴- جولائی : شیخ محمد عبداللہ اور پنڈت نہرو کے درمیان آٹھ نکات کے متعلق اتفاق کا اعلان ۔

دسمبر : میر واعظ بھی صدارت چھوڑ کر مری تشریف لے گئے اور وھیں مستقل سکونت اختیار کر لی ۔

۱۹۵۳ء مسٹر محمد علی بوگرا وزیراعظم پاکستان اور پنڈت جواھر لال وزیراعظم ھندوستان کے درمیان لندن میں کشمیر کے متعلق گفتگو جبکہ دونوں کامن ویلتھ کے اجلاس میں شرکت کے لئے گئے ھوئے تھے ۔

۲۶- جولائی : پنڈت جواھر لال کی تشریف آوری کراچی میں اور کشمیر کے متعلق مزید گفتگو ۔ پنڈت جی ۲۷- جولائی تک کراچی میں ٹھہرے رھے ۔

۸- اگست : شیخ محمد عبداللہ کی علیحدگی اور گرفتاری ۔ نائب وزیراعظم بخشی غلام محمد کو وزیراعظم بنا دیا گیا ۔

۱۶- اگست : مسٹر محمد علی بوگرا کا سفر دھلی اور پنڈت جواھر لال سے کشمیر کے متعلق بات چیت ۔ اس سے پیشتر ان دونوں کے درمیان خط و کتابت شروع ھو چکی تھی ، جو بالآخر بے نتیجہ رھی ۔

۱۹۵۴ء فروری : مقبوضہ کشمیر کی دستور ساز اسمبلی نے ھندوستان سے کشمیر کے الحاق کی تصدیق کر دی ۔

Marfat.com

۲۹- فروری : پنڈت جواہر لال نہرو نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ بے شک الحاق ۱۹۴۷ء ہی میں مکمل ہو چکا تھا ، مگر ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اہل کشمیر کو مستقبل کے بارے میں اظہار رائے کا موقع ضرور دیا جائے گا۔ ہم اس وعدے پر قائم ہیں ، البتہ استصواب رائے عامہ کے لئے فضا کا پر امن رہنا ضروری ہے تاکہ استصواب منصفانہ ہو۔

۲۲- اپریل : بخشی غلام محمد نے رنبیر سنگھ پورہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے نزدیک اب استصواب کا کوئی سوال باقی نہیں رہا۔

۱۹۵۵ء چودھری غلام عباس اس کونسل کے صدر بن گئے جو مہاجرین کشمیر کی آبادکاری کے لئے حکومت پاکستان نے بنائی تھی۔

۱۹۵۶ء مسئلۂ کشمیر میں تعطل پیدا ہو گیا اور ہندوستان کے ساتھ باہمی گفتگو کی کوئی صورت باقی نہ رہی تو حکومت پاکستان نے اس مسئلے کو پھر سلامتی کی کونسل کے روبرو پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

سردار ابراہیم اور چودھری غلام عباس نے بالاتفاق سردار عبدالقیوم کو صدر تجویز کیا اور مسلم کانفرنس کی صدارت سردار ابراہیم کے حوالے کر دی گئی۔

۱۹۵۷ء سلامتی کی کونسل کا فیصلہ کہ ہندوستان کو استصواب رائے عامہ کے وعدے پر قائم رہنا چاہیئے اور کشمیر کے متعلق آخری فیصلہ استصواب ہی پر موقوف رکھنا چاہئیے۔

Marfat.com

اس باب میں گفتگو کے لئے مسٹر یارنگ کا تقرر جو دورہ کر کے واپس جا چکے ہیں اور اپنی رپورٹ بھی پیش کر دی ہے۔ اب پھر یہ مسئلہ سلامتی کی کونسل کے سامنے پیش ہونے والا ہے۔

Marfat.com

شرق اردن

۱۹۵۰ء ۱۲۔ اکتوبر : شاہ عبداللہ نے سعید پاشا المفتی کو نئی وزارت بنانے کا حکم دیا ۔

۲۵۔ اکتوبر : شاہ کا اعلان کہ فلسطین اصل حقداروں کو واپس ملنا چاھیئے ۔ مہاجروں کے لئے شرق اردن میں نئے گاؤں بن رہے ھیں اور ایک مستقل وزارت بنا دی گئی ہے ۔

یکم نومبر : شاہ نے خطبہ شاھی میں اردن اور دوسرے عرب ملکوں کے درمیان اتحاد پر زور دیا ۔

شرق اردن کی مردم شماری ھوئی ۔ اور اعلان کیا گیا کہ مہاجروں کو شامل کرتے ھوئے کل آبادی تیرہ لاکھ سڑسٹھ ھزار ایک سو اسی ھوئی ۔

۲۸۔ نومبر : شرق اردن کی پارلیمنٹ میں برطانیہ کے خلاف مظاھرے ۔ نتیجہ یہ ھؤا کہ چند روز بعد وزیراعظم نے استعفیٰ دے دیا ۔

۱۹۵۱ء ۳۔ مارچ : نئے وزیراعظم نے شاہ سے درخواست کی کہ پارلیمنٹ توڑ دی جائے ۔ اس لئے کہ ممبر غیر آئینی سرگرمیوں میں لگے ھوئے ھیں ۔ حزب مخالف نے کہا کہ بجٹ کا ۶۵ فی صد حصہ فوج اور پولیس کے لئے وقف ہے اور ۲۰ فی صد محل شاھی کی گارد پر صرف ھو رہا ہے ۔

Marfat.com

۱۵- مئی : شاہ عبداللہ سیاحت ترکی کے لئے گئے - شہزادہ طلال کو نائب السلطنت مقرر کیا گیا -

۲۷- مئی : اعلان ہؤا کہ ۲۹- اگست کو پارلیمنٹ کے انتخابات ہوں گے -

۲- جولائی : مسجد اقصیٰ میں شاہ عبداللہ کا قتل - امیر نائف کو نائب السلطنت بنا دیا گیا ، اس لئے کہ شہزادہ طلال سوئزر لینڈ میں تھے -

۱۸- اگست : تین آدمیوں کی فوجی عدالت میں شاہ کے بیان کردہ ملزموں کے خلاف مقدمہ -

۲۸- اگست : چھ کو سزائے موت ، ان میں سے دو غیر حاضر تھے .

٦- ستمبر : شہزادہ طلال کی بادشاہی کا اعلان -

۱۸- ستمبر : حکومت کی طرف سے اعلان کہ دستور میں ترمیم کر کے وزارت کو پارلیمنٹ کے روبرو ذمہ دار بنا دینا منظور ہے -

۱۰- نومبر : شاہ طلال ، جلالت الملک عبدالعزیز آل سعود کی ملاقات کے لئے مکہ معظمہ گئے -

۱۹۵۲ء یکم جنوری : شاہ طلال نے نئے دستور پر دستخط ثبت کر دئے اور اسے فی الفور جاری کر دیا گیا -

۴- جون : حکومت نے شاہ طلال کی بیماری کے پیش نظر اختیارات شاہی کے استعمال کے لئے ایک نیابتی کونسل بنا دی -

۱۱- اگست : پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا ایک اجلاس ہؤا - جو دس گھنٹے جاری رہا - فیصلہ کیا گیا کہ شاہ طلال دماغی لحاظ سے حکمرانی کا اہل نہیں ، لہذا اس کی حکمرانی کو

Marfat.com

ختم کر کے اس کے فرزند اکبر (حسین) کو شاہ تسلیم کیا جاتا ہے - شاہ حسین (عمر ۱۷ سال) چونکہ نا بالغ تھا ، اس لئے تین افراد کی ایک نیابتی کونسل بنا دی گئی -

۱۷- ستمبر : شاہ حسین کے بھائی امیر محمد کے لئے ولی عہدی کا اعلان -

۱۹۵۳ء ۲- مئی : شاہ حسین کی تخت نشینی -

۵- مئی : ڈاکٹر فوزی نے توفیق ابوالہدیٰ کی جگہ نئی وزارت بنائی -

۱۹۵۴ء ۲- مئی : ڈاکٹر فوزی کا استعفیٰ اور توفیق ابوالہدیٰ کی نئی وزارت -

۲۲- جون : شاہی فرمان کے مطابق پارلیمنٹ توڑ دی گئی اور نئے انتخابات کا اعلان ہؤا -

۱۶- اکتوبر : نئے انتخابات ہوئے - توفیق ابوالہدیٰ نے از سر نو وزارت بنائی -

۱۹۵۵ء اسرائیل کے ساتھ کشمکش کے باعث نازک حالات پیدا ہو گئے - شرق اردن نے ان حالات میں عرب ملکوں کا ساتھ دیا -

۲- مارچ : شاہی فرمان کے مطابق گلب پاشا کو جو عرب لیجیئن کا سردار تھا الگ کر دیا گیا اور اس کی جگہ ایک عرب نے سنبھال لی -

۱۴- مارچ : نیشنل گارڈ کو بحال رکھنے کے لئے ایک لاکھ پونڈ مصر کی طرف سے اور ایک لاکھ پونڈ عراق کی طرف سے پیش

Marfat.com

ہوئے۔ برطانیہ کی طرف سے جو روپیہ ملتا تھا ، وہ بند ہو گیا۔ اس کے بدلے میں مصر، شام اور دولت سعودیہ کی طرف سے اس امداد کی پیشکش۔

۶- ستمبر : عقبہ میں بندر گاہ بنانے کے لئے ایک جرمن فرم کو بائیس لاکھ پونڈ کا ٹھیکہ دے دیا گیا۔

Marfat.com

سوداں

سنہ ۱۹۵۰ء ۲۵- نومبر : حزب اُمہ (آزادی کی حامی پارٹی) کے لیڈر نے مصر ، گورنر جنرل سوداں اور برطانیہ کو تار دئے کہ سوداں کی کامل آزادی کا حق تباہ نہ کیا جائے۔ ام درماں میں اجتماع اور تقریریں ۔

۱۱- دسمبر : پچاس مندوبین کا مطالبہ کہ فوری آزادی ملے۔ اس پر بحث ۔

۱۵- دسمبر : اسمبلی نے ۳۹ ووٹوں کی حمایت اور ۳۸ کی مخالفت سے برطانیہ اور مصر کو مطلع کیا کہ ۱۹۵۱ء میں خود مختاری دے دی جائے ۔

سنہ ۱۹۵۱ء ۲۵- مئی : نیل ازرق کے پانی کو ذخیرہ کر کے ملک کے آبی مسائل حل کرنے کے متعلق جو سکیم تیار کی گئی تھی ، ایگزیکٹو کونسل نے اسے منظور کر لیا ۔

۲۶- جولائی : سوداں میں جو جماعت مصر کے ساتھ سوداں کے اتحاد کی حامی تھی ۔ اس میں اختلافات جنہیں دور کرنے کے لئے مصر سے ایک وفد آیا لیکن وہ ناکام واپس گیا ۔

Marfat.com

۱۰- اکتوبر : سوڈان کی بعض جماعتوں نے مصر کے ساتھ اتحاد کی حمایت کی - حزب امہ نے مصر کا مجوزہ دستور مسترد کر دیا - برطانیہ نے کہا کہ سوڈان کو تدریجاً آزادی ملنی چاہئیے -

۱۶- اکتوبر : تجویز پیش ہوئی کہ مصر کے ساتھ اتحاد قائم رہے ، لیکن سوڈان کی حکومت الگ رہے -

۲۸- اکتوبر : دستور ساز کمیشن نے انجمن اقوام متحدہ سے درخواست کی کہ خود مختاری کو پورا کرانے کے لئے ایک بین الاقوامی کمیشن بھیجا جائے نیز درخواست کہ دستور ساز اسمبلی ۱۹۵۳ء تک بن جائے -

۱۵- نومبر : وزیر خارجہ برطانیہ کا اعلان کہ سوڈان کا دستور ۱۹۵۲ء کے اواخر تک بن کر نافذ ہو جانا چاہئیے -

۱۶- نومبر : جنرل اسمبلی کے پاس مصری وفد کی تجویز کہ فیصلہ رائے عامہ کے مطابق کیا جائے - برطانیہ اور مصر کی فوجیں نیز کارکن ہٹا لئے جائیں اور سب کچھ انجمن اقوام متحدہ کی نگرانی میں ہو -

سنہ ۱۹۵۲ء ۳- جنوری : حزب امہ نے رائے عامہ معلوم کرنے کی حمایت کی -

۲۳- اپریل : سوڈان کی قانون ساز مجلس نے دستور اساسی کا مسودہ منظور کر لیا ، جسے دستور ساز کمیشن نے تیار کیا تھا -

۲۲- اکتوبر : برطانیہ نے سوڈان کے لئے داخلی خود اختیاری کی تجویز منظور کر لی -

۳۰- اکتوبر : حکومت مصر نے ۱۹۵۲ء کے آخر تک خود اختیاری حکومت کا قیام منظور کر لیا اور یہ فیصلہ کر دیا کہ

Marfat.com

تین سال بعد سوڈان کو اپنی مرضی کے مطابق آیندہ کے لئے سب کچھ طے کرنے کا پورا حق ہوگا۔

۱۹۵۳ء ۱۲- فروری: خود مختاری کے باب میں مختلف پارٹیوں کے درمیان سمجھوتا۔ انتخابات کی نگرانی کے لئے سات ممبروں کا ایک کمیشن مقرر کیا جائے جس کے تین ممبر سوڈانی ہوں۔ ایک مصری ایک برطانی اور ایک ہندوستانی۔ تین سال میں تمام معاملات طے کر دئے جائیں، یعنی آزادی کا فیصلہ بھی ہو جائے اور مصر کے ساتھ تعلق کا فیصلہ بھی۔

۲۱- مارچ: سوڈان میں خود اختیاری حکومت کا نفاذ۔

۷- اپریل: انتخابی کمیشن کے ممبروں کا اعلان۔

۱۴- اپریل: جنرل محمد نجیب نے حزب امہ کو اطلاع دی کہ کسی مصری سیاست دان کو پروپیگنڈے کے لئے دورے کی اجازت نہ دی جائے گی۔

۵- مئی: اعلان کہ انتخابات اکتوبر کے نصف ثانی میں ہوں گے۔

۱۷- اکتوبر: حزب امہ نے انتخابی کمیشن کے پاس شکایت کی کہ مصر سوڈانیوں کی انتخابی آزادی سے تعرض کر رہا ہے۔

۱۹۵۴ء یکم جنوری: سوڈان کی پہلی پارلیمنٹ کا رسمی افتتاح۔ چار روز بعد سپیکر کا انتخاب ہوا اور ۶- جنوری کو اسماعیل الازہری وزیراعظم بن گئے۔

۱۹۵۵ء فیصلہ ہو گیا کہ سوڈان کاملاً آزاد و خود مختار ہوگا۔ حکومت مصر اور حکومت برطانیہ دونوں نے یہ تجویز منظور کر لی۔

Marfat.com

یکم جنوری : اعلان آزادی ۔

۱۹۵۶ء

۳۱- جنوری : سکیوریٹی کونسل نے سودان کی یہ درخواست منظور کر لی کہ اسے انجمن اقوام متحدہ کا رکن بنا لیا جائے۔

۲- فروری : تمام پارٹیوں کی مشترکہ حکومت قائم ہوئی اور سید اسماعیل الازہری وزیر اعظم رہے ۔

۱۵- مارچ : روس اور سودان کے درمیان سیاسی روابط قائم کرنے کا فیصلہ اور سفارت خانوں کی تجویز ۔

۴- جولائی : اسماعیل الازہری کی وزارت کے خلاف اظہار بے اعتمادی اور ۵- جولائی کو عبداللہ خلیل نے وزارت بنائی ۔

Marfat.com

جمہوریہ ترکیہ

سنہ ۱۹۵۰ء ۲۸- ستمبر : ترکی نے انجمن اقوام متحدہ کو جو برگیڈ دینے کا وعدہ کیا تھا ، وہ کوریا روانہ ہوگیا ۔

۱۰- دسمبر : ہزاروں ترکوں نے کوریا کی جنگ کے لئے خدمات پیش کیں ۔

۱۵- دسمبر : کوریا میں امریکہ کی آٹھویں فوج کے کمانڈر نے ترکی برگیڈ کے کمانڈر ، پندرہ افسروں اور دو سپاہیوں کو بہادری کے تمغے دئے ۔

سنہ ۱۹۵۱ء ۱۳- جنوری : محکمہ تعلیم کے خاص کمیشن کا اعلان کہ پرائمری سکولوں میں مذہبی تعلیم جاری کی جا رہی ہے ۔

۵- جون : پندرہ سو کا کانٹنجنٹ کوریا سے واپس آیا اور اٹھارہ سو کا کانٹنجنٹ روانہ ہؤا ۔

۱۰- جون : عبدالرحمان عزام جنرل سکرٹری عرب لیگ کا اعلان : ترک اور عرب دونوں چاہتے ہیں کہ شرق اوسط میں حالات مستقیم رہیں ، نیز روس و امریکہ کے درمیان ایک اسلامی بلاک کی ضرورت ہے ۔

Marfat.com

۱۳- اگست : ملک کے شمالی حصے میں زلزلہ جس میں کم از کم چوالیس جانیں تلف ہوئی ۔

۱۱- ستمبر : ترکی کو شمالی اٹلانٹک کی دفاعی تنظیم (NATO) میں شریک ہونے کی دعوت ۔

۱۲- اکتوبر : فرانس ، برطانیہ اور امریکہ کے فوجی رئیس گفتگو کے لئے انقرہ پہنچے ۔

۳- نومبر : حکومت روس کا نوٹ حکومت ترکی کو کہ شمالی اٹلانٹک کی تنظیم میں شرکت نامصانہ اقدام ہوگی ۔

۱۲- نومبر : حکومت ترکی کا اعلان کہ یہ تنظیم جارحانہ حیثیت نہیں رکھتی ۔

۱۹۵۳ء ۱۸- مارچ : ترکی میں خوفناک زلزلہ ۲۳۵ موتیں اور پچاس ہزار بے خانماں ۔

۹- جولائی : زلزلے سے جن علاقوں کو نقصان پہنچا تھا ۔ ان کی تعمیر کے لئے امریکہ سے چالیس لاکھ ترکی پونڈ کی امداد ۔

۶- اگست : امریکہ سے گراں قدر فوجی امداد ۔

۱۹۵۴ء ۲- مئی : عام انتخابات میں ڈیموکریٹک پارٹی کو کامیابی حاصل ہوئی ۔ عدنان مندرس وزیر اعظم بنے ۔ اس پارٹی کی بنیاد جلال بایار (موجودہ صدر) نے ۱۹۴۶ء میں رکھی تھی ۔

۱۹۵۵ء ۶- جنوری : عدنان مندرس بغداد پہنچے اور عراق کے ساتھ معاہدے کا اعلان ۔

۱۸- جنوری : شام اور مصر نے اس معاہدے سے اختلاف کیا ۔ یہی معاہدہ آگے چل کر میثاق بغداد کے نام سے مشہور ہوا ۔

۷- جون : ارض روم میں مشرقی ترکی کے لئے "اتا ترک یونیورسٹی" کا قیام ۔

Marfat.com

شام و لبنان

۱۹۵۰ء ۱۱- اکتوبر : کرنیل ادیب ششکلی پر چار آدمیوں کا حملہ لیکن وہ سلامت رہے - ایک سابق وزیر دفاع اور بیس مزید آدمیوں کی گرفتاری -

۲۵- اکتوبر : لبنان کے تمام سکولوں میں جبری فوجی تعلیم جاری کر دی گئی -

۱۹۵۱ء ۶- مارچ : دمشق اور حلب کی بجلی کی کمپنیاں قومی ملکیت بنا لی گئیں -

۱۵- اپریل : پانچ فلسطینی عرب مہاجر گرفتار کر لئے گئے - وہ امریکی سفیر کی قیام گاہ کو ڈائنامیٹ کے ذریعے سے اڑا دینا چاہتے تھے -

۹- جولائی : وزیراعظم شام اور وزیر اعظم لبنان میں اقتصادی مسائل کے تصفیے کے لئے گفتگو -

۱۸- ستمبر : لبنان کے صدر بشارت الخوری کا استعفیٰ اور اس کی جگہ کمیل شمعون کا انتخاب -

یکم اکتوبر : حکومت شام نے تمام صوبائی حاکموں کو ہدایت کی کہ بڑے زمیندار کاشتکاروں سے مکھن یا بعض دوسری چیزیں لیتے ہیں ، نیز انہیں بیگار میں پکڑتے ہیں - یہ سلسلے فوراً ختم کر دئے جائیں -

Marfat.com

۲۳- اکتوبر : شام نے شرق اوسط کے دفاعی معاهدے میں شریک هونے سے انکار کر دیا -

۲- دسمبر : ادیب ششکلی نے شام کی پارلیمنٹ توڑ دی -

۲۰- دسمبر : اعلان که سب سول خطابات ختم کر دئے گئے - هر شامی دوسرے کو ''السید'' کهه کر پکارے -

۱۹۵۲ء

۸- اپریل : ادیب ششکلی جلالت الملک ابن سعود سے ملنے کے لئے گئے اور اعلان کیا که شام میں ۹۶۴۹۴ عرب مهاجر موجود هیں -

لبنان میں مختلف وزارتوں کی تبدیلی اور شام میں شکری القواتلی وزیراعظم بن گئے -

Marfat.com

اِنڈونیشیا

۱۹۵۳ء ۲- جنوری : سلطان جوگ جکرتا نے وزارت سے استعفیٰ دے دیا ۔

۸- اپریل : پونٹیاناک کے سلطان عبدالحمید ثانی کو جو پہلے وزیر وزارت تھا دس سال قید کی سزا دی گئی ۔ اس کی گرفتاری ۵- اپریل ۱۹۵۰ء کو ہوئی تھی ۔ کپتان عبدالعزیز کو جو اپریل ۱۹۵۰ء میں مکسر کی فوجی بغاوت کا قائد تھا ، چودہ سال قید کی سزا دی گئی ۔

۳- جون : انڈونیشیا کی وزارت مستعفی ہوگئی ۔ ان کا رئیس ڈاکٹر ولوپو تھا ۔

۳۰- جولائی : ڈاکٹر علی ستر دمی جوجو نے وزیر اعظم کی حیثیت میں نئی وزارت بنائی ۔

۳۰- ستمبر : دارالاسلام کی تحریک کے زیر اہتمام جس مسلح بغاوت کا انتظام کیا گیا تھا وہ اتجہ میں پھوٹ پڑی ۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اسلامی حکومت قائم کی جائے ۔

۱۹۵۴ء ۱۱- نومبر : کابینہ میں رد و بدل ہوا ۔

Marfat.com

۱۹۵۵ء ۱۸- اپریل : پانچ ملکوں (پاکستان ، سیلون ، ہندوستان ، انڈونیشیا اور برما) کی دعوت پر بندونگ میں ایشیائی اور افریقی ملکوں کی کانفرنس ، جس میں پچیس ملکوں کے نمائندوں نے حصہ لیا ۔ مختلف معاملات کے لئے الگ الگ کمیٹیاں بنا دی گئیں ۔ مثلاً سیاسی ، اقتصادی اور ثقافتی کمیٹیاں ، کانفرنس کا مدعا یہ تھا کہ ایشیا اور افریقہ کے تمام ملکوں کے درمیان اقتصادی اور ثقافتی تعاون کو ترقی دی جائے ۔ بنیادی انسانی حقوق پر زور دیا جائے ۔ جو ملک ابھی تک محکوم ہیں اور آزاد نہیں ہوئے ان کے لئے مناسب امداد کا بندوبست کیا جائے ۔ بین الاقوامی تعاون اور امن کو تقویت پہنچائی جائے ۔

چین اور انڈونیشیا کے درمیان معاہدہ ۔

۱۹۵۶ء ۲۸- فروری : ہندوستان کے ساتھ ہوائی معاہدہ ۔

Marfat.com

اشاریہ

اشخاص

(الف)

آئرین (قیصرہ) ، ۲۶
ابراهیم بن سید عبداللہ ، ۲۵
ابراهیم پاشا (وزیر ترکی) ، ۹۵
ابراهیم پاشا (مصری) ، ۱۵۴ ، ۱۵۸ ، ۱۶۱ ، ۱۶۲ ، ۱۹۶
ابراهیم مشرق ، ۸۹
ابراهیم عثمانی ، ۱۰۶
ابراهیم لودهی ، ۱۳۰
ابن الاشعث ، ۱۲
ابن بطوطہ ، ۷۴ ، ۸۶ ، ۸۷
ابن رشد ، ۲۱
ابن حوقل ، ۲۷
ابو العلی بن مروان ، ۳۴
(حضرت) ابو بکر رض ، ۴ ، ۷
ابو طالب ، ۱
ابو عبداللہ (داعی اسماعیلیاں) ۵۴
ابو مسلم خراسانی ، ۱۵ ، ۱۶ ، ۲۵
ابو یزید مخلد ، ۵۴
اتا بک اعظم ، ۲۳۲
اتسنر ، ۴۴
احمد ابو القاسم ، ۵۳
احمد بن طولون ، ۳۱
احمد المنصور ، ۱۱۷
احمد شاہ ایرانی ، ۲۳۳
احمد شاہ بہمنی ، ۹۰
احمد شاہ درانی ، ۱۲۷ ، ۱۴۳ ، ۲۳۶
احمد شاہ گجراتی ، ۹۰
احمد کوپریلی ، ۱۰۷ ، ۱۰۹
احمد فاطمی ، ۵۵
ادریس ثالث ، ۱۱۷
اڈورڈ (شاہ برطانیہ) ، ۱۸۳

Marfat.com

اذون حسن ، ۷۷ ، ۷۸
اربن دوم ، ۴۸
ارطغرل ، ۵۷
ارسطو ، ۲۲
ارخان ، ۵۸ ، ۵۹
ازا بلا ، ۳۹
السفاح ، ۲۴
سکیا محمد ، ۴۷
اسماعیل (امام) ، ۵۴
اسمٰعیل ثانی (صفوی) ، ۱۲۱
اسمٰعیل صفوی ، ۷۸ ، ۹۴ ، ۱۲۰
اشرف غلزئی ، ۱۲۵
افلاطون ، ۲۱
افشین ، ۲۹
(شہزادہ) اکبر (ابن اورنگ زیب) ، ۱۳۹
اکبر (جلال الدین) ، ۱۳۲ ، ۱۳۳ ، ۱۳۴ ، ۱۳۷
الپ ارسلان ، ۴۰ ، ۴۱
الپتگین ، ۳۳
الگزانڈر دوم (زار روس) ، ۱۷۲ ،
الفانسو ششم ، ۳۶
المیڈا ، فرانسسکو ، ۱۲۹
امان اللہ خان (افغان) ، ۲۴۳ ، ۲۴۴ ، ۲۴۵
امین پاشا ، ۲۰۴
امین الحسینی (مفتی اعظم) ، ۲۹۵ ، ۳۱۲
امین (عباسی) ، ۲۷
آنڈریا ڈوریا ، ۹۷ ، ۹۸
انور بے ، ۱۸۳ ، ۱۸۶ ، ۱۹۰ ، ۱۹۱ ، ۲۵۳
انوش تگین ، ۴۴
اورنگ زیب ، ۱۳۶ ، ۱۳۹ ، ۱۴۰
اهلیه بائی ، ۱۴۴
ایبرڈین ، ۱۶۵ ، ۱۶۷
ایبک (قطب الدین) ، ۸۱ ، ۸۲ ، ۸۴
ایلتتمش (شمس الدین) ، ۸۲ ، ۸۳
ایلد کز ، ۴۳
ایل غازی ، ۴۳
ایلک خانی ، ۳۲
ایلنبی (جنرل) ، ۲۵۲ ، ۲۵۳
ایمرک توکولی ، ۱۰۹

(ب)

بابر ، ۱۳۰
بابک خرمی ، ۲۹

Marfat.com

بالڈون ، ۴۹
بایزید اول عثمانی ، ۶۰ ، ۶۱
بایزید ثانی ، ۹۲ ، ۹۳
بالفور ، ۲۸۹ ، ۲۹۰ ، ۲۹۳
باتھوری (سجسمنڈ) ، ۱۰۴
بچہ سقا ، ۲۴۵
برامکہ ، ۲۵ ، ۲۶
برکیارق ، ۴۲
برنادو ، فوک ، ۳۶۱
برنز (الگزانڈر) ، ۲۳۹
بسمارک ، ۲۰۵ ، ۲۱۷
بسے ، ۱۴۲
بلبن ، (غیاث الدین) ، ۸۳
بلک تگین ، ۴۴
بوکسکے (سٹیفن) ، ۱۰۴
بوھی منڈ ، ۴۹
بوئلاں (فرینکان) ، ۲۶۸
بہاء اللہ ، ۲۲۸
بہلول لودھی ، ۹۰
بیرونی ، ۴۳
بیبرس ، ۵۳
بیرم خاں ، ۱۳۱
بیکر (سیموئل) ، ۱۹۷ ، ۱۹۸

(پ)

پانٹنجر (ایلڈرڈ) ، ۲۲۷
پالک (جنرل) ، ۲۳۹
پاس فیلڈ ، ۲۹۱
پائس پنجم ، ۱۰۱
پامرسٹن ، ۱۵۸ ، ۱۶۰ ، ۱۶۲ ،
۱۶۳ ، ۱۶۵
پاومر (فیلڈ مارشل) ، ۲۹۰
پٹ (ولیم) ، ۳۳۶
پوٹمکن ، ۱۱۵
پیپن ، ۱۹
پیتاں (مارشل) ، ۲۸۷
پیٹر اعظم ، ۱۱۱ ، ۱۲۶ ، ۲۴۴
پیٹر (راھب) ۴۸
پیٹرز (کارل) ، ۳۳۳
پیسکی وچ ، ۱۵۶ ، ۲۲۶
پیکو ، ۲۴۹

(ت)

تاج الدین حسینی ، ۲۸۷

Marfat.com

تکا رام ، ۱۳۷
تقتمش ، ۷۷
تلسی داس ، ۱۴۰
توفیق پاشا ، ۲۰۰ ، ۲۰۱
توفیق رشدی ، ۲۷۶
تومان بے ، ۹۴ ، ۹۵
تھیٹرز ، ۱۶۴
تھیوڈور ، ۴
تیمور ، ۶۱ ، ۶۲ ، ۷۶ ، ۷۷ ، ۹۰
تیمور شاہ افغان ۲۳۶

(ٹ)

ٹامس رو ، ۱۳۵
ٹاؤن شنڈ ، ۲۵۴
ٹرومین ، ۲۸۰ ، ۲۹۹
ٹیپو سلطان ، ۳۳۵

(ث)

ثروت پاشا ، ۲۵۸

(ج)

جائن ول ، ۲۱۴
جعفر رضا (امام) ، ۱۵
جعفر شاہ ۱۲۸
جلال بایار ، ۲۸۰ ، ۲۸۱
جمال الدین افغانی ، ۲۰۰ ، ۲۳۱
جمال خاں ، ۱۳۴ ،
جمیل، مردم بے ، ۲۸۸
جنکن (سر انتھونی) ، ۱۲۱
جوزف ، ۱۱۴
جونا (ہمشیر رچرڈ) ، ۵۱
جہاں شاہ ، ۷۷ ، ۷۸
جہانگیر ، ۱۳۵ ، ۱۳۶ ، ۱۴۰
جیمز اول ، ۱۳۵

(چ)

چارلس مارٹل ، ۱۴ ، ۱۹
چارلس ہشتم (فرانس) ، ۹۲
چارلس پنجم (شاہنشاہ ہسپانیہ) ، ۹۶ ، ۹۷ ، ۹۸ ، ۱۱۶ ، ۱۲۲
چارلس (لورین) ، ۱۰۹
چارلس دوازدہم (سویڈن) ، ۱۱۱
چانسلر (جان) ، ۲۹۰
چرچل ، ۳۲۳
چزنے (فرانسیسی) ، ۱۶۰
چغر بیگ ، ۴۰

Marfat.com

چم ، ۹۲
چنگیز خان (تموجین) ، ۵۲ ، ۸۵

(ح)

حبیب اللہ خان (امیر افغانستان) ، ۲۴۲ ، ۲۴۳
حاکم فاطمی ، ۴۶ ، ۵۵
حسن رض (حضرت) ، ۹
حسن بن صباح ، ۴۱ ، ۴۲
حسن دہلوی ، ۸۵
مولائے حسن (مراکش) ، ۹۸
حسن سقا ، ۲۸۰
حسان بن نعمان ، ۱۲
حسین رض (حضرت) ، ۱۰ ، ۱۵ ، ۳۰
حسین صفوی ، ۱۲۴
حسین کامل (شاہ مصر) ، ۲۱۲ ، ۲۵۵
حسین بن علی (شریف مکہ)، ۱۱۸، ۳۰۴ ، ۳۰۵
مولائے حفیظ (مراکش) ، ۲۲۰ ، ۲۲۱
حکم بن ہشام ، ۲۰
حکم ثانی ، ۲۲
حلمی پاشا ، ۱۸۴ ، ۱۸۵
حیدر صفوی ، ۱۱۹ ، ۱۲۰
حیدر علی (سلطان میسور) ، ۱۴۵ ، ۱۴۶ ،

(خ)

خالدرض بن ولید ، ۴
خالد القسری ، ۱۵
خدیجہ رض (حضرت) ، ۱ ، ۲
خز عل ، ۳۱۸
خسرو (امیر) ، ۸۴
خسرو پاشا ، ۱۶۱
خوارزم شاہ ، ۴۲
خیام (عمر) ، ۴۱
خیر الدین پاشا ، ۹۶ ، ۹۷ ، ۹۸، ۹۹ ، ۱۱۶

(د)

دراغو ، ۹۹
دوپلے ، ۱۴۲
دوست محمد خان (امیر) ، ۲۳۹ ، ۲۴۰

Marfat.com

(ڈ)

ڈان جوآن ، ۱۰۲
ڈارسی ، ۳۲۰
ڈفرن ، ۲۰۳
ڈنسٹرول ، ۳۱۵
ڈیورینڈ ، ۲۴۱

(ر)

راغب پاشا ، ۱۱۳
راکسیلینا ، ۱۰۰
راجر گیسکار ، ۴۸
رام داس ، ۱۳۷
رائٹر ، ۲۲۹
رچرڈ اول ، ۵۱
رسپ پیکر ، ۲۸۰
رسولی ، ۲۱۹
رستم شاہ (آق قویونلی) ، ۱۲۰
رشید پاشا ، ۱۶۰ ، ۱۶۳ ، ۱۷۹
رشید عالی ، ۳۱۲
رضا شاہ پہلوی ، ۳۱۷ ، ۳۱۸ ، ۳۱۹ ، ۳۲۳
رکن الدولہ بویہ ، ۳۲
رکن عالم ، ۸۵
رنجیت سنگھ ، ۲۳۸
رودیجر (فان سٹہرم برگ) ، ۱۰۹
روسو ، ۱۷۷
روزولٹ ، ۳۲۳
رومانوس ، ۴۰

(ز)

زاپولیا (جان) ، ۹۶ ، ۹۷ ، ۹۹ ،
زاپولیہ (سجسمنڈ) ، ۹۹
زبیر رض ، ۸
زبیر پاشا ، ۱۹۸
زغلول (سعد پاشا)، ۲۵۵ ، ۲۵۶ ، ۲۵۷ ، ۲۵۸
زیاد بن ابیہ ، ۱۰
زیادۃ اللہ اغابی ، ۳۲
زید رض ، ۱۵
زین العابدین رض (امام) ، ۱۵
زین العابدین (بڈ شاہ کشمیری) ، ۹۰

(س)

سائرس ، ۶
رانا سانگا ، ۱۳۰
سالس بری ، ۲۱۶

Marfat.com

سائیکس ، ۲۴۹ ، ۳۱۵
سائرس (ہیملن) ، ۱۷۵
سلنڈرس (لیمان فان) ، ۱۹۱ ، ۱۹۲
سالومن بن یوسف ، ۲۹۶
سان ارناؤ ، ۱۷۱
سبیسکی ، جان ، ۱۰۸
سبکتگین ، ۳۳ ، ۷۹
سبرائی (رانی) ، ۹۱
سٹالن ، ۳۲۳
سٹینلے ، ۳۳۲
سٹوکس (میجر) ، ۲۳۳
سٹاپ فورڈ ، ۱۶۴
سٹریٹ فورڈ (ریڈ کلف) ، ۱۶۷
سٹیفن (دوشان) ، ۵۹
سجسمنڈ ، ۶۱
سرور ، ملک ، ۸۹
سراج الدولہ ، ۱۴۲ ، ۱۴۳
سراج اوغلو ، ۲۸۰
سعد رض بن ابی وقاص ، ۵
سکہان ، ۴۳
سکہان قطبی ، ۴۳
سکندر بیگ ، ۶۷
سلیمان بن عبدالملک ، ۱۳ ، ۱۴
سلیمان اندلسی ، ۲۳
سلیمان عثمانی ، ۹۵ ، ۹۷ ، ۹۸ ، ۹۹ ، ۱۰۰
سلیمان ثالث عثمانی ، ۱۱۰
سلیمان صفوی ، ۱۲۳
سلیمان پاشا اطرش ، ۲۸۳
سلیمان پاشا ، ۱۹۴
سلاطین پاشا ، ۲۰۴
سلطان سلیم عثمانی ، ۹۳ ، ۹۴ ، ۹۵ ، ۱۱۶ ، ۱۲۰
سلیم ثانی عثمانی ، ۱۰۰ ، ۱۰۱ ، ۱۰۲ ، ۱۰۳
سلیم ثالث عثمانی ، ۱۱۵
سمح بن مالک ، ۱۴
سمپسن (سر جارج ہاپ) ، ۲۹۱
سیس (استاذ) ، ۲۵
سیف الدولہ ، ۳۴
سیور غتمش ، ۷۶
سوواروف ، ۱۱۵
سیموئیل (ہربرٹ) ۲۸۹
سنبھاجی ، ۱۳۹
سندھیا (مادھو جی) ، ۳۳۶
سیواجی ، ۱۳۷

(ش)

شاہ جہاں ، ۱۳۶ ، ۱۳۸ ، ۱۴۰

Marfat.com

شاہ شجاع ، ۲۳۷ ، ۲۳۸ ، ۲۳۹

شا (والٹر) ، ۲۹۰

شامی پیر ، ۲۴۶

شاہ مرزا ، ۸۸

شاہ رخ تیموری ، ۷۷

شاہ رخ افشار ، ۱۲۷

شارلمین ، ۱۹ ، ۴۶

شبلی ، ۶

شرف الدین ، ۳۲۸

شکری القواتلی ، ۲۸۸

شرلے (رابرٹ و اینتھونی) ، ۱۰۴ ، ۱۲۲

شنشو ، ۲۲

شنسول ، ۲۳

شور (سر جان) ، ۳۳۶

شوسٹر (مارگن) ، ۲۳۳ ، ۲۳۴

شہر یار ، ۳۲۷ ، ۳۲۸

شیر شاہ سوری ، ۱۳۰

شیر علی خاں (افغان) ، ۲۴۰ ، ۲۴۱

شیر کوہ ، ۵۵

(ص)

صاحب الزنج ، ۳۱

صدقی پاشا (اسمعیل) ، ۲۶۰ ، ۲۶۱

صفی صفوی ، ۱۲۳

صلاح الدین ایوبی ، ۴۴ ، ۵۰ ، ۵۱ ، ۵۵ ، ۵۶

صوقو للی ، ۱۰۰

(ض)

ضیاءالدین طباطبائی ۳۱۷

(ط)

طارق ، ۱۷ ، ۱۸

طاہر (ذوالیمنین) ، ۲۷

طغ تگین ، ۴۳

طغرل بیگ ، ۴۰

طلعت پاشا ، ۲۵۳

طلیحہ ، ۴

طلحہ رض ، ۸

طہماسپ اول (شاہ ایران) ، ۹۷ ، ۱۲۰ ، ۱۲۱

طہماسپ بن حسین صفوی ، ۱۲۵ ، ۱۲۶

Marfat.com

(ظ)

الظاہر فاطمی ، ۵۵
ظاہر شاہ (شاہ افغانستان) ، ۲۴۶

(ع)

عائشہ رض ، ۸
عائشہ ملکہ غرناطہ ، ۳۸
عادل شاہ افشار ، ۱۲۷
عباس اعظم ، ۱۰۴ ، ۱۰۵ ، ۱۲۱ ، ۱۲۲ ، ۱۲۳
عباس ثانی ، ۱۲۳
عباس ثالث ، ۱۲۵ ، ۱۲۶
عباس اول (خدیو مصر)، ۱۹۶
عباس حلمی ، ۲۵۵ ، ۳۲۰ ، ۳۲۱
عبدالالہ ، ۳۱۲
عبدالرحمٰن ثقفی ، ۱۳
عبدالرحمٰن اول اندلسی ، ۱۶، ۱۹، ۲۰
عبدالرحمٰن ثانی ، ۲۰
عبدالرحمٰن ثالث ، ۲۱ ، ۲۲
عبدالرحمٰن المنذر ، ۲۳
عبدالرحمٰن خان (شاہ افغانستان) ، ۲۴۱ ، ۲۴۲
عبداللہ (والد آنحضرت صلعم) ، ۱
عبداللہ (برادر منذر) ، ۲۱
عبداللہ بن سعد ، ۷
عبداللہ رض ابن زبیر رض ، ۱۱ ، ۱۲
عبداللہ عباسی (حاکم شام) ، ۲۵
عبداللہ المہدی ، ۳۲
عبداللہ بن تاشفین ، ۳۶
عبداللہ الزغل ، ۳۸ ، ۳۹
عبداللہ بن یاسین ، ۴۷
عبداللہ ثانی ، ۱۲۲
عبداللہ غلزئی ، ۱۲۴
عبداللہ والی اردن ، ۳۰۲ ، ۳۰۳
عبداللہ التعایشی (خایفہ) ، ۲۰۶
عبدالحمید ثانی (سلطان ترکی) ، ۱۸۰ ، ۱۸۳ ، ۱۸۴ ، ۱۸۵
عبدالعزیز (سلطان ترکی) ، ۱۷۷ ، ۱۷۸ ، ۱۸۰
عبدالعزیز مراکشی ، ۲۱۷ ، ۲۲۰
عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود ، ۳۰۴
عبدالمطلب ، ۱
عبدالملک اموی ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۴
عبدالملک بن منصور ، ۲۳

Marfat.com

عبدالمومن ، ۳۷
عبدالمجید خان ثانی ، ۱۶۲
عبدالمجید خان ، ۲۷۰
عبدالقادر الجزائری ، ۲۱۴ ، ۲۱۵
عبیدالله فاطمی ، ۳۲ ، ۵۴
عثمان رضہ ۶ ، ۷ ، ۸
عثمان اول (سلطان ترکی) ، ۵۸
عثمان بیگ ، ۷۷
عثمان دنقو دیو ، ۱۱۸
عثمان دجنه ، ۲۰۵
عدنان مندرس ، ۲۸۱
عدلی پاشا ، ۲۵۶
عرابی پاشا (احمد) ، ۲۰۰ ، ۲۰۱ ،
۲۰۲
عزت پاشا ، ۲۵۳
عظمت پاشا ، ۲۷۰ ، ۲۸۰
العطاسی (هاشم) ، ۲۸۸
عقبه بن نافع ، ۱۰ ، ۱۲
علاءالدین خلجی ، ۸۴ ، ۸۵
علی رضہ ، ۸ ، ۱۱ ، ۱۵ ، ۲۸ ،
۵۴
علی رضا (امام) ، ۲۸
علی (ابو الحسن) ، ۳۸ ، ۳۹
علی بے ، ۱۱۷
علی پاشا ، ۱۷۴ ، ۱۷۹ ،
علی مراد شاه ، ۱۲۸
علی (شاه حجاز) ، ۳۰۵
علی محمد باب ، ۲۲۸
علی قلی خاں ، ۲۳۳
علی فتحی ، ۲۷۴ ، ۲۷۵
علی منصور ، ۳۲۲
علی فروغی ، ۳۲۳
عمر رضہ ، ۴ ، ۶
عمر بن عبدالعزیز ، ۱۴
عمر پاشا ، ۱۶۹
عمرو رضہ بن العاص ، ۶ ، ۸ ،
العزیز فاطمی ، ۵۴
عمادالدوله بویه ، ۳۲
عمادالدین زنگی ، ۴۳
عنایت الله خاں ، ۲۴۵
عین الدوله ، ۲۳۱

(غ)

غازی شاه عراق ، ۳۱۰ ، ۳۱۱
غالی (بطروس) ، ۲۱۱
بن غوریاں، ڈیوڈ (اسرائیل) ، ۳۰۱
غیاث الدین تغلق ، ۸۵
غیاث الدین غوری ، ۸۰ ، ۸۱

Marfat.com

(ف)

فاطمہ رض ، ۱۱ ، ۵۴
فاروق ، ۲۶۳
فاکن ھین ، ۲۵۱
فتح خاں بارکزئی ، ۲۳۷ ، ۲۳۸
فتح علی شاہ قاچار ، ۲۲۴ ، ۲۲۷
فردوسی ، ۳۳
فرڈی ننڈ ، ۳۹
فرڈی ننڈ ھیپس برگ ، ۹۶ ، ۹۷ ، ۹۹
فرانسس اول ، ۹۸
فرانسس جوزف ، ۱۶۸
فریڈرک اعظم ، ۱۱۳
فرید پاشا (داماد) ، ۲۶۴ ، ۲۶۶
فلپ دوم (شاہ فرانس) ، ۵۱
فواد اول (شاہ مصر) ، ۱۷۹ ، ۲۵۵
فیروز خلجی ، ۸۳ ، ۸۴
فیروز تغلق ، ۸۸
فیصل اول (شاہ عراق) ، ۲۸۲ ، ۳۰۷ ، ۳۱۰
فیصل ثانی (شاہ عراق) ، ۳۱۱

(ق)

قاسم برید ، ۹۱
قانصوہ غوری ، ۹۴
القائم فاطمی ، ۵۴
قتیبہ ، ۱۳
قرہ سکندر ، ۷۷
قرہ مصطفیٰ ، ۱۰۹
قرہ جارج ، ۱۴۹
قرہ علی ، ۱۵۱
قرہ یوسف ، ۷۷
قسطنطین اعظم ، ۴۵
قطب الدین رح (خواجہ بختیار کاکی) ، ۸۳

(ک)

کافور ملک ، ۸۴
کاکس (سرپرسی) ، ۳۰۷ ، ۳۱۶
کانسٹنٹائن ، ۱۱۴
کامل پاشا ، ۱۸۴
کاوور ، ۱۷۴
کچنر ، ۲۰۸ ، ۲۱۱ ، ۲۴۹
کرزن ، ۲۳۰
کرومر (لارڈ) ، ۲۰۸ ، ۲۱۰

Marfat.com

کریم خان ژند ، ۱۲۸
کلائیو ، ۱۴۲ ، ۱۴۴
کلارنڈن ۱۶۸ ، ۱۷۴
کلیٹن (گلبرٹ) ، ۳۰۹
کمال اتاترک ، ۲۶۴ ، ۲۶۵ ،
۲۶۶ ، ۲۶۷ ، ۲۶۸ ،
۲۷۰ ، ۲۷۱ ، ۲۷۲ ،
۲۷۳ ، ۲۷۴ ، ۲۷۶ ،
۲۷۷ ، ۲۷۸ ، ۲۷۹ ،
۲۸۳ ، ۳۱۹
کاڈرنگٹن (سر ایڈورڈ)، ۱۵۴ ، ۱۵۵
کیتھرائن (ملکۂ روس) ، ۱۱۳ ،
۱۱۴ ، ۱۱۵
کیسل ری ، ۱۵۰
کیننگ ، ۱۵۳

(گ)

گاڈ فرے ، ۴۹
گارڈن (جنرل) ، ۱۹۸ ، ۲۰۵ ،
۲۰۶
گریگوری ہفتم ، ۴۷
گوبند سنگھ (گورو) ، ۱۴۱
گورا (جنرل) ، ۲۸۲
گیمبٹا ، ۲۰۱

(ل)

لارنس ، ۲۵۲
لائڈ (جارج) ، ۲۵۸ ، ۲۶۷ ،
۲۶۸ ، ۲۶۹
لٹوی ناف ، ۲۷۶
لطف علی خاں ، ۱۲۸
لونگ سٹون ۳۳۲
لوئی چہارم دہم ، ۱۰۹
لوئی فلپ ، ۱۶۴
لورین (سرپرسی) ، ۲۵۹
لیسپس (فرڈی ننڈدی) ، ۱۹۶
لی سٹیک ، ۲۵۷
لیوتی (مارشل) ۲۲۲
لیو پولڈ (شاہ بلجیم) ، ۲۱۰ ،
۲۱۱

(م)

(سلطان) ماجد ، ۳۳۱
ملک شاہ سلجوقی ، ۴۱ ، ۵۰
ماہر پاشا ، علی ، ۲۶۱
مامون الرشید ، ۲۷ ، ۲۸ ، ۲۹
متنبی ، ۳۴

Marfat.com

متوکل ' ۳۰ ' ۳۱
(خلیفه) متوکل عباسی مصری ' ۹۴
معتمد ' ۳۱
مٹرنچ ' ۱۵۰
(حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم '
۱
محمد سلجوقی (برادر برکیارق) ' ۴۲
محمد ابو عبداللہ (غرناطہ) ' ۳۸ '
۳۹
محمد اول (اندلسی) ۲۱
محمد اول بہمنی ' ۸۹
محمد احمد (مہدی سودان) ' ۲۰۴ '
۲۰۵ ' ۲۰۶
محمد (النفس الزکیہ) ' ۲۵
محمد الغالب باللہ ' ۳۸
محمد بن ابی عامر (المنصور) ' ۲۳
(شاہزادہ) محمد ابن بلبن ' ۸۳
محمد بن تومرت ' ۳۷
محمد بن قاسم ' ۱۳
محمد تغلق ' ۸۵ ' ۸۶ ' ۸۷
محمد ثالث بہمنی ۹۱
محمد خامس ' ۱۸۵ ، ۲۵۳
محمد سادس عثمانی ' ۲۵۳ ' ۲۶۴ '
۲۷۰
محمد محمود پاشا ' ۲۵۹ ' ۲۶۳
محمد خدا بندہ صفوی ' ۱۲۱
محمد رابع عثمانی ' ۱۰۶
محمد رضا شاہ پہلوی ' ۳۲۴
محمد سعید ' ۱۵۷
محمد شاہ قاچار ' ۲۲۷
محمد عثمان ' ۶۲ ' ۶۳
محمد عطا (انڈونیشیا) ۳۲۸ ' ۳۲۹
محمد علی پاشا (خدیو مصر) ' ۱۵۴ '
۱۵۸ ' ۱۵۹ ' ۱۶۰ '
۱۹۳ ' ۱۹۴ ' ۱۹۵ '
۱۹۶
محمد علی شاہ قاچار ۲۳۲
محمد فاتح ' ۶۴ ' ۶۵ ' ۶۶ ' ۶۷ '
۶۹
محمد کوپریلی ' ۱۰۶ ' ۱۰۷
(آغا) محمد قاچار ' ۲۲۴
محمد ناصر (انڈونیشیا) ، ۳۲۹
محمد ہاشم خاں ' ۲۴۷
محمود ۳۳
محمود بیگڑا ' ۹۱
محمود ثانی عثمانی ' ۱۵۳
محمود سامی ' ۲۰۰ ' ۲۰۱
محمود گاوان ' ۹۱
محمود غلزئی ' ۱۲۴ ' ۱۲۵
محمود شاہ افغان ' ۲۳۷

Marfat.com

محمود کرد ، ۳۰۷ ، ۳۰۹
مدحت پاشا ، ۱۷۹ ، ۱۸۰
مراد اول عثمانی ، ۵۹ ، ۶۰
مراد ثانی عثمانی ، ۶۳ ، ۶۴ ، ۶۵
مراد ثالث عثمانی ، ۱۰۳
مراد رابع عثمانی ، ۱۰۵ ، ۱۰۶
مراد خامس عثمانی ، ۱۸۰
شہزادہ مراد (بن شاہجہاں) ، ۱۳۶
مروان اول ، ۱۱
مروان ثانی ، ۱۵ ، ۱۶
مرے (آرچبالڈ) ، ۲۵۱
مستعصم ، ۵۳
مستعین ، ۳۰
مستنصر ، ۵۵
المستعلی ، ۵۵
مسکتفی باللہ ، ۳۳
مسلمہ ، ۱۴
مسیلمہ ، ۴
مسعودی ، ۲۷
حضرت مسیح علیہ السلام ، ۷۰
مصعب ، ۱۲
مصطفیٰ ۶۳
مصطفیٰ رابع عثمانی ، ۱۴۸
مصطفیٰ کامل مصری ، ۲۱۰ ، ۲۱۱
مصطفیٰ کوپریلی ، ۱۱۰
مظفر الدین شاہ قاچار ، ۲۲۹
معاویہ رض ، ۸ ، ۹ ، ۱۰
معاویہ ثانی ، ۱۱
معتز ، ۳۰ ، ۳۱
معتصم باللہ ، ۲۹ ، ۳۰
معتضد باللہ ، ۳۲
معزالدولہ بویہ ، ۳۲ ، ۳۳
المعز فاطمی ، ۵۴
مقنع ، ۲۶
مقتدر باللہ ، ۳۲
مکتفی باللہ ، ۳۲
مستکفی باللہ ، ۳۳
ملسپا ، ۳۱۸
ملنر ، ۲۵۶
ممتاز محل ، ۱۳۶
منصور عباسی ، ۲۵
منذر ، ۲۱
مینشی کاف ، ۱۶۷
منتصر ، ۳۰
المستنصر فاطمی ، ۵۵
المنصور فاطمی ، ۵۴

Marfat.com

موسیٰ بن نصیر ، ۱۳ ، ۱۸
موفق ، ۳۱
مونسرات ، ۱۳۳
مونٹسک ، ۱۷۷
موسیٰ عثمانی ، ٦۲
مہنا ، ۵
مہدی عباسی ، ۲٦
مہتدی ، ۳۱
میکسملئن ، ۱۰۰ ، ۱۰۱
میلکم (سر جان) ، ۲۲۵ ، ۲۲٦
میکناٹن (ولیم) ، ۲۳۹
میکڈانلڈ (رامزے) ، ۲۵۷
میک مائیکل (سر هیرلڈ) ، ۲۹۵

(ن)

نادر شاہ افشار ، ۱۱۲ ، ۱۲۵ ، ۱۲۷ ، ۲۳۵
نادر شاہ افغان ، ۲۳۵ ، ۲۴۵ ، ۲۴٦
ناصر الدین محمود ، ۸۳
ناصر الدین شاہ قاچار ، ۲۲۷ ، ۲۲۹
ناصر الملک ، ۲۳۲
نامق کمال ، ۱۷۷
نپولین اول ، ۱۴۹ ، ۲۲۵
نپولین ثالث ، ۱٦٦ ، ۱۷۴
نحاس پاشا مصطفیٰ ، ۲۵۸ ، ۲۵۹ ، ۲٦۲ ، ۲٦۳
نزار فاطمی ، ۵۵
نسیم ، محمد توفیق ، ۲٦۱
نصر ، ۱٦
نصراللہ خان ، ۲۴۳
نظام الملک ، ۳۱ ، ۳۲
نقفور ، ۲۷
نکولس (زار روس) ، ۱٦۵ ، ۱٦٦ ، ۱٦۸ ، ۱۸۳
نوبار پاشا ، ۱۹۹
نورالدین زنگی ، ۴۳ ، ۵۰ ، ۵۵
نوشیرواں ایل خانی ، ۵۳
نیازی بے ، ۱۸۳
نیپئر ، ۱٦۴

(و)

واثق عباسی ، ۳۱
وارن هیسٹنگز ، ۱۴۵ ، ۱۴٦ ، ۳۳٦
واشوپ (سر آرتھر) ، ۲۹۱
واسکوڈی گاما ، ۱۲۹
وٹو ، ۳۳۴
وڈ هیڈ (سر جان) ، ۲۹۵

Marfat.com

ولاڈ سلاف ، ٦۴
ولسن (پریزیڈنٹ) ، ۲۵۴
ولف (ڈرمنڈ) ، ۲۰٦
ولنگٹن ، ۱۵۵
وولزلے (جنرل) ، ۲۰۲
ولوسکی ، ۱۷۴
ولید بن عبدالملک اموی ، ۱۲ ، ۱۳
ولید ثانی ، ۱۵
ولیم ثانی ۲۲۰
ونگیٹ (ریجی نلڈ) ۲۰۹
ویزمان (چائم) ، ۳۰۱
(میر) ویس غلزئی ، ۱۲۳ ، ۱۲۴
ویگاں (جنرل) ، ۲۸۳

(ہ)

ہادی عباسی ، ۲٦
ہارون الرشید ، ۲٦ ، ۲۷ ، ۴٦
ہاکنس (ولیم) ، ۱۳۵
ہپسی لانٹی ، ۱۴۹
ہرقل ، ۴
ہر گوبند (گورو) ، ۱۴۱
ہشام اموی ، ۱۴ ، ۱۵ ، ۱٦ ، ۱۹
ہشام اول اندلسی ، ۲۰
ہشام ثانی أندلسی ، ۲۳
ہشام ثالث اندلسی ، ۲۳
ہکس (جنرل) ، ۲۰۴
ہلاکو ، ۵۲ ، ۵۳
ہمایوں ، ۱۳۰ ، ۱۳۱
ہمفریز (فرانسس) ، ۳۰۹
ہنری دوم ، ۵۱
ہنیاڈی ٦۴ ، ٦۵ ، ٦۷
ہوشنگ شاہ ، ۸۹
ہیرنگٹن ، ۲٦۹
ہیلینا (ملکہ) ، ۴۵

(ی)

یاسین پاشا الہاشمی ، ۳۱۰
یزید (بن معاویہ رض) ، ۱۰ ، ۱۱
یزید ثانی ، ۱۴
یزید ثالث ، ۱۵
یزید بن مہلب ، ۱۳ ، ۱۴
یعقوب صفاری ، ۳۱
یعقوب (آق قو یونلی) ، ۱۲۰
یعقوب خاں افغان ، ۲۴۰ ، ۲۴۱
یوجین ، ۱۱۱ ، ۱۱۲
یوجینی (ملکہ فرانس) ، ۱۹۷
یوسف عادل شاہ ، ۱۲۹

Marfat.com

اشاریہ

مقامات

(الف)

آبادان ، ۲۳۳
آذر بائیجان، ۲۹ ، ۴۳ ، ۵۲ ، ۷۸ ، ۱۰۵ ، ۳۱۸
آرمینیا ، ۴۰ ، ۴۳ ، ۷۸ ، ۱۸۱ ، ۲۴۸
آسٹریا ، ۱۰۴ ، ۱۱۳ ، ۱۱۴ ، ۱۵۵ ، ۱۵۹ ، ۱۶۳ ، ۱۶۵ ، ۱۶۸ ، ۱۷۰ ، ۱۷۴ ، ۱۷۵ ، ۱۸۸ ، ۱۸۹ ، ۲۵۴
اسٹریلیا ، ۲۶۹
آگرہ ، ۱۳۰ ، ۱۳۱ ، ۱۳۲
آفن ، ۹۶
آمد ، ۳۴
ابخازیہ ، ۲۲۶
ابرہ ، ۱۹
ابلہ ، ۴
انبیر ، ۱۳۱
اٹلی ، ۶۹ ، ۹۳ ، ۱۰۱ ، ۱۷۴ ، ۱۸۶ ، ۱۸۷ ، ۲۰۲ ، ۲۰۷ ، ۲۱۷ ، ۲۱۸ ، ۲۱۹ ، ۲۲۱ ، ۲۲۲ ، ۲۲۳ ، ۲۴۹ ، ۲۶۸ ، ۲۶۹ ، ۲۷۱ ، ۲۷۳ ، ۲۷۶ ، ۲۷۷ ، ۲۸۱ ، ۳۰۵ ، ۳۰۷ ، ۳۲۰ ، ۳۲۲
اجنادین ، ۴
آجین ، ۸۲
آحد ، ۳
احمد نگر ، ۹۱ ، ۱۳۱ ، ۱۳۶
احمر (بحیرہ) ، ۱۶۰ ، ۳۰۵ ، ۳۰۷
ادالیہ ، ۳۲
ادرنہ ، ۵۹ ، ۱۰۱ ، ۱۵۹ ، ۱۹۰ ، ۲۶۷ ، ۲۷۰ ، ۲۷۴
اذرح ، ۸
اربونہ ، ۱۴
اردا ہن ، ۲۶۷ ، ۲۶۸
ارزنجان ، ۶۸
ارض روم ، ۹۹ ، ۲۲۷ ، ۲۶۵
ارغون ، ۲۰۰ ، ۴۷
ارکاٹ ، ۱۴۲

Marfat.com

ارمنستان ، ۳۱۵
ارومیه ، ۱۰۵
اریوان ، ۱۰۵ ، ۱۲۳ ، ۲۶۷
اڑیسہ ، ۸۸ ، ۱۴۴ ، ۳۳۶
ازمی ، ۵۹
استر آباد ، ۱۲۴ ، ۱۲۶ ، ۲۳۴
ستنبول ، ۷
اسرائیل ، ۳۰۱
اسکندرونه ، ۱۵۸ ، ۲۷۷ ، ۲۷۸ ، ۲۷۹ ، ۲۸۳ ، ۲۸۶
اسکندریه ، ۶ ، ۷ ، ۲۰ ، ۱۵۸ ، ۱۶۱ ، ۱۶۴ ، ۱۹۳ ، ۱۹۶ ، ۲۰۱ ، ۲۰۲
اسوان ، ۲۰۹
اسود ، ۱۶۹ ، ۱۷۳ ، ۱۷۵
اشبیلیه ، ۱۸ ، ۳۵
اصفهان ۳۲ ، ۳۱۵ ، ۳۱۹
افریقه ، ۱۷ ، ۵۵ ، ۷۰ ، ۷۲ ، ۹۷ ، ۱۱۶ ، ۳۳۰ ، ۳۳۴
افریقیه ، ۱۰ ، ۱۳
افی سوس ، ۲۷
افغانستان ، ۱۰ ، ۷۷ ، ۹۰ ، ۱۴۳ ، ۲۲۵ ، ۲۳۶ ، ۲۴۰ ، ۲۴۱ ، ۲۴۲ ، ۲۴۳ ، ۲۴۶ ، ۲۷۸ ، ۳۱۱ ، ۳۱۴ ، ۳۱۹
افیون قره حصار ، ۲۶۸
اکثیم ، ۱۰۲
اکسوم ، ۱۷
الابیض ، ۲۰۴
البانیا ، ۶۰ ، ۶۳ ، ۱۸۵
البرز ، ۴۱
الموت ، ۴۱
ام درمان ، ۲۰۸
امریکه ، ۲۵۴ ، ۲۸۲ ، ۲۸۷ ، ۲۹۹ ، ۳۲۴
اناطولی حصار ، ۶۵
اناطولیه ، ۴۲ ، ۵۷ ، ۵۸ ، ۶۱ ، ۶۲ ، ۶۳ ، ۶۴ ، ۶۵ ، ۹۴ ، ۱۱۳ ، ۱۱۵ ، ۱۸۱ ، ۲۴۸ ، ۲۶۴ ، ۲۶۶
اندرسوس ، ۲۷
اندور ، ۱۴۴
انڈونیشیا ، ۳۲۶ ، ۳۲۷ ، ۳۲۸ ، ۳۲۹
انزلی ، ۳۱۷
انطاکیه ، ۵ ، ۴۱ ، ۴۴ ، ۵۱
انقره (انگوره) ، ۶۲ ، ۱۸۱ ، ۲۶۶ ، ۲۶۷ ، ۲۷۱ ، ۲۷۴ ، ۳۲۱
انکرمان ، ۱۷۲
انگلستان ، ۱۵۴ ، ۱۵۶ ، ۱۵۸ ، ۱۵۹ ، ۱۶۲ ، ۱۶۳ ، ۱۶۷ ، ۱۶۸ ، ۱۶۹ ، ۱۷۲ ، ۱۷۷ ، ۱۷۸ ، ۱۸۲ ، ۲۰۱ ، ۲۳۹

Marfat.com

اودھ ۸۹
ایلی فنٹا ، ۱۳۶
ایاصوفیه ، ۶۷
ایجه (بحیره) ، ۶۳، ۹۳، ۱۸۹، ۲۵۴
ایڈریاٹک ، ۱۸۹
ایران ، ۴ ، ۵ ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۵ ،
۴۱ ، ۴۲ ، ۵۲ ، ۵۳ ،
۵۷ ، ۷۶ ، ۷۷ ، ۹۴ ،
۹۷ ، ۲۲۷ ، ۲۲۸ ،
۲۲۹ ، ۲۳۰ ، ۲۳۳ ،
۲۳۷ ، ۲۷۵ ، ۲۷۸ ،
۳۰۶ ، ۳۱۲ ، ۳۱۳ ،
۳۱۴ ، ۳۱۵ ، ۳۱۶ ،
۳۱۷ ، ۳۲۰ ، ۳۲۱ ، ۳۲۳
ایزوو ، ۱۱۱ ، ۱۱۲
ایشیائے کوچک ، ۲۷ ، ۴۰ ،
۴۹ ، ۵۰

(ب)

بابلیون ، ۶
باسفورس ، ۶۵
بالٹک ، ۱۱۳
باکو ، ۱۲۴ ، ۱۲۶
بٹاویا ، ۳۲۹
بجے نگر ، ۸۷ ، ۸۸
بخارا ، ۱۰ ، ۱۳
بخارسٹ ، ۱۴۹ ، ۱۹۰
بدخشاں ، ۱۳۶
بدر ، ۳
برار ، ۸۸ ، ۹۱ ، ۱۳۱
برشلونه ، ۱۹
برطانیه ، ۱۴۵ ، ۱۵۴ ، ۱۶۰ ،
۱۶۶ ، ۱۶۹ ، ۱۸۲ ،
۱۹۸ ، ۲۰۲ ، ۲۰۵ ،
۲۰۶ ، ۲۰۷ ، ۲۰۸ ،
۲۰۹ ، ۲۱۰ ، ۲۱۲ ،
۲۱۶ ، ۲۱۹ ، ۲۲۴ ،
۲۲۷ ، ۲۲۸ ، ۲۲۹ ،
۲۳۲ ، ۲۳۴ ، ۲۳۹ ،
۲۴۱ ، ۲۴۲ ، ۲۴۸ ،
۲۴۹ ، ۲۵۰ ، ۲۵۳ ،
۲۵۵ ، ۲۵۶ ، ۲۵۷
۲۵۸ ، ۲۵۹ ، ۲۶۱ ،
۲۶۲ ، ۲۶۳ ، ۲۸۱ ،
۲۸۲ ، ۲۸۷ ، ۲۸۹ ،
۲۹۰ ، ۲۹۷ ، ۲۹۸ ،
۳۰۰ ، ۳۰۵ ، ۳۰۶ ،
۳۰۷ ، ۳۰۹ ، ۳۱۳ ،
۳۱۴ ، ۳۱۵ ، ۳۱۷ ،
۳۲۱ ، ۳۲۲ ، ۳۲۶ ،
۳۲۷ ، ۳۳۱
برقه ، ۷
برلین ، ۲۱۶
بئرسبع ، ۲۵۳
بزرته ، ۲۱۷
بسربیبا ، ۱۱۵ ، ۱۷۴

Marfat.com

بصرہ ، ۱۱ ، ۱۲۸ ، ۳۱۲
بغداد ، ۲۵ ، ۲۷ ، ۲۸ ، ۲۹، ۳۱ ، ۳۲ ، ۳۴ ، ۴۱ ، ۵۲ ، ۵۳ ، ۷۷ ، ۸۲ ، ۹۸ ، ۱۰۵ ، ۱۲۳ ، ۱۲۶ ، ۲۲۸ ، ۲۵۰ ، ۲۵۲ ، ۳۱۱ ، ۳۱۲ ، ۳۱۵
بلاک لاوا ، ۱۷۱
بلخ ، ۱۲۶ ، ۱۳۶
بلغاریہ ، ۶۰ ، ۶۴ ، ۱۷۹ ، ۱۸۱ ، ۱۸۸ ، ۱۸۹ ، ۱۹۰ ، ۲۷۴ ، ۲۷۶
بلغراد ، ۶۷ ، ۹۵ ، ۱۱۰ ، ۱۱۵
بلقان ، ۶۰ ، ۱۱۴ ، ۱۷۱ ، ۱۸۶ ، ۱۸۹
بلنشیہ ، ۳۶
بمبئی ، ۱۴۶
بنارس ، ۳۳۶
بندر عباس ، ۲۳۰ ، ۳۱۴
بنگال ، ۸۱ ، ۸۳ ، ۱۳۷ ، ۱۳۹ ، ۱۴۴ ، ۱۴۵ ، ۳۳۶
بنبلونہ ، ۲۱
بوڈا ، ۹۹ ، ۱۰۹
بورنیو ، ۳۲۷
بوسنیا ، ۶۴ ، ۶۷ ، ۱۷۰ ، ۱۷۹ ، ۱۸۳
بوشہر ، ۱۲۸ ، ۲۲۸ ، ۳۱۹
بوصیر ، ۱۶
بویب ، ۵
بوریا ، ۱۵۷
بہار ، ۸۱ ، ۱۳۱ ، ۱۴۴ ، ۳۳۶
بھٹنڈہ ، ۷۹
بھٹنیر ، ۹۰
بیت لحم ، ۲۹۳
بیدر ، ۸۸ ، ۹۱ ، ۱۳۱
بیجا پور ، ۹۱ ، ۱۳۱ ، ۱۳۷
بیروت ، ۱۶۴ ، ۲۵۰ ، ۲۵۳ ، ۲۸۲

(پ)

پاکستان ، ۳۳۵
پامیر ، ۲۴۲
پانڈی چری ، ۱۴۰ ، ۱۴۶
پانی پت ۱۳۰ ، ۱۳۱
پٹیالی ، ۸۵
پرتگال ، ۱۱۷

Marfat.com

پروشیا ، ۱۱۵ ، ۱۷۰
پروتھ ، ۱۱۱
پسا ، ۴۷
پسارو وٹز ، ۱۱۲
پشاور ، ۲۳۹
پگا شف ، ۱۱۴
پلاسی ، ۱۴۳
پلرمو ، ۲۹
پنٹا پولس ، ۷
پنجاب ، ۱۳ ، ۸۰ ، ۹۰ ، ۱۴۳ ، ۲۳۶
پنجدہ ، ۲۴۱
پوڈولیا ، ۱۰۸
پورٹ سعید ، ۳۶۷
پورٹونوو ، ۱۴۶
پولٹاوا ، ۱۱۱
پولینڈ ، ۱۰۸ ، ۱۰۹ ، ۱۱۲ ، ۱۱۳ ، ۱۱۵
پوئی ، ۹۴
پوئٹیرز ، ۱۴
پیاسنزا ، ۴۸
پی س ، ۱۷۴ ، ۲۰۶ ، ۲۰۷ ، ۲۳۹
پیٹروارڈین ، ۱۱۲

(ت)

تاپتی (دریا) ، ۸۸
تبت ، ۵۲
تبریز ، ۹۹ ، ۱۰۵ ، ۱۲۰ ، ۱۲۲ ، ۱۲۴ ، ۱۲۵ ، ۲۳۰ ، ۲۳۳
تراوڑی ، ۸۱
ترکمانستان ، ۲۲۹
ترکمان چائے ، ۲۲۷
ترکی ، ۹۷ ، ۱۵۵ ، ۱۵٦ ، ۱۵۹ ، ۱٦۱ ، ۱٦٦ ، ۱٦۷ ، ۱۷۹ ، ۱۸۳ ، ۱۸۸ ، ۲۰۷ ، ۲۰۹ ، ۲۱۲ ، ۳۰۴ ، ۳۱۰ ، ۳۱۱ ، ۳۱۲ ، ۳۲۰
تل ابیب ، ۳۰۲
تل الفرما ، ٦
تل الکبیر ، ۲۰۲
تلسہ ، ۳۷
تلنگانہ ، ۸۸ ، ۹۱
تلی کوٹ ، ۱۳۱
تورز ، ۱۴
تھانیسر ، ۸۱
تھریس ، ۱۸۷

(ٹ)

ٹانگانیکا ، ۳۳۰ ، ۳۳۳
ٹرانسوال ، ۳۳۳
ٹرانسلوینیا ۹۹ ، ۱۰۷ ، ۱۱۰

Marfat.com

ڈرپولٹا ، ۱۹۲
ٹمبکٹو ، ۳۷ و ۴۷ ، ۱۱۷
ڈیونس ، ۳۷ ، ۹۷ ، ۹۸ ، ۱۰۳ ، ۱۱۶ ، ۱۱۷ ، ۱۱۸ ، ۱۸۱ ، ۲۱۳ ، ۲۱۶ ، ۲۱۷

(ج)

جاپان ، ۳۲۶
جارجیا ، ۵۲
جاوا ، ۳۲۷
جبل البرانس ، ۱۳ ، ۱۸ ،
جبل دروز ، ۲۸۳ ، ۲۸۶
جبل الطارق (جبرالٹر) ، ۱۷
جده ، ۳۰۵
جرجان ، ۱۶ ، ۳۲ ، ۴۰ ، ۷۷
جرمنی ، ۶۱ ، ۱۸۸ ، ۲۰۷ ، ۲۲۲ ، ۲۴۳ ، ۲۵۴ ، ۲۷۹ ، ۲۸۷ ، ۲۹۲ ، ۳۱۵ ، ۳۱۹ ، ۳۲۲ ، ۳۳۳
الجزائر ، ۳۷ ، ۹۷ ، ۱۱۶ ، ۱۱۷ ، ۲۱۴ ، ۲۱۵ ، ۲۱۶ ، ۲۱۷ ، ۲۱۸
الجزیره ، ۲۲۰
جزیرة الخضرا ، ۳۵
جسر ، ۵
جسک ، ۱۲۲
جکارتا ، ۳۲۹
جلال آباد ، ۲۴۳
جلوله ، ۵
جلفه ، ۲۳۰
جلیقیه ، ۲۱
جنابتین ، ۴
جنوآ ، ۴۷ ، ۶۰ ، ۶۱ ، ۶۵ ، ۶۶
جنینا ، ۱۵۱ ، ۱۸۹
جوف ، ۳۰۵
جون پور ، ۸۸ ، ۸۹
جیحون (دریا) ، ۱۰

(چ)

چاٹگام ، ۱۳۹
چاڈ (جھیل) ، ۱۱۷
چالدیران ، ۹۴ ، ۱۲۱
چترال ، ۲۴۱
چتوڑ ، ۱۳۰
چیری بون ، ۳۲۷
چمپانیر ، ۹۱ ، ۱۳۰
چناق ، ۲۶۹
چندر نگر ، ۱۴۳ ، ۱۴۴
چین ، ۱۳ ، ۵۲ ، ۸۷

Marfat.com

(ح)

حائل ، ٣٠٥
حبشه ، ١١٦ ، ١٩٨ ، ٢٦١ ، ٢٧٧
حجاز ، ٥٥ ، ٢٥١ ، ٢٥٢ ، ٣٠٥ ، ٣٠٦
حديبيه ، ٣
حره ، ١١
حطين ، ٥٦
حلب ، ٥ ، ٣٤ ، ٥٣ ، ٥٦ ، ١٥٨ ، ٢٥٠ ، ٢٥٣ ، ٢٨٣
حله ، ٣٤
حما ، ٢٥٠
حمص ، ٥ ، ١٥ ، ٢٢٣ ، ٢٥٠ ، ٢٥٣
حوصه ، ١١٨
حيفا ، ٢٣٨ ، ، ٢٩٦ ، ٣١٠
حيره ، ٤

(خ)

خارک ، ٢٢٨
خانديش ، ٨٨ ، ١٣٠
خانقين ، ٢٥٢
خراسان ، ١٤ ، ١٥ ، ١٦ ، ٢٥ ، ٢٦ ، ٢٧ ، ٢٩ ، ٣٣ ، ٤٢ ، ٧٧ ، ١٢٠
خرطوم ، ١٩٤ ، ٢٠٥ ، ٢٠٦
خوارزم (خيوا) ، ٤٠ ، ١٢٦
خيبر (دره) ، ٢٤٠

(د)

دارفور ، ٢٠٤
داغستان ، ١٢٤ ، ٢٢٦
دبروجه ، ١٩٠
دجله ، ٢٨ ، ٢٥٢
دراليه ، ٢٦
دردانيال ، ١٠٦ ، ١٥٩ ، ١٦٢ ، ١٦٥ ، ١٨٦ ، ٢٥٤ ، ٢٦٤
دورازو ، ٦٩
دربند ، ١٢٤ ، ٢٢٦ ، ٣١٦
دمشق ، ٥ ، ٩ ، ١١ ، ١٣ ، ٤٣ ، ٩٤ ، ٢١٥ ، ٢٥٣ ، ٢٨٢ ، ٢٨٣ ، ٢٨٤
دمياط ، ٣٠
دنشوائی ، ٢١٠
دنقله ، ٢٠٤
دوار سمدرا ، ٨٤

Marfat.com

دولت آباد ، ۸۵ ، ۸۶ ، ۸۸
دولت سعودیہ ، ۳۰۴ ، ۳۰۶ ، ۳۰۷ ، ۳۱۰
دہلی ، ۸۱ ، ۸۲ ، ۸۳ ، ۸۴ ، ۸۶ ، ۹۰ ، ۱۲۶ ، ۱۳۰ ، ۱۳۱ ، ۱۴۲ ، ۲۳۶
دیار بکر ، ۳۴ ، ۱۰۵ ، ۱۲۲
دیو ، ۱۳۱
دیو گری ، ۸۴ ، ۸۶

(ڈ)

ڈنمارک ، ۳۲۱
ڈینیوب ، ۱۱۵ ، ۱۵۵ ، ۱۵۶ ، ۱۵۷ ، ۱۶۵ ، ۱۶۷ ، ۱۶۸ ، ۱۶۹ ، ۱۷۰ ، ۱۷۱ ، ۱۷۴ ، ۱۷۵

(ذ)

ذات الصواری ، ۷
ذرونا ، ۱۰۸
ذوالقلاع ، ۲۷

(ر)

رائن (دریا) ، ۱۶۴
رسنہ ، ۱۸۳
روڈس ، ۲۷ ، ۹۲
روس ، ۵۲ ، ۱۱۱ ، ۱۱۲ ، ۱۱۵ ، ۱۵۲ ، ۱۵۶ ، ۱۵۸ ، ۱۵۹ ، ۱۶۳ ، ۱۶۵ ، ۱۶۶ ، ۱۶۷ ، ۱۶۹ ، ۱۷۰ ، ۱۷۱ ، ۱۷۳ ، ۱۷۴ ، ۱۷۵ ، ۱۸۶ ، ۱۸۸ ، ۱۹۲ ، ۲۲۶ ، ۲۴۰ ، ۲۴۳ ، ۲۴۴ ، ۲۴۷ ، ۲۸۰ ، ۲۸۱ ، ۳۱۹ ، ۳۲۲ ، ۳۲۳ ، ۳۲۴ ، ۳۲۶
روم (بحیرہ) ، ۲۱۵ ، ۲۷۵
رومانیہ ، ۱۹۰ ، ۲۷۶ ، ۳۲۲
رومانوس ، ۶۶
رومیلی حصار ، ۶۵
رون کس والس ، ۱۹
ربف ، ۲۱۷

(ز)

زاب ، ۱۶
زلاقہ ، ۳۶
زنجبار ، ۳۳۱ ، ۳۳۴
زیجی ڈین ۶۴

Marfat.com

زیمبزی (دریا) ، ۷۵
زیجت ، ۱۰۰

(س)

سارڈینیا (سردانیہ) ، ۷۴ ، ۱۷۲
سالسٹ ، ۱۴۶
سالونیکا ، ۶۳
سامرہ ، ۲۹ ، ۳۱ ، ۲۵۲
سان گاتھرڈ ، ۱۰۸
سباسٹوپول ، ۱۷۱ ، ۱۷۲
سبتہ ، ۱۱۸
سجستان ، ۷۷
سردریا (سیحون) ، ۲۲۸
سرقسطہ ، ۱۸ ، ۳۶ ، ۳۷
سرقوسہ ، ۲۹
سرویا ، ۶۰ ، ۶۴ ، ۶۷ ، ۱۱۲ ،
۱۷۹ ، ۱۸۱ ، ۱۸۷ ،
۱۸۸ ، ۱۸۹ ، ۱۹۰
سرنگاپٹم ، ۳۳۵
سغد ، ۱۵
سسلی ، ۲۹
سلطانیہ ۱۲۰
سقوطرہ ، ۱۲۹
سقوطری ، ۶۸ ، ۱۸۸ ، ۱۸۹
سمرقند ، ۱۰ ، ۱۳ ، ۵۲ ، ۱۳۰
سمرنا (ازمیر) ۲۶۴ ، ۲۶۹ ، ۲۷۴
سمسون ، ۲۶۴
سندھ ، ۱۰ ، ۱۳ ، ۱۲۷
سندھ (دریا) ، ۱۰ ، ۷۹
سنگھوئی ، ۷۳ ، ۱۱۷
سنعار ، ۱۹۴
سنوپ ، ۱۶۹
سواکن ، ۱۹۷
سورت ، ۱۲۲ ، ۱۳۷ ، ۱۴۶
سودان ، ۱۹۴ ، ۱۹۸ ، ۲۰۱ ،
۲۰۳ ، ۲۰۵ ، ۲۰۶ ،
۲۰۷ ، ۲۰۸ ، ۲۱۱ ،
۲۵۵ ، ۲۵۷ ، ۲۵۸ ،
۲۵۹ ، ۲۶۰ ، ۲۶۲
سویز (نہر) ، ۱۷۸ ، ۱۹۶ ، ۱۹۷ ،
۱۹۸ ، ۲۰۷ ، ۲۵۹
سیکس کوبرگ ، ۱۵۷
سینٹ پیٹرز برگ ، ۱۵۲
سویڈن ، ۱۷۳ ، ۳۲۱
سیواس ، ۲۶۵
سیورے ، ۲۶۶ ، ۲۶۷ ، ۲۶۹

(ش)

شام ، ۴ ، ۵ ، ۱۱ ، ۱۵ ، ۲۴ ،
۳۲ ، ۳۳ ، ۴۱ ، ۴۲ ،
۴۳ ، ۵۰ ، ۵۳ ، ۵۴ ،
۵۵ ، ۷۱ ، ۱۶۰ ، ۱۶۱ ،

Marfat.com

۱۶۲ ، ۱۶۴ ، ۱۷۶ ، ۱۹۵ ،
۲۴۸ ، ۲۶۶ ، ۲۷۸ ، ۲۸۲ ،
۲۸۳ ، ۲۹۵ ، ۳۱۰
شاخ زریں ، ۶۶
شتلجه ، ۱۸۸ ، ۲۶۶
شرق الہند ، ۱۴۰ ، ۳۲۵
شرق اردن ، ۲۵۳ ، ۲۸۲ ، ۲۸۹ ،
۲۹۰ ، ۳۰۲ ، ۳۰۳ ،
۳۰۶
شروان ، ۷۷ ، ۱۲۲ ، ۱۲۴ ،
۲۲۶
شط العرب ، ۲۳۳
شیراز ، ۱۲۸ ، ۳۱۵

(ص)

صحرائے اعظم ، ۱۱۷
صفین ، ۸
صقلیه ، ۴۷ ، ۵۴ ، ۹۷
صنعا ، ۳۰۶
صور ، ۴۴ ، ۵۱
صوفاله ، ۷۵
صوفیه ، ۶۰ ، ۶۴
صیدا ، ۴۴

(ط)

طائف ، ۳۰۵
طالیس ، ۶ ۲
طبرستان ، ۱۳ ، ۲۵ ، ۳۰
طبرمین ، ۲۹
طبریه ، ۱۰۱
طرابلس الشام ، ۴۴ ، ۵۱
طرابلس الغرب ، ۷ ، ۵۶ ، ۱۱۸ ،
۱۸۷ ، ۲۱۴ ،
۲۱۹ ، ۲۲۲ ،
۲۲۳
طرابزون ، ۲۴۸
طرسوس ، ۳۱
طفلس ، ۱۲۴ ، ۲۲۸
طلوشه ، ۱۴
طلیطله ، ۱۸ ، ۲۰ ، ۳۵
طنجه ، ۱۲ ، ۱۱۷ ، ۲۱۹ ، ۲۲۳
طوانه ، ۲۷
طہران ، ۲۲۸ ، ۲۳۰ ، ۲۳۳ ،
۳۱۹

(ع)

عدن ، ۹۹ ، ۱۶۰

Marfat.com

عراق ، ۳ ، ۷ ، ۸ ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۴ ، ۱۵ ، ۲۴ ، ۲۵ ، ۲۸ ، ۳۲ ، ۳۳ ، ۴۱ ، ۴۲ ، ۴۳ ، ۵۲ ، ۵۵ ، ۵۶ ، ۷۶ ، ۷۷ ، ۹۰ ، ۹۸ ، ۱۲۰ ، ۲۵۲ ، ۲۶۶ ، ۲۷۲ ، ۲۷۸ ، ۲۸۳ ، ۲۸۷ ، ۲۸۸ ، ۲۹۹ ، ۳۰۶ ، ۳۰۷ ، ۳۰۸ ، ۳۰۹ ، ۳۱۰ ، ۳۱۱ ، ۳۱۲ ، ۳۱۴ ، ۳۲۰

عرب ، ۱ ، ۴ ، ۱۱ ، ۲۸ ، ۱۶۰ ، ۱۸۲ ، ۱۸۶ ، ۲۵۱

العریش ، ۲۵۱

عسیر ، ۳۰۵

عطبره ، ۲۰۸

عقبه ، ۲۵۲

عکه ، ۵۱ ، ۱۶۴ ، ۲۴۸

عموریه ، ۳۰

عمان ، ۱۱۸

عین جالوت ، ۵۳

عین شمس ، ۶

(غ)

غانا ، ۷۲ ، ۷۳

غرناطه ، ۳۵ ، ۳۸ ، ۳۹

غزنی ، ۳۳ ، ۴۴ ، ۷۹ ، ۸۰ ، ۸۳ ، ۲۳۷ ، ۲۳۸

غزه ، ۴ ، ۲۵۱ ، ۲۵۳

الغزال ، ۲۰۴ ، ۲۰۹

غلاطیا ، ۱۳۱

غلطه ، ۱۱۴

(ف)

فارس ، ۷۷

فارس (خلیج) ، ۲۳۰ ، ۲۳۲ ، ۲۵۰

فاس ، ۲۱۹ ، ۲۲۱ ، ۲۲۲

فتح پور سیکری ، ۱۳۲

فرات (دریا) ، ۱۴ ، ۵۵ ، ۹۴ ، ۱۶۱ ، ۲۵۲

فرانس ، ۴۸ ، ۴۹ ، ۵۱ ، ۶۱ ، ۱۱۳ ، ۱۱۷ ، ۱۵۵ ، ۱۵۹ ، ۱۶۲ ، ۱۶۳ ، ۱۶۴ ، ۱۶۵ ، ۱۶۶ ، ۱۶۸ ، ۱۶۹ ، ۱۷۰ ، ۱۷۲ ، ۱۷۵ ، ۱۷۶ ، ۱۷۷ ، ۱۷۸ ، ۱۸۱ ، ۱۸۶ ، ۱۸۸ ، ۱۹۱ ، ۱۹۶ ، ۱۹۷ ، ۲۰۱ ، ۲۰۲ ، ۲۰۵ ،

Marfat.com

۲۰۷ ، ۲۰۸ ، ۲۰۹ ،
۲۱۳ ، ۲۱۵ ، ۲۱۶ ،
۲۱۷ ، ۲۱۸ ، ۲۱۹ ،
۲۲۰ ، ۲۲۱ ، ۲۲۲ ،
۲۲۳ ، ۲۲۴ ، ۲۲۵ ،
۲۳۹ ، ۲۴۸ ، ۲۴۹ ،
۲۵۰ ، ۲۵۳ ، ۲۶۸ ،
۲۶۹ ، ۲۷۸ ، ۲۷۹ ،
۲۸۲ ، ۲۸۳ ، ۲۸۴ ،
۲۸۵ ، ۲۸۶ ، ۲۸۷ ،
۲۸۸ ، ۲۸۹ ، ۳۰۴ ، ۳۲۰

فرغانہ ، ۱۳ ، ۱۳۰

فریجیا ، ۴۰

فشودہ ، ۲۰۸ ، ۲۰۹

فلسطین ، ۴۳ ، ۱۶۶ ، ۱۸۲ ،
۲۵۱ ، ۲۵۳ ، ۲۸۲ ،
۲۸۷ ، ۲۸۹ ، ۲۹۲ ،
۲۹۴ ، ۲۹۶ ، ۲۹۸ ،
۲۹۹ ، ۳۰۳

فنکن اسٹائن (مقام معاہدہ) ، ۲۲۵

(ق)

قادسیہ ، ۵

قارس ، ۱۰۵ ، ۱۵۶ ، ۱۷۳ ، ۲۶۷ ،
۲۶۸

قاہرہ ، ۵۳ ، ۵۴ ، ۹۴ ، ۱۶۰ ،
۱۹۴ ، ۱۹۶ ، ۲۰۲

قبا ، ۲

قبرص ، ۲۷ ، ۹۳ ، ۱۰۱ ،
۱۰۲ ، ۱۰۳ ، ۲۱۶ ،
۲۷۱

قرطاجنہ ، ۱۲ ، ۱۷

قرطبہ ، ۱۶ ، ۱۸ ، ۲۰ ، ۲۱ ،
۳۵ ، ۳۸

قرہ باغ ، ۲۲۶

قرہ غاچ ، ۲۷۱

قسطنطنیہ ، ۷ ، ۹ ، ۱۰ ، ۱۳ ،
۲۶ ، ۳۰ ، ۴۷ ، ۴۸ ،
۴۹ ، ۵۰ ، ۶۱ ، ۶۳ ،
۶۵ ، ۶۶ ، ۹۴ ،
۱۰۱ ، ۱۱۴ ، ۱۵۰ ،
۱۵۶ ، ۱۵۸ ، ۱۵۹ ،
۱۶۲ ، ۱۶۶ ، ۱۶۸ ،
۱۶۹ ، ۱۷۷ ، ۱۷۸ ،
۱۸۵ ، ۱۹۱ ، ۱۹۲ ،
۱۹۹ ، ۲۰۱ ، ۲۰۷ ،
۲۴۸ ، ۲۵۴ ، ۲۶۴ ،
۲۶۵ ، ۲۶۷ ، ۲۶۸ ،
۲۶۹ ، ۲۷۱ ، ۲۷۴ ،

قزوین (بحیرہ) ، ۳۱۶

Marfat.com

قشتله ، ۲۲ ، ۳۷ ، ۴۷
قصرالسعید ، ۲۱۷
قصرالکبیر ، ۱۱۷
قط العمارہ ، ۲۵۲
قطیف ، ۲۵۰
قفقاز ، ۱۰۴
قلزم (بحیرہ) ، ۹۱ ، ۱۹۷ ، ۱۹۸
قنوج ، ۹۷
قندھار ، ۱۲۵ ، ۱۲۶ ، ۱۳۳ ، ۱۳۵ ، ۱۳۶ ، ۲۳۵ ، ۲۳۷ ، ۲۴۵
قونیه ، ۲۷ ، ۴۲ ، ۱۰۰ ، ۱۵۸
قوطیه ، ۱۵۹
قوصوه ، ۶۰ ، ۶۵
قیروان ، ۱۰ ، ۵۴
قیساریه ، ۵ ، ۴۴
قیطلونیه ، ۲۰

(ک)

کابل ، ۱۰ ، ۱۲ ، ۱۲۶ ، ۲۳۶ ، ۲۳۷ ، ۲۳۸ ، ۲۳۹ ، ۲۴۰ ، ۲۴۱ ، ۲۴۵
کاشغر ، ۱۳ ، ۳۲
کارنتھ ، ۶۱ ، ۱۱۱
کان کن ، ۹۱
کانگو ، ۴۷ ، ۲۰۸ ، ۲۱۰ ، ۳۳۳
کارفو ، ۹۸
کارلووٹز ، ۱۱۱
کانگڑہ ، ۹۷ ، ۸۷ ، ۸۸
کپاڈوشیا ، ۲۵ ، ۴۰ ، ۴۲
کراچی ، ۳۱۹
کربلا ، ۱۰ ، ۱۵ ، ۱۶
کردستان ، ۴۲ ، ۷۷ ، ۷۸ ، ۹۴ ، ۱۲۲ ، ۲۴۸
کردفان ، ۱۹۴ ، ۲۰۵ ، ۲۰۹
کرمان شاہ ، ۱۲۴ ، ۱۲۵ ، ۲۵۲
کرکوک ، ۱۲۶
کرک کلیسی ، ۱۸۸
کرناٹک ، ۱۴۲
کرمان ، ۳۱۴
کریٹ ، ۲۰ ، ۲۹ ، ۱۰۶ ، ۱۰۸ ، ۱۶۴ ، ۱۷۸ ، ۱۸۰ ، ۱۸۱
کریمیا ، ۱۱۴ ، ۱۱۵ ، ۱۷۱ ، ۱۷۲ ، ۱۷۸
کسلا ، ۲۰۶
کشتواڑ ، ۱۳۵
کشمیر ، ۸۸ ، ۹۰ ، ۱۲۷ ، ۱۳۳ ، ۲۳۶ ، ۲۳۸
کلکته ، ۱۴۳ ، ۱۴۶
کلرمو ، ۴۸
کلونیائی ، ۴۸
کلوا ، ۴۷ ، ۷۵
کلدانیه ، ۳۱

Marfat.com

کمبی ، ۷۳

کنواها ، ۱۳۱

کوچک کینر جی ، ۱۱۴

کومانووا ، ۱۸۸

کوریا ، ۲۸۱

کورون ، ۹۳

کهمبائت ، ۸۴

کیلی فورنیا ، ۳۲۱

کینیا ۳۳۰

(گ)

گجرات ، ۸۸ ، ۸۹ ، ۹۱ ، ۱۳۱ ، ۱۳۲

گرجستان ، ۲۵ ، ۷۸ ، ۱۰۴ ، ۱۱۵ ، ۱۲۲ ، ۲۲۵ ، ۲۲۶ ، ۳۱۵

گلبرگه ، ۸۸ ، ۱۲۹

گلستان ، ۲۲۶

گلیل ، ۲۹۵

گنگا (دریا) ، ۸۶ ، ۱۳۰

گنجه ، ۲۲۶

گندمک ، ۲۴۰ ، ۲۴۱

گوالیار ، ۷۹

گور ، ۸۷

گولکنڈه ، ۸۹ ، ۱۲۹ ، ۱۳۱ ، ۱۳۶ ، ۱۳۹

گیلی پولی ، ۶۰ ، ۶۳ ، ۶۴

گیلان ، ۱۲۶ ، ۳۱۷ ، ۳۱۸

(ل)

لاذقیه ، ۲۸۵

لاهور ، ۱۳۰ ، ۲۳۶

لبنان ، ۱۷۶ ، ۲۸۲ ، ۲۸۴ ، ۲۸۶ ، ۲۸۸ ، ۲۹۹

لپانٹو ، ۱۰۲ ، ۱۰۳

لرستان ، ۳۴

لکام ، ۵ ، ۱۱

لیمنوس ، ۶۹ ، ۱۸۳

لنڈن ، ۱۵۵ ، ۱۵۷ ، ۱۶۰ ، ۱۶۳ ، ۱۶۵ ، ۱۷۹ ، ۱۸۹ ، ۲۵۶ ، ۲۵۹ ، ۲۹۶ ، ۲۹۹

لورین ، ۴۸ ، ۴۹

لوزان ، ۲۲۳ ، ۲۷۰ ، ۲۷۲ ، ۲۷۷

لولی برغاس ، ۱۸۸

لیبیا ، ۲۱۳ ، ۲۲۳

لیمبرگ ، ۱۰۸

لیونش ، ۲۰ ، ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۳

(م)

مارٹزا (دریا) ، ۶۰

مارده ، ۱۸

ماردین ۱۱

Marfat.com

ماری ٹانیا ، ۲۳
ماڑ واڑ ، ۱۳۸
مازندران ، ۱۲۴
مال تیپ ، ۵۸
مالٹا ، ۱۰۰ ، ۲۵۵
مالقه ، ۳۵
مالوه ، ۸۴ ، ۱۳۰
مانٹرو ، ۲۶۲ ، ۲۷۷
مانٹی نیگرو ، ۱۷۰ ، ۱۷۹ ، ۱۸۹
مانڈو ، ۸۹ ، ۱۳۰
ماوراُ النهر ، ۱۳ ، ۱۴ ، ۱۵ ، ۳۲ ، ۷۷ ، ۱۲۰
متهرا ، ۷۹
محمره ، ۳۱۸
مدائن ، ۵
مدانیه ، ۲۷۰
مدراس ، ۱۳۶ ، ۱۴۲ ، ۱۴۵ ، ۳۳۶
مدروس ، ۲۵۴
مدورا ، ۸۴ ، ۸۷
مدینه شذونه ، ۱۸
مدینه منوره ، ۱ ، ۲ ، ۳ ، ۱۱ ، ۱۵ ، ۲۵ ، ۵۵ ، ۱۶۴ ، ۱۹۴ ، ۳۰۵
مراکش ، ۲۲ ، ۲۴ ، ۳۷ ، ۱۱۸ ، ۲۱۳ ، ۲۱۵ ، ۲۱۶ ، ۲۱۷ ، ۲۱۸ ، ۲۱۹ ، ۲۲۰ ، ۲۲۱ ، ۲۲۲ ، ۲۲۳
مرج راهط ، ۱۱
مرج الصفر ، ۵
مرو ، ۵۲
مسولونگهی ، ۱۵۱ ، ۱۵۲
مسکره ، ۲۱۴
مسوراته ، ۲۲۳
مصوع ، ۱۹۷
مسقط ، ۲۷ ، ۳۳۰ ، ۳۳۱
مشهد ، ۱۲۵ ، ۱۲۷ ، ۲۳۶
مصر ، ۶ ، ۷ ، ۱۱ ، ۲۹ ، ۳۲ ، ۵۲ ، ۵۳ ، ۵۴ ، ۹۲ ، ۹۴ ، ۱۶۰ ، ۱۶۲ ، ۱۶۴ ، ۱۹۴ ، ۱۹۵ ، ۱۹۷ ، ۲۰۱ ، ۲۰۳ ، ۲۰۷ ، ۲۰۹ ، ۲۱۱ ، ۲۱۲ ، ۲۵۵ ، ۲۵۶ ، ۲۵۷ ، ۲۵۸ ، ۲۵۹ ، ۲۶۰ ، ۲۶۲ ، ۲۶۳
مصیصه ، ۲۵
مقدونیه ، ۱۸۲ ، ۱۸۳ ، ۱۸۹
ملتان ، ۸۵
ملاذ کرد ، ۴۰
ملطیه ۲۵
ملیبار ، ۱۲۹
ملیله ، ۱۱۸
ممباسا ، ۲۷ ، ۳۳۰ ، ۳۳۱
منگولیه ، ۵۲

میڈنگ ، ۴۷
موصل ، ۳۴ ، ٥٦ ، ۱۰٥ ، ۲۷۰ ، ۲۹۲ ، ۳۰۸ ، ۳۰۹ ، ۳۱۰
موہاکس ، ۹٦ ، ۱۱۰
مہدیہ ، ٥۴ ، ۹۹
میا فریقین ، ۳۴
میڈرڈ ، ۲۱٦
میرٹھ ، ۹۰
میسور ، ۳۳٥
میواڑ ، ۱۳٥

(ن)

ناپلیون ، ۹۳
نائجریا ، ۴۳ ، ۷۴
نبرہ ، ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۳
نجد ، ۲٥۰ ، ۳۰٥ ، ۳۰۷
نخچوان ، ۲۲۷
نربدا (دریا) ، ۸۸ ، ۸۹
نش ، ٦۴
نصیبی ، ۱٦۱
نکوپولس ، ٦۱
نوبیا ، ٥٥ ، ۱۹٥
نوارنیو ، ۱٥۴ ، ۱٥٥
نہاوند ، ٦ ، ۱٦
نیاسا (جھیل) ، ۳۳۲ ، ۳۳۳
نیاسا لینڈ ، ۳۳۳
نیسٹر (دریا) ، ۱۱٥
نیپلز ، ٦۷ ، ۹۳
نیشا پور ، ۱٦ ، ٥۲
نیقیہ ، ۲۷ ، ٥۸ ، ٦۲
نیگروپونٹ ، ٦۹ ، ۱٥٦
نیل (دریا) ، ۲۰۸ ، ۲۱۰
نیوزی لینڈ ، ۲۳۰ ، ۲٦۹
نیویارک ، ۲۴٦

(و)

وادی حلفا ، ۲۰٦
وارنا ، ٦۴ ، ۱٥٥ ، ۱۷۱
وارنگل ، ۸۴ ، ۸٥ ، ۸۸ ، ۸۹
ودین ، ٦۰ ، ۱۱۰
وزیرستان ، ۲۴٦
وسنزا ، ۹۳
ولاشیا ، ٦۰ ، ٦۴
وہران ، ۱۱۸
ویانا ، ۹٦ ، ۱۰۹ ، ۱۷۰ ، ۱۷۳ ،
وینس ، ٦۱ ، ٦۲ ، ٦۳ ، ٦۴ ، ٦٥ ، ٦٦ ، ٦۷ ، ٦۸ ، ۹۳ ، ۹۸ ، ۱۰۱ ، ۱۰۲ ، ۱۰۹

(ہ)

ہالینڈ ، ۲۰۷ ، ۳۲٦ ، ۳۲۷ ،

Marfat.com

هرات ، ۵۲ ، ۷۷ ، ۱۲۴ ، ۱۲۵ ،
۱۲۷ ، ۲۲۸ ، ۲۳۹
هرقلیه ، ۲۷
هرزی گونیا ، ۶۷ ، ۱۷۹ ، ۱۸۳
هرمز ، ۱۲۰
هسپانیا ، ۱۳ ، ۱۴ ، ۱۷ ، ۱۹ ،
۲۳ ، ۲۴ ، ۲۹ ، ۳۵ ،
۳۶ ، ۳۷ ، ۳۸ ، ۳۹ ،
۴۶ ، ۴۷ ، ۹۷ ، ۱۰ ،
۱۰۱ ، ۱۰۲ ، ۱۰۳ ،
۱۱۸ ، ۲۰۷ ، ۲۱۷ ،
۲۲۳
هگلی ، ۱۳۶
همالیه ، ۸۷ ، ۹۰
همدان ، ۳۲ ، ۱۰۵ ، ۱۲۴ ، ۲۵۲ ،
۳۱۵
هندوستان ، ۳۳ ، ۷۹ ، ۸۱ ، ۹۸ ،
۱۴۴ ، ۱۴۵ ، ۲۲۴ ،
۲۲۸ ، ۲۳۵ ، ۲۳۹ ،
۳۱۴ ، ۳۳۵
هنگری ، ۴۹ ، ۶۱ ، ۶۴ ، ۹۵ ،
۹۶ ، ۹۷ ، ۹۹ ، ۱۷۸ ،
۳۲۲
هیگ ، ۲۲۱

(ی)

یافا ، ۵۱ ، ۲۵۳ ، ۲۹۳ ، ۲۹۶
یروشلم ، ۵ ، ۹ ، ۴۴ ، ۵۰ ،
۵۱ ، ۵۵ ، ۵۶ ، ۲۵۳ ،
۲۹۵ ، ۲۹۶ ، ۲۹۹ ،
۳۰۲
یزد ، ۳۱۵
یمن ، ۱ ، ۵۴ ، ۵۵ ، ۹۸ ، ۹۹ ،
۳۰۷
یورپ ، ۴۷ ، ۴۹ ، ۵۲ ، ۶۲ ،
۶۵ ، ۱۵۲ ، ۲۱۶
یوکرین ، ۳۱۵
یوگنڈا ، ۳۳۳
یوگوسلافیه ، ۲۷۶
یونان ، ۶۱ ، ۶۸ ، ۱۱۱ ، ۱۵۱ ،
۱۵۲ ، ۱۵۳ ، ۱۵۴ ،
۱۵۷ ، ۱۸۱ ، ۱۸۷ ،
۱۸۹ ، ۲۷۵ ، ۲۷۶

Marfat.com

بحیرہ اسود
ترکی
انقرہ
مشرقی بحیرہ
شام
دمشق
شرق اردن
عراق
بغداد
ایران
طہران
آبادان
خلیج فارس
مصر
قاہرہ
سعودیہ
عربیہ
دولت
مدینہ منورہ
جدہ
طائف
خط سرطان
سوڈان
یمن
عدن
حضر موت
بحیرہ عرب
صومالی لینڈ
ابی سینیا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com